
مصنفینِ اُردو
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر۔ دہلی

عکس قطعہ دستخطی علامہ اقبال مرحوم

آن لالۂ صحرا کہ خزان دید و بیفسرد
سید دگر او را نمی از اشک سحر داد
حالی ز نواہای جگرسوز بیاسود
تا لالۂ شبنم زدہ را داغ جگر داد

محمد اقبال

۲۴ جون ۳۵ء
لاہور

حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

عرضِ مرتب

دس سال ہوئے جب میں اسکول میں تعلیم پاتا تھا مسدس حالی میری نظر سے گذرا۔ میں نے اسے شروع سے آخر تک پڑھا اور بہت متاثر ہوا۔ دل میں سوچا کہ اگر مولانا حالی زندہ ہوتے تو میں ضرور ان کی زیارت کا فخر حاصل کرتا۔ اب اگر مولانا موجود نہیں ہیں تو ان کی تصویر ہی دیکھ لوں۔ مولانا کی ایک چھپی ہوئی تصویر مل گئی۔ اور اس کو میں نے بہت احتیاط سے رکھا۔ اُس وقت سے مشہور شعراء اور مصنفین اردو کی تصویریں جمع کرنے کا شوق ہوا حسن اتفاق سے میں حالی پبلشنگ ہاؤس میں آگیا۔ یہاں مسدس حالی کا شاندار صدی ایڈیشن (جو مولانا حالی کی صد سالہ سالگرہ کے موقع پر شائع کیا گیا تھا) دیکھ کر خیال آیا کہ جو تصویریں میں نے جمع کی ہیں ان سے کام لوں اور مصنفین اردو کے مختصر حالات کتابی صورت میں بالتصویر شائع کروں۔ اور ہر اردو پڑھے ہوئے شخص تک بلا قیمت پہنچا دوں۔ لیکن یہ کام اتنا آسان نہ تھا محنت کے علاوہ ایک کثیر رقم درکار تھی۔ ایک صورت یہ تھی کہ حالی پبلشنگ ہاؤس کی فہرست کتب میں مصنفین کے حالات اور تصاویر کا اضافہ کر دیا جائے۔ اس طرح یہ چیز ہر شخص کے پاس بلا قیمت پہنچ سکتی تھی لیکن مصارف کو دیکھتے ہوئے مینیجنگ ڈائرکٹر صاحب سے کہنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ایک روز دوران گفتگو میں اس کا ذکر آگیا۔ اور خلاف توقع صاحب موصوف نے مصنفین اردو کا شائع کرنا خوشی سے منظور کر لیا۔

میرے پاس زیادہ تر چھپی ہوئی تصویریں تھیں جو زمانہ حال کی نفاست پسندی کے لحاظ سے موزوں نہ تھیں۔ اس لئے اس بات کا تہیہ کیا گیا کہ جس طرح بھی ممکن ہو مصنفین کے اصلی فوٹو اور حالات مہیا کئے جائیں۔ غرض جنوری ۱۹۳۸ء میں اس کام کو شروع کیا۔ اور ہندوستان کے ہر حصہ میں مصنفین کی خدمت میں خطوط بھیجے۔ حالات اور تصاویر کی فراہمی میں اگرچہ حوصلہ شکن دقتیں پیش آئیں لیکن مصنفین اردو کے اعلیٰ اخلاق نے ہر مشکل کو آسان کر دیا۔ اور میری کوششیں بارآور ہوئیں۔

مصنفین اردو کی تیاری میں مندرجہ ذیل حضرات نے میری بہت مدد کی۔ میرا خوشگوار فرض ہے کہ ان کے احسانات کا اعتراف کروں۔

(۱) جناب خواجہ اظہر عباس صاحب بی۔ اے (علیگ) نبیرہ مولانا حالی مرحوم مینیجنگ ڈائرکٹر حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ نے اس کے کثیر مصارف برداشت کئے۔ حقیقت میں آپ ہی کی بدولت اردو کا یہ اہم کام انجام پایا۔

(۲) سید جمیل نقوی صاحب (اورینٹل لائبریرین لیٹن لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس کام میں میری ہر طرح سے مدد کی۔ جس کے بغیر کتاب کا مکمل کرنا میرے بس کی بات نہ تھی۔

(۳) اکثر مصنفین کی تصاویر حاصل کرنے میں کچھ اس قسم کی دقتیں پیش آئیں کہ تصاویر اور حالات کے ملنے کی طرف سے قطعی مایوسی ہو گئی لیکن اپنے مخلص دوست سید اختر عباس صاحب نقوی کی مسلسل حوصلہ افزائی

پہلی مرتبہ   تعداد پانچ ہزار   بالتصویر ۲ر بلا تصویر ۱ر

کی وجہ سے مجھ کو تمام دشوار مرحلے طے کرنے میں پوری پوری کامیابی ہوئی۔ اس لئے صاحب موصوف کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔

(۴) دہلی کے مشہور فوٹوگرافر (ایسٹرن آرٹ اینڈ فوٹو کمپنی) نے تصاویر کو جس نفاست اور عمدگی کے ساتھ تیار کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

انشاءاللہ جب مصنفین اردو کا دوسرا اڈیشن نکلے گا تو ہر شاعر کے کلام کا انتخاب اور ہر مصنف کی تحریر کا نمونہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کی بھی کوشش کی جائے گی کہ جو تصاویر بعض حالات اس وقت دستیاب نہیں ہوسکے آئندہ وہ بھی مہیا کرکے شامل کئے جائیں۔ ان کے علاوہ اور جو خامیاں اس اڈیشن میں رہ گئی ہیں ان کو بھی آئندہ اڈیشن میں پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جو حضرات (~~دو آنہ محصول ڈاک~~) کے روانہ کردیں گے ان کو "مصنفین اردو" بالتصویر بھیجی جائے گی۔ بلا تصویر صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کرسکتے ہیں۔

دہلی کے مشہور و معروف آرٹسٹ جناب سمیع صاحب کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ آپ نے مصنفین اردو کی تصاویر کو نہایت خوبصورتی سے ترتیب دیا۔

جنوری ۱۹۳۹ء
ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ

خادم
سید زوار حسین
حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی

دیباچہ

مسدس حالی صدی ایڈیشن کے شروع میں عرض مرتب کے عنوان سے ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب "حالی پبلشنگ ہاؤس" کا تعارف ارباب ذوق سے کرا چکے ہیں۔ یہ پبلشنگ ہاؤس اُن لوگوں نے قائم کیا ہے جو حالی مرحوم کی نظم و نثر کو ہندوستان کے آخری دور کی سب سے بڑی دولت سمجھتے ہیں۔ اور ملک کو اس دولت سے مالا مال کرنا چاہتے ہیں۔ ان حضرات کا خیال ہے کہ ابھی تک حالی کے پیام کا صرف ایک حصہ خاص و عام تک پہنچا ہے جس نے ان کے دلوں میں غیرت قومی کا طوفان برپا کر دیا ہے۔ اس کا دوسرا حصہ جو ہمارے بے روح ادب میں حقیقت کی روح پھونکنا چاہتا ہے۔ ابھی ایک خاص حلقے سے آگے نہیں بڑھا۔ حالی کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ ہمارے ادب کو زندگی سے جو بے تعلقی پیدا ہو گئی ہے اسے دور کر کے ادب میں زندگی کا سوز و ساز اور زندگی میں ادب کا کیف و سرور بھر دیں۔ یہ مقصد ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ اور "حالی پبلشنگ ہاؤس" اسی کو پورا کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے علامہ اقبال حالی کی تعریف میں فرماتے ہیں

نوائے او بجانہا افگند شورے کہ من دانم

حالی پبلشنگ ہاؤس کی یہ کوشش ہے کہ جس حقیقت کو ترجمان حقیقت اقبال جانتے تھے اس کی ایک جھلک اوروں کو بھی نظر آ جائے۔

مولانا حالی کی کل تصانیف کا ایک مستند ایڈیشن شائع کرنا پبلشنگ ہاؤس کا پہلا کام ہے۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ کام کتنا مشکل اور دیر طلب ہے۔ اس کی تیاری ہو رہی ہے اور امید ہے کہ چند سال میں ہم اس فرض سے عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ اسی کے ساتھ ہم نے اپنی بساط کے مطابق دوسرا کام بھی شروع کر دیا ہے۔ کہ جس ستھرے شستہ اور پاکیزہ مذاق کی بنیاد حالی نے رکھی تھی اس مذاق کی نئی کتابیں لکھوائیں اور چھپوائیں۔

پڑھنے والوں کا ایک وسیع حلقہ پیدا کرنے کی غرض سے ہم نے پبلشنگ ہاؤس کے ساتھ بک ڈپو بھی کھولی ہے جہاں تک ہو سکا ارباب نظر کے مشورے سے بک ڈپو کے لئے انہیں کتابوں کا انتخاب کیا گیا ہے جو اسلوب بیان کے لحاظ سے اردو کی بہترین کتابیں سمجھی جاتی ہیں۔ اور مضمون کے لحاظ سے بھی ذوق سلیم پر گراں نہیں ہیں۔ ان کتابوں کی فہرست آپ کی خدمت میں حاضر کی جاتی ہے۔ فہرست کی ترتیب مضامین کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ اور عورتوں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے مذاق کی کتابیں الگ درج کر دی گئی ہیں۔

اس مرتبہ یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ہماری فہرست صرف کتابوں کی کھتونی نہ ہو بلکہ علم دوست اور کتاب دوست حضرات کے لئے مفید معلومات کا خزینہ ہو۔ اردو کے مصنفین کی تصویریں جو بڑی محنت سے بہم پہنچائی گئی ہیں اور ترتیب اور سلیقے کے ساتھ مختلف حلقوں میں تقسیم کی گئی ہیں، ایک ایسا تحفہ ہے جس کی اہل ذوق دل سے قدر کریں گے، ہمارا مقصد صرف تجارت نہیں بلکہ خدمت بھی ہے۔ ہم اپنے رفیق کار سید زوار حسین کے شکر گذار ہیں جن کی ان تھک کوشش سے یہ فہرست مرتب ہوئی۔

منیجنگ ڈائرکٹر حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

کاروبار کے قواعد

۱ مطلوبہ کتب روپیہ پیشگی بھیجنے یا وی۔ پی (قیمت طلب پارسل) منگانے پر ارسال ہوں گی۔

۲ مصارف ڈاک پیکنگ وغیرہ خریدار کے ذمہ ہوں گے۔

۳ فرمائش کے ساتھ اپنا مکمل پتہ اگر ممکن ہو تو انگریزی ورنہ اردو میں لکھا جائے۔

۴ کم وزن پارسل بذریعہ ڈاک اور زیادہ وزن کا پارسل بذریعہ ریلوے (جس میں بھی کفایت ہو) روانہ ہوگا۔ (اس لئے فرمائش میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن ضرور لکھنا چاہیے) ایک روپیہ سے کم کی کتابیں وی۔ پی سے روانہ نہ کی جائیں گی۔ مطلوبہ کتب کی قیمت اور ۳ فی روپیہ محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجے جائیں۔

۵ وی۔ پی واپس کر دینا اخلاقی اعتبار اور قانونی حیثیت ہر پہلو سے معیوب و ممنوع ہے۔ اس لئے کبھی وی۔ پی واپس نہ کرنا چاہیے۔ اور خوب سوچ سمجھ کر فرمائش بھیجنی چاہیے۔

۶ آرڈر کی تعمیل کے وقت جس کتاب کی جو صحیح قیمت ہوگی وہی وصول کی جائے گی۔ اور جو کتاب اس وقت اسٹاک میں موجود نہ ہوگی صاحب فرمائش کو اس کی دوبارہ موجودگی پر اپنے صرف سے فوراً اطلاع دی جائیگی۔

۷ اگر کوئی کتاب مطلوب ہو اور وہ اس فہرست میں درج نہیں ہے تو اس کی فرمائش بھی آپ کر سکتے ہیں جتی الامکان کوشش کے ساتھ اس کتاب کو مہیا کیا جائے گا۔ اور اس صورت میں آپ سے کچھ زائد نہیں لیا جائے گا۔

۸ فہرست کتب جس میں مصنفین اردو کے حالات بھی ہیں اطلاع موصول ہونے پر مفت روانہ کی جائے گی۔ بالقصد پر کے لئے ۲۰ کا ٹکٹ بھیجنا ضروری ہے۔

۹ تاجران کتب کے لئے خاص رعایت ہوگی جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔

۱۰ اپنا نام اور پتہ صاف صحیح اور خوش خط لکھئے۔ خواہ اردو میں خواہ انگریزی میں۔ نیز سلسلۂ خط و کتابت میں ہمارے مراسلات نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔

۱۱ لائبریریوں، اسکولوں اور کالجوں کو کمیشن دیا جاتا ہے۔

نیازمند

مینیجنگ ڈائرکٹر حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

فہرست

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

فہرست مصنفین اُردو

ملنے کا پتہ - حالی پبلشنگ ہاؤس، کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مصنفین اُردو

ملنے کا پتہ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر، اردو بازار جامع مسجد دہلی

پیدائش ۱۸۳۷ء — **خواجہ الطاف حسین حالی** — وفات ۱۹۱۴ء

خواجہ الطاف حسین حالی

خواجہ صاحب کا سلسلۂ نسب حضرت ابو ایوب انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپ کے آبا و اجداد شاہان کے عہد میں ہرات سے ہندوستان آکر پانی پت ضلع کرنال میں مقیم ہوئے تھے۔ بادشاہ نے از راہ قدردانی پانی پت اور اس کا ملحقہ علاقہ بطور الطاف شاہانہ ان کو مرحمت کیا۔ اور منصب قضا پر مامور فرمایا۔ آپ کی ولادت ۱۸۳۷ء کے قریب پانی پت محلہ انصاریں میں ہوئی۔ آپ نسلاً انصاری اور بطناً سید ہیں۔ آپ کو تحصیل علم کا شروع ہی سے شوق تھا۔ ابتدا میں نواب مصطفےٰ خاں شیفتہ سے مشورۂ سخن کیا۔ اور پھر مرزا غالب مرحوم کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد گورنمنٹ پنجاب کے دارالکتب (بک ڈپو) لاہور میں یہ حالی کتابوں کا لٹریچر موجودہ زمانہ کے مطابق درست کرنے پر مامور ہوگئے۔ اس زمانہ میں کرنل ہالرائڈ ڈائرکٹر تعلیمات نے لاہور میں ایک بزم مشاعرہ قائم کی تھی جس میں بجائے مصرع طرح کے خاص خاص عنوانوں پر شعراء کو طبع آزمائی کا موقع دیا جاتا تھا۔ مرحوم نے اپنی فصاحت و بلاغت کے وہ جوہر دکھائے جس نے ان کی شہرت کو دوبالا کر دیا۔ چار سال بعد اینگلو عربک اسکول دہلی کی مدرسی پر مقرر ہوئے۔ جو آپ کی ادبی زندگی کے حق میں بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ یہیں آپ کی سر سید احمد خاں سے ملاقات اور ملاقات سے بعد دوستی ہوگئی۔ چند دنوں کے بعد آپ سرسید کے دست راست اور ان کی قومی تحریک کے ایک ممتاز رکن ہوگئے۔ انہیں کے ایما سے آپ نے ۱۸۷۹ء میں اپنا مشہور مسدس لکھا۔ جس نے مسلمانوں میں ایک تہلکہ برپا کر کے انہیں خواب غفلت سے چونکا دیا۔ اور حیدرآباد دکن سے سو روپے ماہوار وظیفہ ملنے لگا۔ آپ نے عورتوں پر کئی کتابیں لکھیں اور ان کتابوں کے صلہ میں تعلیمی دربار دہلی کے موقع پر لارڈ بروک نے چار سو روپے انعام عطا کیا۔ حیات جاوید (سرسید کی سوانح عمری) یادگار غالب (مرزا غالب کی سوانح عمری) دیوان حالی وغیرہ مولانا کی تصانیف ہیں۔ عرصہ ہوا آپ کی رباعیات کا ترجمہ یورپ میں بزبان انگریزی ہو چکا ہے۔

۱۹۰۴ء میں گورنمنٹ عالیہ نے آپ کو شمس العلماء کا خطاب عطا کیا۔ آپ اپنی طرز کے موجد اور نصائح و پند کے یکتا ادیب تھے۔ حقیقت میں قول و فعل کی جو دل پسند مطابقت مولانا حالی کی ذات سے پائی جاتی تھی وہ کسی میں نہیں۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء کو آپ نے انتقال کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے خلد بریں کو اپنا مسکن بنایا۔

مولانا حالی مرحوم کا صد سالہ جشن ولادت بمقام پانی پت اکتوبر ۱۹۳۵ء کے آخری ہفتہ میں زیر صدارت ہز ہائی نس افتخار الملک نواب حمید اللہ خاں جی سی ایس آئی۔ جی سی آئی ای والیٔ بھوپال منایا گیا تھا۔ اور اسی موقع پر مسدس حالی (صدی ایڈیشن) تذکرہ حالی اور رباعیات حالی شائع کی گئیں۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

آں لالۂ صحرا کہ خزاں دید و بیفسرد — ستید گر او را دمی از اشک سحر داد
حالی ز نواہائے جگر سوز نیاسود — تا لالۂ شبنم زدہ را داغ جگر داد

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

فہرست تصانیف شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی

تصانیف نظم

نثر تصانیف

ملنے کا پتہ - حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد - دہلی

مولانا حالی کی وہ تصانیف جو عام طور پر ملتی ہیں

(منظوم تصانیف)

مسدّس حالی

پنجاب میں پانی پت ضلع کرنال کی سرزمین کو تاریخی لحاظ سے ہندوستان کا کایا پلٹ "میدان" سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ جتنی جنگیں یہاں ہوئیں انہوں نے سیاسیات ہندوستان کی کایا پلٹ دی۔ لیکن یہ حیرت انگیز واقعہ ہے کہ جس میدان میں شمشیر کے ذریعہ ہندوستان کی تقدیر بنتی بگڑتی رہی اس میدان کی خاک سے مادر ہند کا ایک ایسا سپوت اٹھا جس نے اپنے قلم کے ذریعے ہندوستانی شاعری اور ہندوستانی ادب کی کایا پلٹ دی۔ پانی پت کا یہ فرزند شمس العلماء خواجہ الطاف حسین حالی تھا۔ جس کی یوم ولادت کی یادگار کا صد سالہ جشن اکتوبر ۱۹۳۵ء کے آخری ہفتہ میں زیر صدارت ہز ہائینس افتخار الملک نواب حمید اللہ خاں جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ای۔ والیٔ بھوپال منایا گیا۔

مولانا حالی مرحوم کی یہ وہ بے نظیر اور لاجواب نظم ہے جو بزمانہ قیام دہلی مولانا نے سرسید کی فرمائش پر لکھی۔ یہ نظم شہرت کے پر لگا کر اڑی اور چاردانگ عالم میں حالی کا نام پکار آئی۔ اگر حالی مسدس کے سوا اور کچھ نہ لکھتے تو یہ مسدس ان کے نام کو بقائے دوام بخشنے کے لئے کافی تھا۔ اس کا پورا نام "مسدس مد و جزر اسلام" ہے اور یہ ماہ جون ۱۸۷۹ء میں مطبع سے چھپ کر نکلی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی۔

اس میں اسلام کی گذشتہ عظمت، مسلمانان سابق کے کارنامے۔ ان کے بلند خیالات اور اولوالعزمیاں اور برخلاف اس کے زمانہ موجودہ میں ان کی پستی و زوال اور سستی و کاہلی کا ذکر ہے۔ آخر میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ تاریخ عالم میں جو مرتبہ ان کا پہلے تھا۔ اب پھر اس کو حاصل کرنے کے لئے کمر ہمت باندھیں۔

مسدس کی مخالفت اس کے شائع ہوتے ہی شروع ہو گئی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ ایک آگ سی لگ گئی ہے۔ جواب کے لئے، تردید کے لئے، تضحیک کے لئے۔ کوئی صاحب "حالی" کے جواب میں "قالی" بن کر آئے۔ کسی نے معنی سے الگ ہو کر صرف لفظی بلکہ حرفی مناسبت سے "خالی" کا چہرہ لگا لیا۔ اور کسی نے "تیلی" کا روپ بھرا۔ پنچ اخبارات کا تو آوزہ ہی کھل گیا۔ "حالی کا حال" اور "میدان پانی پت کی طرح پائمال" اور اسی قسم کی دوسری مضحک چیزیں انھوں نے لکھنی شروع کیں۔

لیکن یہ سب جوابات کیا ہوئے؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا تھیٹر اور سینما کے چونی کے ٹکٹ والے تماش بینوں کی پھبتیاں تھیں کہ ختم ہو چکیں اور برخلاف اس کے مسدس کو ایک حیات جاودانی مل گئی۔ نہ معلوم اس

معرکۃ الآرا کتاب کے کتنے سو ایڈیشن نکل چکے ہیں اور اس نے قومی سیرت کی تشکیل میں کس قدر گہرا حصہ لیا ہے مقبولیت کے جتنے معیار ہو سکتے ہیں ان پر جانچئے۔ تو معلوم ہوگا کہ مسدس ان سب معیاروں پر پورا اور ناصیۂ عالم پر اپنی بے نظیر تاثیرات کے نقوش مرتسم کر دیئے۔ مسدس کے بہت سے بند دلوں پر نقش ہو زبانوں پر چڑھ گئے۔ لوگ ان بندوں کو پڑھتے تھے اور سر دھنتے تھے خصوصاً عروج و زوال مسلم کے بند یاد جن میں اندلس کا نوحہ ہے۔ اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ اندلس سے یہاں کے مسلمان اسی یادداشت کلا کی بدولت واقف ہوئے۔

ایک صنعتیں جو شاید ہی کبھی شعر پڑھتے ہوں۔ مسدس کے یہ بند ترنم سے پڑھتے تھے اور جھومت تھے۔

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے ‏ ‏ حجازی امیروں کے گھر جا کے دیکھے

ان تمام مخالفتوں کے باوجود اس برگزیدہ بندہ کا یہ حال تھا کہ اس کے ماتھے پر شکن تک نہ آئی۔ کس حملہ اور کسی اعتراض کا نہ خود کبھی جواب دیا، نہ احباب میں سے کسی کو جواب لکھنے کی اجازت دی۔ یہ انس کے لباس میں ایک فرشتہ تھا۔ ایسا اخلاقی کردار جو اس شخص کا حصہ تھا کسی دوسرے انسان کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ حالی کا پیغام حق کی آواز تھی اور حق و باطل کا معرکہ تو نتیجۃً بالآخر حق و صداقت ہی کی ہوا کر ہے۔

اب نہ وہ جوابی مسدس ہیں نہ اخباروں کی سنجیدہ یا ظریفانہ مخالفتیں ہیں۔ یہ سب چیزیں جیسا آند کی طرح آئیں اور بگولے کی طرح گزر گئیں۔ نئی نسل کے سامنے تو آج ان آندھیوں کا خس و خاشاک بھی نہ ہے۔ لیکن حالی کا پیغام زمین کے آخری کناروں تک پہنچ چکا ہے۔ اور کلام حالی بچہ بچہ کی زبان پر ہے تو کیا اس ریفارمر کی زندگی، اس قابل نہیں ہے کہ قومی سیرت اور رفقہ کیرکٹر کو پیدا کرنے کی جدوجہد میں وہ ہمارے لئے مشعل راہ بنے۔

وقت آگیا ہے کہ حالی کی سیرت۔ حالی کی شخصیت اور حالی کے مشن کا پوری وسعت نظر کے ساتھ مطا کیا جائے۔ اور ملی سیرت اور قومی کیرکٹر کو بنانے اور سنوارنے میں اس چیز کو ایک نعمت خداداد سمجھ کر اس پورا فائدہ اٹھایا جائے۔

حالی کی سیرت اور شخصیت کلام حالی میں اچھی طرح بے نقاب ہے۔ اور ان کا کلام نظم ہو یا نثر ان کی نفسیات کا ایک ایسا آئینہ خانہ ہے، جس میں حالی مرحوم ہو بہو نظر آتے ہیں۔ ان کو دیکھنا اور سمجھنا خود اپنے آپ کو سنوارنا اور آراستہ کرنا ہے۔

عوام ہی نہیں خواص اور بہت سے رہنماؤں میں بھی آج جس چیز کی کمی ہے، ہم سب کو اسی کی تلاش کرنی ہے۔ اور یہ چیز اخلاص اور درد اور ایثار و قربانی ہے۔

اس متاع گم گشتہ کی تلاش کے لئے حالی کی زندگی روشنی کا ایک مینار ہے۔ اس کے نقش قدم پر چلو۔ ہر میر کارواں کا رخت سفر یہی ہونا چاہیئے۔

نگہ بلند سخن دل نواز جاں پرسوز یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

سر سید مرحوم اس کتاب کے متعلق یوں رائے زنی کرتے ہیں

"یہ کہنا بالکل مناسب ہوگا کہ اس کتاب نے ہماری صنعت نظم میں ایک نیا دور پیدا کر دیا۔ اس کی عبارت کی خوبی اور صفائی اور روانی کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ امر کچھ تعجب خیز نہیں کہ اتنا اہتم بالشان مضمون اس قدر واقعیت کی پابندی کے ساتھ اور بلا اغراق و مبالغہ اور تخیل و استعارہ کے جو کہ ہماری شاعری کی جان اور شاعروں کا ایمان ہے اور پھر اس قدر موثر سلیس اور فصیح طریق سے بیان کیا جائے اس کے بہت سے بند تو ایسے ہیں کہ ان کو پڑھ کر سخت سے سخت دل کے لوگ بھی بغیر آنسو بہائے نہیں رہ سکتے۔ کیوں نہ ہو جو چیز دل سے نکلتی ہے وہ ضرور دل میں گھر کر آتی ہے۔"

مسدس حالی (صدی ایڈیشن)

(مرتبہ ڈاکٹر سید عابد حسین) مسدس حالی کا بہترین ایڈیشن۔ ملک کے مشاہیر اہل قلم کے تقریبات اور مقدمات سے مزین۔ ملک کے اعلیٰ طبقہ میں بے حد پسند کیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت حضور نظام۔ اعلیٰ حضرت نواب صاحب بھوپال نے اس کو شرف قبولیت بخشا۔ سر تیج بہادر سپرو۔ علامہ اقبال مرحوم۔ نواب مہدی الدین یار جنگ بہادر نواب ڈاکٹر سر سید راس مسعود مرحوم وغیرہ نے اس ایڈیشن کو بے حد پسند فرمایا ہے قیمت قسم اعلیٰ (آرٹ پیپر) دو روپے (عا) قسم اول ایک روپیہ (عہ)۔

مسدس حالی (مطبوعہ تاج کمپنی)

تاج کمپنی نے اسے تین صورتوں میں شائع کیا ہے۔ ہر طبع کے لئے رنگین عکسی بلاک بنوائے گئے ہیں۔ جن کی کتابت اور بنوائی پر ہزار ہا روپیہ صرف ہوا۔ لیکن چیز بھی ایسی دیدہ زیب تیار ہوئی ہے جس کی نظیر مشکل ہی سے ملے گی۔

قسم اول۔ ہفت رنگ عکسی بلاکوں سے چھاپی گئی ہے جس میں طلائی رنگ خوب نمایاں ہے۔ حاشیہ کے نقش و نگار بہت خوش نما۔ ہر ورق کی رنگین و مطلا چھپائی تو مخصوص اور بے حد دیدہ زیب ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت مجلد تین روپے (سے)۔

قسم دوم۔ دو رنگہ عکسی بلاکوں سے چھاپی گئی ہے۔ حاشیہ کی بیل گلابی اور خوشنما معلوم ہوتی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی

ہے۔ قیمت مجلد دو روپے (عہ)۔

قسم سوم - اس کی طباعت بالکل نرالی ہے۔ جو اپنی سادگی کی وجہ سے بہت مقبول ہوئی ہے۔ متن سیاہ اور حاشیہ کی خط کشی سرخ ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

مسدس حالی معمولی طباعت۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

شکوۂ ہند

مشہور ترکیب بند "شکوۂ ہند"۔ شکوۂ ہند غالباً ۱۸۸۶ء میں مولانا نے لکھا۔ یہ مسدس حالی کے رنگ کی ایک چیز ہے۔ جس میں قوم کے شاندار ماضی کا حسرتناک تذکرہ نہایت دردانگیز پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲؍)۔

مناجات بیوہ

مناجات بیوہ بھی ۱۸۸۶ء یا ۱۸۸۴ء کی تصنیف ہے۔ یہ بے نظیر نظم مولانا حالی کی بہترین نظموں میں سے ہے۔ اور مولانا کو خود بھی اس پر بجا ناز تھا۔ آج تک کوئی شخص ہندوستان کی بدنصیب اور نامراد بیوہ کے جذبات و خیالات کو اس روانی و خوبصورتی کے ساتھ نظم نہیں کر سکا تھا۔ جیسا مولانا نے کیا مسدس کے بعد شہرت کے لحاظ سے مناجات بیوہ کا درجہ دوسرا ہے۔ دس سے زیادہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور اس کی مقبولیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ قیمت دو آنہ (۲؍)۔

حقوق اولاد

۱۸۸۴ء یا ۱۸۸۵ء میں مولانا نے وہ معرکۃ الآرا مثنوی رقم فرمائی جو "حقوق اولاد" کے نام سے شہرت حتی ہے اور جس میں والدین کو اولاد کے متعلق ان کے فرائض نہایت عمدگی کے ساتھ بتائے گئے ہیں عہ

مجموعہ نظم حالی

اکتوبر ۱۸۹۰ء میں مولانا نے اپنی چودہ متفرق نظمیں "مجموعہ نظم حالی" کے نام سے پہلی مرتبہ یکجا طور شائع کیں۔ ان نظموں کے عنوانات حسب ذیل ہیں۔

برکھارت[۱]۔ نشاط امید[۲]۔ حب وطن[۳]۔ مناظرہ رحم و انصاف[۴]۔ ننگ خدمت[۵]۔ مدرسۃ العلوم مسلمانان[۶]۔ تعصب و انصاف[۷]۔ کلمۃ الحق[۸]۔ مناظرہ واعظ و شاعر[۹]۔ جشن جوبلی[۱۰]۔ چھوٹ[۱۱] اور ایک کا طرہ۔ تعلیم مسلمانان[۱۲]۔ جواں مردی کا کام[۱۳]۔ زمزمۂ قیصری[۱۴]۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)۔

دیوان حالی

دیوان حالی میں حسب معمول قدیم غزلیات قدیم و جدید دونوں رنگ کی رباعیات و قصائد ترکیب بند تاریخیں سب کچھ ہیں۔ قطعات میں اکثر کسی اخلاقی مسئلہ کو بصورت قصہ یا مکالمہ کے بیان کرتے ہیں۔ طرز جدید کی غزلوں میں پرانا رنگ بدل کر زمانہ حال کی روش کی ابتدا معلوم ہوتی ہے۔ یہ سب غزلیں جذبات سے لبریز ہیں بعض اشعار میں کوئی خیال یا واقعہ مسلسل قطعہ بند صورت میں بیان کیا گیا ہے موجودہ رنگ کی خاص پہچان ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/) -

تحفۃ الاخوان

مولانا کی نہایت مشہور نظم ہے جو آپ نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس میں ۲ جنوری ۱۹۰۲ء کو خود سنائی قیمت دو آنے (۲/)-

چپ کی داد

چپ کی داد مولانا حالی کی وہ آخری اور مشہور و معروف مستقل نظم ہے جو آپ نے عورتوں کی خدمتوں اور مصیبتوں کے متعلق ۱۹۰۵ء میں تحریر فرمائی۔ عورتوں کی مظلومیت کی داستان ایسی پر اثر طرز سے شاید ہی کسی نے بیان کی ہو۔ قیمت دو آنے (۲/) -

کلیات نظم حالی

اس میں مولانا حالی مرحوم کا تمام منظوم کلام۔ قطعات۔ غزلیات۔ رباعیات وغیرہ موجود ہیں۔
قیمت حصہ اول ایک روپیہ بارہ آنہ۔ حصہ دوم ڈیڑھ روپیہ

ضمیمہ اردو کلیاتِ نظم حالی

مشتمل بہ

نظم و نثر فارسی و عربی

جو ابتدائے سن تمیز سے سنہ ۱۳۲۰ھ تک مختلف اوقات میں عالیجناب شمس العلماء مولوی خواجہ الطاف حسین حالی کے جواہر سلک سے تراوش پاتی رہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ/) -

مناظرہ رحم و انصاف ۲/- مرثیہ مرزا غالب ۱/- چھوٹ اور ایکے کا مناظرہ ۲/- چہار گلزار حالی ۲/- حب وطن ۲/- (حیات حالی منظوم ۴/) -

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس ''کتاب گھر'' اردو بازار جامع مسجد دہلی

رباعیاتِ حالی

شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین حالی

کی

مطبوعہ و غیر مطبوعہ رباعیات کا مکمل مجموعہ

مرتبہ

شیخ محمد اسماعیل پانی پتی

بموقع جشن صد سالہ سالگرہ مولانا حالی مرحوم

مولانا حالی کی رباعیاں نصیحت آموز پُراثر اور اخلاق و موعظت میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہیں مولانا کی رباعیوں کے آج تک جس قدر نسخے شائع ہوئے وہ سب مختصر اور نامکمل ہیں۔ اب عرصہ دراز کی تلاش اور جستجو کے بعد رباعیات حالی کا مکمل اور بہترین ایڈیشن شائع کیا ہے جس میں مولانا کی تمام قدیم و جدید و غیر مطبوعہ رباعیات جمع کر دی گئی ہیں۔ عام طور پر مولانا کی سو رباعیاں ملتی ہیں مگر اس نسخہ میں ایک سو اسی رباعیاں نہایت نفاست کے ساتھ لکھوائی گئی ہیں۔ ایک صفحہ پر ایک رباعی نہایت نفاست کے ساتھ لکھوائی گئی ہے۔ اور ہر ایک رباعی کا ماخذ بھی لکھ دیا گیا ہے قیمت مجلد دو روپے (عہ)۔

تذکرہ حالی

مولانا حالی دورِ حاضرہ کے زبردست ادیب جدید شاعری کے موجد اور قوم کے بہت بڑے مصلح تھے۔ ان کی کوئی مبسوط اور جامع سوانح عمری شائع نہ ہو سکی۔ شکر ہے کہ اب تذکرہ حالی مکمل شائع ہو کر اور ایک بڑی کمی پوری ہو گئی ہے مجلد عہ

ملنے کا پتہ: حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

مولانا حالی کی ایک رباعی

کامیابی کا گر

دنیائے دنی کو نقشِ فانی سمجھو
ہر چیز یہاں کی آنی جانی سمجھو
پر جب کرو آغاز کوئی کام بڑا
ہر سانس کو عمرِ جاودانی سمجھو

حالی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس، کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

مولانا حالی کی تصانیف نثر

مجالس النساء

یہ بے نظیر کتاب مولانا نے ۱۸۷۴ء میں دو حصوں میں تصنیف فرمائی تھی۔ اس میں ایک دلچسپ قصہ کے پیرائے میں عورتوں کو امور خانہ داری، اصلاح معاشرت، حسن اخلاق، تحصیل علم، حسن انتظام، بچوں کی پرورش اور ان کی تعلیم و تربیت، آپس کے تعلقات کے آداب، بچیوں کو خراب عادتوں اور بری خصلتوں سے باز رکھنے کی تدابیر، لڑکیوں کو کھانے پکانے پڑھنے لکھنے وغیرہ کی ہدایات اس خوبی اور سلاست کے ساتھ بیان کی ہیں کہ ہر بات کی برائی بھلائی دل میں بیٹھتی چلی جاتی ہے۔ امور خانہ داری کے متعلق یہ ایک نہایت مفید اور کارآمد کتاب ہے۔ دہلی میں ایک تعلیمی دربار کے موقع پر لارڈ نارتھ بروک نے مولانا کو اس تصنیف پر چار سو روپے انعام بھی مرحمت فرمایا تھا۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ آٹھ آنہ ([illegible])۔

حیات سعدی

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کی یہ نہایت مکمل اور مبسوط سوانح عمری ہے۔ اردو میں سعدی کی کوئی اتنی عمدہ اور محققانہ سوانح عمری موجود نہیں جیسی کہ یہ ہے۔ یہ کتاب غالباً مولانا نے ۱۸۸۶ء میں شائع کی تھی۔ قیمت ایک روپیہ ([illegible])۔

مقدمہ شعر و شاعری

فن شعر پر یہ ایک اعلیٰ درجہ کا فلسفیانہ اور محققانہ ریویو ہے جس میں مولانا نے عام مروجہ شاعری کے نقائص ایک ایک کرکے تفصیل کے ساتھ بتائے ہیں۔ اہل ذوق حضرات اور سخن فہم اصحاب نے اس کتاب کو فن شعر پر بہترین اور بے مثل مانا ہے۔ یہ مقدمہ دیوان حالی کے ساتھ پہلی مرتبہ ۱۸۹۳ء میں شائع ہوا۔ ۱۹۲۰ء میں علیحدہ شائع کیا گیا۔ اور اس کے بعد اب تک متعدد مطابع اسے شائع کر چکے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ([illegible])۔

یادگار غالب

دور آخر کے نامور شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کی سب سے پہلی اور سب سے زیادہ مبسوط سوانح عمری ہے۔ مفصل سوانحی حالات، مرزا کی نظم و نثر، تصنیفات کی مکمل فہرست۔ ہر ایک کتاب کی

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

[illegible] اردو

[illegible]

مفصل کیفیت غالب کی [illegible] نظم و نثر [illegible] غالب کی [illegible]

یہ کتاب پہلی مرتبہ مولانا نے ۱۸۹۷ء میں [illegible] مکمل [illegible]

جو نہایت صفائی اور نفاست کے ساتھ [illegible]

دو ایک روپیہ بارہ آنے۔

حیات جاوید

[illegible]

ضخیم کتاب سرسید کے [illegible]

[illegible]

سرسید کا ایک [illegible]

اور مسلمانوں کو ان کی ذات سے [illegible]

ہے کہ پڑھ کر رہبری کی قومی خدمت کی [illegible]

زبان میں یہ [illegible] سیرت نگاری کا [illegible] موجود [illegible]

نگاری کا [illegible] حیات [illegible]

[illegible]

جو ہماری زبان [illegible]

کی سوانح [illegible] نہایت [illegible] کے ساتھ یہ کتاب

کامل چھ برس کی محنت [illegible]

۱۹۰۱ء میں شائع کی۔

حیات جاوید کا چوتھا ایڈیشن قیمت [illegible]

مولود شریف

[illegible]

[illegible] یہ کتاب مولانا نے

[illegible]

وقت لکھا تھا۔ عبارت [illegible]

انتقال کے بعد چھپوائی [illegible]

مکتوبات حالی

[illegible]

[illegible] مولانا [illegible]

ملنے والوں [illegible] اور اگر

بہت سی [illegible] قیمت حصہ اول [illegible]

خطوط کو [illegible]

حصہ دوم [illegible]

دہلی [illegible]

ملنے کا پتہ [illegible]

مقالات حالی

درویش قوم وملک۔ دورِ جدید کے مقتدر ادیب و شاعر حضرت خواجہ حالی مرحوم کے مختلف بے بہا مضامین کا مکمل مجموعہ۔ مذہب۔ اخلاق۔ تعلیم۔ ادب و فلسفہ اور سیاسیات وغیرہ پر (۳۲) مقالات آگئے ہیں، یہ کتاب سر صاحب ذوق، ادیب و شاعر و اساتذہ سب کے کام کی ہے۔ شروع میں حضرت بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے کا مختصر مگر پُر مغز مقدمہ بھی ہے۔ قیمت غیر مجلد تین روپے آٹھ آنہ (للعہ) مجلد چار روپے (للعہ)۔ حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

مضامین حالی

مولانا کے اردو مضامین کا مجموعہ۔ جو آپ نے وقتاً فوقتاً رسالوں میں لکھے۔ ان مضامین کا ایک مجموعہ جولائی ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا۔ مگر یہ نامکمل مجموعہ ہے۔ اور بہت سے مضمون مولانا کے اس میں نہیں ہیں۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)۔

یادگار حالی

جو جشن صد سالہ یوم ولادت مولانا حالی مرحوم پانی پت کی تقریب میں شائع کیا گیا۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

حیات حالی منظوم

مولانا مرحوم کے حالات نظم میں۔ از محزون پانی پتی۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

مولانا حالی کی نایاب تصانیف

مندرجہ ذیل کتابیں اب نایاب ہیں۔ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ ان کا پرانا نسخہ حاصل کرکے شائع کی جائیں۔

تریاق مسموم[1]۔ تاریخ محمدی[2] پر منصفانہ رائے۔ علم طبقات الارض[3]۔ سوانح حکیم ناصر خسرو[4]۔

مسدس حالی صدی ایڈیشن

اس ایڈیشن کی خصوصیات حسب ذیل ہیں

اس کو ملک کے مایہ ناز ادیب ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی نے مرتب کیا۔ سرسید

۱۔ اعظم کے تاریخی خط، علامہ اقبال مرحوم کے دستخطی قطعہ اور مولانا حالی کی تحریر کا عکس اس کے خاص محاسن ہیں۔

۲۔ مولوی عبدالحق صاحب، سر راس مسعود مرحوم، مولانا حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی، مولوی عبدالماجد صاحب، خواجہ غلام السیدین صاحب کے مقدمات اور تقریظات کا سلسلہ جو خاص اس ایڈیشن کے لئے لکھوائے گئے۔

۳۔ سرسید اور مولانا حالی کی تصویریں۔ مولانا حالی کی نیم قد تصویر۔

۴۔ بہترین کاغذ۔ خوش نما جلد۔ اعلیٰ طباعت اور عالم اسلام کا نقشہ جو مد و جزر اسلام کی تصویر ہے۔

۵۔ ان سب خوبیوں کے باوجود قیمت کی حیرت انگیز کمی یعنی قسم اعلیٰ دو روپے۔ قسم اول ایک روپیہ۔

علامہ اقبال مرحوم
نے

ایک خط مسدس حالی (صدی ایڈیشن) کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔ اس کی نقل درج ذیل ہے۔ اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ مرحوم مسدس حالی کو کتنا پسند فرماتے تھے۔ یہی مسدس تھا اور یہی مولانا حالی جن کا اتباع علامہ اقبال نے کیا۔ اور جو کام حالی نے شروع کیا تھا۔ اس کی تکمیل اقبال نے کی اور اردو شاعری کے نئے دور میں روح پھونک دی۔ ہر علم دوست ہندوستانی کو چاہیے کہ اس بلند پایہ نثر اور اخلاص آموز نظم کے مجموعہ کو ضرور حاصل کریں کیونکہ آج تک ایسا بلند پایہ اور عمدہ ایڈیشن شائع نہیں ہوا۔

۸ نومبر ۱۹۳۵ء

لاہور

ڈیر مسٹر اظہر عباس

آپ کا خط مل گیا۔ اس سے پہلے بھی ایک خط موصول ہوا تھا۔ مگر افسوس کہ میں علالت کی وجہ سے خطوط کا جواب لکھنے میں بہت سست ہو گیا ہوں۔

مسدس حالی نہایت عمدہ چھپی ہے۔ اور اس کے مقدمہ و دیباچے نہایت مفید ہیں۔ میں نے کئی سالوں کے بعد اسے کل اور پرسوں دوبارہ پڑھا۔ اور بڑا لطف اٹھایا۔

امید ہے کہ آپ مرحوم کا باقی کلام بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی اور نفیس جلدوں میں شائع کر سکیں گے۔

محمد اقبال

ہاؤس، کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد - دہلی

ملنے کا پتہ حالی پبلشنگ ہاؤس

مسدس حالی صدی ایڈیشن

اس ایڈیشن کی خصوصیات حسب ذیل ہیں

میں نے کئی سالوں کے بعد اسے کل اور پرسوں دوبارہ پڑھا۔ اور بہت لطف اٹھایا۔ امید ہے کہ آپ مرحوم کا باقی کلام بھی اسی قسم کی چھوٹی اور نفیس جلدوں میں شائع کر سکیں گے۔

محمد اقبال

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

سرتیج بہادر سپرو

مسدس حالی (صدی ایڈیشن) کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

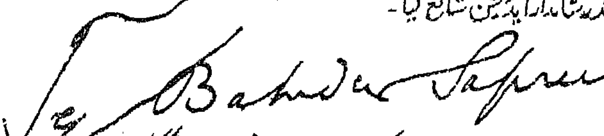
۱۹- البرٹ روڈ الہ آباد

۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء

مائی ڈیر اطہر عباس

میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے حالی کی اس بے نظیر نظم کا ایک نسخہ ارسال کیا، اس کی ظاہری حیثیت اور لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ہے۔ میرے پاس مسدس حالی کا ایک پرانا نسخہ بھی موجود ہے۔ لیکن جب آپ کا بھیجا ہوا نسخہ موصول ہوا تو میرا بے اختیار جی چاہا کہ اس کو شروع سے آخر تک پڑھوں اور حالی کی یاد کو تازہ کر دوں، چنانچہ میں نے پچھلے اتوار کو جب مجھے دوسرے مشاغل سے فرصت ملی تو ایسا ہی کیا۔ کتنی بلند پایہ اور اعلیٰ نظم ہے۔ کاش کہ اس ملک میں اور چند حالی پیدا ہوتے! مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرا پیغام آپ کو صد سالہ برسی کے موقع پر نہ پہنچ سکا۔ لیکن بہرحال آپ کو اس کا یقین ہونا چاہیے کہ میں ذاتی طور پر حالی کی شاعری اور ان کی سیرت کا بے حد مداح اور معترف ہوں۔ طالب علمی کے زمانہ میں کئی بار ان سے (حالی مرحوم سے) سرسید کے مکان پر علی گڑھ میں ملا تھا۔ حالی کا ایک بلند اور مخصوص مشن تھا۔ جس کو انھوں نے اپنے زمانہ میں بہت کامیابی سے پورا کیا۔

آخر میں میں ناشرین کو تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ادب کے اس شاہکار کا اس قدر شاندار ایڈیشن شائع کیا۔



ہندوستان کے بہترین افسانہ نگار

منشی پریم چند آنجہانی

کی

آخری تصنیف

"زادِ راہ"

یہ وہ افسانے ہیں جو منشی پریم چند نے اپنی زندگی کے آخری زمانے میں لکھے تھے۔ ان کی ادبی

قدر و قیمت کا اندازہ کرنے میں حسب ذیل امور کے مدّنظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

(۱) مختصر افسانہ ادب کی سب سے زیادہ دلچسپ اور موثر صنف ہے جس میں قلم کا مصور کم سے کم خطوط میں زندگی کی جیتی جاگتی چلتی پھرتی تصویر کھینچتا ہے۔

(۲) ہندوستان کے ادیبوں میں مختصر افسانہ پریم چند کا حصہ ہے۔ وہ متفقہ طور پر اس قسم کے بادشاہ تسلیم کیے جا چکے ہیں۔

(۳) پریم چند نے ترقی پذیر طبیعت پائی تھی۔ وہ اپنے فن میں یکے بعد دیگرے مدارج کمال کو طے کر رہے تھے۔ ان کا ہر نقش ثانی نقش اول سے بہتر ہوتا تھا۔

(۴) زاد راہ پریم چند کے افسانوں کا نقش آخر ہے۔ یہ اس زمانے کی تصنیف ہے جب ان کا ذہن زندگی کے نشیب و فراز سے آشنا ہو کر دنیا کے گرم و سرد کا مزا چکھ کر پختہ کار ہو چکا تھا۔ ان کا اسلوب بیان سنجھتے سنجھتے صاف سادہ سلیس اور ہموار ہو گیا تھا۔ اس لئے ان کی ادبی کوششوں کا ماحصل ان کے فنی کمالات کا نچوڑ یہی ڈھائی سو صفحے کی کتاب ہے جسے "زاد راہ" کہتے ہیں۔ زاد راہ اتنا مقبول ہوا ہے کہ پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا۔ اور دوسرا ایڈیشن قریب ہے کہ ختم ہو جائے۔

حجم ۲۵۰ صفحے۔ لکھائی چھپائی، کاغذ نفیس۔ قیمت مجلد طرز ایک روپیہ (عہ)۔

دنیائے تبسم

(از شوکت تھانوی)

حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی کی کتاب دنیائے تبسم پر معزز معاصرین کی رائے

رسالہ جامعہ۔ "دنیائے تبسم" از حضرت شوکت تھانوی حجم ۲۱۶ صفحات۔ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ لکھائی چھپائی اچھی۔ کاغذ معمولی قیمت عہ۔ شائع کردہ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی۔

حضرت شوکت تھانوی کے مزاحیہ مضامین دنیائے اردو میں بہت مقبول ہیں۔ یہ نیا مجموعہ سلسلہ تبسم کی ایک نئی کڑی ہے۔ جو لوگ طوفان تبسم وغیرہ پڑھ چکے ہیں۔ انھیں "دنیائے تبسم" کے پڑھنے سے یہ اندازہ ہوگا کہ مصنف کا آرٹ برابر ترقی کر رہا ہے۔ ظرافت کے پردے میں ہندوستانی معاشرت پر تنقید کرنے کا جو طریقہ شوکت صاحب نے نکالا ہے اس میں انھیں اپنے ہمعصروں سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ طنز کی تلخی کو وہ خوش طبعی کی شیرینی سے اس قدر کم کر دیتے ہیں کہ وہ آسانی کے ساتھ حلق سے اتر جاتی ہے۔ اور پورا اثر کرتی ہے۔ مبالغہ کے برتنے کا انھیں خاصا سلیقہ ہے۔ ان کا مبالغہ حقیقت کے خط و خال کو مٹنے نہیں دیتا۔ صرف اس کے مضحک پہلو کو نمایاں کر دیتا ہے۔ "مقروض" "لکھنؤ کا نگریس سیشن" "مرحومہ" "اختلاج" اس مجموعہ کے سب سے کامیاب مضامین ہیں۔ عبارت کی روانی، طرز بیان کی دل آویزی۔

بے تکلف شگفتگی اور بے تصنع شوخی سے کوئی مضمون خالی نہیں اور مجموعی طور پر یہ کتاب شوکت صاحب کی بہترین تصانیف میں شمار کی جا سکتی ہے۔ جناب رشید احمد صدیقی کے مقدمہ نے جس میں متانت اور ظرافت آپس میں آنکھ مچولی کھیلتی ہیں، کتاب کے لطف میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔ (رسالہ جامعہ)

(تیغ و بیکل دہلی) جناب شوکت تھانوی ان چند مزاحیہ نگاروں میں ہیں جو باوجود بہت لکھنے کے جدت طرازی کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ "دنیائے تبسم" شوکت صاحب کے تازہ ترین مضامین کا مجموعہ ہے اور ہر مضمون مزاح نگاری کے اعلیٰ معیار پر پورا اترتا ہے۔ حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی کے منتظمین ملک کے سامنے جدید اور ترقی پسند لٹریچر کو دیدہ زیب پیش کرنے میں اس قلیل عرصہ میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اس مجموعہ کو نہایت عمدہ کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔ اور سرورق ولایت کی عمدہ کتابوں کی طرح فن لطیفہ کا نادر نمونہ ہے۔ قیمت صرف سوا روپیہ (عہ) کاغذ اور کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت کم ہے۔
(تیغ و بیکل)

دنیائے تبسم

(شوکت تھانوی کا تازہ ترین شاہکار)

شوکت تھانوی ادب لطیف اور ظرافت نفیس کے اس وقت ہندوستان میں ایک بہت کامیاب ادیب ہیں۔ روتوں کو ہنسانے اور رنجیدہ طبیعتوں میں زندہ دلی کی لہریں دوڑا دینے والے۔ ان کی ظرافت میں ستھرائی ہے، لطافت ہے اور زندگی۔

ہر شخص کی زندگی کا راز زیادہ خوش رہنا ہے۔ اور اگر خوشی کے چند لمحے نصیب نہ ہوں تو پھر وہ جلدی بوڑھا ہو جاتا ہے۔ اس مصیبت سے بچنے کے لئے تفریحات کے سلسلہ میں "دنیائے تبسم" کی ضرور سیر کیجئے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہنسی کی دنیا میں کیسے کیسے دل فریب و دل آویز نظارے موجود ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ، سرورق دیدہ زیب، قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

مجنوں کے افسانے

از

(مجنوں گورکھپوری)

مجنوں گورکھپوری انگریزی افسانہ نگار ہارڈی سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں جس کا ان کو خود اعتراف ہے۔ ان کے پیش نظر زندگی کے بہت سے وہ راز ہیں جن کا انکشاف ابھی تک نہ ہو سکا۔ خیر و شر کا تضاد، جبر و اختیار کے حدود، زندگی اور موت یہی وہ سوالات ہیں جن کے جواب کی جستجو نے انھیں ایسی چیزیں لکھنے پر مجبور کیا۔ جو عام لوگوں کے یہاں نہیں پائی جاتیں۔ اخلاق اور

محبت کے وہ نازک مسائل جن کو چھیڑنا لوگ مناسب نہیں سمجھتے مجنوں کے خاص موضوع ہیں۔ ان کا ہر افسانہ محبت کے جذبات سے لبریز ہے۔

مجنوں نے افسانوں کے لئے ایک مخصوص طرزِ تحریر بنا لیا ہے جس میں اثر کو عنصر زیادہ موجود ہے اچھے اشعار لکھ کر وہ اثر کو بے حد بڑھا دیتے ہیں۔

مجنوں محسوساتِ قلب کو نہایت صاف اور سادہ الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔ زبان رواں ہے لیکن افسانہ اس سے بھی زیادہ رواں ہوتا ہے۔

اس مجموعہ میں جتنے افسانے شامل ہیں اُن میں سے تین کو چھوڑ کر باقی سب ۱۹۲۹ء سے پہلے کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور ایسے زمانے کی یادگار ہیں جبکہ مجنوں صاحب کا ادبی نشہ عروج پر تھا۔ ان میں سے بعض افسانے تو واقعی بہترین کارنامے کہے جانے کے مستحق ہیں۔

افسانہ نویسی کا فن جس قدر عام ہے اسی قدر مشکل بھی ہے لیکن اس کا خوشی کے ساتھ اعتراف کیا جاتا ہے کہ مجنوں صاحب نے ان دشواریوں پر بڑی حد تک قابو پا لیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کے موجودہ چند اچھے افسانہ نویسوں میں شمار کئے جا سکتے ہیں۔ قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲؍)۔

ماہِ درخشاں

از

(بیگم مرزا احمد علی)

ماہ درخشاں ایک معاشرتی ناول ہے۔ جو تمام لوازمہ کے لحاظ سے پوری طرح کامیاب ہے اور آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ ایک خاتون کی طبع زاد تصنیف ہے۔ واقعی بیگم مرزا احمد علی مبارکباد کی مستحق ہیں کہ انہوں نے اتنا کارآمد اور کامیاب ناول لکھا۔ اس ناول کا مقصد اسلام کی صداقت اور عظمت کا سکہ ناظرین کے دلوں پر بٹھانا ہے۔ پلاٹ میں اتنی رنگینی رکھی ہے اور عشق و محبت کی ایسی چاشنی دی ہے کہ یہ وعظ و نصیحت کسی طرح طبیعت پر بار نہیں گذرتی۔ سرورق نہایت خوبصورت ۳۴۴ صفحات قیمت مجلد عہ؍

مادرِ ہند سپوت سیریز

دنیا کی جتنی زندہ قومیں ہیں ان میں قومی رہنماؤں اور ملک کے خادموں کی یاد مختلف طریقوں سے تازہ رکھی جاتی ہے۔ ان کے مجسمے نصب کئے جاتے ہیں۔ ان کی پیدائش یا موت کے دنوں کو سالانہ منایا جاتا ہے ان کی سوانح عمریاں شائع کی جاتی ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آخر الذکر طریقہ ہی سب سے بہتر ہے کیونکہ اپنے قومی بزرگوں کی زندگی کے حالات، ان کے کارناموں اور قربانیوں سے عوام کو روشناس کرانا نہ صرف ان کی یاد کو تازہ کرنا ہے بلکہ اپنے ملک کی ایک بڑی خدمت ہے۔ دنیا کے ہر بڑے انسان کی زندگی اپنے اندر ہمارے لئے زبردست سبق رکھتی ہے اور اس کا تذکرہ ضروری ہے۔ تاکہ وہ ہمارے نوجوانوں کا

یا محنت مزدوری کی نذر ہو جاتا ہے۔ اور بڑے ہو کر ان کو پڑھنے لکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ اور اپنے آپ کو عجب کشمکش میں پاتے ہیں۔ اول تو پیٹ کے دھندوں سے اتنی مہلت ہی نہیں ملتی کہ باضابطہ مدرسوں میں داخل ہوں اور امتحان کی دشوار گزار گھاٹیوں سے گذر کر لڑھکتے پڑھکتے کہیں سالوں میں منزلِ مقصود تک پہنچیں۔ دوسرے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر "الف سے آم اور بے سے بکری" پڑھتے ہوئے ان کو شرم بھی آتی ہے۔ اور پھر لوگ بھی مذاق اڑاتے ہیں کہ میاں سینگ کٹا کر بچھیروں میں داخل ہو رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ "اب کہیں بڈھے طوطے بھی پڑھتے ہیں"۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہندوستان میں دورِ جدید کا آغاز ہوا ہے۔ اور ان بوڑھے طوطوں کے پڑھانے کی طرف خاص طور پر توجہ کی جا رہی ہے۔ جا بجا شبینہ مدارس، سفری اور عصری جماعتیں کھل رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ بچوں اور بالغوں کا نصابِ تعلیم ایک نہیں ہو سکتا۔ دونوں کی ذہنی کیفیات میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اس کے مشاہدات کی دنیا محدود ہوتی ہے۔ اور اس کی وسیع۔ وہ صرف گرد و پیش کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ یا ان کے برے یا بھلے اثرات کا بھی کچھ نہ کچھ تجربہ رکھتا ہے۔ ضرورت تھی کہ بالغوں کے لئے جو نصاب بنایا جائے اس میں نوشت و خواند کی معمولی تعلیم کے علاوہ اخلاقی تعلیم کا بھی ایک عنصر ہو۔ سماج کی خرابیوں، اقتصادی دشواریوں، شہری حقوق اور انسانی فرائض کے متعلق بھی معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ یہ سلسلہ ہم نے ان ہی ضرورتوں کو پیشِ نظر رکھ کر شروع کیا ہے۔

نفسیات کے ماہرین جانتے ہیں کہ براہِ راست نصیحت کرنے کا اثر انسانی دل و دماغ پر کچھ زیادہ نہیں ہوتا۔ ہاں اگر اس حقیقت کو قصے کہانی کے پیرایہ میں بیان کر دیا جائے تو بہت سی گم گشتہ راہ طبیعتیں راہِ راست پر آجاتی ہیں۔

ہم نے دیہاتی دنیا کی فلاح و بہبود کی باتیں کہانیوں کے ذریعہ سے ادا کی ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ مقبولِ خلائق ہو اور ہندوستان کے صوبوں اور ریاستوں کے محکمۂ تعلیم کے اربابِ حل و عقد اس کو منظور کر کے اپنے مدارس میں داخل کریں۔ سفری کتب خانوں میں رکھیں اور انعامی کتابوں کے طور پر طالب علموں کو دیں۔

بالغوں کی تعلیم پر آسان زبان میں کتابوں کا سلسلہ

شریا بیٹ اور دو ڈرامے

(مرتبہ آغا محمد اشرف صاحب ایم۔ اے)

تعلیم بالغان پر ایک مختصر مگر بے مثل کتاب۔ اردو میں اس قسم کی پہلی کتاب ہے۔ سرورق خاص طور سے تعلیم بالغان کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دہلی کے مشہور آرٹسٹ سے بنوایا گیا ہے قیمت صرف چار آنہ (۴ر) ۔

ڈاکٹر صاحب

(از آغا محمد اشرف صاحب ایم۔اے)

اس کہانی میں بتایا ہے کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے کس طرح عزت نگریں بالغوں کے لئے اسکول کھولا اور آہستہ آہستہ سارے گاؤں کی کایا پلٹ دی۔ تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت صرف چار آنہ (۴؍)

دیومالا

(از سید ابن حسن صاحب جارچوی۔ ایم۔اے۔ بی۔ٹی)

دنیا کے سیاسی معاشرتی اور سماجی مسائل پر نہایت خوبی سے دیوؤں کی زبانی روشنی ڈالی گئی۔ کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ شروع سے آخر تک ختم کئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ قیمت چار آنہ (۴؍)۔

نئی ایجادیں

آسان زبان میں دنیا کی نئی اور حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہے، اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کے دیہاتی علاقے کے لوگ دنیا کی ترقیوں سے واقف ہو جائیں۔ قیمت ۴ آنے (۴؍)۔

آسان زراعت

زراعت پر بہت ہی اچھے انداز میں سہل اور آسانی سے سمجھ میں آنے والے انداز میں مختصر مگر مفید اور جامع کتاب۔ (زیر طبع)

زیر طبع

مسافر کی ڈائری

(سفرنامہ خواجہ احمد عباس)

چین اور جاپان (جنگ کے دوران میں)۔ نیویارک۔ واشنگٹن۔ انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ ترکی و ایران وغیرہ ملکوں کے سیاسی معاشرتی تمدنی اور اقتصادی حالات پر ایک نہایت دلچسپ انداز میں تبصرہ (عنقریب شائع ہوگی) علامہ اقبال۔ مہاتما گاندھی۔ جواہر لال نہرو۔ مصطفٰے کمال وغیرہ۔ (زیر طبع)

ان کے علاوہ اور بھی کئی مفید کتابیں زیر طبع ہیں۔

پیدائش سنہ ۱۷۵۹ء　　　　وفات سنہ ۱۸۴۱ء

ڈاکٹر جان گلکرسٹ

(آپ کی تصویر حاصل کرنے کے لئے کلکتہ میں کافی کوشش کی گئی۔ افسوس دستیاب نہ ہو سکی)۔

ڈاکٹر جان گلکرسٹ جو انیسویں صدی کے شروع میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے منتظم اعلیٰ تھے نثر اردو کے مربی (باپ) کہلائے جانے کے فی الحقیقت مستحق ہیں۔ انہیں کی ان تھک کوششوں سے ملک کی دیسی زبان یعنی اردو مکمل ہو کر سرکاری زبان بننے کے لائق ہوئی اور اس میں اتنی صلاحیت پیدا ہو گئی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں فارسی کی جگہ وہ سرکاری اور درباری زبان قرار پائی۔ ڈاکٹر موصوف اسکاٹ لینڈ کے باشندے تھے سنہ ۱۷۵۹ء میں بمقام ایڈنبرا پیدا ہوئے۔ جارج ہیریٹ کی درسگاہ میں جو اسی شہر میں واقع تھی تعلیم پائی۔ سنہ ۱۷۸۲ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں بحیثیت ڈاکٹر داخل ہوئے، ابتداہی سے یہ خیال ان کے دل میں راسخ تھا کہ انگریزی افسروں کو فارسی پڑھنے کی اس قدر ضرورت نہیں (جیسا کہ اس وقت دستور تھا) جس قدر کہ ملک کی دیسی زبانوں علی الخصوص زبان ہندوستانی کی ہے۔ جو اس وقت ہر طبقہ کے اشخاص سے میل جول کے لئے سب سے زیادہ مشہور زبان سمجھی جاتی تھی گلکرسٹ نے خود اس معاملہ میں سبقت کی۔ ان کی نسبت لکھا ہے کہ وہ ہندوستانی کپڑے پہن کر ان مقامات میں جہاں اردو بہت صحیح اور بامحاورہ بولی جاتی تھی برابر گھوما کرتے تھے، ان کی کامیابی کو دیکھ کر دیگر ملازمین کمپنی کے دل میں بھی اردو پڑھنے کا شوق پیدا ہوا یعنی یہ کہ انگریزوں میں اردو پڑھنے کا رواج اسی وقت سے ہو گیا۔ لارڈ ولیسلی جو اس وقت گورنر جنرل تھے اس تجویز کی اہمیت اور ضرورت پر نظر کر کے اور گلکرسٹ کے مفید کاموں کے عمدہ نتائج کو دیکھ کر ان کو مالی امداد بھی بہت دی اور فورٹ ولیم کالج کا افسر اعلیٰ مقرر کر دیا۔ یہ کالج سنہ ۱۸۰۰ء میں اس غرض سے قائم ہوا تھا کہ اس میں کمپنی کے انگریزی ملازمین کو ملک کی دیسی زبانوں میں تعلیم دی جائے۔ گلکرسٹ عرصہ تک اپنی جگہ پر نہ رہ سکے، علالت کی وجہ سے مستعفی ہو کر سنہ ۱۸۰۴ء میں پنشن لے کر ولایت چلے گئے، زبان اردو سے ان کو اس قدر عشق تھا کہ ایڈنبرا میں سنہ ۱۸۱۶ء تک قیام کر کے لندن آ گئے، جہاں امیدواران انڈین سروس کو وہ مشرقی زبانوں میں پرائیوٹ طریق پر تعلیم دیا کرتے تھے، سنہ ۱۸۱۸ء میں وہ اورنٹیل انسٹی ٹیوٹ میں زبان اردو کے پروفیسر مقرر ہو گئے۔ جس کو اس سال ایسٹ انڈیا کمپنی نے لندن میں قائم کیا تھا۔ مگر سنہ ۱۸۲۶ء میں بند ہو گیا، اس کے بند ہونے کے بعد بھی وہ تقریباً سال بھر تک شائقین زبان کو پرائیوٹ طور پر اردو پڑھاتے رہے، ڈاکٹر گلکرسٹ کا انتقال ۸۲ برس کی عمر میں بمقام پیرس سنہ ۱۸۴۱ء میں ہوا۔ وہ بہت سی کتب متعلقہ زبان ہندوستانی کے مصنف ہیں۔ ڈاکٹر گلکرسٹ ہی کے انتظام اور ماتحتی میں ایک جماعت ہندوستانیوں کی کالج میں قائم ہو گئی تھی جنہوں نے نہ صرف انگریزوں کے پڑھنے کے واسطے درسی کتابیں بلکہ زبان اردو و ہندی میں مستقل تصانیف نہایت اعلیٰ درجہ کی تصنیف کیں، سلطنت مغلیہ کی تباہی کے بعد بعض مشہور اہل قلم اپنا وطن چھوڑ چھوڑ کر ڈاکٹر گلکرسٹ کی شہرت اور فیاضی کا شہرہ سن کر کلکتہ پہنچ گئے تھے، انہوں نے ان سب کو نیز اکثر کلکتہ کے لوگوں کو اپنے کالج میں خوشی سے جگہ دی، ڈاکٹر گلکرسٹ کے ساتھ بعض اور مشہور افسران مثلاً کپتان ٹیلر، ڈاکٹر ہنٹر وغیرہ کی خدمات بھی ضرور قابل تعریف ہیں۔ ڈاکٹر گلکرسٹ کے زمانہ میں مشہور ہندوستانی اہل قلم جو کالج میں جمع ہو گئے تھے حسب ذیل ہیں: میر امن دہلوی۔ حسینی۔ لطف۔ حیدری۔ جوان۔ للو لال جی، نہال چند، اکرام علی ولا، سید محمد منیر، سید بشیر علی افسوس اور مداری لال گجراتی وغیرہ۔

اردو زبان کے محسن اعظم

پچھلے تیس سال میں اردو زبان و ادب نے جس قدر تیزی سے ترقی کی ہے اس
مثال دنیا کی تاریخ میں دکھائی نہیں دیتی۔ سب جانتے ہیں کہ اس ترقی کا راز اعلیٰ
ضرت خسرو دکن ادام اللہ فیوضہم کی قدر دانی اور فیض رسانی میں مضمر ہے۔ سلاطین مغلیہ
ے بعد مغربی تہذیب و تمدن کے مقابلے میں ہندوستان کے قومی تہذیب و تمدن اور
ومی زبان کی حمایت و سرپرستی سلاطین دکن کے حصہ میں آئی۔ خصوصاً سلطان العلوم
آصف جاہ سابع نے تو زبان و ادب کے حق میں مسیحائی کر دکھائی۔ ایک جامع
عثمانیہ کا قیام ہی وہ کارنامہ ہے جو اردو کی تاریخ میں آب زر سے لکھا جائے گا۔ اس کے
علاوہ ہندوستان میں اس سرے سے اس سرے تک جتنے اشخاص اور ادارے اردو کی حفاظ
اور ترقی کی کوشش کر رہے ہیں سب کے سب اعلیحضرت کے چشمۂ فیض سے سیراب ہیں۔ خد
سے دعا ہے کہ اعلیحضرت کو ہماری قوم کے سر پر قائم رکھے تاکہ اس ذات والا صفات کے فیض
سے ہماری قومی زبان جس طرح اب ہندوستان کی سب سے ترقی یافتہ زبان ہے اسی
کل دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کا مقابلہ کر سکے۔



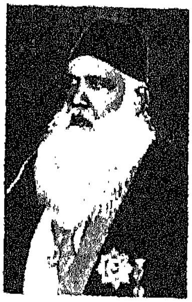
اردو زبان کے پانچ رکن



مولوی محمد حسین آزاد



خواجہ الطاف حسین حالی



سرسید



مولوی نذیر احمد



مولانا شبلی نعمانی

حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

مرتبہ سید زوار حسین

اُردو زبان کے پانچ رکن

آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں صاحب رح

پیدائش ۱۸۱۷ء　　　　وفات ۱۸۹۸ء

آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خاں ۱۷ اکتوبر ۱۸۱۷ء حویلی بہرام خاں وزیر (نزد باب بہرام خاں) دہلی میں پیدا ہوئے، علوم مشرقی، فارسی وعربی کی تعلیم کے بعد ۲۲ سال کی عمر میں عدالت صدر امینی دہلی کے سررشتہ دار مقرر ہوئے، کچھ دنوں بعد کمشنری آگرہ کے نائب منشی کے عہدہ پر مامور رہے۔ ۲۴ دسمبر ۱۸۴۱ء میں مین پوری کے منصف ہوگئے۔

۱۸۴۲ء میں بہادر شاہ نے جوادالدولہ عارف جنگ کا خطاب عطا کیا۔ ۱۸۵۸ء میں مرادآباد، علی گڈھ اور بنارس کی سب ججی کی خدمات انجام دیں، یکم اپریل ۱۸۶۹ء کو بنارس چھوڑ کر ولایت کا سفر اختیار کیا۔

۶ اگست ۱۸۶۹ء کو گورنمنٹ انگریزی سے سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب اور تمغہ عطا ہوا۔ ۲۴ مئی ۱۸۷۵ء کو مدرستہ العلوم علی گڈھ کی بنیاد ڈالی، ۱۸۷۶ء میں نہایت نیک نامی اور عزت کے ساتھ پنشن لی اور اپنے آپ کو قومی خدمات کے لئے وقف کر دیا۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد اردو زبان میں جو انقلاب پیدا ہوا اور انگریزی لٹریچر کا جو پرتو اس پر پڑا وہ سر سید مرحوم کی جدت طبع اور سعی بلیغ کا نتیجہ تھا۔ اس لئے جدید علم ادب کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ اردو لٹریچر کو جو بروقت طرح طرح کی امداد پہنچائی ہے اس لحاظ سے آپ کو فادر آف اُردو کہا جاتا ہے۔ سر سید مرحوم نے مدرستہ العلوم علی گڈھ کے اجرا سے ملک اور قوم کو جو فائدہ پہنچایا ہے اس کے احسانات سے آیندہ نسلیں سبکدوش نہیں ہوسکتیں اور اس عرصہ میں قوم نے جو ترقی کی وہ اظہر من الشمس ہے۔

قوم اور ملک کی بدنصیبی سے اکیاسی برس کی عمر میں سر سید رح نے ۲۷ مارچ ۱۸۹۸ء بمقام علی گڈھ رحلت فرمائی۔ اور مدرستہ العلوم علی گڈھ (کالج) کی مسجد کے بیرونی حصہ میں دفن ہوئے اور قوم کی کشتی کو جو کس مپرسی اور ذلت کے سمندر میں غوطے کھا رہی تھی پار کرنے کے لئے مدرستہ العلوم علی گڈھ کی ملاحی بطور یادگار چھوڑ گئے، دہلی کے مشہور اور قدیم فوٹو گرافر "ایسٹرن آرٹ اینڈ فوٹو کمپنی" کے یہاں سے آپ کی بہت ہی پرانی تصویر ملی ہے۔

سر سید کے پروگرام کی کامیابی کا راز درحقیقت اس جذبۂ ایثار میں مضمر ہے جس نے ان کی تمام زندگی کو قومی خدمات کے لئے وقف کر دیا، ابتدائی عمر میں تصنیف وتالیف کے شوق نے ان کو چین نہ لینے دیا اور ان کی عمر کا آخری حصہ علی گڈھ کی خدمت میں بسر ہوا جس کی خاطر انہوں نے جان ومال سب کچھ قربان کر دیا۔ مولانا الطاف حسین حالی نے سر سید کی بیشتر ذاتی صفات کو اپنے مخصوص انداز میں حسب ذیل شعر میں بیان کیا ہے ؎

بہت لگتا ہے دل صحبت میں اس کی　　وہ اپنی ذات سے اک انجمن ہے

شمس العلماء مولوی محمد حسین صاحب آزاد

پیدائش ۱۸۲۹ء　　وفات ۱۹۱۰ء

مولوی محمد حسین آزاد ۱۸۲۹ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولوی محمد باقر حضرت ذوق کے دلی دوست تھے۔ اسی وجہ سے آزاد کی ابتدائی تعلیم استاد ذوق کے سایۂ عاطفت میں ہوئی۔ انہیں کی بارگ

صحبت میں انھوں نے شعرگوئی اور فن عروض سیکھا - آزاد اورنٹیل کالج دہلی کے تعلیم یافتہ تھے۔ ذوق کے ساتھ یہ بڑے بڑے مشاعروں میں شریک ہوتے اور بڑے بڑے شعرا سے روشناس ہوتے تھے۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد جب مسٹر ٹیلر پرنسپل دہلی کالج کے قتل پر آپ کے والد مارے گئے تو آپ نے اپنے قدیمی وطن کو خیرباد کہا اور حیدرآباد دکن چلے گئے۔ کچھ دنوں بعد سنہ ۱۸۶۴ء میں لاہور پہنچے۔ اور وہاں سررشتہ تعلیم کے دفتر میں پندرہ روپے ماہانہ کی جگہ پر مامور ہوئے۔ سنہ ۱۸۶۵ء میں کابل اور بدخشاں گئے۔ وہاں سے واپس آنے پر گورنمنٹ کالج لاہور کے عربی پروفیسر مقرر ہوگئے۔ سنہ ۱۸۸۷ء میں ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی کے موقع پر ان کی قابلیت کے صلہ میں ان کو شمس العلماء کا خطاب عطا ہوا۔ سنہ ۱۸۸۹ء میں آپ کا دماغ معطل ہوگیا۔ اور کچھ جنون کے آثار نمایاں ہوگئے تھے۔ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو آپ نے رحلت کی اور لاہور میں دفن کئے گئے۔

اردو نثر نگاروں میں آزاد کی ایک بہت وسیع اور بہت نمایاں ہستی ہے۔ نظم و نثر میں آپ کا طرز جداگانہ ہے۔ آپ نے نثر میں وہ کمال دکھایا ہے جو آج تک کسی مصنف کو میسر نہیں ہوا۔ آب حیات اور نیرنگ خیال نے اہل قلم کو محو حیرت بنا دیا ہے۔ آپ نے زبان اردو پر جس قدر احسانات کئے ہیں اس کی نظیر ناممکن ہے۔

آغا طاہر صاحب نبیرہ حضرت آزاد نے آپ کی تصویر مرحمت فرمائی۔

تصانیف مولوی محمد حسین آزاد

آب حیات

اردو کے ادیب اعظم مولوی محمد حسین آزاد کا شاہکار۔ اردو کہاں پیدا ہوئی۔ کیونکر بڑھی اور پھیلی۔ عہد بعہد اس میں کیا ترقیاں اور اصلاحیں ہوئیں۔ ہر عہد کے شعراء کا تذکرہ اور ان کے کلام پر تبصرہ، یہ کتاب نہیں ہے ادب و انشا کا اعجاز ہے، یہ کتاب اردو کی لاثانی تاریخ ہے۔ اور اردو کے ادیب پیدا کرنے میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے۔ قیمت تین روپے (صہ)۔

مقدمہ آب حیات

آب حیات کا مقدمہ علیحدہ شائع کیا گیا ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

نیرنگ خیال

یہ کتاب حضرت آزاد کا وہ کارنامہ ہے، کہ اردو جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔ اس میں خیالی افسانوں اور خواب وغیرہ کے پردہ میں عمدہ اخلاقی نتائج نکالے ہیں۔

کرنل ہالرائڈ نے ان کو اس کتاب کے لکھنے کی ترغیب دی اور اس کا خاکہ تیار کر دیا تھا۔ مگر یہ بڑی قابل تعریف بات ہے کہ مولانا آزاد باوجود انگریزی نہ جاننے کے اس اتباع میں کامیاب ہوئے، یہ کتاب ان کے خاص طرز تحریر میں لکھی ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۲۔

دربار اکبری

یہ مہتم بالشان تصنیف اکبر بادشاہ کے عہد اور ان کے ارکین سلطنت کے حال میں ہے اس کتاب کی عبارت اپنے رنگ میں لاجواب ہے۔ اس کتاب میں عہد اکبری کی جیتی جاگتی تصویریں دکھائی گئی ہیں۔ قیمت پانچ روپے (صہ)۔

دیوان ذوق

اس کتاب کی ترتیب و تالیف سے مولانا آزاد نے ادب اردو کی بیش بہا خدمت انجام دی ہے۔ اور اپنے استاد کے کلام کو گمنامی سے بچا لیا ہے۔ دیوان کے شروع میں ایک مختصر دیباچہ بھی ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

نگارستان فارس
ہندوستان کے وسیع النظر انشاپرداز حضرت آزاد نے جہاں اردو کے شعرا کو زندۂ جاوید کیا وہاں فارسی کے مشاہیر شعرا کو بھی محروم نہیں رکھا خدائے سخن استاد رودکی سے لے کر نورالعین۔ واقف لاہوری تک کے حالات زندگی کے مختلف واقعات ان کا منتخب کلام موتیوں کی طرح جڑ دیا ہے۔ قیمت تین روپے (سے)۔

سخندان فارس
حضرت آزاد نے پندرہ سال کی محنت شاقہ سے فارسی زبان کی مکمل تاریخ بہم پہنچائی ہے جس میں مختلف زبانوں کے مقابلے سے قوموں کے بنتے ہوئے باہمی رشتوں کے سراغ دکھائے ہیں، ژند۔ پہلوی۔ دری سنسکرت کے الفاظ کا مقابلہ کر کے نتائج نکالے ہیں اور اپنے سفر ایران کے دلچسپ حالات بھی درج کئے ہیں بہت مفید اور ایک ذخیرۂ معلومات ہے۔ قیمت ڈھائی روپے

آموزگار پارسی
اس میں گفتگو کے طریقے۔ آداب نشست برخاست غرضکہ فارس والوں کی زندگی اس کوزہ میں بند کر دی ہے۔ اور کوئی موقع بالکل ایسا نہیں جو انسان کو پیش آئے اور اس کا ذکر اس کتاب میں نہ ہو۔ قیمت ۱۲ر

قند پارسی
اگر آپ فارسی بولنی چاہیں تو اس کو ایک دفعہ دیکھ لیجئے۔ خوب بے تکلف فارسی بولنے لگیں گے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

لغت آزاد
اردو کے تمام الفاظ۔ ان کے ساتھ ان کی بامحاورہ فارسی۔ طالبعلموں اور مدرسوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ عہر

تذکرۂ علماء
ہندوستان کے چالیس مشاہیر علماء کا تذکرہ جو اپنے اپنے وقت میں

ممتاز عالم تھے۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر)۔

کائنات عرب
عرب کے حالات۔ جغرافیہ، زبان اور طرز معاشرت کا بیان نہایت خوبی سے کیا ہے۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

سپاک نماک
آتش پرستوں کی مذہبی داستانیں عجیب انداز سے تحریر فرمائی ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

فلسفہ الٰہیات
حضرت آزاد حالات جذب میں روحانیت اور الٰہیات پر دو کتابیں تحریر فرما گئے ہیں کہ اردو میں بہت کم ہو سکیں گی، اس کتاب میں عقل بھی ہے فلسفہ بھی حکمت بھی ہے اور منطق بھی۔ قیمت ایک روپیہ (للعہ)

ڈرامہ اکبر
اس ڈرامہ میں جہانگیر اور نور جہاں کے حسن کے چرچے اور حسن و عشق کے راز عجیب انداز میں لکھے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

نصیحت کا کرن پھول
بچوں کی تعلیم و تربیت پر ایک دلآویز چھوٹا سا افسانہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

جانورستان
مولانا آزاد مرحوم نے پرندوں اور درندوں کے حالات بڑی آسان اور پیاری زبان میں لکھے ہیں۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

سیر ایران
گھر بیٹھے ایران کی سیر کرنا چاہیں تو حضرت آزاد کا سفرنامہ ملاحظہ کریں۔ کتاب پڑھتے پڑھتے انسان بھول جاتا ہے کہ ہم ایران میں بیٹھے ہیں یا ہندوستان میں۔ قیمت عمہ

مکتوبات آزاد
مولانا محمد حسین آزاد کے خطوط کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

آپ کے حالات صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیے!

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

پیدائش ۱۸۵۷ء		وفات ۱۹۱۴ء

آپ ۱۸۵۷ء میں موضع بندول ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ اور اپنے والد شیخ حبیب اللہ کے سایۂ عاطفت میں تربیت پائی۔ ۱۸ سال کے قلیل عرصہ میں منطق، فلسفہ، ادب، فقہ، تفسیر، حدیث شریف وغیرہ حاصل کی۔ حصول تعلیم کے کچھ دن بعد دیوانی عدالت کے امین رہے اور سمیع اللہ خاں صاحب کی سفارش سے سرسید مرحوم نے آپ کو کالج کی پروفیسری پر فائز کیا۔ سولہ سال تک کالج کی خدمت نہایت خوبی سے انجام دی اور علمی دنیا میں ایسی شہرت عظیم حاصل کی جو فی زمانہ قابل رشک ہے۔ دوران پروفیسری میں آپ بلادِ اسلامیہ قسطنطنیہ، مصر وغیرہ کتاب الفاروق کا مواد بہم پہنچانے کے لئے تشریف لے گئے۔ ۱۸۹۲ء میں سلطان ترکی نے تمغۂ مجیدی عنایت کیا اور ۱۸۹۴ء میں آپ کو شمس العلما کا خطاب گورنمنٹ برطانیہ سے عطا ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۷ سال کی تھی۔

سرسید کی رحلت کے بعد ۱۸۹۸ء میں آپ کالج سے سبکدوش ہو کر حیدرآباد سلسلۂ آصفیہ میں مصنفین کے شعبہ میں مامور ہوئے۔ ایک عرصہ کے بعد لکھنؤ تشریف لے آئے اور وہاں قیام پذیر ہو کر ندوۃ العلماء کی دینی خدمات میں مصروف ہوئے لیکن ۱۹۱۳ء میں لوگوں کی تنگ خیالی سے مجبور ہو کر ندوہ کو خیرباد کہا اور اعظم گڑھ میں آکر دار المصنفین کی بنیاد ڈالی۔ آخری عمر میں تمام سلسلوں سے قطع تعلق کر کے سیرۃ نبوی کی تالیف و تصنیف میں مشغول ہوئے۔ افسوس ہے کہ زندگی نے وفا نہ کی اور سیرت ناتمام رہ گئی۔

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ کو مرض اسہال میں مبتلا ہو کر اپنے قدیم وطن میں رحلت فرمائی۔

مولانا شبلی نعمانی اپنے زمانہ کے مشہور ترین و قابل ترین بزرگوں میں تھے۔ اگر کوئی ایک شخص ایک شاعر، فلسفی، مورخ، ناقد، ماہر تعلیم، معلم، واعظ، ریفارمر، فقیہ، محدث سب کچھ ہو سکتا ہے تو وہ مولانا ہی کی ذات تھی۔ کہ انہوں نے ان سب کمالات کو یکجا جمع کر لیا تھا۔ مگر ان سب میں ادب، تاریخ اور ریسرچ میں ان کا رتبہ بہت بلند تھا۔

سر سید مرحوم مولانا کو ان کے طرزِ تحریر پر مبارکباد دیتے تھے، اور کہتے تھے کہ تم تو لکھنؤ اور دلی دونوں کے لئے باعثِ رشک ہو۔

مولانا مرحوم کے قدیم دوست سید ظہور الحسن صاحب دہلوی نے آپ کی تصویر مرحمت فرمائی۔

تصانیف علامہ شبلی مرحوم

سیرۃ النبی

دنیا کے محسن اعظم، فاران کے نور مجسم، خدا کا آخری پیغام لانے والے حضرت رسول مقبول کی ظہور قدسی (ولادت) سے سلسلۂ غزوات تک کے حالات، شروع میں ایک مقدمہ جس میں فن سیر و تاریخ پر محققانہ تبصرہ اور ظہور قدسی سے پہلے کے عرب کے حالات ہیں۔ وہ بھی علامہ شبلی مرحوم کی زبان سے، کتاب نہیں ہے ایک پورے کتب خانے کی روح ہے اور سیرۃ نبوی پر دنیا میں جو کچھ لکھا اور کہا گیا ہے اس سب پر حاکم ہے، دنیا کی کسی زبان میں پیغمبر اعظم کے حالات حیات پر اس سے بہتر کتاب نہیں ہے۔ قیمت حصہ اول چار روپے (للعہ)۔

ایضاً جلد دوم

از سنہ ۲ تا سنہ ۱۱ جس میں اقامت امن، تاسیس خلافت اشاعت اسلام، انتظامات، مذہبی تکمیل شریعت حجۃ الوداع، وفات و اخلاق و عادات کی تفصیل اور ازواج مطہرات و اولاد کا مختصر تبصرہ۔ از علامہ شبلی قیمت تین روپے آٹھ آنہ (بیہ)۔

ایضاً جلد سوم

جس کے مقدمہ میں نفس معجزہ کی حقیقت اور اس کے امکان و وقوع پر فلسفۂ قدیمہ، علم کلام، فلسفۂ جدیدہ اور قرآن مجید کے نقطۂ نظر سے مبسوط بحث و تبصرہ از سید سلیمان ندوی جانشین علامہ شبلی مرحوم قیمت [illegible]

ایضاً جلد چہارم

منصب نبوت کی حقیقت قبل اسلام عرب کے اخلاقی حالات صبح سعادت کا طلوع۔ تبلیغ نبوی کے اثر رسول صلعم کا پیغمبرانہ کام جس نے نسل انسانی کے لئے ایک ایسا عالمگیر مذہب پیش کیا جو تمام مذاہب کی خوبیوں کا جامع ہے اور جس میں بیسویں صدی کی ترقی یافتہ دنیا کے لئے بھی اس کی ہر ایک سیاسی اقتصادی اور معاشی مصیبت و دشواری کا حل ہے۔ از علامہ سید سلیمان ندوی قیمت پانچ روپے آٹھ آنے (صہ)۔

ایضاً جلد پنجم

عبادت کا مفہوم۔ زکوٰۃ، روزہ، حج، جہاد، اخلاص، توکل وغیرہ وغیرہ اور جانی و مالی و قلبی عبادات کی تشریح اور ان کے احکام۔ از سید سلیمان ندوی قیمت [illegible] روپے (لاعہ)۔

الفاروق

یعنی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات اور ان کی طرز حکومت صحابہ کی فتوحات۔ طریق حکومت۔ مصر اور ایران فتح کے واقعات۔ حضرت عمر کی سیاست۔ اخلاق اور اسلام کی عملی تعلیم کا شاندار منظر، مولانا کی بہترین تصنیف ہے۔ قیمت قسم اول تین روپے، دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قسم سوم عمہ۔

المامون

یعنی خلیفہ مامون الرشید عباسی کی

ن تک (مع تنقید کلام
تذکرہ رفغانی سے
کلیم تک (مع تنقید
ں کے ساتھ بتایا
ن کی آب و ہوا اور
پر کیا اثر کیا۔ کیا
ں کے تمام انواع
قیمت دو روپیہ آٹھ
ں اور فارسی زبان
اور اخلاقی شاعری
(دعہ)۔
سے مشہور و باکمال
میر انیس کی شاعری



سوانح مولانا روم مشتمل مولانا جلال الدین رومی کی مفصل سوانح عمری۔ فضائل و مناقب۔ ان کے تصوف کے اسرار۔ علم کلام کے رموز اور مثنوی شریف پر مبسوط تبصرہ اور اس کے منتخب مضامین پر تبصرہ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

شعر العجم حصہ اول فارسی شاعری کی تاریخ۔ جس میں شاعری کی ابتدا عہد بعہد کی ترقیوں اور ان کے اسباب و خصوصیات سے مفصل بحث کی گئی ہے۔ اور اسی کے ساتھ تمام مشہور شعراء (عباس مروزی سے لے کر نظامی تک) کے تذکرے اور ان کے کلام پر تنقید و تبصرہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔ مطبوعہ لاہور ہے۔

حصہ دوم شعرائے متوسطین کا تذکرہ خواجہ

پر ریویو۔ اردو میں فصاحت و بلاغت کے اصول کی تشریح۔ مرثیہ کی تاریخ۔ میر انیس کے بہترین مرثیوں کا انتخاب اور مرزا دبیر سے ان کا موازنہ۔ اردو میں اپنے فن کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

علم الکلام مسلمانوں کے علم کلام کی تاریخ۔ اس کی عہد بعہد ترقیاں اور علمائے متکلمین کے نظریات اور مسائل۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

الکلام مولانا کی مشہور تصنیف۔ جدید علم کلام جس میں عقلی دلائل سے مذہب کو فلسفہ کے مقابلہ میں ثابت کیا ہے۔ اور ملاحدہ اور منکرین کے دلائل کا رد کیا ہے۔ اور عقائد و اصول اسلامی کی فلسفیانہ تشریح۔ قیمت دو روپے (عہ)۔ (صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیے۔)

کہتے تھے کہ تم تو لکھنو اور دلی

ہی کی تصویر مرحمت فرمائی۔

منصب نبوت کی حقیقت
قبل اسلام عرب کے اخلا
طلوع۔ تبلیغ نبوی کے اصو
ہیں نے نسل انسانی کے لئے
پیش کیا جو تمام مذاہب کی
رجس میں بیسویں صدی کی
ی اس کی ہر ایک سیاسی
صیبت و دشواری کا حل
ندوی قیمت پانچ روپے

ادت کا مفہوم۔ زکوٰۃ، روزہ
جہاد۔ اخلاص۔ توکل
لی و تبلیغی عبادات کی تشر
سلیمان ندوی قیمت

اشاعت اسلام انتظامات۔ مذہبی تکمیل شریعت
حجۃ الوداع۔ وفات و اخلاق و عادات کی تفصیل از
ازواج مطہرات و اولاد کا مختصر تبصرہ۔ از علامہ شبلی
قیمت تین روپے آٹھ آنہ (مجلد)

ایضاً جلد سوم جس کے مقدمہ میں نفس معجزہ کی حقیقت اور اس کے امکان
وقوع پر فلسفۂ قدیمہ۔ علم کلام۔ فلسفۂ جدیدہ اور قرآن مجید کے نقطۂ نظر سے مبسوط بحث و تبصرہ از سید سلیمان ندوی جانشین علامہ شبلی مرحوم قیمت ؏

روپے (مجلد)

الفاروق یعنی حضرت فاروق اعظم رضی کے حالات اور ان کی طرز حکومت
صحابہ کی فتوحات۔ طریق حکومت۔ مصر اور ایران فتح کے واقعات۔ حضرت عمر کی سیاست۔ اخلاق اور اسلام کی عملی تعلیم کا شاندار منظر۔ مولانا شبلی کی بہترین تصنیف ہے۔ قیمت قسم اول تین روپے دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ قسم سوم ؏

المامون یعنی خلیفہ مامون الرشید عباسی کی

حالات مولانا شبلی مرحوم کی یہ پہلی تصنیف ہے جس میں ممدوح نے تاریخ اسلام کے پرفخر عہد کے سیاسی علمی، مذہبی، اخلاقی، تمدنی حالات قلمبند کئے ہیں۔ جن سے دولت عباسیہ کے عروج و کمال کے زمانہ کا مرقع آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ قیمت قسم اول ڈیڑھ روپیہ۔ قسم دوم عہ۔ قسم سوم ۸ر

الغزالی امام غزالی کی سوانح عمری اور ان کا فلسفہ اور علم کلام۔ اخلاق اور تصوف میں ان کے مجددانہ کارنامے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

سیرۃ النعمان حضرت امام ابو حنیفہؒ کی سوانح عمری اور ان کے اجتہادات اور مسائل فقہ حنفی کی تاریخ اور اس کی تدوین کے حالات۔ فقہ حنفی کی خصوصیات علم حدیث۔ علم فقہ کی تاریخ اور اسلامی قانون پر تبصرہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

سوانح مولانا روم اسلام کے مشہور صوفی متکلم مولانا جلال الدین رومی کی مفصل سوانح عمری۔ فضائل و مناقب۔ ان کے تصوف کے اسرار۔ علم کلام کے رموز اور مثنوی شریف پر مبسوط تبصرہ اور اس کے منتخب مضامین پر تبصرہ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

شعر العجم حصہ اول فارسی شاعری کی تاریخ۔ جس میں شاعری کی ابتدا عہد بعہد کی ترقیوں اور ان کے اسباب و خصوصیات سے مفصل بحث کی گئی ہے۔ اور اسی کے ساتھ تمام مشہور شعراء (عباس مروزی سے لے کر نظامی تک) کے تذکرے اور ان کے کلام پر تنقید و تبصرہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔ مطبوعہ لاہور ہے۔

حصہ دوم شعرائے متوسطین کا تذکرہ خواجہ فرید الدین عطار سے حافظ اور ابن یمین تک، مع تنقید کلام قیمت دو روپے چار آنہ (عہ)۔ ۲ر

حصہ سوم شعرائے متاخرین کا تذکرہ فغانی سے لے کر ابو طالب کلیم تک مع تنقید کلام قیمت دو روپے (عہ)۔ ۲ر

حصہ چہارم اس حصہ میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ ایران کی آب و ہوا اور تمدن اور دیگر اسباب نے شاعری پر کیا اثر کیا۔ کیا کیا تغیرات پیدا ہو گئے۔ اور شاعری کے تمام انواع و اقسام سے مثنوی پر بسیط تبصرہ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

حصہ پنجم اس میں قصیدہ۔ غزل اور فارسی زبان کی عشقیہ۔ صوفیانہ اور اخلاقی شاعری پر تنقید و تبصرہ ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

موازنہ انیس و دبیر اردو کے مشہور و باکمال شاعر میر انیس کی شاعری پر ریویو۔ اردو میں فصاحت و بلاغت کے اصول کی تشریح۔ مرثیہ کی تاریخ۔ میر انیس کے بہترین مرثیوں کا انتخاب اور مرزا دبیر سے ان کا موازنہ۔ اردو میں اپنے فن کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

علم الکلام مسلمانوں کے علم کلام کی تاریخ۔ اس کی عہد بعہد ترقیاں اور علمائے متکلمین کے نظریات اور مسائل۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

الکلام مولانا کی مشہور تصنیف۔ جدید علم کلام جس میں عقلی دلائل سے مذہب کو فلسفہ کے مقابلہ میں ثابت کیا ہے۔ اور ملاحدہ اور منکرین کے دلائل کا رد کیا ہے۔ اور عقائد و اصول اسلامی کی فلسفیانہ تشریح۔ قیمت دو روپے (عہ)۔ (صفحہ ۶۰ پر ملاحظہ فرمایئے)۔

کلیات فارسی

مولانا کے تمام فارسی قصائد غزلیات، مثنویات اور قطعات کا مجموعہ۔ جو اب تک متفرق طور سے دیوان شبلی، دستۂ گل، بوئے گل، برگ گل کے ناموں سے چھپے تھے۔ اس میں یک جا کر دیے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۱)۔

کلیات شبلی اردو

مولانا کی تمام اردو نظموں کا مجموعہ جس میں مثنوی صبح امید، قصائد جو مختلف مجلسوں میں پڑھے گئے اور وہ تمام اخلاقی اور تاریخی نظمیں جو کانپور، مسلم لیگ، طرابلس، ترکی وغیرہ کے متعلق لکھی ہیں۔ یہ نظمیں درحقیقت مسلمانوں کی چھبیس سالہ جد و جہد کی ایک مکمل تاریخ ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/۱)۔

سفرنامہ روم و مصر و شام

۱۸۹۲ء میں علامہ شبلی نے جو سفر کیا تھا اس کے حالات و واقعات۔ یہ سفرنامہ بہت مقبول ہو چکا ہے۔ اردو میں ممالک اسلامیہ کا یہ پہلا سفرنامہ ہے جس میں ترکی، مصر اور شام کے علمی تعلیمی، تمدنی کیفیات، مسلمانوں کی موجودہ حالت کی تصویر کھینچی ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۱)۔

اورنگ زیب عالمگیر

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر پر اعتراضات اور ان کے جوابات، مورخانہ تحقیق و تنقید کا ہندوستان میں پہلا نمونہ۔ قیمت صرف ۸ر

مکاتیب شبلی

مولانا مرحوم کے دوستوں عزیزوں، شاگردوں کے نام خطوط کا مجموعہ۔ جس میں مولانا کے قومی خیالات اور علمی، تعلیمی و ادبی نکات ہیں۔ درحقیقت مسلمانوں کی تیس برس کی تاریخ ہے۔ قیمت حصہ اول دو روپے، حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

مقالات شبلی

پچھلے دور کے جلیل القدر ادیب و فاضل علامہ شبلی نعمانی مرحوم کے مذہبی، ادبی، تعلیمی، تنقیدی اور تاریخی مقالات و مضامین کا قابل قدر مجموعہ۔ جدید ترتیب اور نہایت خوش اسلوبی سے ان کے فاضل تلامذہ نے الگ الگ جلدوں میں شائع کیا ہے۔

جلد اول	(مذہبی)	قیمت	عہ
، دوم	(ادبی)	،	۱۲ر
، سوم	(تعلیمی)	،	عہ ر
، چہارم	(تنقیدی)		عہ ر
، پنجم	(سوانح)		عہ
، ششم	(تاریخی)		عہ
، ہفتم	(فلسفیانہ)		۱۲ر

رسائل شبلی

علامہ مرحوم کے چند مبسوط مقالات جو علیحدہ علیحدہ رسالوں کی صورت میں چھپے تھے یک جا شائع کر دیے گئے ہیں۔ قیمت عہ

شمس العلماء مولانا حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی

پیدائش ۱۸۳۶ء — وفات ۱۹۱۲ء

شمس العلماء خان بہادر ڈپٹی نذیر احمد مولوی سعادت علی کے صاحبزادے تھے۔ ۶ دسمبر ۱۸۳۶ء کو نواح نگینہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے لیکن بالغ ہونے پر دہلی کی سکونت اختیار کی۔ اپنے والد ماجد سے فارسی پڑھی، عربی کی ابتدائی تعلیم مولوی نصر اللہ خاں سے حاصل کی۔ مولوی عبد الخالق صاحب

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

پوری پوری تکمیل کی، جنوری ۱۸۴۵ء میں آپ دہلی کالج میں داخل ہوئے اور یہیں فارغ التحصیل ہو کر گجرات کے ایک اسکول میں ملازم ہو گئے۔ ۱۸۵۳ء میں آپ کانپور کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوئے، حسب ایما گورنمنٹ عالیہ آپ نے قانون انکم ٹیکس اور تعزیرات ہند کا نہایت سلیس اردو میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے ضابطہ فوجداری اور قانون شہادت کو انگریزی سے اردو کا جامہ پہنایا۔ ان نمایاں خدمات کے صلہ میں ۱۸۶۳ء میں ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ بعد ازاں حیدر آباد میں طلب کئے گئے اور ایک ہزار روپیہ پاہوار کی جگہ پر مامور ہوئے۔ یہاں سے پنشن حاصل کرنے کے بعد تا زیست دہلی میں مقیم رہے۔

آپ نے اردو میں وہی مرتبہ حاصل کیا ہے جو فارسی میں ابو الفضل اور فیضی نے حاصل کیا تھا، آج تک ایسی صاف ستھری زبان دہلی اور لکھنؤ کے معاصرین کو لکھنے کی قدرت حاصل نہ ہوئی۔ آپ نے اردو ناول نویسی کو مہذب مگر پُر مذاق رنگ میں لکھ کر دکھا دیا کہ اگر حسن و عشق کے مضامین چھوڑ کر کوئی مقبول تصنیف ہو سکتی ہے تو وہ مولانا موصوف ہی کی نثر ہے۔ جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ مولوی نذیر احمد دہلوی اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔

آپ کی مقبول کتاب مراۃ العروس کی تصنیف کے صلہ میں ایک ہزار روپے گورنمنٹ نے عطا فرمائے۔ بنات النعش میں تعلیم نسواں کے مطالب کو صاف شستہ زبان میں بطور مکالمہ کے حل فرمایا۔ توبۃ النصوح ایک اخلاقی کتاب ہے جو قابل مطالعہ و عمل ہے۔

بنات النعش اور توبۃ النصوح پر بھی گورنمنٹ نے کافی انعام دیا۔ کلام مجید کا ترجمہ بھی ایسا سلیس کیا ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ کی زبان بہت صاف ہے اور آپ کی طرز ادا سے دہلی کا رنگ جھلکتا ہے۔ مولانا موصوف نے ایسی یادگاریں چھوڑی ہیں جو ملک و قوم دونوں کے لئے مایۂ ناز ہیں۔

آخر آپ نے مرض فالج میں ۳ مئی ۱۹۱۲ء کو جمعہ کے دن اس جہان فانی سے بمقام دہلی انتقال فرمایا۔

شاہد احمد صاحب ایڈیٹر ساقی کے ہم نہایت شکر گذار ہیں کہ انہوں نے مولانا مرحوم اور اپنے والد مولانا بشیر احمد مرحوم کی تصاویر مرحمت فرمائیں۔

ادعیۃ القرآن قرآن شریف کی ساری دعائیں مع ترجمہ و خواص ۔ قیمت ۱۰ ار

الحقوق والفرائض قرآن و حدیث سے اسلامی قوانین اور اسلامی زندگی کا مکمل دستور العمل پیش کیا ہے۔ قیمت ہر سہ حصہ ساڑھے پانچ روپے (عہ)۔

اجتہاد اسلام کی حقانیت کا دلائل و براہین قاطعہ سے اثبات جو مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

حیات النذیر مولانا مرحوم کی مفصل سوانح عمری قیمت تین روپے

ابن الوقت نئی تہذیب اور انگریزوں کی اندھی تقلید کے برے نتائج دکھائے گئے ہیں اور اس خوبی کے ساتھ کہ ہر بات دل میں اتر جاتی ہے۔ نئی نسل کی سب سے بڑی بد بختی کے دیکھتے ہوتے کپوڑے کا سب سے کامیاب پریشن قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

ایامیٰ مذہب و عقل کی رو سے نکاح بیوگان کی ضرورت۔ بیواؤں کی دردانگیز کہانی خود ان کی زبانی۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا حالی کی "مناجات بیوہ" کے بعد رانڈوں کی دوسری شادی کی تحریک نے ہمارے ملک میں جو قوت حاصل کی وہ اسی کا نتیجہ ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

بنات النعش تمدن و معاشرت کی اصلاح پر مرحوم کا سنجیدہ اور مشہور ناول قیمت بارہ آنہ و آٹھ آنہ (۱۲ار) (۸ر)۔

توبۃ النصوح اخلاق و تہذیب کو معلم مولوی صاحب کا بہت مشہور و مقبول ناول قیمت ایک روپیہ (عہ) (۱ار)

رویائے صادقہ سچا خواب اور اس کی سچی تعبیر۔ اس خواب نے ایک گمراہ خاندان کی کس طرح اصلاح کر دی۔ ہر بگڑے ہوئے اخلاق کی تہذیب و اصلاح کے لئے اس کتاب میں کیا اثر و طاقت ہے اس کا اندازہ پڑھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

محصنات یعنی فسانۂ مبتلا۔ دو شادیاں کرنے کی پیچیدہ مشکلات و مصائب کا دردناک و عبرت خیز اور سبق آموز بیان۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

مرآۃ العروس اکبری ایک پھوہڑ لڑکی نے کیسی کیسی حماقتیں کیں اور کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں۔ اور اصغری ایک سگھڑ لڑکی نے ایک شریف گھرانے کی کیسی کایا پلٹ دی۔ تعلیم خانہ داری میں ہمارے لئے اس سے بہتر دوسری کتاب نہیں لکھی گئی۔ ہندوستان کی ہر زبان میں ترجمہ ہو چکی اور ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہے بیٹی کے جہیز کے لئے سب سے اچھا زیور ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ار) و آٹھ آنہ (۸ر)۔

نظم بے نظیر مولانا مرحوم کی کئی نظموں کا مجموعہ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

موعظۂ حسنہ مولانا کے نصیحت آمیز خطوط کا مجموعہ قیمت عہ

منتخب الحکایات بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی دلچسپ اور نتیجہ خیز کہانیاں قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

چند پند۔ نصیحت آمیز مضامین۔ قیمت ۸ر۔
مبادی الحکمت۔ اردو میں منطق کے قواعد۔ قیمت ۸ر
لکچروں کا مجموعہ۔ قیمت ہر دو حصہ عہ۔ مطالب القرآن عہ

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دریبہ بازار جامع مسجد دہلی



ڈاکٹر نذیر احمد

حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مذہبی کتب خانہ

مولانا ابو الکلام آزاد

محی الدین احمد نام۔ آبائی وطن دہلی، آپ کے والد مولانا خیر الدین غدر ۱۸۵۷ء کے بعد ملک کی تباہی و بربادی سے دل برداشتہ ہو کر حجاز چلے گئے تھے۔ مولانا ۱۸۸۸ء میں بمقام مکہ معظمہ پیدا ہوئے۔ حجاز و مصر میں تعلیم پا کر سولہ سال کی عمر میں جید عالم ہوئے۔ آپ کے والد بھی زبردست عالم تھے۔ آپ کے خاندان میں صدیوں سے علم و رشد کا سلسلہ جاری ہے۔ اس خاندان میں متعدد علماء و مشائخ پیدا ہوئے۔ اکبر اعظم کے زمانہ سلطنت میں شیخ جمال الدین اور جہانگیر کے عہد میں شیخ محمد زبردست عالم اور صوفی گذرے ہیں۔ شاہجہاں بادشاہ کو حضرت شیخ محمد صاحب سے شرف بیعت حاصل تھا۔ مولانا کے نانا مولوی منور الدین صاحب شاہ عالم اور اکبر ثانی کے عہد میں وزیر تعلیمات تھے۔

مولانا نے ہندوستان میں آنے کے بعد کلکتہ میں بود و باش اختیار کی اور اپنا مشہور ہفتہ وار اخبار الہلال نکالا جس کے خاص طریقہ تحریر اور طرز ادا نے اردو ادب میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا۔ گورنمنٹ نے اس اخبار کو بند کر دیا۔ انہوں نے فوراً ہی دوسرا اخبار "البلاغ" کے نام سے جاری کر دیا۔ بزمانہ جنگ یورپ ۱۹۱۹ء میں بمقام رانچی نظر بند کر دیئے گئے۔ ۱۹۲۰ء کو نظر بندی ختم ہوئی تو کانگریس اور خلافت کے میدان میں آ کر شامل ہو گئے۔ ۱۹۲۱-۲۲ء میں عدم تعاون کی تحریک کے سلسلہ میں علی برادران کے ساتھ قید کر دیئے گئے اور اس کے بعد بھی کئی مرتبہ جیل بھیجے گئے۔ اس وقت سے اب تک کانگریس ورکنگ کمیٹی میں کام کر رہے ہیں۔ آپ ہندوستان کے ایک مشہور سیاست داں، مصنف، مقرر، اور زبردست اہل قلم ہیں۔ آپ کی تصانیف زیادہ تر دینیات پر مشتمل ہیں۔ اور تازہ ترین تصنیف تفسیر قرآن ۳ جلدوں میں ہے۔

علامہ ابو الکلام آزاد نے قرآن پاک کا مطالعہ اتنی گہری دلچسپی سے کیا ہے کہ ان کی کوئی تحریر یا تقریر قرآنی تعلیمات کے حوالے سے خالی نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں دو چیزیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک تو آیات قرآنی کو عبارت میں برمحل جگہ دینا۔ دوسرے ان کا ترجمہ اس خوبی سے اردو زبان میں بیان کرنا کہ پورا مطلب آسانی و خوبی سے ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

مولانا نے تفسیر قرآن لکھ کر اسلامی دینیات پر ایک عظیم الشان احسان کیا ہے۔ ترجمان القرآن کی تینوں جلدوں میں علوم و معارف کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ یورپ کے محققین کی بھی کوئی جماعت اگر یہ علمی ذخیرہ کا نصف بھی فراہم کر سکتی تو علمی دنیا کا وہ ایک کارنامہ شمار ہوتا۔ ترجمان القرآن کے بعد کسی شخص کے لئے یہ عذر باقی نہ رہے گا کہ وہ قرآن کو اس حد تک نہیں سمجھ سکتا جس قدر قرآن چاہتا ہے کہ ہر شخص اسے سمجھ لے۔

مولانا ابو الکلام آزاد کی ایک اور ممتاز قوت گویائی ہے، اردو میں فصیح و بلیغ گفتگو کرنے والوں میں آپ کا درجہ بہت بلند ہے۔

ستمبر ۱۹۲۳ء میں کانگریس کے سالانہ اجلاس کے موقع پر آپ دہلی تشریف لائے تھے اور حاجی علی کے یہاں قیام کیا تھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ آپ سے اجازت لینے کے بعد فوٹو گرافر کو لے جا کر آپ کی تازہ ترین تصویر حاصل کروں۔ مگر افسوس کہ آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ مجبوراً چھپی ہوئی تصویر سے بلاک بنوایا گیا۔

تصانیف مولانا ابو الکلام آزاد

ترجمان القرآن جلد اول

یہ جلد ساڑھے پانچ سو صفحات میں ختم ہوئی ہے۔ ۷۶ صفحات میں مقدمہ اور فہرست مضامین وغیرہ ہیں اور ۲۶ صفحات سورۂ فاتحہ کی تفسیر کے ہیں۔ جو قرآن کے مقاصد اور مطالب کے لئے مقدمہ تفسیر کا کام دیتے ہیں۔ کم سے کم لفظوں اور سہل سے سہل پیرایہ میں کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کی تعلیم اپنی حقیقی شکل و صورت میں نمایاں ہو جائے۔ اب کسی شخص کے لئے جو اردو عبارت پڑھ سکتا ہے یہ عذر باقی نہ رہے گا کہ وہ قرآن پاک کو اس حد تک نہیں سمجھ سکتا جس قدر کہ قرآن پاک چاہتا ہے کہ ہر شخص اسے سمجھ لے۔

ہدیہ مجلد سات روپے (۷)۔

جلد دوم

سورہ اعراف سے سورہ مومنون تک۔ یہ جلد اپنی نوعیت میں پہلی جلد سے زیادہ مہتم بالشان ہے یعنی حواشی زیادہ مفصل اور اہم مسائل پر مشتمل ہیں۔ طباعت و کتابت بہتر ہے۔ چونکہ سورہ یوسف۔ انفال، توبہ، کہف، مریم، انبیاء وغیرہ اس حصے میں آگئی ہیں اور مولانا کو کتابت کے جدید انتظام کے باعث جی کھول کر بحث کرنے کا موقع مل گیا تھا اس لئے کتاب اپنے رنگ میں بے نظیر ہو گئی ہے۔ ہدیہ مجلد ساڑھے سات روپے۔ (۷۸)۔

جلد سوم

سورہ نور سے لے کر آخر تک بقیہ حصے قرآن کے ترجمے اور تشریحات و تفسیر پر مشتمل ہے۔ (زیر طبع)۔

الحرب فی القرآن

یہ کتاب بحث حرب قرآنی نقطۂ خیال سے نہایت بے نظیر مرتب ہے۔ اس ضمن میں جہاد پر ایک حقیقت فرما بحث کی گئی ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰؍)۔

افسانۂ ہجر و وصال

حضرت مولانا ابو الکلام آزاد نے یہ تحریر لکھ کر مسلمانوں کی غفلت شعاری پر ایک آہنی ضرب لگائی ہے۔ خواب غفلت کے خفتوں کے لئے حقیقی تڑپ اور حقیقی بیداری کا ساز و سامان پیدا کر دیا ہے۔ قیمت صرف چار آنہ (۴؍)۔

قول فیصل

ایک زبردست اور دلکش تحریر۔ اگر مولانا کی جولانی طبع کا ایک نظارہ دیکھنا چاہتے ہو تو یہ کتاب ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت ۸؍

تذکرہ

مولانا ابو الکلام آزاد نے اپنا اور اپنے خاندان کے علماء و فضلاء کا تذکرہ لکھا ہے اور اس کے ضمن میں صدہا علماء و فضلاء اور بادشاہوں کا تذکرہ آگیا ہے قیمت ۲؍

ذکریٰ محبت ۸؍ صدائے حق ۸؍ دعوت حق قیمت ۸؍
دعوت عمل ۸؍ ابلا و تکبیر ۸؍ تازہ مضامین ۱۰؍
الحریت فی الاسلام ۱۲؍ عزیمت و دعوت ۴؍
جہاد اور اسلام ۳؍ تفسیر سورہ والتین ۶؍
حقیقت الصلوٰۃ ۲؍ اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان ۸؍

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

پیدائش سنہ ۶۶۱ھ — وفات سنہ ۷۲۸ھ

احمد نام ابو العباس کنیت، تقی الدین لقب، ابن تیمیہ عرف حرّان (الجیریا) میں سنہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کا نام شہاب الدین ابی المحاسن عبد الحلیم حرانی تھا۔ دمشق میں حضرت امام کی باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو آئندہ چل کر مجدد دین کبریٰ کے نصف النہار پر پہنچکر سارے زمانے میں چمکا چوند پیدا کرنے والا تھا۔ چنانچہ چھوٹی سی عمر میں تقریباً تمام رسمی معلومات سے فارغ ہوگئے۔ اس کے بعد سنہ ۶۸۳ھ میں حضرت امام نے دمشق کے مشہور دار الحدیث میں سب سے پہلا درس دیا۔ چھ سات سال کی مدت میں حضرت امام کے علم و فضل کا شہرہ عام ہوگیا۔ سنہ ۶۹۰ھ میں قاضی القضاۃ کا عہدہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس ہر دلعزیزی کے ساتھ مخالفت کا مادہ بھی پرورش پاتا رہا۔ آخر سلطانی حکم آیا کہ نائب السلطنت اخرم حضرت امام کے عقائد کا جائزہ لیں۔ اس کے بعد کئی مرتبہ آپ کو قید کیا گیا۔ اور لکھنے تک کی ممانعت کردی گئی۔ آخر قید خانہ میں ۲۰ ذیقعد سنہ ۷۲۸ھ کو وفات ہوئی تو عوام الناس نے بہت اظہار افسوس کیا۔ جنازہ کے ساتھ ہجوم کی جو کثرت تھی اس کا کم سے کم اندازہ ڈھائی لاکھ کا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی تصنیفات کے اردو ترجمے

العروۃ الوثقیٰ قیمت	۶ر	اصحاب صفہ قیمت	۱۲ر
کتاب الوسیلہ مجلد ”	عہ	ائمۂ اسلام ”	۱۲ر
خلافت امۃ ”	۵ر	الوصیۃ الکبریٰ ”	۸ر
ولی اللہ ”	۵ر	الوصیۃ الصغریٰ ”	۳ر
العقیدۃ الواسطیہ ”	۶ر	دعوات الیقین ”	۶ر
تفسیر سورہ کوثر ”	۴ر	تفسیر آیۃ کریمہ ”	۱۲ر
شرک شکن فتوی ”	۲ر	تفسیر سورۃ اخلاص ”	عہ
تفسیر سورہ فلق والناس	۹ر	بندگی ”	عہ
مناظرہ ابن تیمیہ	۵ر	سیرۃ امام ابن تیمیہ	۹ر

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

مولانا ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ موجودہ دور کے ایک مستند فاضل اور عالم ہیں ہزاروں تشنگان علم ان سے سیراب ہوچکے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے آپ کو حکیم الامۃ کا

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

دیا ہے۔ پرانی وضع اور پرانے خیال کے بزرگوں کی یادگار ہیں "بہشتی زیور" جو مشہور و مقبول عوام و خواص ہے، دس جلدوں میں ایک جامع اور مفید تصنیف فرمائی ہے۔ کہ مذہب سے دلچسپی رکھنے والے مرد اور عورت دونوں آپ سے واقف ہیں، اردو میں ترجمۃ القرآن بھی آپ کا ایک بڑا مذہبی کارنامہ ہے۔ آپ نے کئی سو کتابیں لکھ کر اسلام کی بڑی زبردست خدمت کی ہے، خدا اسلام کے اس محسن کو تا دیر سلامت رکھے۔

تصانیف مولوی اشرف علی صاحب

معجز نما قرآن شریف مترجم ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی، حاشیہ پر کامل تفسیر اردو۔ شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات و عملیات وغیرہ۔ ہدیہ کاغذ سفید غیر مجلد پانچ روپے (صہ؍) کاغذ فیروزی صہ؍ ۱۲؍ مجلد پانچ روپے بارہ آنہ (صہ ۱۲؍)۔

معجز نما حمائل شریف زیر متن ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی ہدیہ سفید کاغذ مجلد تین روپے نو آنہ (سہ ۹؍) کاغذ فیروزی مجلد چار روپے گیارہ آنہ (للعہ ۱۱؍)۔

اشرفی حمائل ترجمہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ ہدیہ مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ ۸؍)۔

بہشتی زیور مدلل و مکمل از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ مردوں اور عورتوں کے متعلق دینی ضروریات و مسائل و معلومات کا مکمل ترین مجموعہ ہے۔ جس پر علمائے دیوبند کا اتفاق و اجماع ہے قیمت قسم اول عہ قسم دوم للعہ قسم سوم عہ

بہشتی گوہر بہشتی زیور کا تتمہ اس میں صرف وہ مسائل ہیں جو مردوں سے مخصوص ہونے کی وجہ سے بہشتی زیور

ہیں نہیں لکھے گئے تھے۔ قیمت دس آنہ (۱۰؍)۔

تفسیر بیان القرآن۔ طبع جدید۔ قیمت غلہ
تعلیم الدین مع تکمیل الیقین 〃 ۶؍
سنۃ الجلیۃ فی الچشتیۃ العلیہ 〃 ۲؍
کثرت الازواج لصاحب المعراج 〃 ۸؍
نشر الطیب 〃 ۸؍
وجوہ المثانی عربی 〃 ۱۴؍ خطبات الاحکام عہ؍
مناجات مقبول عمدہ جیبی ۱۰؍ معمولی جیبی ۸؍
حیات المسلمین محشی عمدہ ۱۴؍ محشی رف ۱۲؍
〃 〃 غیر محشی ۱۰؍ خطبات المسیح ۲؍
سبق الغایات قیمت ۱۰؍ شوق وطن قیمت ۳؍
فتاوی اشرفیہ 〃 ۱۰؍ فروغ الایمان 〃 ۳؍
قصد السبیل 〃 ۲؍ قول الصواب 〃 ۲؍
قول البدیع 〃 ۲؍ حقوق الاسلام 〃 ۴؍
الایمان 〃 ۱؍ جمال القرآن 〃 ۲؍
اعمال قرآنی کامل 〃 ۵؍ آداب المعاشرت 〃 ۲؍
اصلاح الرسوم 〃 ۵؍ انتخابات المفیدہ 〃 ۷؍
جزاء الاعمال 〃 ۲؍ امداد الفتاوی ۴ جلد للعہ
تجوید القرآن 〃 ۱؍ سبق الغایات ۱۲؍
حق السماع 〃 ۲؍ تلخیصات عشر عہ؍
تنویر السراج 〃 ۸؍ امداد المشتاق ۸؍
اشرف المواعظ ۱۴؍ التکشف عن مہمات التصوف صہ؍

پیدائش ۱۲۶۵ھ — وفات ۱۹۱۶ء

شمس العلما مولوی عبدالحق حقانی دہلوی

مولانا ابو محمد عبدالحق بن خواجہ محمد امیر شیخ علوی ہیں اور مورث اعلیٰ خواجہ شمس الدین تبریزیؒ ۔ عالمگیر کے عہد میں ان کے بزرگ ہندوستان آئے ، دہلی میں توطن اختیار کیا ۔ مولانا ۲۰ رجب ۱۲۶۵ھ میں پیدا ہوئے ، ۱۲۸۸ھ میں فارغ التحصیل ہوگئے ۔ مولانا عبدالحق صاحب مہاجر مکی اور مولانا لطف اللہ صاحب کوئلی آپ کے خاص اساتذہ میں سے تھے ۔

مولانا ویسے تو جامع العلوم تھے لیکن تفسیر القرآن میں ملکۂ خاص اور ید طولیٰ تھا ۔ چنانچہ تفسیر حقانی جو اردو زبان میں پہلی قرآن مجید کی مکمل تفسیر ہے اپنا نظیر نہیں رکھتی ۔ مولانا مرحوم اسلام میں فرقہ بندی کو ناپسند کرتے تھے ۔

حیدرآباد سے منصب ملتا تھا ۔ ۱۹۱۶ء میں انتقال فرمایا ، اور دہلی میں دفن کئے گئے ۔ ہم آپ کے صاحبزادے جناب ابوالحسن حقانی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مولانا مرحوم کی تصویر و حالات مرحمت فرمائے ۔

تفسیر حقانی یہ مشہور و معروف تفسیر آٹھ جلدوں میں علیحدہ علیحدہ ہے ۔ قیمت پچیس روپے (۲۵)

عقائد اسلام مولانا مرحوم نے اس کتاب میں مسلمانوں کے عقائد کتاب اللہ ، سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اور عقائد کی معتبر کتابوں سے بیان کئے ہیں ۔ قیمت عہ (ایک روپیہ)

البیان ۔ اس میں اسلامی عقائد ، وجود ملائکہ ، حشر و نشر وغیرہ کا بیان ہے ۔ قیمت اردو للعہ انگریزی عہ

مولوی عبدالحی فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ

مولانا نے کلام الٰہی کی وہ تفسیر کی ہے جس نے اسلام کا ایک زندہ مذہب ہونا بے نقاب کیا ہے اور نئے فلسفے کے شکار اور ہستی خدا کے منکرین کے قلوب میں زلزلہ اور طوفان برپا کر دیا ہے ۔ جنہوں نے سمجھا تھا کہ اسلام مر گیا ہے اور شان قرآن گیا ہے ۔ یہ تفسیر جدید طرز پر اس سطوت و جبروت کے ساتھ لکھی گئی ہے کہ اعجاز قرآن کے سامنے مغرب زدہ لوگوں کی گردنیں بھی خم ہوگئیں ۔ اب تک اس کے مندرجہ ذیل حصے شائع ہو چکے ہیں ۔

صراط مستقیم اس میں سورۂ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے ، موجودہ ضروریات و احتیاط کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا ہے جس سے مسلمان دوچار ہو رہے ہیں ۔ قیمت دو روپیہ (عہ)

بیان یہ سورۂ آل عمران کی تفسیر ہے ۔ اس میں الوہیت مسیح ، معجزات ابن مریم اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے ۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ۱۲) ۔

سبیل الرشاد اس کی ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں کلمہ کی ترکیب ، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام [illegible]

کے شرائط ولوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا تھا۔ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض ومقاصد کے ماتحت ہوتا تھا۔ اور کس طریقے سے یہ تمام امور طے ہوتے تھے۔ ان سب کی اطلاع بہیل الرشاد میں ملے گی قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

برہان تفسیر سورہ نور مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں امت اسلامیہ کو دعوت دی ہے اور علمی مسائل کی تشریح عقلی روشنی میں وضاحت سے کی ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ بارہ آنہ۔ مجلد ۱۲/۔

عبرت احسن القصص یعنی سورہ یوسف کی تفسیر نہایت ہی خوبی اور لطافت کے ساتھ مولانا ممدوح نے بیان فرمائی ہے۔ اور اس کے نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کو بہت ہی موثر انداز میں پیش کیا ہے۔ ہدیہ ۱۲/ مجلد ۱۲/۔

سبل السلام اٹھائیسویں پارہ کی تفسیر جو حال ہی میں شائع ہوئی۔ اور اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

ذکریٰ تفسیر پارہ عم۔ ان چھوٹی سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر ہے جو ہم روزمرہ نماز میں پڑھتے ہیں۔ زمانہ موجودہ کے مسلمانوں کی ضروریات اور شبہات کو مدنظر رکھ کر یہ تفسیر مرتب کی گئی ہے۔ تفسیر..... کا یہ آخری حصہ ہے۔ ہدیہ ۱۰/۔ مجلد ۱۲/۔

بصائر اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان واقعات وحوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

خلفائے اربعہ	قیمت	۸ر
نبیوں کے قصے	〃	۵ر
چالیس حدیثیں	〃	۲ر
ہمارے رسول	〃	۵ر

علامہ عبداللہ یوسف علی

ایم اے۔ ایل ایل ایم۔ سی۔ بی۔ ای

علامہ عبداللہ یوسف علی ایم۔ اے۔ ۴۔ اپریل ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام خان بہادر یوسف علی ہے۔ آپ نے ولسن کالج بمبئی یونیورسٹی اور سینٹ جون کالج کیمبرج میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۹۵ء میں انڈین سول سروس میں داخل ہوئے۔ اور برابر ترقی وعروج کے مدارج طے کرتے رہے۔ ۱۹۱۷ء میں ڈنمارک سویڈن اور ناروے وہالینڈ میں لکچر دیئے۔ ۱۹۱۹ء میں ممبر صرف خاص کونسل حیدرآباد دکن، ریونیو افیسر حیدرآباد گورنمنٹ ہوئے، اس کے بعد اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ہوئے۔ ۱۹۲۹ء میں دنیا کا سفر کیا۔ آجکل لاہور میں مقیم ہیں۔ آپ کا علم نہایت وسیع اور معلومات بے شمار ہیں یورپ اور ایشیا کی تقریباً بارہ زبانوں سے واقف ہیں۔ آپ کا انگریزی ترجمہ قرآن علمی طبقہ میں خاص شہرت رکھتا ہے۔ جو ایک زندہ جاوید یادگار ہے۔ آپ کے حالات اور تصویر شیخ محمد اشرف صاحب نے لاہور سے بھیجی۔

قرآن مجید یوسفی

علامہ عبداللہ یوسف علی کا با وقار اور سلیس انگریزی ترجمہ ہے، جو انگریزی کے بھی بلند پایہ ادیب ہیں، سالہا سال کی محنت و کاوش سے لکھا گیا ہے۔ ایک کالم میں متن کلام اللہ ہے، دوسرے کالم میں انگریزی ترجمہ نیچے تشریحی نوٹ ہیں۔ یورپ میں تبلیغ اسلام کے لئے اور مسلمان تعلیم یافتہ نوجوانوں کو پکا مسلمان بنانے کے لئے اس کی اشاعت بیسویں صدی کے اسلامی جہاد کا حکم رکھتی ہے، ہدیہ مجلد ۵۵ـ۔ سنہرا ۶۰ـ فی پارہ عمہ (۱ سے ۱۰) (۱۱ سے ۲۰) اور (۲۱ سے ۳۰) فی جلد مجلد ۱۲ـ۔

ہندوستان کے معاشرتی اور اقتصادی حالات

ہندوستان کے ازمنہ وسطیٰ (۱۰۰۰ سے ۱۲۰۰ء) تک کے معاشرتی اور اقتصادی حالات نہایت واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں عہد انگریزی سے پہلے ہندوستان کے تمدن کی تاریخ ہے۔

مولوی فتح محمد خاں جالندھری

قرآن مجید کے مشہور و معروف ترجمہ "فتح الحمید" کے مترجم اور دوسری کتابوں کے مصنف و مؤلف ہونے کی حیثیت سے بڑی شہرت اور ایک خاص شخصیت کے مالک ہیں۔

۱۸۶۵ء میں ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے۔ مگر جالندھر میں پرورش پائی، ۱۶ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ کی تکمیل کرلی۔ تعلیم سے فارغ ہو کر ملازم ہو گئے۔ مصباح القواعد وغیرہ اسی زمانہ کی تصانیف میں سے ہیں۔ کچھ عرصے بعد ملازمت ترک کردی۔ اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو گئے صرف و نحو اور اسکولوں کے لئے دوسری نصابی کتابیں تصنیف و تالیف کیں۔ اسی زمانہ میں اردو کے نام سے رسالہ جاری کیا، اور خوب خوب داد تحقیق دی۔ فن زبان دانی و قواعد میں آپ کا مرتبہ بہت بلند ہے۔

تصانیف مولوی فتح محمد خاں جالندھری

حمائل شریف مترجم

نسخی، ہفت رنگ۔ دیدہ زیب مطلا۔ مترجمہ مولوی فتح محمد خاں جالندھری جس کی زیارت سے اسلامی آنکھوں میں نور اور دلوں میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ یہ صحیح ترین اور قابل دید حمائل مستند و محاسن کا مجموعہ ہے جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ حضرت مفتی اعظم مولینا محمد کفایت اللہ صاحب کی رائے "میں نے تاج کمپنی کی خواہش پر اس قرآن مجید کا متن حرفاً حرفاً پورے غور و امعان نظر سے پڑھا اور جہاں تک انسانی سعی کا تعلق ہے پورے وثوق کو کہہ سکتا ہوں کہ اس مصحف مقدس کے متن میں کوئی غلطی نہیں رہی۔"

ہدیہ کپڑے کی جلد مجلد دس روپے ۱۰ـ چمڑے کی جلد پندرہ روپے ۱۵ـ۔ چمڑے کی لچکدار جلد کنارے سنہری بیس روپے (۲۰ـ)۔

حمائل شریف قسم دوم

یہ حمائل شریف سبز اور [illegible]

ملنے کا پتہ - حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

سیاہ دو رنگوں سے چھاپی گئی ہے، اس حمائل شریف میں
بھی ترجمہ مولوی فتح محمد خاں جالندھری مرحوم کا ہے، یہ
حمائل شریف صرف ان اصحاب کے لئے ہے جو زیادہ رنگ آمیزی
کے شائق نہیں ہیں، ہدیہ دس روپے، اعلیٰ چمڑے کی جلد ۱۲

ارشاد القرآن	الاسلام
الیاقوت والمرجان	الورود الزبان
مصباح القواعد	عمدۃ القواعد
منہاج القواعد	مبادی القواعد

مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ

پیدائش سنہ ۱۱۱۴ھ — وفات سنہ ۱۲۰۶ھ

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح بن عبد الرحیم العمری الحنفی ۴ شوال سنہ ۱۱۱۴ھ بمقام دہلی پیدا ہوئے تاریخی نام عظیم الدین تھا۔ سات سال کی عمر میں قرآن شریف ختم کیا، اور پندرہ سال کی عمر میں فارغ العلوم ہوئے۔ سنہ ۱۱۴۳ھ میں حج سے واپس آئے اور ہدایت و ارشاد خلائق میں مصروف ہوئے۔ دہلی کے مشہور محدث اور صوفی تھے، سنہ ۱۱۷۶ھ میں انتقال فرمایا۔

آپ کی مشہور تصانیف یہ ہیں، شفاء القلوب، انفاس العارفین، حجۃ اللہ البالغہ۔ فتح الرحمٰن۔ (تفسیر قرآن مجید فارسی)۔

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رح

پیدائش سنہ ۱۱۵۹ھ — وفات سنہ ۱۲۳۹ھ

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی ابن مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سنہ ۱۱۵۹ھ میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام غلام حلیم تھا۔ والد سے تحصیل علوم کرنے کے بعد اشاعت علوم اور تدریس و ارشاد میں مشغول ہوئے، یہ ایک عالم باعمل اور مشہور محدث تھے، ان کی مشہور تصانیف یہ ہیں۔ رسالہ سر الشہادتین۔ بستان المحدثین، تحفہ اثنا عشریہ، تفسیر موسومہ فتح العزیز وغیرہ۔ ۷ شوال سنہ ۱۲۳۹ھ کو وفات پائی۔

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رح

پیدائش سنہ ۱۱۶۳ھ — وفات سنہ ۱۲۳۳ھ

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی ابن شاہ ولی اللہ رح سنہ ۱۱۶۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم تھے، انہوں نے سب سے پہلے قرآن کا اردو میں ترجمہ کیا، آپ کی تصانیف میں سے مقدمۃ العلوم۔ رسالہ عروض اور کتاب التکمیل رسالہ دمغ الباطل، ترجمہ قرآن مجید اردو مشہور ہیں سنہ ۱۲۳۳ھ میں انتقال کیا۔

مولانا شاہ عبد القادر دہلوی رح

پیدائش سنہ ۱۱۶۷ھ — وفات سنہ ۱۲۳۰ھ

مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی بن مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سنہ ۱۱۶۷ھ میں پیدا ہوئے۔ ظاہری اور باطنی کمالات کے علاوہ تفسیر، حدیث و فقہ میں ایک جید عالم تھے، انہوں نے سنہ ۱۲۰۵ھ میں قرآن کا ترجمہ کیا جو نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے۔ ایک تفسیر بھی موضح القرآن کے نام سے لکھی ہے۔ یہ تراجم اس زمانہ کے فارسی

کے اختلاط اور اس انقلاب کا پتہ دیتے ہیں جو اردو میں رونما ہونے والا تھا۔ ۹ رجب ۱۲۴۳ھ کو انتقال فرمایا۔

خاص اہتمام سے چھاپا گیا ہے کہ ہر لفظ علیحدہ علیحدہ ہے صاف اور خوش خط۔ روشن۔ زیر زبر اور پیش ٹھیک اپنی جگہ پر۔ صحت انتہا درجہ کی اور بہت سستا۔ تاکہ غربا بھی نعمت قرآن سے محروم نہ رہیں۔ ہدیہ تین روپے آٹھ آنہ (عـــہ) علیحدہ علیحدہ پارے فی پارہ ۱؍ غیر مجلد تین روپے (عـــہ)۔

قرآن مجید مترجم

مولوی مقبول احمد صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے۔ جن کی ترتیب قریب تمام علما۔ واکابر شیعہ نے تحسین و تصویب کی ہے۔ ہدیہ مجلد بارہ روپے پانچ آنہ (عـــہ)۔

حمائل شریف مترجم

ترجمہ مولوی فرمان علی صاحب کا ہے یہ ترجمہ بھی مثل ترجمہ مقبول حضرات شیعہ سے بہتر و مستند مانا ہے۔ بہت شاندار چھپا ہے۔ بس تھوڑے ہی نسخے باقی ہیں۔ ۸؍

قرآن مجید مطبوعہ انجمن حمایت الاسلام

ہدیہ انگریزی

خوبصورت جلد پچیس روپے (عـــہ) قسم دوم مجلد چرمی چار روپے دو آنہ (عـــہ) قسم سوم مجلد پارچہ تین روپے (عـــہ)۔

قرآن مجید

مطبوعہ پیکو آرٹ پریس قسم اول پینتیس روپے (عـــہ) قسم دوم سترہ روپے (عـــہ) قسم سوم آٹھ روپے (عـــہ) قسم چہارم پانچ روپے (عـــہ)۔ قسم پنجم تین روپے (عـــہ)۔

مطبوعہ پیکو آرٹ مترجم قسم اول (عـــہ) اڑتالیس روپے قسم دوم (عـــہ) ستائیس روپے۔

قرآن مجید

یہ قرآن پاک بچوں کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ ہدیہ بارہ آنہ (۱۲؍) مجلد ایک روپیہ (عـــہ) مجلد چرمی سوا روپیہ

مجلد پارچہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عـــہ) مجلد چرمی نقرئی ایک روپیہ بارہ آنہ (عـــہ)۔ مجلد چرمی نقرئی دو روپے چار آنہ (عـــہ)۔

ان کے علاوہ اور ہر قسم کے قرآن پاک موجود ہیں۔ آپ کو جس کی ضرورت ہو تحریر فرما دیجئے۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمے

قرآن مجید یوسفی

کے صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ فرمایئے۔

قرآن مجید محمد علی لاہوری

انگریزی ترجمہ مع متن اور تفسیر و حواشی ہدیہ مجلد بارہ روپے (عـــہ)۔

انگریزی ترجمہ بلا متن مع حواشی۔ ہدیہ دو روپے آٹھ آنہ

قرآن پاک

مرزا حیرت دہلوی کا مشہور و معروف انگریزی قرآن مجید ہدیہ مجلد روپے (عـــہ)۔

اوراد و وظائف و عملیات

(مطبوعہ تاج کمپنی)

پنجسورہ مترجم

تاج کمپنی نے نہایت اہتمام سے چھاپا ہے ہر صفحہ سنہری نقش و نگار سے مزین ہے۔ ہدیہ قسم اول ڈیڑھ روپیہ (عـــہ) قسم دوم ایک روپیہ (عـــہ)۔

ہفت سورہ

مع دعا گنج العرش۔ ہدیہ قسم اول سوا روپیہ (عـــہ)۔ قسم دوم دس آنہ (۱۰؍)۔

یازدہ سورہ مترجم

مع درود و عہدنامہ۔ ہدیہ

ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) قسم دوم بارہ آنہ (۱۲/)

پانزدہ سورہ مترجم حمیلی
اردو ترجمہ بین السطور ہفت رنگ عکسی بلاک کرا کے چھپا ہوا قسم اول ایک روپیہ دو آنہ قسم دوم ۱۰/

پانزدہ سورہ شریف مترجم
مع دعائے گنج العرش ۲ ٭ ۔ قسم اول ایک روپیہ آٹھ آنہ قسم دوم ۱۲/ قسم خاص دو روپیہ (عہ) قسم عام مترجم سوا روپیہ (لعہ)۔

دوازدہ سورہ مترجم
اس میں درود تاج، درود لکھی اور عہدنامہ بھی درج ہے۔ سنہری حروف سنگ لوح روپیہ ایک پیسہ آٹھ آنہ (عہ) درود تاج لکھی مترجم ہدیہ ۵ روپیہ درود مستغاث حمیلی ۳ ر ر
ر ر قسم دوم ۲ ر دعائے گنج العرش مترجم ۵ ر
ر حمیلی تقطیع کلاں ۳ ر ر قسم دوم ۲ ر
دعائے گنج العرش معرا ۳ ر دلائل الخیرات قسم اول دو روپیہ (عہ) قسم دوم سوا روپیہ (لعہ) سورہ کہف مترجم قسم اول آٹھ آنہ (۸/) مجلد ۱۰ غیر مجلد ۸ رنج سور قسم اول ۵ ر قسم دوم ۲ سورہ یٰسین مترجم حمیلی ۳ ر

مطبوعہ سکواٹ
پانزدہ سورہ شریف قسم اول سوا روپیہ (لعہ) قسم اول مع دعائے گنج العرش ڈیڑھ روپیہ (عہ) مع سورہ یٰسین ایک روپیہ (عہ) مع سورہ کہف ایک روپیہ بارہ آنہ (للعہ)۔

دہ سورہ
فی زمن سورہ مترجم حافظ نذیر احمد مرحوم تبلیغ پڑھنے والوں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ ہدیہ دس آنہ (۱۰/)۔ (حصہ دوم ۲ ر)۔

ادعیۃ القرآن
قرآن مجید کی ساری دعائیں۔ ہدیہ دس آنہ (۱۰/)۔

حزب المقبول
مستند احادیث سے آنحضرت صلعم کی دعاؤں کا انتخاب قیمت پانچ آنہ (۵/)۔

فیضان قدسی
فضائل و اعمال آیۃ الکرسی وغیرہ۔ ہدیہ آٹھ آنہ (۸/)۔

مجربات عملیات و تعویذات
مؤلفہ مرزا مولوی فضل کریم صاحب نقشبندی، قادری، چشتی قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

اعمال حزب البحر
مشہور دعا کے پڑھنے کے طریقے اور فوائد از خواجہ حسن نظامی۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

کتاب شبلی
رسالہ حزب البحر کا دوسرا حصہ۔ از خواجہ حسن نظامی قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

فلسفہ تعلیم اسلام
مؤلفہ مولوی سید حمید صاحب امام جامع مسجد دہلی، دنیائے اسلام کو اس کتاب کی سخت ضرورت تھی۔ قیمت ۸/

تجلیات ربانی و جمالی رحمانی
اوراد و وظائف طریق ذکر۔ ایصال ثواب۔ از شیخ عبد الحق۔ قیمت پانچ آنہ (۵/)۔

نسخہ کیمیا
خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب نے اس کتاب کو صحیح معنوں میں کیمیا بنا دیا۔ احکام خداوندی کو جو اخلاق اور انسانی ہمدردی سے تعلق رکھتے ہیں مختلف عنوانات کے تحت یکجا جمع کر دیا ہے۔ اس سے بہتر کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ قیمت صرف ۱۲/

متعلقات قرآن

تفصیل البیان فی مقاصد القرآن۔ قرآن مجید کا جامع و مکمل انڈکس اور تمام آیات بترتیب مضامین۔ مرتبہ مولینا سید ممتاز علی صاحب مرحوم ۶ حصے الگ الگ جلدوں میں قیمت تیئس روپے آٹھ آنہ ۲۳/۸۔ دو جلدوں میں ۲۰/۔

ارشادات القرآن یہ سورہ فاتحہ سے سورۂ ناس تک قرآن مجید کی بعض اہم سورتوں کا سلیس اردو ترجمہ ہے۔ از مولانا فتح محمد خاں جالندھری مرحوم۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

ترتیب القرآن جمع و ترتیب القرآن پر ایک مختصر مگر جامع رسالہ۔ از منشی خلیل الرحمن صاحب۔ قیمت ۲/ بقیہ کتب صفحہ ۸۲ پر

تبویب القرآن پورے قرآن کو مختلف مضامین کے تحت ترتیب دیا گیا ہے اس کی مدد سے طلبہ حسب ضرورت وقت مطالب و مضامین قرآن کا مطالعہ کر سکتے ہیں از مولوی وحید الزماں خاں صاحب حیدرآبادی قیمت چار روپے للعہ

روح القرآن یعنی قرآنی ناشتہ۔ اس کی مدد سے مطالب قرآنی کے متعلق جس آیت کی تلاش ہو مل سکتی ہے۔ طلبہ قرآن کے لئے از بس مفید ہے۔ از محمد ظفر صاحب قیمت ۱۲/

رشحات القرآن۔ از محمد ذکاء اللہ خاں قیمت ۸/

تعلیم القرآن بچوں کے لئے مختلف مضامین کی آیات قرآنی مع ترجمہ و تشریح۔ از خواجہ حسن نظامی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

مدارج القرآن بچوں اور عورتوں کے لیے

قرآن کے چند ضروری مضامین از نواب سلطان جہاں بیگم مرحومہ والی بھوپال۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

کلید قرأت تجوید قرآن کی تشریح اور قواعد آسان و عام فہم انداز میں از مولوی خلیل احمد صاحب رجابعی، فاضل دینیات لکھنوی ۳/

غریب القرآن الفاظ و محاورات قرآن کے معانی ردیف وار۔ از مرزا ابو الفضل۔ قیمت ڈھائی روپے (۲/۸)۔

اَلْبَیِّنَات تعلیمات کا مختصر مگر جامع نمونہ۔ متفرقات عنوانات کے تحت آیات قرآنی کا مجموعہ مع اردو ترجمہ بالمقابل، اسلامی دستور العمل کا پاکیزہ خاکہ مسلم و غیر مسلم سب کے لئے کارآمد۔ طباعت وغیرہ نہایت عمدہ۔ مضبوط خوبصورت جلد۔ ضخامت (۳۳۳) صفحات۔ ہدیہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱/۸)۔

تعلیمات قرآن قرآنی تعلیمات، ابواب و فصول کے تحت مرتب کی گئی ہیں۔ اصول و قواعد اسلامی کی تفصیل خود قرآن کی آیتوں سے اپنی قسم کی پہلی کتاب جس میں سوائے قرآن کے نہ کسی کتاب سے نہ کسی انسانی خیال سے مدد لی گئی ہے۔ از مولنا حافظ محمد اسلم جیراجپوری۔ طباعت کتابت و کاغذ اعلیٰ۔ بڑا سائز۔ فی جلد دو روپیہ (۲/)

تاریخ القرآن جمع و ترتیب، نزول، اشاعت اختلاف قرأت و حروف مقطعات تنوین وغیرہ اہم متعلقات قرآن پر تاریخی مباحث۔ از مولانا محمد اسلم جیراجپوری استاذ جامعہ ملیہ

بین اردو

دوم قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

معجزۂ قرآنی

قرآن کے لفظاً معناً کلام الٰہی و معجزہ ربانی ہونے کا زبردست ثبوت۔ اچھی کتاب ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

اعجاز القرآن

(عربی) علامہ ابو الحسن علی بن عیسیٰ الرمانی متوفی ۳۸۶ھ کی تصنیف۔ مرتبہ ڈاکٹر عبد العلیم بی۔اے (جامعہ) پی۔ایچ۔ڈی (برلن) طباعت وغیرہ اعلیٰ۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸؍)۔

عقیدۂ اعجاز القرآن

اکادمی جامعہ ملیہ کا مقالہ نومبر ۱۹۳۳ء از ڈاکٹر عبد العلیم بی۔اے آنرز (جامعہ) پی۔ایچ۔ڈی (برلن) قیمت پانچ آنہ (۵؍)۔

جمع قرآن

حفاظت قرآن سے متعلق تاریخی واقعات تحقیق کے ساتھ از مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

لغات قرآن

الف تا دولغات قرآنی مع ترجمہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

ارض القرآن

بعض منکرین اسلام کا اعتراض تھا کہ قصص قرآنی کی اصل کی تحقیقات آثار قدیمہ سے ثابت نہیں ہوتی چنانچہ سید سلیمان ندوی نے اس اعتراض کی جڑ بنیاد کھود

ڈالی ہے۔ اس کتاب میں عرب قدیم کا جغرافیہ ہے اور قوم عاد و ثمود، سبا، اصحاب فیل وغیرہ کی ایسی تاریخ ہے جس سے یونانی، رومی اور اسرائیلی ادبیات اور حال کے زمانہ کی اثری تحقیقات کے بموجب قرآن مجید میں بیان کئے ہوئے واقعات کی تصدیق و تشریح اس خوبی سے کی ہے کہ روح پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ اللہ اکبر نبی امی (روحی فداہ) کی زبان وحی نے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر جو فرمایا آج جدید تحقیقات کا کہنا بھی وہی ہے۔ خدا سچا اور اس کے نبی مکرم خلیفہ اعظم کا کہنا سچا۔ خود پڑھیے اور غیر مسلموں تک پہنچائیے کہ خود سچا مومن و مسلم ہو جا اور اسلام کو ہندوستان اور یورپ میں پھیلا دینا آج ہمارے درد کا بھی درمان ہے۔ جلد اول دو روپے چار آنہ (عہ) جلد دوم ایک روپیہ بارہ آنہ عہ۱۲

صحف سماوی

توراۃ۔ انجیل اور قرآن مجید کی جمع و ترتیب کی تاریخ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

مصباح القرآن

فی لغات القرآن مؤلفہ سید محمد عنایت علی۔ تمام الفاظ بترتیب حروف تہجی مع معانی اور جہاں جہاں انبیا کرام کے ذکر آئے ہیں ان کے مختصر حالات درج ہیں۔ قیمت چار روپے (للعہ)۔

تفسیر قرآن

موضح القرآن

از مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی قیمت چار روپیہ (للعہ)۔

تفسیر عزیزی

از مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

تفسیر پارہ عم	قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)
تبارک الذی	" دو روپیہ (عہ)
الم (فارسی)	" ڈیڑھ روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ۔ حاجی ملک سراج دین کتب خانہ دریبہ کلاں بازار جامع مسجد دہلی

تفسیر سورہ فاتحہ قیمت ۲/

" قل ہو اللہ " ۲/

" سورہ یٰسین " ۶/

تفسیر القرآن (سر سید) صفحہ ۴۳ پر ملاحظہ ہو۔

بیان القرآن (از مولانا اشرف علی) صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ ہو

تفسیر حقانی (از مولانا عبد الحق) صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ ہو

تفسیر امام ابن تیمیہ ۔ صفحہ ۴۶ پر دیکھئے۔

ترجمان القرآن (از مولانا ابو الکلام) صفحہ ۴۴ پر دیکھئے

تفسیر قرآن (از مولوی عبد الحیٔ) صفحہ ۴۸ پر دیکھئے

تفسیر حسینی مشہور تفسیر ہے ۔ دو جلدیں ۔ قیمت سات روپیہ

عام فہم تفسیر از خواجہ حسن نظامی ۔ مجلد قیمت دس روپے عہ ۔

الجمال و الکمال از قاضی محمد سلیمان مرحوم سورہ یوسف کی قابل دید تفسیر قیمت دو روپے (عہ)۔

مطالب القرآن از مولانا نذیر احمد مرحوم قیمت عہ

الروح فی القرآن ۔ از مولانا شبیر احمد عثمانی ۱/

اچھی باتیں از مولانا سعید الدین جامی ۔ آیات قرآنی کا مجموعہ ۔ قیمت چار آنہ ۴/

الفوز الکبیر از مولانا رشید احمد انصاری ۔ مولانا شاہ ولی اللہ کی اصول تفسیر پر ایک جامع کتاب ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

عربی زبان میں مولانا حمید الدین صاحب بی اے مرحوم نے قرآن پاک کی تفسیر کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اس کے حسب ذیل نمبر چھپ کر تیار ہیں ۔ یہ تفسیر بالکل جدید طرز پر لکھی گئی ہے جس کی خاص خاص خصوصیت قرآن پاک کی باہم آیتوں کا ربط و نظام اور بعض عجیب حقائق مستورہ کا تسلی بخش انکشاف ہے جو تفسیر کی کتاب میں آپ کو نہیں مل سکتے ۔ علما کے خاص مطالعہ کے لائق ہے۔

تفسیر سورہ والذاریات قیمت ۲/ (عربی) اردو

" سورہ اللہب " ۴/ " ۶/

" سورہ والتین " ۴/ " ۷/

" سورہ القیامہ " ۴/ " [illegible] ۲/

" سورہ الکوثر " ۲/ " ۸/

" سورہ المرسلات سورہ عبس ۴/ " ذیل ۸/

تفسیر سورہ اخلاص (اردو) ۵/ ۔ (انگریزی) ۴/

حدیث ۔ روایات ۔ اسماء الرجال

بخاری شریف اردو ترجمہ کامل ۳ جلدیں قیمت سات روپے (عہ)۔

صحیح بخاری ترجمہ مولانا وحید الزماں فی حصہ ایک روپیہ (عہ)۔

تجرید بخاری ۔ مع اردو ترجمہ پانچ روپے (ہ)۔

مشکوٰۃ شریف ۔ اردو ترجمہ بارہ روپے ۔

جامع ترمذی ۔ مع اردو ترجمہ مجلدین سات روپے

تحفۃ الاخیار مشارق الانوار کا اردو ترجمہ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

تنویر المجید شرح مولانا امام محمد رح اردو ترجمہ ۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ)۔

خصائل نبوی شمائل ترمذی کی اردو شرح مع عربی متن ۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)۔

انتخاب صحاح ستہ منتخب حدیثوں کا مجموعہ مع اردو ترجمہ قیمت سوا روپیہ (للعہ/۱)

خلق عظیم اخلاقی مضامین پر احادیث نبوی کا مجموعہ۔ مرتبہ میر ولی اللہ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/۱)

الیاقوت والمرجان از مولانا شیخ محمد جالندھری صفحات ۵ ... قیمت ۳/

الورد والریحان۔ از مولانا شیخ محمد خاں لاخط صفحات ... قیمت ۱/

چالیس حدیثیں۔ از خواجہ ... ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴

ترغیب از مولوی احمد سعید صاحب دہلوی قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/۱)

دوزخ کا کھٹکا از مولانا احمد سعید صاحب دہلوی قیمت بارہ آنہ (۱۲/)

جنت کی کنجی از مولانا احمد سعید صاحب دہلوی قیمت ایک روپیہ (عہ)

چہل حدیث از مولانا زکریا صاحب قیمت پانچ آنہ (۵/)

تاریخ الحدیث بہترین کتاب ہے۔ قیمت دو روپے عہ

فضائل الشہور بارہ مہینے کے فضائل۔ قیمت ۲/

بلوغ المرام اردو ترجمہ قیمت ...

فقہ مسائل دینیات

الوراثت فی الاسلام از مولانا محمد اسلم صاحب جیراجپوری فن وراثت ...

... پر ایک مجتہدانہ بحث۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

محجوب الارث نابالغ یتیم اولاد جو قانوناً محجوب کر دی جاتی ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ یہ غلط ہے۔ ایسی اولاد کو حصہ شرعی ملنا چاہیئے۔ از مولانا محمد اسلم جیراجپوری قیمت ۴/

کتاب الحج والزیارت از مولوی محمد الیاس صاحب دہلوی قیمت تین روپے آٹھ آنہ (۸/۳)

زبدۃ المناسک از مولانا رشید احمد گنگوہی احکام و مسائل حج مشہور کتاب ہے۔ قیمت ۵/

بہشتی زیور۔ از مولانا اشرف علی تھانوی۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹

الحقوق والفرائض قرآن و حدیث سے اسلامی قوانین اور اسلامی زندگی کا مکمل دستور العمل پیش کیا گیا ہے از ڈپٹی نذیر احمد صاحب قیمت ہر سہ حصہ ...

احکام اسلام کی پابندی از نواب صدر یار جنگ بہادر مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی۔ پابندی احکام شریعت کی ضرورت ... پر کیا پڑتا ہے۔ ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے۔ قیمت چار آنہ (۴/)

اسلامی تعلیم مستند اور کتاب جو مفتی سید محمود ... نے کمال محنت سے مرتب کی ہے۔ جن لوگوں کے پاس یہ کتاب ہے ان کو کسی مولوی سے مسئلہ پوچھنے اور فتوی لینے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب کئی بار چھپ چکی ہے۔ قیمت صرف تین روپے (۳/)

عقائد اسلام۔ ملاحظہ ہو صفحہ (۴۸)

الاسلام — عام مسلمانوں اور خاص کر عورتوں اور طلبا کو اسلام کے عقائد ضروریہ سکھانے کے لئے بہت عمدہ رسالہ ہے۔ از مولوی شیخ محمد صاحب جالندھری۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

رسالہ اہل سنت والجماعت — اہل سنت والجماعت اصول وعقائد کی تحقیق اور ان کا بیان۔ از مولانا سید سلیمان ندوی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

اسلامی قانون وراثت — از مولانا شبیر لکھنوی۔ اسلام کے قانون وراثت پر ایک محققانہ اور فلسفیانہ مضمون ہے جس سے اسلام کی خوبی و برتری تمام دیگر مذاہب پر ثابت ہو جاتی ہے۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

الفرائض — قانون وراثت اہل سنت والجماعت مرتبہ مولوی محبوب الرحمن کلیم قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

فتاوے عثمانی — مصنفہ سید مسعود الدین۔ ان کتابوں کو علماء و فضلاء و افسران گورنمنٹ و وکلاء نے پسند کیا ہے۔

کتاب الطہارت ..... قیمت ۱۲/
کتاب الزکوٰۃ ..... " ..... عہ/
کتاب النکاح ..... " ..... مہ/
کتاب المیراث ..... " ۱۲/
کتاب الشہادت ..... " ۴/
کتاب الصلوٰۃ قیمت ۴/ کتاب الصوم ۱۲/
کتاب الطلاق ..... قیمت ..... مہ/
کتاب الوقف ..... " ۴/

الاسلام — نواب محسن الملک مرحوم کے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق بعض قیمتی خیالات اسے پڑھنا اسکولوں اور کالجوں کے لڑکوں کو پکا اور پرجوش مسلمان بنا دیتا ہے۔ قیمت دو آنہ (۲/)۔

کتاب الشفعہ — از جسٹس ڈاکٹر سید محمود مرحوم۔ قیمت سوا روپیہ (عہ۱)

کتاب الطلاق — از جسٹس ڈاکٹر سید محمود مرحوم۔ قیمت ایک روپیہ۔

الجہاد فی الاسلام — اسلامی جہاد کی حقیقت۔ اسلام کے قوانین جنگ و صلح کی تفصیل۔ دوسرے مذاہب کے قوانین جنگ سے ان کا مقابلہ اور منکرین اسلام کے اعتراض کا قاطع و آخری جواب کہ اسلام زور شمشیر سے پھیلا۔ از مولوی ابوالاعلیٰ مودودی۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳/۸)۔

العروۃ الوثقیٰ — علامہ ابن تیمیہ کے رسالے کا ترجمہ اور واسطہ و وسیلہ کی ضرورت و حقیقت، شفاعت و اسلوب دعا۔ ان مباحث و مسائل کو اہل حدیث کے نقطہ نظر سے بیان کیا گیا ہے قیمت چھ آنہ (۶/)۔

اسلامی قانون فوجداری — از مولانا عبدالباری ندوی قیمت ۴/

القضاء فی الاسلام — طریقہ شہادت و تفصیل مقامات قرآن و حدیث و فقہ کی مستند کتابوں سے احکام و مسائل کا بے مثل ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ طلباء و وکلاء کے لئے بھی مفید ہے۔ از مولانا عبدالسلام ندوی۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

حقائق الاسلام — اسلامی عقائد و مسائل کی فلسفیانہ اور عقلی تشریحیں۔ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات۔ از مفتی انوار الحق صاحب قیمت دو روپیہ (۲/)۔

تاریخ فقہ اسلامی — مصری فاضل خضری کی تصنیف

کا اردو ترجمہ ہر دور کے نقہا پر مکمل تبصرہ جس سے جدید فقہ کی ترتیب میں مدد مل سکتی ہے۔ از مولانا عبدالسلام ندوی قیمت تین روپے آٹھ آنہ (للعہ)۔

رکن دین از مولوی عماد الدین صاحب۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

احکام العیدین	۲؍	احکام الحج	۳؍
احسن المسائل	عہ	مالابد منہ اردو	۴؍
راہ نجات	۲؍	راہ جنت	۳؍

کلام، اسرار شریعت، عقائد

الکلام فلسفۂ حال و جدید اور علم کلام سے اسلامی عقائد کا ثبوت اور ملاحدہ اور منکرین کے دلائل کا رد۔ اور عقائد و مسائل اسلام کی فلسفیانہ تشریح۔ از مولانا شبلی مرحوم قیمت دو روپے (عمہ)۔

علم الکلام اسلامیوں کے علم کلام کی تاریخ اس کی عہد بعہد کی ترقیاں اور [illegible] متکلمین کے نظریات۔ از مولانا شبلی مرحوم قیمت دو روپے (عمہ) [illegible]

اعجاز التنزیل قرآن مجید کے [illegible] [illegible] ثبوت قیمت [illegible]

[illegible]

العقائد از مولانا [illegible] قیمت ایک روپیہ۔

فضائل الاسلام [illegible] اسلام کے [illegible] بہترین کتاب لکھی ہے قیمت [illegible]

مذہب وعقلیات مذہب و عقلیات کے اختلاف نوعیت کو واضح کر کے بتایا گیا ہے کہ عقل و مذہب کے مابین تطبیق سعی لاحاصل ہے۔ کیونکہ عقل اور عقلی علوم نامکمل ہیں۔ از مولانا عبدالباری قیمت ۵؍

القول الاظہر امام ابو علی احمد ابن مسکویہ کی مشہور الفوز الاصغر کا اردو ترجمہ الٰہیات کے مسائل اسلامی اصول کے مطابق اور نہایت صحیح اور دل نشین دلائل کے ساتھ مترجم حکیم محمد حسن فاروقی قیمت مجلد ایک روپیہ (عہ)۔

تقویۃ الایمان بہت ہی مفید کتاب ہے قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

حجۃ اللہ البالغہ دو حصے ۷ روپے

عقائد الاسلام از مولوی عبدالرحمٰن ندوی قیمت تین آنہ (۳؍)۔

حقائق الاسلام از مفتی انوار الحق صاحب قیمت دو روپے (عہ)۔

تصوف

مرآۃ المثنوی حضرت مولانا روم کی وہ لازوال مثنوی جس کو اسلام کی روحانی [illegible] اور حضرات صوفیائے کرام کے [illegible] قرار دیا ہے [illegible] جدید اصول پر [illegible] صاحب [illegible] دیا ہے خواہ [illegible] کتاب سب [illegible]

قیمت [illegible]

سوانح مولانا روم اسلام کے مشہور صوفی اور شاعر حضرت مولانا جلال الدین رومی کی [illegible] اور ان کے تصوف کا [illegible]

علم کلام کے رموز اور مثنوی پر مبسوط تبصرہ از علامہ شبلی مرحوم قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

تصوف اسلام خالص اسلامی تصوف۔ اور قدیم حضرات صوفیا رکے حالات و تصنیفات کا مفصل بیان۔ از مولانا عبدالماجد۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

فیہ ما فیہ ملفوظات مولانا روم، یہ ایک نایاب کتاب تھی۔ مولانا عبدالماجد نے مختلف نسخوں سے مقابلہ کرکے مرتب فرمایا۔ تصوف کیا ہے، اور اس کے فیوض و برکات کیا ہیں۔ اسے سمجھنا ہے تو حضرت مولانا روم کی زبان سے سنئے۔ جو نہ صرف اسلام بلکہ دنیا کے چند مشاہیر معلمین اخلاق میں سے ہیں۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

فتوح الغیب مترجم حضرت غوث اعظم رح کی مشہور کتاب فتوح الغیب کا اردو ترجمہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

قرآنی قصے۔ از علامہ راشد الخیری۔ قیمت عہ/
تعلیم اور قرآن۔ از خواجہ غلام الحسنین ۲/ر

اکسیر ہدایت حضرت امام غزالی کی مشہور کتاب کیمیائے سعادت کا اردو ترجمہ قیمت تین روپے (سے)۔

اولیاء اللہ مولوی عبدالوہاب عندلیب نے اولیاء اللہ کے حالات بہت محنت سے مرتب کئے ہیں۔ قیمت چار آنہ (۴/ر)۔

الاحسان تصوف کی تحقیق میں یہ رسالہ بڑی تلاش کے بعد لکھا گیا ہے قیمت آٹھ آنہ (۸/ر)۔

مجالس حسنہ حضرت خواجہ حسن نظامی نے صوفیانہ حقائق و معارف پر اشارات تحریر فرمائے ہیں۔ جو خود بھی مشہور صوفی ہیں۔ قیمت دس آنہ (۱۰/ر)۔

کائنات بیتی جمادات اور مختلف اشیا اور سیاروں کی زبان سے حقائق و معارف۔ از خواجہ حسن نظامی۔ قیمت ۱۲/ر

خلاصہ تصوف۔ از خواجہ حسن نظامی۔ قیمت ۶/ر
آئینہ خود شناسی ۶/ر۔ آداب المریدین (شیخ محی الدین ابن عربی) قیمت ۳/ر۔ ارشاد الطالبین از قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/ر)۔
لاہوتی ۳/ر۔ اپنی آنکھ اپنی دید ۲/ر
التصوف (مولانا اشرف علی تھانوی) پانچ روپے (صہ/)
تربیت السالک جدید۔ از مولانا اشرف علی چھ روپے آٹھ آنہ (ے/)۔
سراج السالکین اردو ۱۲/ر شفاء العلیل ۶/ر
ضیاء القلوب اردو ۶/ر کشف المحجوب (فارسی) عہ/
اسلامی تصوف عہ/۔ بستان معرفت

تعلیمات اسلامی پر عام کتابیں

اسلام اور عبادت نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کے اصلی مقاصد اور اس کا ثبوت کہ عبادت الٰہی کے ان سے بہتر طریقے ہو نہیں سکتے۔ از ڈاکٹر سعید احمد بریلوی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/ر)۔

اسلام اور عورت اسلام نے عورت کو عام ذلت سے نکال کر جو درجہ دیا اور سوسائٹی میں اسے جو وقعت بخشی اور جو حقوق دیئے اس بحث پر یہ ایک ایسی پرمغز اور دلکش کتاب ہے کہ اپنا جواب نہیں رکھتی۔ یورپ زدہ حامیان حقوق نسواں کی اس سے آنکھیں کھل جاتی ہیں کہ اللہ اکبر

علمی کتب خانہ

تاریخ و تنقید ادب

ہندوستان میں تذکرہ نویسی کا رواج بہت قدیم زمانے سے چلا آتا ہے، ابتدائی تذکرہ فارسی گویان ایران کے حالات پر مشتمل ہوتے تھے جس کی پہلی مثال حبیب السیر ہے۔ جو دو جلدوں میں میر اخوند نے ۹۲۷ھ میں ترتیب دی، جس میں تقریباً پانسو شعراء کا حال درج ہے۔

طبقات اکبری مولفہ ۱۰۰۲ھ، بادشاہ نامہ جلد سوم، عمل صالح موسوم بہ شاہجہاں نامہ مولفہ ۱۰۷۰ھ وغیرہ بھی اسی قسم کے تذکرے ہیں۔

ڈ تاسی کی تحقیق کے بموجب شعرائے اردو کا سب سے پہلا تذکرہ تذکرہ بے جگر ہے جس کا سنہ تصنیف ۱۱۵۵ھ سے قبل ہی بتایا جاتا ہے۔

مطبوعہ صورت میں اردو زبان کی تاریخ پر سب سے پہلے ڈاکٹر گلکرسٹ نے روشنی ڈالی ہے اور اپنی گرامر کے ابتدائی حصہ کو اسی کے لئے وقف کر دیا۔ جو شاید ۱۷۹۶ء میں شائع ہوئی ہے۔ اردو کے ابتدائی تذکروں میں میر، گردیزی، قائم اور قتیل نے تذکرہ شعراء اردو بہت مشہور ہیں۔ جو ۱۱۶۵ھ کی تالیف کہے جاتے ہیں۔ ان سب میں میر تقی میر کے تذکرہ نکات الشعراء کو اولیت حاصل ہے جس کے بعد کثرت سے تذکرے لکھے گئے۔ اور اس وقت تک ان تمام تذکروں کی تعداد دو سو کے قریب پہنچ چکی ہے لیکن ایسی کتاب جس میں اردو نثر اور نظم دونوں کے ارتقا پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی ہو بہت زیادہ زمانہ کی پیداوار نہیں ہے۔

محمد حسین آزاد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اردو زبان کے دونوں پہلوؤں پر قلم اٹھایا اور کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہوئے۔ گویا آب حیات اردو زبان کی پہلی تاریخ ہے جس کا سنہ تصنیف ۱۸۸۰ء ہے۔ سیر المصنفین، شعر الہند، گل رعنا، تاریخ ادب اردو، سکسینہ مترجمہ مرزا عسکری اسی قبیل کی مفید کتابیں ہیں۔ جو جدید اصولوں پر لکھی گئی ہیں۔ اس سلسلہ کی ایک ۔۔۔ اور فرانسیسی مستشرق گارساں دتاسی کے خطبات کا ترجمہ ہے جو اس نے ۱۸۵۰ء سے ۱۸۷۷ء تک ۔۔۔ دیئے۔ اور اب انجمن ترقی اردو کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔

اردو میں تنقید نگاری کی ابتدا مولانا حالی نے مقدمہ شعر و شاعری لکھ کر کی۔ یہ مقدمہ شعر و شاعری کو اگر اردو کی تنقید کا ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ مولانا حالی کے دوش بدوش مولانا شبلی نے بھی اس فن کو عروج کمال پر پہنچا دیا [illegible] مولوی عبدالحق وغیرہ ہیں [illegible] ڈاکٹر سید عابد سائنس [illegible] تنقید اور تنقید اور مقالات لکھ کر ادب اردو میں بیش بہا اضافہ کیا۔

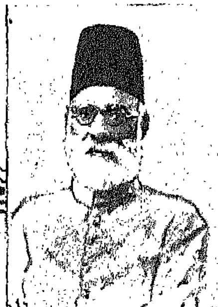
ناقدین



مولوی وحیدالدین سلیم



پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی



مولوی عبدالحق



سید محی الدین قادری زور



عبدالقادر سروری

SAMI-39.

ناقدین حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی مرتبہ سید زوّار حسین

علمی کتب خانہ

تاریخ و تنقید ادب

ہندوستان میں تذکرہ نویسی کا رواج بہت قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے۔ ابتدائی تذکرہ فارسی گویان ایران کے حالات پر مشتمل ہوتے تھے جن کی پہلی مثال حبیب السیر ہے۔ جو دو جلدوں میں میر اخوند نے ۹۳۲ھ میں ترتیب دی۔ جس میں تقریباً پانسو شعراء کا حال درج ہے۔ طبقات اکبری مولفہ ۱۰۰۲ھ، بادشاہ نامہ جلد سوم، عمل صالح موسوم بہ شاہجہاں نامہ مولفہ ۱۰۷۰ھ وغیرہ بھی اسی قسم کے تذکرے ہیں۔

ڈاسی کی تحقیق کے بموجب شعرائے اردو کا سب سے پہلا تذکرہ تذکرہ بے جگر ہے جس کا سنہ تصنیف ۱۱۵۵ھ سے قبل ہی بتایا جاتا ہے۔ سب سے پہلے ڈاکٹر گلکرسٹ نے روشنی ڈالی ہے اور اپنی مطبوعہ صورت میں اردو زبان کی تاریخ پر [illegible] اردو کے ابتدائی تذکرہ [illegible] گرامر کے ابتدائی حصہ کو [illegible] کے لئے وقف کر دیا۔ جو شاید ۱۸۰۳ء میں شائع ہوئی ہے۔ اردو کے ابتدائی تذکرے جو ۱۲۰۰ھ کی تالیف کہے جاتے ہیں ان میں میر گردیزی، قائم اور [illegible] نے تذکرہ شعراء اردو بہت مشہور ہیں۔ اور اس سب میں میر تقی میر کے تذکرہ نکات الشعراء کو اولیت حاصل ہے جس کے بعد کثرت سے تذکرے لکھے گئے۔ اور اس وقت تک ان تمام تذکروں کی تعداد دو سو کے قریب پہنچ چکی ہے لیکن ایسی کتاب جس میں اردو نثر اور نظم دونوں کے ارتقا پر تاریخی حیثیت سے روشنی ڈالی ہو بہت زیادہ زمانہ کی پیداوار نہیں ہے۔

محمد حسین آزاد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اردو زبان کے دونوں پہلوؤں پر قلم اٹھایا اور کامیابی کے ساتھ [illegible] جس کا سنہ تصنیف ۱۸۸۰ء ہے۔ میر المصنفین [illegible] آب حیات اردو زبان کی پہلی تاریخ ہے [illegible] جو جدید اصولوں پر [illegible] مرزا عسکری [illegible] کی تاریخ ادب اردو [illegible] ڈاسی کے خطبات کا ترجمہ [illegible]

[illegible] شائع ہو گئے ہیں۔

[illegible] اردو کی [illegible] مقدمہ شعر و شاعری [illegible] شعر و شاعری کو [illegible] مولانا حالی نے مقدمہ شعر و شاعری لکھ کر [illegible] مولانا شبلی نے بھی اس فن کو [illegible] مولانا حالی کے [illegible] مولوی عبدالحق وغیرہ [illegible] قابل ستائش [illegible] بیش بہا اضافہ کیا [illegible]

[illegible]

علمی کتب خانہ اردو بازار جامع مسجد دہلی

[illegible] مکتبہ [illegible] کتاب گھر [illegible]

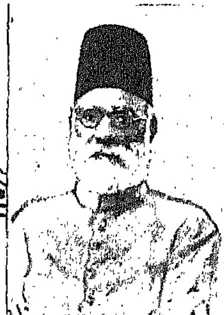
ناقدین



مولوی وحیدالدین سلیم



پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی



مولوی عبدالحق



سید محی الدین قادری زور



عبدالقادر سروری

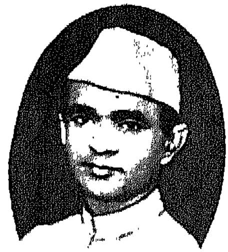
SAMI.39.

ناقدین — حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی — مرتبہ سید زوار حسین

مترجمین



مولوی عنایت اللہ



سید عابد حسین



سید علی بلگرامی



مولوی خلیل الرحمن



مرزا محمد عسکری



مولانا عبدالحق دہلوی



پنڈت رتن ناتھہ سرشار

مولوی عبدالحق صاحب

وطن مالوف ہاپوڑ ضلع میرٹھ ہے۔ ایم اے، او کالج کے ابتدائی دور کے گریجویٹوں میں سے ہیں (خواجہ غلام الثقلین مرحوم اور ڈاکٹر ضیاء الدین آپکے ہم جماعتوں میں سے ہیں) زمانہ طالبعلمی سے ہی آپ کو مضمون نگاری کا شوق ہے۔ اس سلسلہ میں کالج کی طرف سے بہترین مضمون نگاری کے صلہ میں سیڈن وائسرائے میڈل بھی آپ کو عطا ہوا تھا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر آپ حیدرآباد تشریف لے گئے۔ عرصہ تک انسپکٹر مدارس کی خدمات انجام دیتے رہے۔ پھر اورنگ آباد عثمانیہ کالج کے پرنسپل ہوگئے، وہیں آپ نے آنریری سکرٹری کی حیثیت سے مشہور انجمن ترقی اردو کی بنیاد دہلی کو استوار کیا۔ اور رابعہ درانی کے مقبرہ کی از سر نو تشکیل کرا کر اس میں انجمن کا دفتر قائم کیا۔ انجمن نے جو خدمات اردو کی اس وقت تک انجام دی ہیں وہ ارباب علم و فن سے پوشیدہ نہیں ہیں جس طرح یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ کپڑا تراشنے میں قینچی کے کون سے پھل نے کتنا کام کیا۔ اسی طرح اس بات کا اندازہ لگانا دشوار ہے کہ انجمن ترقی اردو اور مولوی عبدالحق صاحب مدظلہٗ کی خدمات اردو کی ترقی میں الگ الگ کس قدر ہیں۔ مولانا کو مقدمہ نویسی اور تنقید نگاری میں کمال حاصل ہے۔ اس وقت تک جس قدر کتابیں انجمن سے شائع ہوئی ہیں اُن سب میں خواہ وہ کسی موضوع پر ہوں مولوی صاحب کا مقدمہ ضرور شامل ہے۔ جو علیحدہ ایک کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ انجمن کا رسالہ "اردو" بھی آپ ہی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ رسالہ اردو کے معیار کے متعلق کچھ کہنا گویا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ اب انجمن ترقی اردو کا دفتر نئی دہلی میں آگیا ہے۔

مولوی صاحب تحریر میں مولانا حالی کے متبع ہیں۔ لیکن مولوی صاحب کی تحریریں زیادہ شگفتہ اور عبارت رنگین ہوتی ہے، ایک عرصہ تک مولوی صاحب عثمانیہ یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر رہے۔ یونیورسٹی کے طلبہ میں تحقیق و تنقید کا شوق پیدا کرنے میں مولوی وحید الدین سلیم اور مولوی عبدالحق صاحب کی کوششوں کو بڑا دخل ہے۔ موصوف کو عمر خضر عطا فرمائے کیونکہ

"گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے"

آپ کی تصویر محمد الیاس نجیبی (قرول باغ دہلی) نے مرحمت فرمائی۔ مولوی صاحب کے مختصر حالات حیدرآباد سے منگائے گئے مگر آ نہ سکے

پڑے ہیں ان کو اس کتاب میں نہایت محنت اور قابلیت سے واضح کیا گیا ہے۔ پوری کتاب عالمانہ تحقیق اور تنقید کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

مرحوم دہلی کالج
مؤلفہ مولوی عبدالحق۔ اس میں دہلی کالج کی تاریخ، نصاب تعلیم، تدریجی ترقی اور اس کے اساتذہ اور بعض طلبہ کے حالات درج ہیں۔ نیز اردو تالیفات و تراجم وغیرہ پر بہت تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)

چند ہم عصر
مولانا کے مضامین جو اپنے بعض ہم عصروں کی وفات پر تحریر فرمائے۔ قیمت عہ

قواعد اردو
اردو صرف و نحو پر ایک مستند کتاب۔ آخر میں عروض پر ایک مفید ضمیمہ۔ قیمت دو روپیہ (عہ)۔

مقدمات عبدالحق
آپ نے اس وقت تک جس قدر مقدمات تحریر فرمائے ہیں ان سب کو مرتب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ قیمت حصہ اول تین روپے (عہ) حصہ دوم دو روپے (عہ)۔

تنقیدات عبدالحق
مولوی عبدالحق صاحب کی اہم تنقیدات جو انھوں نے اردو میں وقتاً فوقتاً تفصیل سے لکھیں۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

مندرجہ ذیل کتابوں میں مولوی صاحب کے عالمانہ مقدمات شامل ہیں

سب رس
از ملا وجہی مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد چار روپے، غیر مجلد ساڑھے تین روپے (عہ)۔

باغ و بہار
میر امن دہلوی مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد دو روپے آٹھ آنہ (عہ)، غیر مجلد دو روپے (عہ)۔

انتخاب کلام میر
میر تقی میر مع مقدمہ مولانا عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد ڈھائی روپے (عہ)۔

تذکرہ ریختہ گویاں
مؤلفہ سید فتح علی حسینی گردیزی۔ مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد سوا روپیہ، غیر مجلد ۱۴ آنے

مخزن شعراء
مؤلفہ قاضی نور الدین فائق۔ مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (عہ)، غیر مجلد ۱۴ آنے

تذکرہ ہندی
از مصحفی مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد دو روپے (عہ)، غیر مجلد ایک روپیہ دس آنہ (عہ)۔

ریاض الفصحا
از مصحفی مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد ڈھائی روپے (عہ)، غیر مجلد دو روپے۔

عقد ثریا
از مصحفی مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت غیر مجلد ۲ ...

گلزار ابراہیم
مؤلفہ نواب علی ابراہیم خاں خلیل۔ مرتبہ سید محی الدین زور، مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد ڈھائی روپے (عہ)، غیر مجلد دو روپے (عہ)۔

مخزن نکات
مصنفہ شیخ محمد قیام الدین قائم چاندپوری مع مقدمہ مولانا عبدالحق صاحب۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

ذکر میر
خود نوشت سوانح عمری مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت مجلد دو روپے

داستان رانی کیتکی
مصنفہ سید انشاء مع دیباچہ مولوی عبدالحق ...

مولوی وحید الدین سلیم پانی پتی

پیدائش ۱۸۶۵ء　　وفات ۱۹۲۸ء

وحید الدین نام سلیم تخلص ۱۸۶۵ء میں بمقام پانی پت پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی اس کے بعد ۱۸۸۲ء میں بورڈ اسکول پانی پت سے مڈل پاس کیا۔ اور تمام پنجاب میں اول رہے۔

۱۸۸۲ء میں اورینٹل کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ اور منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸۹۴ء میں مولانا حالی اپنے ساتھ علی گڈھ لے گئے اور سرسید سے ان کی سفارش کی۔ اور انہوں نے اپنا لٹریری سکریٹری بنا لیا، سرسید کی تصانیف میں انہوں نے بہت مدد دی۔ عربی کتابوں سے حوالجات اور اقتباسات چھانٹنا ان کا خاص کام تھا۔ سرسید کے انتقال کے بعد "معارف" کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا۔ جو اس زمانہ کا بلند پایہ مجلہ شمار کیا جاتا تھا جولائی ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۲ء تک جاری رہا۔ ۱۹۰۳ء میں حالی پریس کے نام سے ایک چھاپہ خانہ جاری کیا۔ اور مطبور بزرگ کے سب سے پہلے "مضامین حالی" شائع کئے۔ انیسویں صدی کے مشہور اخبار علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ کے نائب مدیر کے فرائض بھی عرصہ تک انجام دیتے رہے "مسلم گزٹ" لکھنؤ اور "زمیندار" کے ایڈیٹر بھی رہے۔

۱۹۱۹ء میں حیدرآباد سر اکبر حیدری اور مولوی عبدالحق صاحب کی تحریک سے گئے۔ آپ عثمانیہ یونیورسٹی میں ادب اردو کے پروفیسر تھے۔ اور بقیہ عمر درس و تدریس میں گذار دی۔ جولائی ۱۹۲۸ء میں ملیح آباد میں انتقال ہوا۔

اردو کے نشاۃ الثانیہ میں مولوی وحید الدین سلیم کا بھی بڑا حصہ ہے۔ سلیم کا کارنامہ "وضع اصطلاحات علمیہ" ہے، آپ شاعر بھی تھے، اور انشا پرداز بھی۔ آپ کی تحریریں بے لوث اور ذاتی خیالات کا صحیح آئینہ ہیں۔ اسلوب بیان ایک حد تک مولانا حالی سے مشابہ ہے۔ لیکن طرز تحریر میں سادگی اور سنجیدگی کے ساتھ ایک جوش اور ولولہ بھی پایا جاتا ہے۔ آپ کا کلام "افکار سلیم" کے نام سے ابھی شائع ہوا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی

آپ کے بزرگ خطۂ جنت نظیر کشمیر سے بادشاہ فرخ سیر کے عہد میں دہلی آئے، چونکہ فارسی میں طاق لسان و سبان میں کامل تھے، سلطنت کے مرکزی دفاتر میں عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز ہوگئے۔ آپ کے والد پنڈت کنھیالال راجہ بھرت پور سنگھ کے عہد میں نابھہ میں افسر پولیس تھے، کیفی صاحب کی ولادت ۱۳ دسمبر ۱۸۶۶ء کو بمقام دہلی ہوئی۔ صغیر سن تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ان کی تعلیم و تربیت دہلی میں ہوئی۔ بازار سیتارام میں رہتے تھے، آپ کی فارسی کی تکمیل اپنے نانا صاحب سے ہوئی۔ جو اس زبان کے جید فاضل تھے، اور انگریزی کی تعلیم سینٹ اسٹیفن کالج دہلی میں پائی۔

شاعری کا مذاق آپ نے اپنے ایک بزرگ پنڈت نرائن داس ضمیر دہلوی سے ورثہ میں پایا۔ شاعری کی ابتدا اس زمانہ کے مذاق اور رواج کے مطابق غزل سے ہوئی۔ مگر خود آپ کے قول کے مطابق یہ رنگ پختہ نہ ہونے پایا تھا کہ اسے ترک کر دیا۔ اس کا باعث اول تو زمانہ کی رفتار اور پسند عام سے اور دوسرے حضرت آزاد مرحوم و خواجہ حالی مغفور کی صحبتوں اور ادب مغربی کا اثر کہنا چاہیے، نیچرل شاعری کے رنگ میں جناب کیفی نے ایک مدت یہ دا ملی کی کہ خشک موضوع میں رنگین بیانی کی چاشنی آمیزی کی۔

علامہ کیفی فارسی اور انگریزی کے فاضل اجل ہیں۔ ہندی کے پورے ماہر۔ عربی اور سنسکرت بھی جانتے ہیں۔ ستمبر ۱۹۲۳ء میں آپ اردو کے متعلق ایک کانفرنس میں حیدرآباد بلائے گئے، جو حضور نظام کے حکم سے منعقد ہوئی تھی۔ اس میں آپ نے ایک نہایت عالمانہ لیکچر مبادیات فصاحت کے موضوع پر عثمانیہ یونیورسٹی میں دیا۔ کیفی صاحب نے ۱۹۱۵ء میں یورپ کا سفر کیا۔ اور وہاں اکثر علماء اور ادیبوں سے ملاقات کی۔

پنڈت برجموہن کیفی اس زمانہ کی یادگار ہیں جبکہ ہندوستان اور خصوصاً دہلی کے ہندو مسلمان بھائی بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے، ایک مذاق، ایک رنگ اور ایک زبان تھی۔ اردو کے پرانے مذاق اور اہل قلم حضرات میں سے ہیں، آپ شاعر بھی ہیں، نثار بھی، اردو لسانیات کے مختلف موضوعات پر آپ کے بیشتر مضامین اردو رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ جن کا ایک مجموعہ "منشورات" کے نام سے شائع بھی ہو گیا ہے۔ نیت، راما وغیرہ ناول بھی آپ کے زور قلم کا نتیجہ ہیں۔ آپ کی زبان ٹکسالی دہلی کی زبان ہے۔ آپ کی تصانیف میں صحت فکر اور صحت بیان دونوں پائے جاتے ہیں۔

پنڈت جی بڑے علم دوست اور سخن شناس بزرگ ہیں۔ ملازمت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر آپ اپنا سارا وقت اردو کی خدمت میں صرف کرتے ہیں۔ آجکل آپ لائل پور میں مقیم ہیں۔

میں پنڈت جی کا تہ دل سے شکر گذار ہوں کہ آپ نے اپنے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی۔

منشورات | پنڈت صاحب موصوف کے علمی اور ادبی لیکچروں اور مضامین کا وہ مجموعہ ہے جس کی علمی طبقہ میں بہت مقبولیت ہوئی قیمت مجلد ۲ (کورس میں داخل ہے)

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ

ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی (لندن) ۲۰ رمضان ۱۳۲۳ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم دارالعلوم اور کلیہ بلدہ میں ختم کرکے جامعہ عثمانیہ سے اکیس سال کی عمر میں بی۔ اے پاس کیا۔ ۱۹۲۷ء میں ایم۔ اے کی ڈگری بھی امتیاز کے ساتھ حاصل کی اور جامعہ میں اول آئے امتیازی کامیابیوں اور علمی دلچسپیوں کی بنا پر آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے سرکاری وظیفہ عطا ہوا۔ چنانچہ اگست ۱۹۲۷ء ہی میں یورپ روانہ ہوگئے وہاں آپ نے آریائی زبانوں کی لسانی تحقیقات کی جس میں خاص اردو زبان پر کام کیا۔ اسی سلسلہ میں ۱۹۲۹ء میں لندن یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۳۰ء میں آپ یورپ سے واپس تشریف لائے اور جامعہ عثمانیہ میں اردو کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ کی کتاب "روح تنقید" فن تنقید پر اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے، جو ۱۹۲۵ء میں شائع ہوئی۔ جب کہ مصنف نے بی۔ اے کا امتحان بھی نہیں دیا تھا۔

آپ موجودہ عہد کے بلند پایہ ادیب اور پرقلم انشا پرداز ہیں۔ ملک کے اردو داں نوجوان طبقہ نے ادبی، تحقیقی، تنقیدی جس قدر خدمات انجام دی ہیں آپ ان سب میں پیش پیش ہیں۔ ایک درجن سے زائد مستند و مفید تصانیف کے مالک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے بہت تھوڑے عرصہ میں اردو کے مایۂ ناز انشا پردازوں کی صف اول میں جگہ حاصل کرلی ہے اور لطف یہ ہے کہ ایک ادیب و انشا پرداز ہونے کے ساتھ ساتھ آپ شاعر اور افسانہ نویس بھی ہیں۔ گویا اردو زبان کے رشتہ پر آپ کا سکہ رواں ہے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

(متعدد خطوط کے بعد آپ کے مختصر حالات اور تصویر موصول ہوئی، میں ڈاکٹر صاحب کا بیحد ممنون ہوں کہ آپ نے حضرت تجلیؔ مانک پوری مدظلہٗ کی تصویر مرحمت فرمائی)۔

تصانیف سید محی الدین قادری زورؔ

روحِ تنقید

فن تنقید پر اردو ادب کی واحد مستند کتاب جو مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب میں داخل ہے ۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ۱۲)

تنقیدی مقالات

روحِ تنقید کا دوسرا حصہ اردو کے بہترین ادبی کارناموں پر بلند پایہ تنقیدیں ۔ قیمت تین روپے چار آنہ

اردو شہ پارے

آغاز اردو سے ولی دکنی تک کے اردو ادب (نظم و نثر) کا محققانہ تذکرہ مع نمونہ کلام (قدیم شعرا اور قدردانانِ اردو کی نایاب تصاویر ۔ بڑی تقطیع ۔ قیمت چھ روپے چار آنہ (عہ۶)

اردو کے اسالیبِ بیان

اردو نثر نگاری کی تاریخ انشا پردازوں کی نثر کے اسلوب اور ان کی خصوصیات پر تبصرہ ۔ جدید اردو نثر کے رجحانات اور مستقبل کے متعلق مشورے

قیمت سوا روپیہ (عہ۱)

ہندوستانی لسانیات

اردو زبان کا لسانی تجزیہ بشرح اپنے فن میں اردو کی پہلی کتاب ۔ اردو ہندی جھگڑے کی تاریخ ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے

فنِ انشا پردازی

مضمون نگاری اور انشا پردازی کے راز اور فن تحریر میں کامیابی کے عملی طریقے ۔ انشا پردازی میں کامیابی حاصل کرنے کے وسائل ۔ قیمت سوا روپیہ

ہندوستانی صوتیات

اردو زبان (انگریزی میں) اردو زبان کا صوتی تجزیہ و تشریح جدید ترین عملی صوتیاتی آلوں اور تجربوں

محمود غزنوی کی بزمِ ادب

غزنین کے فارسی شاعروں اور وہاں کی ادبی و علمی چہل پہل کا مبسوط تذکرہ ۔ دونوں کے نتائج کے بہتر نمونے ۔ قیمت دو روپیہ چار آنہ

قیمت ایک روپیہ (عہ)

عہدِ عثمانی میں اردو کی ترقی

گذشتہ ربع صدی میں اردو ادب میں جو ترقیاں ہوئی ہیں ان کا مفید اور مکمل تذکرہ ، جامعہ عثمانیہ کی مستند تاریخ ، حیدرآباد کے چند خدمت گذارانِ اردو کی خدمات پر تبصرہ ۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ۱)

طلسمِ تقدیر

زوالِ گولکنڈہ کے وقت کا نیم تاریخی افسانہ قیمت آٹھ آنہ

سیرِ گولکنڈہ

۱۶ افسانے ۔ ۱۲ تصویریں گولکنڈہ کی زندگی کے مختلف پہلو افسانوں کی شکل میں قطب شاہیوں کی مختصر تاریخ

قیمت پندرہ آنہ (۱۵/)

گولکنڈہ کے ہیرے

۱۰ افسانے ۔ ۸ تصویریں سیرِ گولکنڈہ کا دوسرا حصہ گولکنڈہ کے آخری دور کے متعلق نیم تاریخی افسانے

قیمت بارہ آنہ (۱۲/)

ادبی تحقیق

ڈاکٹر صاحب نے کئی کتابیں مرتب کی ہیں جن میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں

مرقعِ سخن

(جلد اول) دکن کے پچیس (۲۵) شعرائے دورۂ صفیہ کا باتصویر تذکرہ ہے

قیمت پانچ روپے (صہ) -

جلد دوم مرقع سخن کا دوسرا حصہ جس میں پچاس شعرائے دورِ آصفیہ کا باتصویر تذکرہ ہے - قیمت پانچ روپے (صہ) -

فیض سخن میر شمس الدین محمد فیض اردو شاعری کے مسلم الثبوت استاد تھے، ڈاکٹر سید محی الدین زورؔ نے حضرت فیض کے کلام کا انتخاب شائع کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ان کا ایک مقدمہ بھی ہے قیمت بارہ آنہ (۱۲/) -

کیف سخن حضرت کیفی ایک بوقلموں طبیعت کے سخن گو ہیں۔ ڈاکٹر زورؔ نے کیف سخن کے نام سے ان کے کلام کا انتخاب ایک معلومات آفریں مقدمہ کے ساتھ شائع کیا ہے - قیمت بارہ آنہ (۱۲/) -

متاعِ سخن نواب عزیز جنگ بہادر فصیح الملک داغ کے شاگرد اور حیدرآباد کے ایک پختہ مشق شاعر ہیں - ڈاکٹر زورؔ نے ان کے حالات اور ان کی شاعری پر تبصرہ کے ساتھ ان کے کلام کا لطیف انتخاب پیش کیا ہے قیمت بارہ آنہ (۱۲/) -

پروفیسر عبدالقادر سروری

ولادت بمقام حیدرآباد دکن ماہ صفر ۱۳۲۱ھ - ابتدائی تعلیم مدرسہ منصبداران مرحوم مدرسہ فوقانیہ مفید الانام اور مدرسہ فوقانیہ بلدہ میں ہوئی ۱۳۳۸ھ میں ایم - اے اور ایل - ایل - بی کے امتحانات ایک ساتھ دیئے، بہ امتیاز کامیاب ہوئے - اور ۱۳۴۵ھ سے جامعہ عثمانیہ میں مددگار پروفیسر اردو کی خدمت پر مامور ہیں -

پندرہ سولہ برس کی عمر سے ادبی دلچسپی کا نشو ونما ہونے لگا - پہلے پہل رسالوں اور اخباروں میں مضامین شائع ہوتے رہے، فن افسانہ، شعری تنقید اور تاریخ ادب اردو سے خاص دلچسپی ہے۔

آپ نے جدید اردو شاعری لکھ کر ادب اردو میں خاص اضافہ کیا ہے -

(آپ کے مختصر حالات اور تصویر موصول ہوئی، اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں)

تصانیف عبدالقادر صاحب سروری

جدید اردو شاعری حالی مرحوم سے لے کر موجودہ عہد تک اردو شاعری کے مختلف دبستانوں کی مفصل تاریخ، شعراء کے حالات اور تصاویر - قیمت مجلد تین روپے (سے) -

دنیائے افسانہ فن افسانہ نگاری کے اصول اور مبادی اور اردو افسانوں کی مختصر تاریخ - قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/) -

کردار اور افسانہ افسانوں میں کردار پیدا کرنے کے اصول - ان کی اہمیت، نوعیت وغیرہ پر اردو کی واحد کتاب قیمت عہ -

ملنے کا پتہ - حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد - دہلی

لالہ سری رام دہلوی

لالہ سری رام ایم۔ اے دہلی کے ایک مشہور خاندان سے تھے، جس کا سلسلہ اکبر کے وزیر ٹوڈرمل سے ملتا ہے۔ ان کے بزرگ سلاطین مغلیہ کے عہد میں معزز عہدوں پر ممتاز تھے، آپ کے والد آنریبل رائے بہادر مدن گوپال تھے۔ لالہ سری رام ۱۸۷۵ء میں دہلی میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم دہلی میں حاصل کر کے اپنے والد کے ساتھ لاہور چلے گئے، جہاں منصفی کا امتحان پاس کر کے منصف ہو گئے، چند سال منصفی کی۔ ۱۹۰۹ء میں مستعفی ہو گئے۔ بقیہ عمر علمی مشاغل میں صرف کی۔ آپ نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔

لالہ صاحب تذکرہ ہزار داستان المعروف "خمخانۂ جاوید" کے مصنف ہیں۔ اس تذکرہ کی چار ضخیم جلدیں شائع ہوئی تھیں، اس کی ترتیب میں انہوں نے بے حد محنت کی اور بے انتہا روپیہ خرچ کیا۔ اس تذکرہ کو اگر نظر اردو کی "انسائیکلوپیڈیا" اور "قاموس الاعظم" کہیں تو بیجا نہیں، اس کے ذریعہ سینکڑوں گمنام شاعر روشناس ہوئے۔ انداز بیان اس قدر مہذب اور سنجیدہ ہے کہ اچھوں کا تو ذکر ہی کیا، بُروں کو بھی بُرا نہیں کہا۔ فاضل مصنف نے نہایت محنت سے ہر شاعر کے بہترین اشعار انتخاب کئے ہیں، عبارت نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے۔ "خمخانۂ جاوید" کی صرف چار جلدیں ہی شائع ہونے پائی تھیں کہ فاضل مصنف کا انتقال ہوگیا۔ افسوس "خمخانۂ جاوید" اب نایاب ہے۔ پہلی جلد تو ان کی زندگی ہی میں ختم ہوگئی تھی۔ بقیہ جلدیں بھی دوبارہ شائع نہ ہوئیں۔ اس کتاب کے نہ ملنے سے ایک بہت بڑی کمی ہے۔ ہمارے یہاں حصہ دوم سوم اور چہارم کی چند جلدیں محفوظ ہیں۔

مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی

نصیر الدین صاحب ہاشمی کا خاندان ان خاندانوں میں سے ایک ہے جنہوں نے عرب کے جنوبی ہند کے سواحل پر تبلیغ اسلام اور تجارت کی غرض سے شمالی ہند میں اسلامی فاتحوں سے پہلے آئے تھے، بیجاپور کی عادل شاہی سلطنت میں اس خاندان کے افراد اعلیٰ مناصب پر فائز رہے۔

ہاشمی صاحب کی پیدائش ۱۸۹۵ء میں بمقام حیدرآباد ہوئی۔ ابتدائی خانگی تعلیم کے بعد حیدرآباد کے

قدیم مشہور مدرسے دارالعلوم میں تعلیم پائی۔ اس کے بعد مدراس یونیورسٹی سے منشی فاضل میں کامیابی حاصل کی ۱۹۲۳ء میں پہلی تصنیف "دکن میں اردو" شائع کی۔ ۱۹۲۳ء میں سرکار آصفیہ نے "دکن میں اردو" کی تالیف کے صلہ میں ان کو ایک سال کے لئے یورپ بھیجا جہاں انہوں نے دکنی ادبیات کے متعلق مواد فراہم کرنے کے علاوہ وہاں کی اردو کیٹلاگ کی تصحیح بھی کی۔ ۱۹۳۱ء میں سلطنت آصفیہ کے دفتر دیوانی ومال (ہسٹاریکل ریکارڈ آفس) میں ملازم ہوئے، اس وقت نائب مددگار ناظم ہیں۔

دکن میں اردو اور یورپ میں دکنی مخطوطات کے نامور مصنف اور اردو کے نوجوان ادیب وانشاپرداز ہیں۔ دفتری زندگی جس قدر بے کیف اور خشک ہوتی ہے اس کا اندازہ خود وہی حضرات کرسکتے ہیں جو اس صحرائے بے آب وگیاہ میں رہ نورد ہیں۔ باوجود اس بے کیفی وخشکی کے ہاشمی صاحب علمی تحقیق اور ادبی خدمات میں مشغول رہتے ہیں ؛

دکن میں اردو جنوبی ہند میں اردو کی ابتدا اور اس کی ترقی کی ایک مبسوط تاریخ۔ قیمت مجلد ساڑھے تین روپے (للعہ)۔

یورپ میں دکنی مخطوطات اس کتاب میں ان دکنی مخطوطات کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے جو انگلستان۔ پیرس وغیرہ کے کتب خانوں میں موجود ہیں، قدیم دکنی مصنفین کے حالات نمونۂ کلام کے ساتھ مختلف نسخوں کے اختلافات بھی پیش کئے گئے ہیں، تاریخ دکن کی اہمیت اور اس حقیقت کے لحاظ سے کہ زبان اردو کا تعلق دکن سے قدیم تر تعلق ہے، یہ کتاب اس درجہ مفید اور اہم ہے کہ اردو لٹریچر کا کوئی محقق اسے نظرانداز نہیں کرسکتا۔ مشاہیر یورپ اور ہندوستان نے عمدہ آرا کا اظہار فرمایا ہے۔ قیمت چار روپے (للعہ)۔

حضرت امجد کی شاعری۔ قیمت ۱۲ار

مکتوبات امجد　　"　　۱۲ار

سلاطین دکن کی اردو شاعری (زیر طبع)۔

ذکر نبی　　"　　۱۲ار

خواتین عہد عثمانی　　"　　عہ

رہبر سفر یورپ　　"　　۱۲ار

تاریخ ادب

تاریخ ادب اردو۔ مترجمہ مرزا محمد عسکری صفحہ ۸ پر دیکھیے

اردو شہ پارے، از ڈاکٹر محی الدین زور صفحہ ۲۰ پر دیکھیے

دکن میں اردو　　"　　"　　صفحہ ۴۷ پر دیکھیے

عہد عثمانی میں اردو کی ترقی　　"　　صفحہ ۵۸ پر

مرحوم دہلی کالج۔ از مولانا عبدالحق صاحب صفحہ ۶۶ پر

اردو کی نشو ونما　　"　　"　　صفحہ ۶۵ پر

جدید اردو شاعری از عبدالقادر صاحب صفحہ ۷۱ پر

آبحیات۔ از مولانا محمد حسین آزاد صفحہ ۳۵ پر دیکھیے

شعر العجم۔ از مولانا شبلی صفحہ ۳۹ پر

سلطان محمود غزنوی کی بزم ادب صفحہ ۵۰ پر

مرہٹی زبان پر فارسی کا اثر مولانا عبدالحق صفحہ ۲۵ پر

اردو کے اسالیب بیان۔ از زور صاحب صفحہ ۵۰ پر

تاریخ نظم ونثر اردو زبان اور اس کی اصل، ادب اردو کی ترقی کے

ابتدائی دور، اردو شاعری عام خصوصیات، قدیم شعرائے دکن، اساتذۂ دہلی، طبقۂ متقدمین، متوسطین و متاخرین، اساتذۂ لکھنؤ، مرثیہ اور مرثیہ گو، نظیر اکبرآبادی، شاہ نصیر دہلوی، دربار رام پور و حیدرآباد، جدید اردو شاعری وغیرہ مختلف ابواب کے تحت بہت سے ذیلی عنوانات۔ مفید و کارآمد معلومات کا ذخیرہ، بڑا سائز طباعت عمدہ قیمت صرف دو روپے (عہ)۔

مختصر تاریخ ادب اردو

مصنفہ سید اعجاز حسین صاحب ایم۔ اے لیکچرار شعبۂ اردو الہ آباد یونیورسٹی۔ اردو زبان کے عروج اور ارتقائے مختلف نظریے اور ہر مصنف کے حالات زندگی اور ان کی امتیازی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

تاریخ ادبیات ایران

فارسی زبان کی ابتدا اور ترقیات اور فارسی ادب کی تاریخ پر مستند تصنیف، مشہور مستشرق پروفیسر براؤن کی مشہور کتاب کا ترجمہ۔ قیمت غیر مجلد چار روپے (للعہ) مجلد چار روپے آٹھ آنہ (للعہ)۔

اردو سے ہندؤوں کا تعلق

مولانا شرر مرحوم کا ایک جامع و مفید رسالہ۔ قیمت صرف چار آنہ (۴ر)۔

ادبیات ایران نو

مؤلفہ مولوی محمد طاہر فاروقی ایم۔ اے۔ مسیحِ کمال، منشی کامل۔ عالم فاضل ایچ۔ پی۔ واسطہ دور جدید۔ انقلاب۔ اور شعر و ادبیت کا دور کہا جاتا ہے اور اس دور میں قومی، ملکی اور اصلاحی نظموں کا باب پیدا کیا گیا۔ جو نویں صدی سے انیسویں صدی تک نہ ہو سکا تھا۔ اس کتاب میں اسی دور کے مشہور شعرا کے سوانح اور ان کے کلام درج ہیں۔ قیمت عہ۔

داستان عجم

یہ کتاب اصل میں ایران کے مشہور و معروف شاعر فردوسی کی شہرۂ آفاق کتاب شاہنامہ کی تاریخ ہے۔ فاضل مصنف نے شاہنامہ کی تاریخی حیثیت پر روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ اس کتاب کا فارسی اور دوسری زبانوں کے لٹریچر پر کیا اثر پڑا۔ کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ یہ نواب جیالی مرحوم کی لکھی ہوئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

تاریخ نثر اردو

مصنفہ احسن مارہروی۔ اب سے ساڑھے پانچسو برس پہلے اردو نثر کی ابتدا کیا ہوئی، کس طرح ترقی کی اور بعد تک کیا کیا نقائص پیدا ہوئے۔ قیمت پانچ روپے (للعہ)۔

تاریخ قصائد اردو

اس کتاب میں ولی دکنی سے لے کر غدر تک کے ۴۴ شعرا کے قصائد دیئے گئے ہیں، جن سے اردو قصائد کی ابتدا اور تدریجی ترقی دکھائی گئی ہے۔ یہ کتاب اردو میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ قیمت مجلد دو روپے (عہ)۔

تاریخ مثنویات اردو

اس میں اردو مثنوی کی ارتقائی تاریخ لکھی گئی ہے۔ سب سے پہلے مثنوی کے متعلق عام بحثیں ہیں۔ مشہور مثنوی گویوں کے حالات مع انتخاب اشعار درج کیے گئے ہیں اور ان پر تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ قیمت عہ

تاریخ ادب فارسی

(انگریزی) لٹریری ہسٹری آف پرشیا (انگریزی میں) از براؤن مشہور و معروف کتاب ہے، چار حصے معہ[illegible] ... ہسٹری آف پرشین لینگویج اینڈ لٹریچر ایٹ مغل کورٹ (انگریزی میں) از محمد عبدالغنی صاحب۔ اس کتاب میں بابر سے لے کر اکبر تک فارسی ادب نے جو ترقی کی اس کا حال تفصیل و وضاحت سے دیا گیا ہے (۱۲ ع) ... پرشین لٹریچر (انگریزی) از ... [illegible]

نکات الشعراء اردو شعراء کا اولین مستند تذکرہ اور حضرت میر تقی میر کے خامۂ جواہر نگار کی گہرپاشیوں کا بہترین نمونہ۔ قیمت مجلد دو روپے چار آنہ (عہ/)۔

گلشن گفتار شعرائے اردو کا اولین تذکرہ نہایت بہتر و مستند معلومات۔ مرتبہ مولوی سید محمد۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

مخزن نکات یہ اردو شعراء کا نایاب تذکرہ مصنفہ شیخ محمد قیام الدین قائم چاندپوری ہے۔ شروع میں مولوی عبدالحق صاحب کا مقدمہ ہے۔ اور آخر میں قائم کے کلام کا انتخاب قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

تذکرہ شعراء اردو مشہور استاد سخن حضرت میر حسن مصنف مثنوی "سحرالبیان" کا مرتبہ تذکرہ مع مقدمہ نواب صدر الصدور مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی۔ قیمت مجلد عہ/۔

تذکرہ گلزار ابراہیمی ۱۷۸۴ء میں یہ اردو شعراء کا تذکرہ مرتب ہوا جس کا اردو ترجمہ شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں ہوا اور مولانا شبلی نعمانی کی تصحیح اور تحشیہ کے بعد اب پھر شائع ہوا ہے۔ قیمت غیر مجلد دو روپے (عہ/)، مجلد ڈھائی روپے (عہ/)۔

ریاض الفصحا استاد مصحفی کا نوشتہ صفحات (۲۸۸) اردو و فارسی شعراء کا تذکرہ۔ بیشتر شعراء سے خود مصنف نے ملاقات کی ہے، یہ مصحفی کا آخری تذکرہ ہے۔ قیمت غیر مجلد دو روپے۔ مجلد ڈھائی روپے (عہ/)۔

عقد ثریا مصحفی کا نوشتہ اردو شعراء قدیم کا مستند تذکرہ مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ دو آنہ

تذکرہ ہندی استاد مصحفی کا نوشتہ شعرائے ہندی گو (اردو کے) شعراء کا تذکرہ انجمن ترقی اردو کا شائع کردہ۔ عہ/

گل عجائب دکن کے اردو شعراء کے حالات عہ/

چمنستان شعراء مؤلفہ لالہ لچھمی نراین ایک قدیم و نایاب اردو زبان کے شاعروں کا تذکرہ ہے۔ حجم ۸۰۰ صفحات قیمت مجلد پانچ روپے آٹھ آنہ (صہ/) غیر مجلد چار روپے بارہ آنہ (للعہ/)۔

خطبات گارساں دتاسی یہ اردو کے شیدائی محسن گارساں دتاسی کے لیکچروں کا مجموعہ ہے۔ جو انھوں نے بحیثیت پروفیسر سنہ ۱۸۵۰ء سے سنہ ۱۸۶۹ء تک پیرس کے السنۂ شرقیہ کالج میں دیئے، یہ لیکچر اس زمانہ کے لیے بیش بہا معلومات کا خزانہ ہیں۔ قیمت غیر مجلد چار روپے آٹھ آنہ (للعہ/)۔

شعر الہند قدما سے دور جدید تک اردو شاعری کے تمام تاریخی تغیرات، تمام اصناف شاعری یعنی غزل، قصیدہ، مثنوی اور مرثیہ وغیرہ پر تاریخی و ادبی حیثیت سے تنقیدی نظر، شعراء کا تذکرہ و نمونۂ کلام۔ قیمت حصہ اول تین روپے آٹھ آنہ (عہ/) حصہ دوم تین روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔

گل رعنا مصنفہ مولانا سید محمد عبدالحئی مرحوم ناظم ندوۃ العلماء۔ اردو کی شاعری پر جامع تبصرہ۔ اور اردو شعراء کا مستند تذکرہ اور کلام کا پاکیزہ انتخاب طباعت عمدہ۔ قیمت صرف چار روپے (للعہ/)۔

تذکرہ شعرائے دکن دکنی شعراء کا نہایت مستند

اور مبسوط تذکرہ - از محمد عبدالجبار صاحب صوفی۔ دو جلد (۱۲۴۸) صفحے۔ قیمت دس روپے (عہ)۔

مخزن الشعرا

گجرات کے (۱۱۱) اردو شعرا کا مستند تذکرہ مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب جس میں گجراتی مصنفین و شعرا کے بھی مختصر حالات ملا دیئے ہیں۔ جو اصل میں تذکرہ نہ تھے، یہ تذکرہ اتنا اہم ہے کہ مہاراجہ بہادر یمین السلطنت سرکار عالی کی ضمانت پر حاصل ہوا تھا۔ قیمت مجلد صرف سوا روپیہ (عہ/)۔

تذکرہ خندہ گل

اردو اور فارسی کے ظریف شاعروں کے دلچسپ حالات اور پرلطف انتخاب کلام مصنفہ مولوی عبدالباری صاحب آسی قیمت دو روپے (عہ)

تذکرہ ریختی

ریختی گو شعرا کا دلچسپ اور پراز معلومات تذکرہ از جناب تمکین کاظمی صاحب، طباعت خوبصورت قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

سیر المصنفین

یہ اردو کے نثر نگاروں کا نہایت دلچسپ اور مفید وکار آمد معلومات سے لبریز و قابل قدر تذکرہ ہے۔ اردو زبان کی عہد بعہد کی تبدیلیوں اور ترقی کا ذکر مصنفین کا نمونۂ تحریر۔ قیمت حصہ اول عا/ حصہ دوم تین روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔

سخنوران ایران

ایران کی مردم خیز سرزمین کو شاعری اور ادب میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ مگر پہلے وہاں کی شاعری صرف قصیدہ و غزل تک محدود تھی اور اب جب سے وہاں کی سیاسیات میں انقلاب ہوا ہے، شاعری کے زمین و آسمان بھی بدل گئے، نثر نگاروں نے بھی اپنا طرز بدلا اور صاف و سادہ اسلوب کو رواج دیا۔ اس میں ہر دور کے ایرانی شعرا کے حالات اور ان کے کلام کا نمونہ اور ہر شاعر کی تصویر بھی ہے زبان آجکل ہی کی فارسی ہے۔ کتاب ٹائپ میں خاص اہتمام سے اعلےٰ پیمانہ پر چھپی ہے۔ قیمت اٹھارہ روپے (عہ) - حصہ دوم عہ

نگارستان فارس

از مولانا محمد حسین صاحب آزاد مرحوم۔ صفحہ ۳۶ پر دیکھئے۔

ارباب نثر اردو

فورٹ ولیم کالج کے نثر نویسوں کا محققانہ تذکرہ۔ مصنفہ مولوی سید محمد صاحب ایم۔ اے قیمت مجلد دو روپے (عا/)۔

سخنوران دکن

از سید تمکین عابدی۔ سبا اور سلطان محمد قطب شاہ کے عہد سے شعرا کا مکمل تذکرہ، حضور بندگان عالی و شہزادگان والا شان کے نایاب تصاویر کے علاوہ شعرائے عصر کے مستند فوٹو ہے

اردوئے قدیم

جس میں زبان اردو اور اس کے نظم و نثر کی مفصل تاریخ اور عہد بعہد کی ترقیوں کا تذکرہ ابتدائی زمانہ سے لے کر عالمگیر کے عہد آخر تک شعرا اور مصنفین کے صحیح حالات تحریر ہیں از سید شمس اللہ قادری۔ قیمت عہ

تذکرہ معرکۂ سخن

اس کتاب میں شعرا کی باہم نوک جھونک، علمی مباحث۔ مختلف اساتذۂ فن کا اختلاف، مناظرہ ادبی۔ غرض آپ کو ہر وہ چیز نظر آئے گی جس کا علم ادب لطیف اور ادب تنقیدی کے سلسلہ میں تحقیق کے لئے ضروری ہو از عبدالباری آسی قیمت عا/

مترجمین

پیدائش ۱۸۵۱ء　　　　وفات ۱۹۱۱ء

شمس العلماء ڈاکٹر سید علی بلگرامی

بی۔اے۔بی ایل۔ایف۔جی۔ایس۔سوشیٹ رائل
اسکول آف مائینس لندن
ممبر آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹن اینڈ آئرلینڈ
ممبر آف دی نارتھ آف انگلینڈ انسٹی ٹیوشن آف مائننگ انجینرس
ممبر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال وبمبئی۔بی۔ایل۔گولڈ میڈلسٹ
کلکتہ یونیورسٹی
ممتحن سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ
معتمد تعمیرات وریلوے سرکار نظام وغیرہ وغیرہ

مولوی سید علی بلگرامی قصبہ بلگرام میں ۱۸۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان عرصہ سے علم وفضل، جاہ ومرتبہ کے لحاظ سے نہایت ممتاز تھا۔ مولوی سید علی کے والد زین الدین خاں ڈپٹی کلکٹری سے پنشن لے کر حیدرآباد میں ایک معزز جگہ پر ہو گئے تھے، یہ بھی اپنے وقت کے بہت بڑے عالم وفاضل تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنے بیٹے سید علی بلگرامی کی تعلیم کا خاص خیال رکھا۔ پندرہ سال تک محض عربی وفارسی تعلیم دلاتے رہے، جب اس سے فارغ ہوئے تو انگریزی تعلیم شروع ہوئی۔ ذہن اور حافظہ کی یہ حالت تھی کہ خود ان کے استادوں کو حیرت ہوتی مشکل سے مشکل بات جلد سے جلد سمجھ لیتے۔ اور ہمیشہ کے لئے دماغ میں محفوظ رکھتے۔ اس ذاتی جوہر کا ایک نتیجہ یہ بھی تھا کہ صرف آٹھ سال انگریزی پڑھ کر بی۔اے کی ڈگری حاصل کی، اور لطف یہ کہ امتحان میں ان کا ایک مضمون سنسکرت تھا۔

ڈاکٹر سید علی کی روزافزوں ترقی دیکھ کر حیدرآباد کے سرسالار جنگ بہادر اول نے بلا کر اپنے خاص عملہ میں داخل کر لیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے سائنس کے علوم کو گہری نظر سے مطالعہ کیا تکمیل تعلیم کے لئے مولوی صاحب نے یورپ کا سفر اختیار کیا۔ اور وہاں بھی اپنی قابلیت کا نہایت عمدہ ثبوت دیا۔ علمی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ جتنی زبانیں انھوں نے حاصل کی تھیں شاید ہی ہندوستان میں کوئی ایک آدمی جانتا ہو۔ آپ حسب ذیل زبانوں کے عالم وفاضل تھے عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی۔ جرمنی۔ فرانسیسی۔ لاطینی۔ سنسکرت، بنگالی۔ مرہٹی۔ تلنگی۔ گجراتی۔ ہندی۔ لیکن باوجود اس ہمہ گیر علمی قابلیت کے مولوی صاحب نے افسوس ہے کہ تصنیف کی طرف توجہ بہت کم کی ہے۔ آپ کی جو کچھ یادگار ہیں وہ ترجمے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ وہ ترجمے بھی کسی تصنیف

سے کم نہیں۔ یوں تو کئی کتابوں کے آپ نے قابل قدر ترجمے کئے لیکن تمدن ہند اور تمدن عرب نے آپ کی شہرت میں چار چاند لگا دیئے۔ یہ دونوں کتابیں اصل میں فرانسیسی زبان میں تھیں۔ ان کا مصنف موسیو لیبان تھا۔ ان ترجموں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو اردو زبان پر پوری طرح عبور حاصل تھا۔ سلاست اور روانی ان کے بیان کے خاص جوہر ہیں۔ محاورات بھی با موقع درست ہوتے ہیں۔ اصطلاحات کے ترجمے کرنے میں کمال ہے۔ آپ کی انتہائی کوشش یہ ہوتی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ترجمہ میں انگریزی الفاظ نہ آنے پائیں۔

مولوی سید علی بلگرامی کا ارادہ بہت سی نایاب کتابوں کے لکھنے کا تھا لیکن موت نے مہلت نہ دی۔ اور وہ فاضل اجل ۳ مئی ۱۹۱۱ء کو عالم جاودانی کی طرف رحلت کر گیا۔

ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۸ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے پاس کیا۔ تمام یونیورسٹی میں [illegible] ۱۹۲۵ء میں جرمنی سے ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری [illegible] اس کے بعد جامعہ ملیہ میں فلسفہ اور تعلیمات کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۹ء سے [illegible] ایڈیٹری سے [illegible] رسالہ جامعہ ہندوستان کے مشہور رسالوں میں سے [illegible] ڈی میں آپ نے بھی ترجموں کے ذریعہ

زبان کی بڑی خدمت کی ہے۔ جرمن زبان سے بخوبی واقف ہیں، اور اکثر کتابوں کا جرمنی سے براہ راست ترجمہ کر چکے ہیں۔ انجمن ترقی اردو کے خاص معاونین میں سے ہیں۔ تاریخ فلسفۂ اسلام کا براہ راست جرمنی سے اردو میں ترجمہ کیا نفسیات شباب، تلاش حق، قوم کی آواز کے علاوہ جرمنی کے شہرۂ آفاق شاعر گوئٹے کے ڈرامہ "فاوسٹ" کا بھی نہایت کامیاب ترجمہ کیا ہے۔ جو انجمن ترقی اردو کی طرف سے شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔

آپ متعدد کتابوں کے مترجم ہیں اور بڑی روانی اور خوبی کے ساتھ ترجمہ کرتے ہیں، ملک میں جو اصحاب ترجموں کے ذریعہ اردو کی خدمت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی ذات ان میں نمایاں خصوصیت رکھتی ہے اور موجودہ مترجمین میں ایسا تو ایک بھی نہیں جو جرمنی انگریزی اور اردو پر یکساں قدرت اور عبور رکھتا ہو۔

ہماری بہت سی امیدیں ان کی ذات سے وابستہ ہیں۔

آپ نہایت ملنسار، متواضع اور خلیق ہیں۔ (بیگم صاحبہ ڈاکٹر عابد حسین نے تصویر مرحمت فرمائی)۔

تراجم ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب

خطبات خالدہ خانم

نامور ترکی خاتون خالدہ ادیب خانم کے ان آٹھ خطبات کا مجموعہ ہے جو موصوفہ نے جامعہ ملیہ کی دعوت پر ہندوستان تشریف لاکر جامعہ میں پڑھے۔ قیمت مجلد اردو دو روپے (عہ) انگریزی تین روپے (سہ)

تاریخ فلسفۂ اسلام

اسلامی فلسفے کی نشوونما یونانی، عربی علوم فلسفہ فطرت، یونانی و اسلامی حکماء مشرق میں فلسفہ کا انحطاط عرب اور سوفسطائی فلسفہ پر کار آمد بحث۔ قیمت دو روپے

نفسیات شباب

نوجوانوں کی نفسی سیرت کا مطالعہ۔ قیمت تین روپے (سہ)۔

فاؤسٹ

مشہور شاعر المانوی گوئٹے کے ایک ڈرامے کا ترجمہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (سہ؍) مجلد چار روپے (للعہ)۔

پردۂ غفلت

مسلمانوں کی معاشرت کی تصویر، دلچسپ ڈراما ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

مبادی عمرانیات

فرنیک، ڈبلیو بلیک مار پی-ایچ-ڈی کی تصنیف کا سینٹرن سلیبس ترجمہ، از جناب ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم-اے پی-ایچ-ڈی۔ قیمت قسم اول مجلد ڈھائی روپے (عہ؍) قسم دوم مجلد ایک روپیہ سوا بارہ آنہ (عہ؍)

قوم کی آواز

مہاتما گاندھی کی گول میز کانفرنس کی تقریروں کا مجموعہ اور سفر یورپ کے حالات، انگلستان کے مختلف طبقوں اور مختلف الخیال لوگوں کے مکالمات اور تبادلۂ خیالات۔ آیندہ سیاسی و معاشی حالات پر نظر غائر۔ ترجمہ از ڈاکٹر عابد حسین صاحب، چار سو صفحات، قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ (عہ؍)

ضبط نفس

مہاتما گاندھی کی کتاب کا ترجمہ، ضبط نفس اور نفس پرستی کا مقابلہ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

تلاش حق

مہاتما گاندھی کی خود نوشت سوانح حیات۔ اور ان کے بیش بہا تجربات۔ جلد اول قسم اعلیٰ ہر دو حصہ مجلد تین روپے

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی

سابق ناظم دارالترجمہ عثمانیہ

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ مرحوم کے لائق فرزند ہیں۔ ۱۵ نومبر ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئے، آپ کا آبائی وطن دہلی ہے۔ دہلی، الہ آباد، علی گڑھ جیسے مرکزی اداروں میں تعلیم حاصل کی۔ اپنے والد بزرگوار، سرسید اور محمڈن کالج کے پروفیسروں کی صحبت میں رہ کر ترجمہ کا شوق ہوا۔ مشہور اور مفید انگریزی کتابوں کے آسان اور سلیس تراجم میں اس وقت ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ آپ کے اس شوق کی ابتدا ڈاکٹر آرنلڈ کی "پریچنگ آف اسلام" سے ہوئی جس کا ترجمہ سرسید کی فرمائش پر آپ نے "دعوت اسلام" کے نام سے کیا۔ آپ کا دوسرا شاہکار "اندلس کا جغرافیہ" ہے۔ ایسی بے نظیر اور بلند پایہ کتاب اندلس کے متعلق کسی زبان میں موجود نہیں۔ اگر مولانا اور کچھ بھی نہ لکھتے تو یہ دونوں کتابیں علمی دنیا میں ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے کافی تھیں۔ مگر مولانا برابر کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں اور بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ ڈوزی کی مشہور عالم "تاریخ الاندلس" کا بھی آپ ہی نے ترجمہ کیا۔ مغل زمانہ پر چار ضخیم جلدوں کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ حیدرآباد میں سررشتہ تالیف و ترجمہ کے ناظم بھی رہ چکے ہیں۔ اپنی نظامت کے زمانہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان کا ذکر اردو کی تاریخ میں ہمیشہ رہے گا۔ فرائض نظامت سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی آپ آرام سے نہیں بیٹھے۔ اور برابر تراجم میں مصروف ہیں۔ آج کل آپ شکسپیر کے ڈراموں کے ترجمے کر رہے ہیں۔

مولانا کے ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ ادق سے ادق کتاب کا ترجمہ اس قدر سلیس، آسان، عام فہم اور بامحاورہ ہوتا ہے کہ صفحے کے صفحے پڑھتے چلے جائیے لیکن ذرا بھی الجھن نہیں ہوتی۔

آپ کا تازہ علمی کارنامہ لین پول کی صلاح الدین ہے، جو صلاح الدین ایوبی کی بے مثل سوانح ہے۔

آجکل آپ دہرہ دون میں اقامت پذیر ہیں۔ اور ہمہ تن علمی مشاغل میں منہمک رہتے ہیں۔

مولوی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات روانہ کئے۔

آپ کی اور آپ کے والد بزرگوار مولوی ذکاء اللہ مرحوم کی تصاویر جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے مرحمت فرمائیں۔

تراجم مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی

اشاعت اسلام
مصنفہ مسٹر آرنلڈ، ترجمہ مولوی عنایت اللہ، قیمت

Ferguson W. S. Greek Imperialism

یونانی شہنشاہی
ترجمہ مولوی عنایت اللہ

...Pericles and the golden age of Athens

پیرکلیز اور ایتھنز کا دور اقبال
بی۔ اے۔ قیمت قسم اول دو روپے بارہ آنہ، قسم دوم
ڈھائی روپے (۲/۸)

مترجمہ مولوی عنایت اللہ۔ قیمت قسم اول مجلد تین روپے آٹھ آنہ (ﷲ) قسم دوم مجلد تین روپے (سے)۔

اندلس کا تاریخی جغرافیہ

تالیف مولوی عنایت اللہ۔

قیمت مجلد پانچ روپے آٹھ آنہ (صہ)۔

Firth J. B. Constantin

قسطنطین اعظم

مترجمہ مولوی عنایت اللہ بی۔ اے قیمت قسم اول مجلد تین روپے چار آنہ۔ قسم دوم مجلد تین روپے (سے)

تیمور

یہ تیمور لنگ کی نہایت مفصل سوانح عمری ہے۔ اصل کتاب ہیرلڈ لیمب نے لکھی تھی مولوی عنایت اللہ صاحب نے بڑی محنت سے ترجمہ کیا ہے۔ قیمت تین روپے (سے)۔

چنگیز خاں

تاتاریوں کے پہلے باقاعدہ فرمانروا چنگیز خاں کے حالات اور کارنامے پر ہیرلڈ لیمب کی دلچسپ محققانہ کتاب کا اردو ترجمہ مصنف نے اس میں تاتاری و فرنگی و عربی و فارسی ماخذوں سے اس عجیب و غریب بادشاہ کے حالات مرتب کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر اس وقت کی دنیائے اسلام پر چھا جانے کا مستحق ہوا۔ ترجمہ کی صحت اور خوبی کے لئے مولوی عنایت اللہ صاحب بی۔ اے سابق ناظم دار الترجمہ عثمانیہ کا نام نامی کافی ہے۔ قیمت دو روپے بارہ آنہ (عہ)۔

جاپان اور اس کا تعلیمی نظم و نسق

مؤلفہ سر راس مسعود مرحوم، مترجمہ مولوی عنایت اللہ، سر راس مسعود نے وہاں رہ کر اس عجیب و غریب ملک کے حالات، اور خاص کر تعلیمی نظم و نسق کو نہایت غور و تحقیق سے مطالعہ فرمایا۔ قیمت مجلد تین روپے۔ غیر مجلد ڈھائی روپے (عہ)

نجم السحر

پانچ ہزار سال پہلے جب مصری تہذیب اپنے معراج کمال پر تھی تو رب عمون کی بیٹی ملکہ نجم السحر نے سر بفلک محلوں میں آنکھیں کھولیں، پروان چڑھی، جوان ہوئی۔ اور پھر اس کی داستان عشق شروع ہوئی جو حد درجہ المناک ہے، ساحرہ آتشی کا جادو، توران کے مظالم، کیفر کی پراسرار ہستی، اشمعون نجومی کی سحر آفرینیاں غرض اس زمانے کے تمدن و معاشرت کا کوئی پہلو مصنف کی نظر سے نہیں بچا ہے۔ اس کے دوران مطالعہ میں آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ ماضی کا دلکش فلم آپ حال کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ضخامت ۰۰ہ صفحات۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

سلامبو

شہرۂ آفاق فرانسیسی انشا پرداز گستیو فلابیر کا شہ پارہ جس میں قرطاجنہ قدیم کی مٹی ہوئی تہذیب اس طرح از سر نو الفاظ میں تعمیر کی گئی ہے کہ اب سے دو ہزار سال پہلے کی تصویر آنکھوں کے آگے آجاتی ہے۔ سلامبو اور ماتو کی محبت کی کہانی اس قدر حسرتناک ہے کہ پڑھنے والوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔

وحشیوں کی لڑائیوں کا بیان جب آپ پڑھیں گے تو سانس بھی روک کر لیں گے، غرض شروع سے اخیر تک یہ کتاب عجیب و غریب چیز ہے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ قیمت تین روپے (سے)۔

تائیس

یورپ کے بہترین مصنف کی بہترین تصنیف کا اردو کے بہترین مترجم مولوی عنایت اللہ دہلوی کے قلم سے ترجمہ، یہ فرانسیسی مصنف اناطول فرانس کا شہ پارہ ہے، اس میں جسم و روح کے تصادم کے مسئلہ کو مصر قدیم کی ایک عروس بازاری کی داستان کے طور پر نہایت دل فریبی سے پیش کیا گیا ہے۔

یہ ناول تمام دنیا کی ادبیات میں نہایت بلند مرتبہ رکھتا ہے مولوی عنایت اللہ صاحب نے اس کا ترجمہ

مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی

سابق ناظم دارالترجمہ عثمانیہ

شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ مرحوم کے لائق فرزند ہیں، ۱۵ نومبر ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئے، آپ کا آبائی وطن دہلی ہے، دہلی، الہ آباد، علی گڑھ جیسے مرکزی اداروں میں تعلیم حاصل کی۔ اپنے والد بزرگوار، سرسید اور محمڈن کالج کے پروفیسروں کی صحبت میں رہ کر ترجمہ کا شوق ہوا۔ مشہور اور مفید انگریزی کتابوں کے آسان اور سلیس تراجم میں اس وقت ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتے۔ آپ کے اس شوق کی ابتدا ڈاکٹر آرنلڈ کی "پریچنگ آف اسلام" سے ہوئی جس کا ترجمہ سرسید کی فرمائش پر آپ نے "دعوت اسلام" کے نام سے کیا۔ آپ کا دوسرا شاہکار "اندلس کا جغرافیہ" ہے۔ ایسی بے نظیر اور بلند پایہ کتاب اندلس کے متعلق کسی زبان میں موجود نہیں۔ اگر مولانا اور کچھ بھی نہ لکھتے تو یہ دونوں کتابیں علمی دنیا میں ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے کافی تھیں۔ مگر مولانا برابر کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں اور بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ ڈوزی کی مشہور عالم "تاریخ الاندلس" کا بھی آپ ہی نے ترجمہ کیا۔ مغل تاریخ پر چار ضخیم جلدوں کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ حیدرآباد میں سررشتہ تالیف و ترجمہ کے ناظم بھی رہ چکے ہیں۔ اپنی نظامت کے زمانہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں ان کا ذکر اردو کی تاریخ میں ہمیشہ رہے گا۔ فرائض نظامت سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی آپ آرام سے نہیں بیٹھے، اور برابر تراجم میں مصروف ہیں۔ آج کل آپ شیکسپیر کے ڈراموں کے ترجمے کر رہے ہیں۔

مولانا کے ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ ادق سے ادق کتاب کا ترجمہ اس قدر سلیس، آسان، عام فہم اور بامحاورہ ہوتا ہے کہ صفحے کے صفحے پڑھتے چلے جائیے لیکن ذرا بھی الجھن نہیں ہوتی۔

آپ کا تازہ علمی کارنامہ لین پول کی صلاح الدین ہے، جو صلاح الدین ایوبی کی بے مثل سوانح ہے۔

آجکل آپ دہرہ دون میں اقامت پذیر ہیں۔ اور ہمہ تن علمی مشاغل میں منہمک رہتے ہیں۔

مولوی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات روانہ کئے۔ آپ کی اور آپ کے والد بزرگوار مولوی ذکاء اللہ مرحوم کی تصاویر جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے مرحمت فرمائیں۔

مترجمہ مولوی عنایت اللہ. قیمت قسم اول مجلد تین روپے آٹھ آنہ (سے۸) قسم دوم مجلد تین روپے (سے)۔

اندلس کا تاریخی جغرافیہ تالیف مولوی عنایت اللہ۔
قیمت مجلد پانچ روپے آٹھ آنہ (ﷲ۸)۔

Firth J. B. Constantin

قسطنطین اعظم مترجمہ مولوی عنایت اللہ بی۔ اے قیمت قسم اول مجلد تین روپے چار آنہ۔ قسم دوم مجلد تین روپے (سے)

تیمور یہ تیمور لنگ کی نہایت مفصل سوانح عمری ہے، اصل کتاب ہیرلڈلیمب نے لکھی تھی مولوی عنایت اللہ صاحب نے بڑی محنت سے ترجمہ کیا ہے۔ قیمت تین روپے (سے)۔

چنگیز خاں تاتاریوں کے پہلے باقاعدہ فرمانروا چنگیز خاں کے حالات اور کارناموں پر ہیرلڈلیمب کی دلچسپ محققانہ کتاب کا اردو ترجمہ مصنف نے اس میں تاتاری و فرنگی و عربی و فارسی ماخذوں سے اس عجیب و غریب بادشاہ کے حالات مرتب کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر اس وقت کی دنیائے اسلام پر چھا جانے کا مستحق ہوا۔ ترجمہ کی صحت اور خوبی کے لئے مولوی عنایت اللہ صاحب بی۔ اے سابق ناظم دارالترجمہ عثمانیہ کا نام نامی کافی ہے۔ قیمت دو روپے بارہ آنہ (عہ۱۲)۔

جاپان اور اس کا تعلیمی نظم و نسق مؤلفہ سر راس مسعود مرحوم، مترجمہ مولوی عنایت اللہ، سر راس مسعود نے وہاں رہ کر اس عجیب و غریب ملک کے حالات، اور خاص کر تعلیمی نظم و نسق کو نہایت غور و تحقیق سے مطالعہ فرمایا۔ قیمت مجلد تین روپے۔ غیر مجلد ڈھائی روپے (عہ۸)

نجم السحر پانچ ہزار سال پہلے جب مصر کی تہذیب اپنے معراج کمال پر تھی تو رب عمون کی بیٹی ملکہ نجم السحر نے سر بفلک محلوں میں آنکھیں کھولیں، پروان چڑھی، جوان ہوئی۔ اور پھر اس کی داستان عشق شروع ہوئی جو حد درجہ المناک ہے، ساحرہ آشتی کا جادو توران کے مظالم، کیفر کی پراسرار ہستی، اشمعون نجومی کی سحر آفرینیاں غرض اس زمانے کے تمدن و معاشرت کا کوئی پہلو مصنف کی نظر سے نہیں بچا ہے۔ اس کے دوران مطالعہ میں آپ کو ایسا معلوم ہوگا کہ ماضی کا دلکش فلم آپ حال کی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ضخامت ۰۰م صفحات۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ۸)۔

سلامبو شہرۂ آفاق فرانسیسی انشا پرداز گستاؤ فلابیر کا شہ پارہ جس میں قرطاجنہ قدیم کی مٹی ہوئی تہذیب اس طرح از سر نو الفاظ میں تعمیر کی گئی ہے کہ اب سے دو ہزار سال پہلے کی تصویر آنکھوں کے آگے آجاتی ہے۔ سلامبو اور ماتو کی محبت کی کہانی اس قدر حسرتناک ہے کہ پڑھنے والوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔

وحشیوں کی لڑائیوں کا بیان جب آپ پڑھیں گے تو سانس بھی روک کر لیں گے، غرض شروع سے اخیر تک یہ کتاب عجیب و غریب چیز ہے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ قیمت تین روپے (سے)۔

تائیس یورپ کے بہترین مصنف کی بہترین تصنیف کا اردو کے بہترین مترجم مولوی عنایت اللہ دہلوی کے قلم سے ترجمہ، یہ فرانسیسی مصنف اناطول فرانس کا شہ پارہ ہے، اس میں جسم و روح کے تصادم کے مسئلہ کو مصر قدیم کی ایک عروس بازاری کی داستان کے طور پر نہایت دل فریبی سے پیش کیا گیا ہے۔

یہ ناول تمام دنیا کی ادبیات میں نہایت بلند مرتبہ رکھتا ہے مولوی عنایت اللہ صاحب نے اس کا ترجمہ

ایسی قادر الکلامی اور اعجاز بیانی سے کیا ہے کہ اردو میں ادب لطیف کی ایک غیر فانی یادگار رہنا رہا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

سرودیاس

سلومی کا حسن، بدی کا بے پناہ حسن تھا۔ اس کا ناچ رقص گناہ تھا۔ اس کا جذبہ کوہ آتش فشاں کی طرح تند اور اس کی محبت لاوے کی طرح جھلس دینے والی تھی۔ اس کے سانس میں زہر تھا اور بوسے میں موت۔ وہ یوحنان کے لبوں کو چومنا چاہتی تھی، مگر یہ خدا رسیدہ بزرگ اسے اور اس کی ماں کو برا بھلا کہتا تھا۔ حاکم ربع تطلیس کے حکم سے سلومی ایک عظیم الشان دعوت میں ناچی اور انعام میں اس نے یوحنان کا سر مانگا۔ اس خون آلود سر کو طشت میں سے اٹھا کر سلومی نے اس کے ہونٹوں کو دیوانہ وار چوما۔ گناہ، خون اور محبت کی اس رونگٹے کھڑے کر دینے والی کہانی کو پڑھئے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

چنگیز خاں کے سوانح حیات

[illegible] شوق کے [illegible] حضرت کے لئے چنگیز خاں کے مستند وقائع حیات نہایت تحقیق و تدقیق سے ایک مشہور روسی عالم نے چھاپے ہیں جن کو [illegible] مولانا عنایت اللہ دہلوی نے [illegible] اردو میں کیا ہے۔ [illegible] کا بیان ہے کہ چنگیز خاں خدا کا [illegible] تھا اس نے [illegible] کو فتح کیا [illegible] جلا کر خاک کر دیا [illegible] عورتوں اور بچوں کے قتل [illegible] کر دیا۔ چنگیز خاں کی حیات [illegible] اور موت کی [illegible] [illegible] ہم اس قدر [illegible] قیمت [illegible]

ڈانٹے کا جہنم

[illegible] رونگٹے کھڑے کر دینے والی [illegible]

جہنم [illegible] شرق و غرب کے [illegible] مستند طور پر دنیا کی عظیم ترین تصنیف تسلیم کی گئی ہے [illegible]

کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اب اردو زبان میں پہلی مرتبہ کمال حسن و خوبی سے شائع ہوا ہے جسے اردو کے بہترین مترجم نے دلکش، دلچسپ اور مؤثر انداز میں کمال جانفشانی اور عرق ریزی سے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ اس میں کم و بیش ۶۰ عکسی تصاویر ہیں اور شروع میں [illegible] اور اس کی مجلد جیبی [illegible] رنگین آرٹ پیپر [illegible] انصار ناصری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے ابتدا میں ایک نہایت عمدہ تنقیدی مضمون لکھا ہے جس میں بتایا ہے کہ ڈانٹے کے فن پر خصوصاً اس کی غیر فانی مثنوی جہنم ادبیات عالم میں ایک غیر فانی حیثیت رکھتی ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

ہیملٹ

شہرۂ آفاق شیکسپیئر کا سب سے مشہور ڈرامہ ہیملٹ شہزادہ ڈنمارک کا ترجمہ مولانا عنایت اللہ نے ایسی قادر الکلامی سے کیا ہے کہ اردو میں ایک غیر فانی کتاب کا اضافہ ہو گیا۔ اردو میں لفظی پابندی کے ساتھ آج تک شیکسپیئر کے کسی ڈرامہ کا ترجمہ ایسا نہیں ہو سکا۔ مولانا عنایت اللہ صاحب کا یہ کمال ہے کہ انہوں نے [illegible] کو اردو میں نہایت عمدگی سے منتقل کیا۔ کاغذ، چھپائی عمدہ، ٹائٹل رنگین۔ قیمت ایک روپیہ [illegible]

خواب پریشاں

مولوی عنایت اللہ صاحب بی۔ اے۔ سابق ناظم دارالترجمہ حیدرآباد دکن کا ایک طنزیہ افسانہ جس میں انہوں نے [illegible] کی تعلیمی [illegible] میں ایک حکیم صاحب کا عجیب قصہ لکھا ہے۔ اور مصنف نے اپنا ایک خواب حکیم صاحب کو سنایا ہے۔ خواب میں دیکھا ہے کہ یونان کے تمام اساتذہ [illegible] [illegible] ہیں اور انہوں نے ہندوستان کے ایک [illegible] باغی قرار دے کر پھانسی کا حکم جاری کیا ہے۔ خواب بجائے خود ایک نہایت عالمانہ چیز ہے۔ طنز اور [illegible] کی چاشنی نے اور بھی لطف پیدا کر دیا ہے۔ قیمت [illegible] آنہ۔

آئین تہذیب

ایک مضمون [illegible] ارتقائے آثار تہذیب پر [illegible]

مولوی خلیل الرحمن صاحب

آپ کا آبائی وطن اور مولد قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ ہے۔ اور تاریخ پیدائش ۸ شوال ۱۲۸۲ ہجری ہے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ انگریزی پڑھنا کفر کہلاتا تھا۔ آپ کے والد نے باوجود مخالفت کے ۱۸۸۰ء میں انگریزی شروع کرائی، ۱۸۸۶ء سے مضمون نگاری کا شوق ہوا۔ ۱۸۸۹ء میں سید ممتاز علی صاحب کے بلانے پر لاہور گئے، اور چیف کورٹ میں ملازم ہوگئے۔ مولوی صاحب کی صحبت سے آپ نے بہت فائدہ اٹھایا اس پر مولوی محمد حسین آزاد کی روزانہ حاضری نے سونے پر سہاگے کا کام دیا۔ اس کے بعد سرسید، نواب محسن الملک مولانا شبلی، خواجہ الطاف حسین حالی اور مولوی نذیر احمد جیسے حضرات کی صحبتوں سے فیض پہنچا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے تراجم کی طرف توجہ دلائی۔ سب سے پہلی مشق غدر ہے، یہ کتاب بہت ہی مقبول ہوئی، یہ فخر ہے کہا جاسکتا ہے کہ یہ سب سے پہلی کتاب ہے جس نے اتنی لمبی زندگی پائی۔ اس کے بعد حافظ سیوطی کی کتاب تاریخ الخلفاء کا ترجمہ کیا۔ نفخ الطیب فی غصن الاندلس الرطیب کی تلخیص کی، آپ کا سب سے بڑا کارنامہ اخبار الاندلس کا ترجمہ ہے۔ اس پر گورنمنٹ پنجاب نے ایک ہزار روپیہ انعام دیا۔ اور پنجاب ایجوکیشن کانفرنس نے ایک طلائی تمغہ عطا کیا۔

۱۹۲۳ء میں لاہور سے ریٹائر ہوئے۔ آپ آجکل الہ آباد میں مقیم ہیں۔ اور اردو کی زبان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

آپ کے صاحبزادگان بھی بڑی بڑی علمی و ادبی خدمات پر مامور ہیں۔ اس لئے یہ مثل صادق

آتی ہے۔

"ایں خانہ تمام آفتاب است"

(مولوی خلیل الرحمن صاحب کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے اپنی تصویر اور حالات مرحمت فرمائے۔)

تراجم مولوی خلیل الرحمن صاحب

اخبار الاندلس

اسلامی اندلس کی مشہور ترین تاریخ "ہسٹری آف موورش امپائر ان یورپ" کا ترجمہ جس سے بہتر اس وقت تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ مصنفہ ایس۔ پی اسکاٹ مترجمہ مولوی خلیل الرحمن صاحب۔ ہر سہ حصہ علیحدہ علیحدہ ملتے ہیں

حصہ اول ابتدا سے ۱۱۲؁ تک قیمت دس روپے (۱۰)

〃 دوم جنگ بازیافت تک 〃 آٹھ روپے (عہ)

〃 سوم جنگ بازیافت کے بعد 〃 سات روپے (عہ)

مولدین

مسٹر ہنری چارلس کی سوسن کوز کا ترجمہ جس میں اسپین کے مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکلنے کے بعد اسپین میں جو مسلمان رہ گئے تھے اُن کے حالات اور عیسائیوں کا ان کے ساتھ جو سلوک ہوا اس کی تفصیل دی گئی ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (۲؍)۔

تاریخ الخلفا

مترجمہ مولوی خلیل الرحمن صاحب قیمت دو روپے (عہ)۔

نفح الطیب

مترجمہ مولوی خلیل الرحمن صاحب قیمت مجلد چار روپے بارہ آنہ للعہ

عذرا

قدیم مصری تہذیب کا ایک نہایت دلچسپ اور پرلطف ناول۔ مترجمہ مولوی خلیل الرحمن صاحب۔ قیمت تیرہ آنہ (۱۳؍)۔

مختصر تاریخ اسلامی

"تاریخ اسلام کا طالبعلموں کے لئے مفید سلسلہ اسباق، جس کو مصر کے فاضل مورخ محی الدین خیاط کی کتاب سے ضروری اضافوں کے ساتھ مولوی خلیل الرحمن صاحب نے ملخص کیا۔

حصہ اول۔ ذکر رحمۃ اللعلمین۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

حصہ دوم۔ خلافت راشدہ قیمت ۹؍

〃 سوم۔ خلافت بنو امیہ 〃 ۱۰؍

〃 چہارم۔ خلافت بنو عباس 〃 عہ

ان کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں زیر طبع ہیں آپ آجکل تاریخ ایران لکھ رہے ہیں جو انشاء اللہ بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔

مرزا محمد عسکری صاحب

(مترجم تاریخ ادب اردو)

لکھنو کے مشرقی تمدن کی آخری یادگاروں میں سے ہیں۔ مدت تک ہائی کورٹ کے صدر مترجم کی حیثیت سے سلسلۂ ملازمت میں منسلک رہے، انگریزی اردو اور فارسی تینوں زبانوں پر کامل عبور ہے متعدد تراجم اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں رام بابو سکسینہ کی تاریخ ادب اردو بہت مشہور و مقبول ہے......

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مرزا غالب کی شاعری پر آپ کا تنقیدی مقالہ بھی طلبا کے طبقہ میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ فن لسانیات پر ایک کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔

تاریخ ادب اردو

(مترجمہ مرزا محمد عسکری)

یہ کتاب اردو کے واسطے ایک گراں بہا اضافہ ہے جس میں زبان اردو کی ابتدا اور اس کے تمام مدارج ارتقا اور تاریخی ترتیبوں کو اس حسن و خوبی کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ آج تک کسی کتاب میں اس شرح و بسط اور تفصیلی حالات کے ساتھ یہ مضامین نظر نہیں آتے، نہ صرف اردو ہی بلکہ جہاں جہاں سلسلہ تشریح میں دوسری زبانوں کا ذکر آگیا ہے۔ اس پر بھی نظر غائر ڈال کر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اردو کی نظم کی ابتدائی حالت اور دور اول سے لے کر اس وقت تک کے تمام مشہور مشہور اساتذ کا نہایت بسیط تذکرہ اور ان کی شاعری پر بے لاگ رائیں۔ اور کامل تنقید کی گئی ہے۔ وہ باتیں جو دوسرے تذکروں میں غلطی سے درج ہیں یا بہت سے بے بنیاد واقعے جو مشہور ہو گئے ہیں ان کو خصوصیت سے صحیح کر کے بیان کیا گیا ہے۔ بہت سے جدید واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جن سے دنیا اب تک بے خبر تھی دوسرے حصہ میں ہندستان کے بہترین شاعروں۔ ناول نویسوں اور ڈرامہ نگاروں کے تفصیلی تذکرے، حالات اور ان کی تصانیف کا ذکر اور اُن پر تنقیدیں کی گئی ہیں۔ سیکڑوں ادبی کتابوں سے اس میں مدد لی گئی ہے اور گویا اس صورت سے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے، کتاب کے آخر میں نہایت مفصل انڈکس اور اول میں فہرست مضامین شامل ہے، بہت سے مشہور مشہور مصنفوں کی نایاب تصویریں بھی موقع موقع دی گئی ہیں۔ جن سے کتاب بے مثل اور ایک نایاب مجموعہ ہو گئی ہے، اصل کتاب انگریزی میں رام بابو سکسینہ نے لکھی تھی جس کا ترجمہ فاضل ادیب مرزا محمد عسکری صاحب بی۔ اے لکھنوی نے بہت سی مفید باتوں کا اضافہ کر کے کیا ہے۔ قیمت نو روپے (لعہ)۔

مرزا غالب کی شاعری

مرزا محمد عسکری کا مضمون۔ غالب اور غالب کی شاعری پر تبصرہ ہے قیمت چار آنہ (۴ر)۔

ادبی خطوط غالب	قیمت	عگار
اکاڈیمی	"	۱۴ر
نوادر	"	عہ

قاضی تلمذ حسین صاحب

قاضی تلمذ حسین صاحب گورکھپور کے رہنے والے ہیں، مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں داخل ہوئے اسنہ ۱۹۰۴ء میں بی۔ اے پاس کیا۔ اور سنہ ۱۹۰۸ء میں ایم۔ اے۔

ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء میں گورنمنٹ کالج جبلپور میں قائم مقام پروفیسر (فارسی و عربی) مقرر ہوئے، جولائی سنہ ۱۹۰۹ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ اگست سنہ ۱۹۱۳ء میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ میں اول مدارس کے انسپکٹر اور بعد ازاں دفتر کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔

ستمبر سنہ ۱۹۱۷ء میں دارالترجمہ (جامعہ عثمانیہ) حیدرآباد دکن میں مترجم سیاسیات مقرر ہوئے اور

اس وقت تک اسی خدمت پر مامور ہیں۔

قاضی صاحب مشہور دارالترجمہ حیدرآباد کے رکن اور متعدد انگلش کتابوں کے مترجم ہیں۔ جو دارالترجمہ ہی کی جانب سے شائع ہوئی ہیں۔ آپ نے مرآۃ المثنوی کے نام سے مثنوی مولانا روم کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ شائع کرکے مذہب و ادب دونوں کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ حال ہی میں ریاض رضوان، دیوان ریاض خیرآبادی بھی آپ ہی نے مرتب کرکے شائع کیا ہے۔

(آپ کے مختصر حالات تو موصول ہوگئے مگر تصویر باوجود انتہائی کوشش کے دستیاب نہ ہوسکی جس کا بہت افسوس ہے۔ تصویر کی فرمائش پر آپ نے حسب ذیل خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔

"جناب نے اس گمنام عزلت نشین کی تصویر بھی طلب فرمائی ہے۔ مگر یہاں بھی وہی خیال غالب ہے جو مولوی عبدالماجد صاحب کا خیال ہے؟

"تصویروں کے متعلق مجھے آپ کے انہماک پر حیرت ہے۔ مولوی عبدالماجد صاحب سے زبانی گفتگو ہوچکا ہوں۔ وہ تصویر کھچوانا نہیں چاہتے۔ یہی حال برنی صاحب کا ہے۔ اور خود میرا بھی عمل ایسا ہی ہے آپ ہرگز یہ خیال نہ فرمائیں کہ یہ دو تین شخص سہل انکاری برتتے ہیں۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ رائے تصویر کھچوانے کے خلاف ہے جس گروپ کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اور جس میں برنی صاحب کی تصویر ہے وہ بھی دستیاب نہ ہوا ورنہ میں ضرور وارسال خدمت کردیتا"

Sidgwick, H — The Development of European Polity

ارتقائے نظم حکومت | ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے۔ قسم اول مجلد چار روپے (للعہ)۔ قسم دوم مجلد تین روپے (عہ)

Begehot, W — The English Constitution

دستور سلطنت انگلشیہ | ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے

قسم اول مجلد تین روپے چار آنہ۔ قسم دوم مجلد تین روپے (عہ) قسم سوم غیر مجلد دو روپے (عہ)۔

Green, J. R. A short History of The English people. vol. I to V.

تاریخ اہل انگلستان | ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے

جلد اول مجلد ایک روپیہ (عہ)

جلد دوم مجلد ایک روپیہ پانچ آنہ (عہ)۔

جلد سوم قسم اول مجلد ایک روپیہ۔ قسم دوم مجلد ۱۵ آنے

جلد چہارم قسم اول مجلد ایک روپیہ ۴ آنہ قسم دوم مجلد عہ

جلد پنجم قسم اول مجلد ۱۵ آنے۔ قسم دوم مجلد ۱۳ آنے۔

قسم سوم غیر مجلد ۱۱ آنے۔

Fyffe, C. A — A History of Modern Europe Vol: I to III

یورپ کا عصر جدید | ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے۔

جلد اول (سنہ ۱۷۹۲ء تا سنہ ۱۸۱۴ء) قسم اول مجلد چھ روپے چار آنہ (للعہ) قسم دوم غیر مجلد پانچ روپے چار آنہ (عہ)

جلد دوم (سنہ ۱۸۱۴ء تا سنہ ۱۸۴۸ء) قسم اول مجلد پانچ روپے آٹھ آنہ (عہ) قسم دوم غیر مجلد چار روپے بارہ آنہ (للعہ)۔

جلد سوم (سنہ ۱۸۴۸ء تا سنہ ۱۸۷۸ء) قسم اول مجلد دو روپے چار آنے (عہ) قسم دوم غیر مجلد ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)۔

Thatcher, O. J. and F. Schwill — A General History of Europe Parts I and II

تاریخ یورپ | حصہ اول ترجمہ مولوی عبدالماجد بی۔ اے۔ و نواب حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی۔ و قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے

قیمت مجلد چار روپے (للعہ)۔

حصہ دوم ترجمہ قاضی تلمذ حسین ایم۔ اے۔

قسم اول مجلد پانچ روپے چار آنہ (عہ) قسم دوم مجلد پانچ روپے (عہ) قسم سوم غیر مجلد تین روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

مولانا عبدالمجید سالک

مولانا عبدالمجید سالک بٹالہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے ہیں۔ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء کو بٹالہ میں پیدا ہوئے آپ کے دادا مولوی میر محمد صاحب بہت واجب الاحترام عالم اور صالح بزرگ تھے، آپ کے والد مرحوم منشی غلام قادر صاحب پٹھانکوٹ کے میونسپل سکریٹری تھے۔

مولانا کی ابتدائی تعلیم مڈل تک پٹھان کوٹ میں ہوئی۔ اور انٹرنس کا امتحان بٹالہ سے پاس کیا۔ اوراس کے بعد بی۔ اے تک تعلیم پائی۔ چند ماہ ریلوے اکاؤنٹس کے دفتر میں کام کیا۔ پانچ سال تہذیب نسواں اور پھول

کی ایڈیٹری کی سنہ ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۷ء کے اوائل تک ایڈیٹر زمیندار کی حیثیت سے رہے۔ مارچ ۱۹۲۷ء کو زمیندار سے مستعفی ہوکر اپنا اخبار انقلاب جاری کیا۔ جو اب تک نہایت کامیابی سے شائع ہو رہا ہے۔ اور حضرت سالک کو از سرتاپا سیاسیات اور صحافت میں مستغرق رکھتا ہے۔ آپ کا سارا وقت انقلاب کی ترتیب و تہذیب میں صرف ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ریڈیو پر ادبی و ظریفانہ تقریریں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ افکار و حوادث آپ کی خاص چیز ہے۔ اور ملک بھر میں شہرت رکھتی ہے۔

مولانا نے ڈاکٹر ٹیگور کی کتابوں کے بہترین ترجمے کئے ہیں جو مقبول ہونے کے علاوہ خود ڈاکٹر صاحب نے بھی پسند فرمائے۔ ان کے علاوہ امداد باہمی۔ ایجادات۔ سیاحوں کی کہانیاں وغیرہ بہت ہی مفید کتابیں لکھی ہیں۔ راہ و رسم منزلہا۔ آپ کی چند ابتدائی اردو اور فارسی نظموں کا مجموعہ ہے۔ (آپ کے مختصر حالات تو موصول ہوگئے۔ لیکن تصویر نہ ملنے کا افسوس ہے۔)

ناول

ناول ایک انگریزی لفظ ہے۔ جو افسانوں کی ایک صنف خاص کے لئے مستعمل ہے۔ اردو میں چونکہ انگریزی افسانہ نویسی کا طریقہ منتقل ہو گیا ہے۔ اس لئے ناول بھی اسی کے ساتھ مستعمل ہو گیا۔ ناول جو موجودہ یورپ کی مخصوص ادبی پیداوار بن گئی ہے حقیقت میں سب سے پہلے مشرق ہی میں نمودار ہوئی۔ جاپان میں سب سے پہلا ناول سن ۱۰۰۰ء میں تصنیف ہوا۔ چین میں بھی تیرھویں صدی عیسوی میں ناول نگاری ایک فن کی حیثیت سے رائج ہو چکی تھی۔ اور بقول پروفیسر گیلس چینی ناول نگاری کا معراجِ کمال "دی ڈریم آف دی ریڈ چیمبر" ہے، جو سترہویں صدی کے اخیر میں مکمل ہو چکا تھا۔

غدر ۱۸۵۷ء کے بعد اردو زبان کے افسانوی ادب نے ایک اور کروٹ لی۔ مغربی تہذیب اور ادب کا اثر آہستہ آہستہ ہندوستانی تہذیب اور ادب و انشا پر پڑنا شروع ہوا۔ اور داستان گوئی کا فن رُو بزوال ہو گیا۔

داستان محض مافوق الفطرت واقعات اور غیر فطری عناصر کی ایک طویل [illegible] ہوتی تھی۔ اب مغربی اثرات کے ماتحت ایک نئی چیز کی بنیاد پڑی یعنی فطری اور غیر فطری عنصر کو ایک جگہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی جس کی بہترین مثال فسانۂ آزاد ہے۔ اردو ناول کے ابتدائی دور میں دو شخصیتیں نمایاں نظر آتی ہیں سرشار اور نذیر احمد۔ حافظ نذیر احمد کا ناول [illegible] کا بہت [illegible] ہے۔ اور اکثر عبارات سے ان کا طرزِ بیان انگریزی ناول سے مشابہ ہے۔

عبدالحلیم شرر سب سے پہلے ناول نگار ہیں جنہوں نے اردو میں انگریزی طرز پر ناول نگاری شروع کی۔ شرر کے اسالیب بیان سے حکیم محمد علی خاں طبیب اور مرزا محمد ہادی رسوا نے چراغ جلایا۔ حکیم محمد علی خاں طبیب نے اگر ناول کو ادبِ لطیف بننے کی کوشش کی تو مرزا محمد ہادی رسوا کا یہ بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ناول نویسی کو نئی حیثیت عطا کی۔ رسوا اور طبیب نے شرر کی خامیوں کو پورا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ [illegible] راشد الخیری نے بھی مولانا نذیر احمد کے طرزِ بیان اور محاوراتی زبان کو قائم رکھتے ہوئے ایک نئی طرح ڈالی [illegible] کی طرف قدم بڑھایا۔ اور ناول کے ادبی اہمیت کو سنجیدہ [illegible] کو حاصل بنا دیا۔

تاریخی، اخلاقی اور معاشرتی ناولوں کے بعد [illegible] ناول سامنے آتے ہیں، جو ظفر عمر [illegible] اور [illegible] کامیاب [illegible] ہے۔

بہرحال ناول [illegible] اردو ناولوں کی ابتدا [illegible] سے یہاں تک زمانہ ناول کی رفتار بڑھتے بڑھتے ایک [illegible] ہو گئی۔ [illegible] بہت سی ناول لکھتے گیا۔ پریم چند، مرزا [illegible] وغیرہ [illegible] پندرہ برس پہلے [illegible] کوئی نئی ہے۔

ناولِ نگار

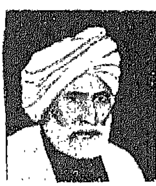

مولانا راشد الخیری


مولوی بشیر الدین احمد


مولوی عبدالحلیم شرر


پنڈت رتن ناتھ سرشار


مرزا محمد سعید دہلوی


مرزا محمد ہادی رسوا


ظفر عمر بی اے

ناولِ نگار ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی ۔ مرتبہ سید زوار حسین

افسانہ نویس



افسانہ نویس   حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی   مرتبہ سید وقار حسین

پیدائش سنہ ۱۸۶۰ء　　# مولوی عبدالحلیم صاحب شررؔ لکھنوی　　وفات سنہ ۱۹۲۶ء

عبدالحلیم نام، شررؔ تخلص سنہ ۱۸۶۰ء کو دارالسلطنت لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حکیم تفضل حسین صاحب عربی و فارسی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے اور واجد علی شاہ کے یہاں ایک ممتاز خدمت پر مامور تھے۔ ۹ سال کی عمر میں آپ کو اپنے ہمراہ کلکتہ لے گئے۔ اور وہیں ابتدائی تعلیم ہوئی۔ سید علی حیدر طباطبائی سے منطق و فلسفہ پڑھا اور اسی زمانہ میں علم معقولی حاصل کیا۔ حکیم محمد مسیح صاحب سے طب پڑھی۔ اور چند روز مطب بھی کیا۔ سنہ ۱۸۷۹ء میں ۱۹ سال کی عمر میں، آپ لکھنؤ آئے۔ اور نظم طباطبائی صاحب سے شاعری میں شرف تلمذ حاصل کیا۔ سنہ ۱۸۸۰ء میں اودھ اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے اور اپنی ادارت میں ایک ہفتہ وار رسالہ "محشر" نکالا۔ پھر اودھ اخبار سے قطع تعلق کر کے پہلا ناول دلچسپ لکھا۔ جو مقبول عام ہوا۔ سنہ ۱۸۸۷ء میں دلگداز جاری کیا۔ جو آپ کے مرتے دم تک جاری رہا۔ سنہ ۱۸۹۲ء میں آپ دکن تشریف لے گئے۔ نواب وقار الامرا بہادر مدارالمہام نے اپنی ریاست سے دو سو روپے ماہوار کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں نواب وقار الامرا کے صاحبزادے کے ہمراہ انگلستان تشریف لے گئے۔ انگلستان کی واپسی کے چھ ماہ بعد آپ دکن سے پھر لکھنؤ آ گئے۔

اردو ناول نویسی کے آغاز کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ نثر میں شاعرانہ تخیل کا اظہار کرنا۔ تاریخی اور عاشقانہ خیالات کو پُر درد پیرایہ میں تحریر کرنا آپ کا فطری حصہ تھا۔ قدرتی مناظر کا فوٹو اس ادا سے دکھایا ہے کہ سبحان اللہ۔ مولانا شررؔ صرف ناولسٹ ہی نہ تھے، بلکہ مورخ۔ ڈراما نگار۔ ادیب اور ایک زبردست جرنلسٹ بھی تھے۔ شررؔ سچ یہ ہے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک چابک دست مصور رہے تھے۔ اور جذبات انسانی پر حکومت کرنے والے بادشاہ۔ آپ کی کثیر التعداد تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔

دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء میں انتقال فرمایا، اور لکھنؤ میں دفن کئے گئے۔

(آپ کے صاحبزادے محمد صدیق حسن صاحب نے حیدرآباد سے آپ کی تصویر بھیجی۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔)

درج کئے ہیں۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

یوسف و نجمہ یہ قصہ جگ بیتی نہیں آپ بیتی ہے اور کیبر مولانا شرر کے قلم سے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

رومتہ الکبریٰ قدیم سلطنت روم کے حالات از مولانا شرر لکھنوی۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

مفتوح فاتح فرانس میں عربوں کا داخلہ۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

فلپانا مولانا شرر مرحوم کا تاریخی ناول۔ اس کا خاتمہ پرسماہ کر کے چلے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)

فردوس بریں اسماعیلیوں اور باطنیوں کے حیرتناک و محیر العقول واقعات۔ دلچسپ ترین ناول۔ یہ مولانا مرحوم نے صرف ایک شب میں لکھا تھا۔ قیمت آٹھ آنہ (۸)

قیس و لبنیٰ عرب کے عشاق کی سچی سوانح عمری ہے۔ جو دلچسپ ناول بھی ہے اور سوز و گداز کا بہترین نمونہ از مولانا شرر مرحوم۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

لعبت چین عہد صحابہ کا ناول فتوحِ عرب کے حالات از مولانا شرر مرحوم۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

مقدس نازنین ایک حسینہ کا پرجوش بیان۔ قیمت عہ

جویائے حق حصہ اول حضرت سلمان فارسی کی سوانح عمری۔ ناول۔ قیمت حصہ اول سوا روپیہ (عہ)

شوقین ملکہ ... نیوں کو معلوم ہو دلچسپ داتوں کے لئے آج بھی

حیرت کا باعث ہے۔ ناول کی صورت میں مولانا نے بیان فرمایا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

طاہرہ مولانا شرر لکھنوی کا بہترین اخلاقی ناول۔ قیمت سوا روپیہ (عہ) و عہ

مینا بازار مولانا کا عہد شاہجہاں کا ایک تاریخی ناول ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ اچھا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

نیکی کا پھل مولانا کو تاریخی ناول لکھنے میں جو کمال حاصل تھا اس کی آخری یادگار۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

بابک خرمی سلطنت عباسیہ کے زمانہ کا ایک تاریخی اور بہت دلچسپ ناول۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

حسن انجلینا روس و شام کی لڑائی کا تاریخی ناول نہایت دلچسپ۔ قیمت ۱ر

فلورا فلورنڈا مولانا نے اپنے مخصوص انداز میں ہسپانیہ کے عہد خلافت کے حالات ناول کی صورت میں تحریر فرمائے ہیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

ملک العزیز ورجنا مسٹر رچرڈ اور سلطان صلاح الدین ایوبی کی معرکہ آرائیاں۔ میدان جنگ کے نظارے اور زمانہ کے نقشے سے سچی تاریخی حکایتیں، عشق و محبت کی گھاتیں، بہت دلچسپ ناول ہے۔ قیمت ایک روپیہ دو آنہ

منصور موہنا ہندوستان میں اسلامی سلطنت فتح سندھ کے بعد قائم ہوئی۔ اس زمانہ کا مولانا کا لکھا ہوا تاریخی ناول۔ قیمت عہ

آغا صادق کی شادی لکھنؤ کی چہل پہل کے دور میں ...

حسن کا ڈاکو

ایک معزز ایرانی کی شادی کی دلچسپ داستان ہے قیمت دس آنہ (۱۰ار) ۔

حسن کا ڈاکو عیش پرست رئیسوں کا حال۔ مولانا شرر نے بڑی خوبی سے بیان فرمایا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/) ۔

خوفناک محبت ہندوستان کی شریف زادیاں جو جاہل ہونے کے باوجود صاحب عصمت ہوتی ہیں بے نظیر ہیں از شرر لکھنوی۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/) ۔

زوال بغداد بغداد کی اسلامی شان کی تباہی و بربادی کا دردناک افسانہ مولانا نے تحریر فرمایا ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/) ۔

افسانہ قیس مشہور لیلے مجنوں کی تاریخی تحقیق مولانا نے فرمائی ہے اور ان کے حالات دیئے ہیں۔ قیمت ۳ر

عزیزہ مصر مولانا کے تاریخی ناولوں کی ایک کڑی جس میں عہد بنی طولون کا دلچسپ حال بیان کیا ہے۔ قیمت سوا روپیہ عہ/ ۔

ملکہ زنوبیہ عربی نژاد اور ایک حسین شاہزادی کے رومانی حالات۔ قیمت ۳ر۔

شیریں ملکۂ عجم فرہاد کی معشوقہ کے حالات قیمت تین آنہ (۳ر) ۔

غیب دان دلہن سفید سوشل ڈرامہ قیمت ایک روپیہ (عہ/) ۔

دلچسپ مولانا کے قلم سے سب سے پہلا ناول، جس نے ہندوستان میں ناول نگاری کی بنیاد رکھی۔ پلاٹ مشرقی، فرخ اور اس کے عشق کا مزیدار قصہ، جوانی کے زمانہ کی تصنیف ہے قیمت آٹھ آنہ (۸ر) ۔

دلکش کامل مولانا شرر مرحوم کے قلم سے نکلا ہوا وہ ناول جس نے اردو انشاپردازی میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کر دیا تھا جس کی ایک جھلک سے اہل ہند ہمہ بدلتر بچہ کے والہ و شیدا بن گئے مولانا کے ایام جوانی کی یادگار۔ پلاٹ سے شباب اور زندہ دلی کا جوش نمایاں، مشرقی تمدن کا نمونہ زبان نہایت پیاری۔ قیمت صرف چودہ آنہ (۱۴ار) ۔

بدر النسا کی مصیبت خلاف شریعت پردے کے نقصانات پر ایک دلچسپ، سبق آموز، عبرت انگیز ناول قیمت ۴ر

شہید وفا جوش جہاد کے کارنامے، اسلامی ایمان کے نمونے، اسے پڑھ کر معلوم ہوگا کہ مسلمان کیسے بات کے دھنی ہوتے ہیں۔ اور مذہب پر کیونکر قربان ہو جاتے ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)

الفانسو ۱۲ار معتزلہ ۱۲ار حلیۃ العذرا ۸ر

اسرار دربار حرام پور ۳ر

تاریخ و سوانح عمریاں

تاریخ خلافت	قیمت	۴ر
افسانہ قیس	،،	۳ر
ابوبکر شبلی	،،	عہ/
ثانی اثنین	،،	۶ر
عصر قدیم	،،	۸ر
قرۃ العین	،،	۲ر
سیر رجال	،،	۸ر
سیر نسواں	،،	۶ر
حسن بن صباح	،،	۶ر
خواجہ معین الدین اجمیری	،،	۳ر
ذی النورین	،،	۱۰ر
ابوالحسنین ع	،،	۸ر

مولانا شرر کے مضامین

جلد اول شاعرانہ و عاشقانہ مضامین تین حصے

حصہ اول	قیمت	۱۲/
" دوم	"	۱۲/
" سوم	"	عہ/

جلد دوم تاریخی۔ جغرافیائی مضامین تین حصے

حصہ اول	قیمت	۱۲/
" دوم	"	عہ/
" سوم	"	۱۲/

جلد سوم سیر و سوانح تین حصے

حصہ اول	قیمت	۸/
" دوم	"	۸/
" سوم	"	عہ

جلد چہارم	ادب و تحقیق مسائل	۸/
" پنجم	اصلاح قوم و ملت	عہ
" ششم	تاریخی واقعات	(زیر طبع)
" ہفتم	نظمیں و ڈرامے	عہ
انتخاب مضامین شرر		۸/

مولانا عبدالحلیم شرر مرحوم کی وہ کتابیں جو ان کے انتقال کے بعد کسی وجہ سے شائع نہ ہو سکیں۔ اُن کے مسودات ابھی تک اسی حالت میں رکھے ہیں۔ ان کتابوں کو آپ کے صاحبزادے جناب محمد صدیق حسن صاحب بہت جلد شائع کرنے والے ہیں۔

پیدائش سنہ ۱۸۴۶ء　　　**پنڈت رتن ناتھ سرشار**　　　وفات سنہ ۱۹۰۲ء

پنڈت رتن ناتھ ور تخلص بہ سرشار گذشتہ صدی کے آخر میں ایک عجیب زندہ دل باکمال شخص گذرے ہیں۔ ایک معزز کشمیری خاندان سے تھے سنہ ۱۸۴۶ء یا سنہ ۱۸۴۷ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ صرف چار برس کے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ اول عربی فارسی پڑھی۔ جب انگریزی تعلیم کا رواج ہوا تو کیننگ کالج میں داخل ہوئے۔ مگر کوئی ڈگری حاصل نہ کر سکے۔ کسب معاش کے لئے کھیری کے ضلع اسکول میں معلمی اختیار کی۔

سرشار کو بچپن ہی سے انشا پردازی کا شوق تھا۔ اول اول تو اودھ پنچ میں مضامین بھیجتے رہے۔ بعد ازاں منشی نول کشور کی دعوت پر اودھ اخبار کی ایڈیٹری کے فرائض انجام دینے لگے۔ ان کی ایڈیٹری کی وجہ سے اودھ اخبار کو جو عروج نصیب ہوا وہ اس کے لئے معراج کمال تھا۔

سرشار نے فسانۂ آزاد کی بنیاد اسی اخبار کے ذریعہ ڈالی۔ یہ اردو ناول نویسی کے فن میں ایک خاص بنیادی حیثیت رکھتا ہے سنہ ۱۸۸۰ء میں فسانۂ آزاد بصورت ایک علیحدہ کتاب کے چھپا اور بہت مقبول ہوا۔ فسانۂ آزاد کے علاوہ حضرت سرشار کی تصانیف سیر کہسار، جام سرشار، کامنی۔ خدائی فوجدار وغیرہ بہت مشہور ہیں۔

سرشار کی عالمگیر شہرت سنہ ۱۸۹۵ء میں اُن کو حیدرآباد لے گئی۔ حیدرآباد میں مہاراجہ سرکشن پرشاد نے اپنا کلام بغرض اصلاح سرشار کو دکھایا اور اس کے عوض میں دو سو روپے ماہوار عنایت فرماتے رہے۔ حضور نظام نے بھی سرشار کی کمال قدر دانی کی۔ سرشار کچھ عرصہ تک حیدرآباد میں دبدبۂ آصفیہ بھی نکالتے

افسوس کہ کثرت مے نوشی نے اتنے قابل قدر دماغ کو قبل از وقت خراب کردیا۔ اور ۱۹۰۲ء میں سرشار نے حیدرآباد ہی میں انتقال کیا۔

اردو ناول کو انگریزی طریقے پر لکھنے کا فخر انہیں کو حاصل ہے۔ اور اسی کے ساتھ وہ ایک زبردست جرنلسٹ، ایک مشہور مصنف، اردو کے زبردست زبان داں، ظریف اور بذلہ سنج اور ایک طرز خاص کے موجد بھی تھے۔

تصانیف پنڈت رتن ناتھ سرشار

فسانۂ آزاد

اس کتاب کا نام لیتے ہی بے ساختہ یہ شعر زبان سے نکل جاتا ہے۔

شراب ناب ہے ہر رنگ کی بھرے پیالے ہیں
وہ طرہ کونسا گل ہیں بچ کیا ہے شاخ لائے ہیں

پنڈت رتن ناتھ کے نام سے دنیا واقف ہے جن کے چٹیلے اور چٹکیلے مضامین سوئیاں بن کر پڑھنے والوں کے دلوں میں چٹکیاں لیتی ہیں، ظرافت ان کے گھر کی لونڈی، فصاحت و بلاغت ان کا خاص حصہ ہے چنانچہ اسی کتاب میں ایک دل چسپ قصہ کے پیرایہ میں ہندوستان کے تمام فرقوں کا اس خوبی سے ذکر کردیا ہے کہ پڑھ کر کہیں طبیعت پر فرحت کے بادل برستے ہیں تو کہیں ہندوستان کی بدنصیبی کا غم گھٹا بن کر دلوں پر چھا جاتا ہے۔ ہر فقرہ چلتا جادو اور ہر جملہ ایک تیز خنجر ہے۔ جو کسی دل پر اپنا کام کئے بغیر نہیں رہتا۔ قیمت اٹھارہ روپے ۱۸؏ صفحے ۳۰۵۴ ہیں اور متفرق جلدیں حسب ذیل ہیں جلد اول للعہ۔ جلد دوم للعہ۔ جلد سوم صہ۔ جلد چہارم صہ۔

جام سرشار

رندان بدمست کی صدائے نوشا نوش کا نقشہ۔ ساقی مہوش مہ پارہ کی دلفریب آنکھوں کا جادو فضول خرچی کے برے نتائج، دل کش اور خوش اسلوب پہلو کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت عہ

الف لیلہ بطرز ناول

دو جلد الف لیلہ جیسا دل چسپ مقصد ہے اس سے ہر ایک شخص واقف ہے، پھر اس کی تعریف بیکار ہے۔ ہر شخص خود ہی سمجھ سکتا ہے کہ سرشار کی جادو نگاری نے اس میں کیا رنگ پیدا کردیا ہوگا۔ مختصر یہ کہ سونے پر سہاگہ کی مثال ہے۔ قیمت جلد اول تین روپیہ۔ جلد دوم سوا روپیہ عہ۔ کامل للعہ

سیر کہسار

ہندوستانی نوابوں کی عیاشی کا صحیح فوٹو ہے۔ قیمت ے۲

کامنی

پنڈت رتن ناتھ سرشار کا مشہور و معروف ناول ہے۔ اس ناول میں حسن و عشق کی ایسی چاشنی دی گئی ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر نہیں رہا جاتا۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۱)۔

بچھڑی دلہن	قیمت	۲/
خدائی فوجدار	"	۸/
کڑم دھڑم	"	۵/
پی کہاں	"	۲/
ہشو	"	۵/
رنگے سیار	"	۱/

حکیم محمد علی متخلص بہ طبیب

اگر ایک طرف مولانا عبدالحلیم شرر کے ادب پرور قلم نے لکھنؤ کی فضا کو ادبستان بنا دیا تھا تو دوسری طرف اس سے بہت ہی قریب ہردوئی میں مولانا محمد علی طبیب بھی آسمان ادب پر آفتاب بن کر چمک رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کو ناول نویسی میں جن لوگوں نے روشناس کیا وہ صرف یہی دو ہستیاں تھیں اس سے پہلے نہ ملک میں ناول نگاری کا کوئی صحیح معیار موجود تھا اور نہ افسانہ نگاری کے باضابطہ اصول مقرر ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا شرر اور حکیم محمد علی کو قدرت نے صرف اسی لئے پیدا کیا تھا کہ وہ ادب اور انشائے لطیف سے اردو ادب میں ایک نئے باب کا اضافہ کریں۔ چنانچہ شرر نے عموماً اور حکیم محمد علی نے خصوصاً ناول نویسی کو کیا باعتبار پلاٹ اور کیا باعتبار زبان خاک گمنامی سے نکال کر شہرت و قبولیت عوام کے بام معراج تک پہنچا دیا۔ آپ کے مختصر حالات اور تصویر حاصل کرنے کی بے انتہا کوشش کی گئی۔ بیگم صاحبہ محمد علی طبیب نے تحریر فرمایا کہ تصویر تو موجود نہیں البتہ حالات بھیج دیئے جائیں گے۔ مگر افسوس کہ حالات بھی نہ مل سکے۔

تصانیف حکیم محمد علی طبیب

گورا حکیم محمد علی صاحب طبیب نے ریواڑی ضلع گوڑگانوہ (جو خاکسار کا وطن ہے) کا سچا واقعہ لکھا ہے۔ یہ ایک اوریجنل ناول ہے جس میں ایک ہندو بیوہ کی الم انگیز زندگی کی نہایت ہی درد ناک تصویر کھینچی ہے۔ اور ترتیب میں عقد بیوگان پر نہایت ہی عمدہ انداز میں محققانہ بحث کی ہے اور صغر سنی کی شادی کے خلاف ہندوستان میں سب سے پہلا جہاد کیا گیا ہے۔ ناول کی دلکشی اور واقعات کی دل فریبی اتنی اثر انگیز ہے کہ شروع کرنے کے بعد اختتام سے پہلے ہاتھ سے رکھ دینا ناممکن ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ؎)

عبرت حکیم صاحب نے ان تمام ناولوں میں جو قبولیت عام و شہرت کو حاصل ہوئی حقیقت یہ ہے کہ دوسرے ناول اس سے کسی قدر پیچھے رہ گئے ہیں اگر اس ناول کو حکیم صاحب کا شاہکار کہا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ متوقع کے مطابق پہلا ایڈیشن شائع ہوا تھا کہ اس ناول نے ملک میں حیرت و استعجاب کی ایک لہر دوڑا دی۔ چونکہ پہلی اشاعت تعداد میں کچھ زیادہ نہ تھی اس لئے مصنف کو مسلسل دس ایڈیشن شائع کرنے پڑے۔

اس ناول میں جہاں ہندو ریاست کے تاریخی واقعات کو اس انداز سے سپرد قلم کیا ہے کہ ہر شخص اپنے اندر عشق و محبت کا لطیف ترین جذبہ محسوس کرنے لگتا ہے جی تو یہی چاہتا ہے کہ اس کی تعریف و توضیح میں صفحے کے صفحے لکھے جائیں مگر وقت کی قلت اور کتابت کی گنجائش مانع ہے۔ مختصر یہ کہ ناول کی دنیا میں اس ناول کو عجائبات میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ تین جلدوں میں ختم ہوا ہے مجموعی قیمت دو روپے دس آنے (عہ؍) ہے۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

اختر و حسینہ

یہ ناول خاص حکیم صاحب کی دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس میں اس امر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے کہ عورتوں کی انتہائی تعلیم کہاں تک ہونی چاہیئے، اور ان کا تعلیمی معیار دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کیا رکھنا چاہیئے۔ یہ بحث اس خوبی اور وضاحت کے ساتھ کی گئی ہے کہ جو آپ کو اس موضوع کی تمام موجودہ کتابوں میں نہ ملے گی۔ تفریح و دلچسپی کے لیے حسن و عشق کی معرکہ آرائیاں بھی عجیب پُر سوز و دل گداز انداز میں دکھائی گئی ہیں۔ وہ شادیاں جو محبت و باہمی رضامندی کے خلاف وجود میں آتی ہیں ان کے وہ نتائج بد جو آپس کی زندگیوں کو تلخ اور گھر کی بربادی کا سامان فراہم کر کے تباہی کا سبب ہوتے ہیں ان کا بیان بھی بہت ہی رقت انگیز ہے۔

یہ ناول دو حصوں میں ختم ہوا ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ/)

نیل کا سانپ

"کلیوپیٹرا" جس کی داستان حسن ایک غیر فانی اور لازوال شہرت حاصل کر چکی ہے اور جس کی ذات عالم حسن کی تاجدار تسلیم کی جا چکی ہے اس کی رومانی زندگی کا یہ دلکش اور حیرت انگیز ترجمہ ہے۔ مولانا محمد علی طبیب کی ذات ہزار ستائش و تحسین کی مستحق ہے کہ انھوں نے انگریزی کے اس شاہکار کو اردو اور پھر ادب پرور اردو میں ترجمہ کر کے اردو جاننے والے حضرات پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے۔ یہ اسی ناول کا ترجمہ ہے جس کا ترجمہ دنیا کی ہر زندہ زبان میں ہو چکا ہے۔ اردو کو بھی اس اعتبار سے خوش نصیب کہیے کہ اس نے اس کا ترجمہ کرنے والا بھی حکیم محمد علی جیسا بلند پایہ ادیب پایا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر آپ نے اس کتاب کو شروع کر دیا۔ تو اس کے ختم ہونے تک آپ پر سونا اور کھانا پینا بار ہو جائے گا۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ دو آنے (عہ)۔

حسن سرو

افسانہ ایک تو یوں ہی اثر انداز چیز ہے لیکن اگر وہ افسانہ حقیقت پر مبنی ہو تو پھر اس کی تاثیر کا کیا ٹھکانا۔ حسن سرو ایسا ہی ناول ہے۔ جس کے تمام واقعات سچے اور تمام پیروز کے نام اصلی ہیں۔ اس میں حسن و عشق کی تصویر کشی کے علاوہ رنج و غم درد و حسرت کی تمام وہ افتادیں جن کا عشق کی منزلوں میں پیش آنا ناگزیر ہے عجیب خوبی کے ساتھ دکھائی گئی ہیں۔ اس میں آپ اپنائے زمانہ کی دراندازیوں و فتنہ کاریوں کی ان مفسدانہ کوششوں کو دیکھیں گے جو کامیابی سے ہم آغوش ہوتے ہوئے دکھ کر عمل میں لائی جاتی ہیں۔ غرض جہاں تک پلاٹ و زبان کا تعلق ہے یہ ناول حکیم صاحب کے ناولوں میں بہترین شمار کیا جا سکتا ہے۔ یہ ناول تین حصوں میں ختم ہوا ہے۔ مجموعی قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ/)

رام پیاری

رام پیاری کی اساسی حیثیت بھی تاریخی ہے۔ چتوڑ جسے راجپوت آبادی کے لحاظ سے مرکزیت کا درجہ حاصل ہے اور جو کبھی رانا کھمبوجی کا دار السلطنت رہ چکا ہے تاریخ میں مارواڑ کا یہ خطہ ایک غیر فانی شہرت و عظمت رکھتا ہے۔ ہندوستان کے ابتدائی دور میں آپس کی خانہ جنگیوں میں کیسی کیسی خوں ریزیاں ہوئیں اور حسن کی بے پناہ گیرائی نے کیا کیا گل کھلائے۔ اس میں اس کا بالتشریح ذکر ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ ناول حکیم صاحب کا آخری ناول ہے۔ اور اس میں مرحوم نے اپنا پورا زور قلم صرف کر دیا ہے۔ دوسرے ناولوں کی طرح اس کی دلچسپی بھی بہت ہی عمیق و مستقل ہے۔

یہ ناول دو حصوں میں مکمل ہوا ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (سے ہ/)۔

جعفر و عباسہ

ہارون الرشید کے عہد زریں کا وہ تاریخی واقعہ جس نے سلطنت عباسیہ پر ایک گہرا اثر ڈالا۔ اور آخر میں ایک انقلاب کی صورت اختیار کر لی۔ عجیب و غریب انداز میں سپرد قلم کیا گیا ہے۔ جس میں حسن و عشق کی ایسی دلفریب اور فطرت انسانیہ کے مطابق تصویر کھینچی گئی ہے کہ محبت آشنا دلوں کے لئے تیر و نشتر سے کم نہیں اس تاریخی افسانے کے متعلق ملک کے بڑے بڑے ادبا کی یہ رائے ہے کہ اس میں افسانوی ناول نویسی کے تمام محاسن اپنی پوری قوت کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ ناممکن ہے کہ انسان اسے پڑھے اور واقعہ کی نوعیت پر آنسو روکنے میں صبر و ضبط سے کام لے سکے قیمت فی جلد ایک روپیہ دو آنے (عہ؎)۔

دیول دیوی

یہ ناول بھی حکیم صاحب کے ناولوں میں کافی شہرت و عظمت رکھتا ہے۔ اس میں علاء الدین خلجی کے عہد حکومت کا ایک تاریخی واقعہ حسن و عشق کی صورت میں نہایت ہی دلفریب انداز میں حوالۂ قلم کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے کے بعد آپ علاء الدین خلجی کے انتظام سلطنت اور طرز حکومت سے بخوبی واقف ہو سکتے ہیں۔ ناول کے مطالعہ سے ہندو مسلم اتحاد کی نہایت ہی حسین تصویر آپ کے سامنے آ جائے گی اور آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ اتحاد پرور زمانہ کس طرح آہستہ آہستہ منافرت و اختلاف سے بدلا گیا۔ خضر خاں اور دیول دیوی کی داستان محبت اس امر کا روشن ثبوت ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ (عہ؎)۔

مولوی بشیر الدین احمد صاحب دہلوی

پیدائش سنہ ۱۸۶۱ء　　وفات سنہ ۱۹۲۷ء

مولوی بشیر الدین احمد ۴ اگست سنہ ۱۸۶۱ء کو بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام مولوی نذیر احمد ہے۔ اردو، فارسی، عربی، انگریزی کی تعلیم اپنے والد موصوف ہی سے حاصل کی۔ چند پند بھی انہیں کے لئے تصنیف کی گئی تھی۔ صرف دو برس کے لئے گورنمنٹ اسکول دہلی میں داخل کر دیا تھا۔ جنہوں نے موعظہ حسنہ پڑھی ہے وہ جانتے ہیں کہ مولانا نے اس زمانہ میں کیسی دل سوزی اور شفقت کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت جاری رکھی۔ مدرسہ چھوڑ کر حیدرآباد دکن گئے۔ وہاں تعلقداری کی خدمات انجام دیں سنہ ۱۹۱۹ء میں وظیفہ یاب ہو کر دہلی واپس آ گئے۔

مولوی بشیر الدین احمد نے زمانہ ملازمت ہی میں اپنے والد کی تقلید شروع کر دی تھی یعنی تعلیم نسواں، اقبال دلہن، حسن معاشرت وغیرہ کتابیں لکھیں۔ تاریخ کا بہت شوق تھا چنانچہ واقعات دار الحکومت دہلی اور واقعات مملکت بیجاپور اسکی مکمل و جامع تاریخیں لکھیں جو اپنا جواب آپ ہی ہیں۔ مولوی نذیر احمد صاحب کی طرح آپ کی کتابیں بھی نہ صرف پبلک میں مقبول ہوئیں بلکہ گورنمنٹ نے انعام دے کر ان کی قدر دانی فرمائی۔

مولوی صاحب کو مشاغل علمی سے اس قدر شغف تھا کہ اطباء کے منع کرنے پر بھی اپنی پیرانہ سالی کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں صرف کیا۔ بالآخر اس محنت شاقہ کی وجہ سے صحت نے جواب دے دیا۔ مرض فالج میں مبتلا ہو کر ۴ر اگست سنہ ۱۹۲۷ء کو رحلت فرمائی۔

آپ کے صاحبزادے جناب شاہد احمد صاحب ایڈیٹر "ساقی" نے آپ کی بڑی تصویر جو آویزاں تھی مرحمت فرمائی۔ میں شاہد صاحب کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مصور غم علامہ راشد الخیری مرحوم

پیدائش سنہ ۱۸۶۸ء — وفات سنہ ۱۹۳۶ء

علامہ راشد الخیری دہلی کے اس ممتاز خاندان کے فرد تھے جسے خاندان شاہان مغلیہ کے اتالیق ہونے کا نسلاً بعد نسلاً فخر حاصل رہا ہے۔ علامہ مغفور بمقام دہلی ۱۸۶۸ء میں پیدا ہوئے۔ ابھی ایک برس کے تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ جس کے سبب آپ کی تعلیم و تربیت دادا اور چچا کی نگرانی میں ہونے لگی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب انگریزی تعلیم کو مسلمان کفر سمجھتے تھے۔ اردو، فارسی، عربی وغیرہ گھر پر پڑھی۔ انگریزی تعلیم دہلی کے عربک اسکول میں ہوئی۔ ۱۸۹۱ء میں محکمہ بندوبست کے انگریزی دفتر میں ملازم ہوئے۔ کچھ مدت بعد مستعفی ہو گئے۔

مولانا کی سب سے پہلی تصنیف حیات صالحہ ہے۔ دیگر تصانیف منازل السائرہ، شب زندگی ...

وغیرہ بہت مقبول ہوئیں۔ چونکہ عبارت نہایت درد انگیز او تاثیر سے لبریز ہوتی ہے اس لئے مصورِ غم کے لقب سے مشہور ہوئے۔

مصورِ غم کی تحریروں سے عورتوں کی مظلومیت پر سنگدل مردوں کے دل پسیج گئے اور عورتوں کو اپنی اصلاح و ترقی کا احساس ہوا۔ علامہ مغفور ناولسٹ بھی تھے۔ جرنلسٹ بھی۔ اور انشا پرداز بھی المختصر خدمتِ خلق اللہ حاصلِ عمر تھا۔

۶۸ سال کی عمر میں دو ماہ بیمار رہ کر ۳ فروری ۱۹۳۶ء کی صبح کو اس دنیا سے ناپائیدار سے رحلت فرمائی۔

مولانا مرحوم کی کتابیں بہت ہی مقبول ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ہر سال چھپتی ہیں اور فروخت ہو جاتی ہیں (آپ کے چھوٹے صاحبزادے صادق الخیری صاحب نے آپ کی تصویر مرحمت فرمائی)۔

تصانیف علامہ راشد الخیری

حیاتِ صالحہ یا صالحات۔ دلی کی بیگماتی زبان میں بہترین اخلاقی و اصلاحی سبق آموز ناول۔ ایک نیک لڑکی کے حالات علامہ مغفور کی سب سے پہلی مگر نہایت مقبول تصنیف قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

صبحِ زندگی نسیمہ بیگم کی پیدائش سے شادی تک کے حالات نہایت موثر پیرایہ میں لڑکیوں کی تربیت پر بے مثل کتاب ہے۔ جس کے ... دفعہ شائع ہو چکی ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

شامِ زندگی نسیمہ بیگم کی شادی سے موت تک کے واقعات ہیں وہ تصنیف ہے جس نے مصنف مرحوم کو قوم سے مصورِ غم کا خطاب دلوایا تھا اٹھارھویں دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

شبِ زندگی نسیمہ بیگم کی موت کے بعد کے حالات، اصلاحِ نسواں کے سلسلہ میں ماسٹر پیس یعنی بہترین کتاب کہی جاتی ہے۔ دو حصے ہیں۔ ہر حصہ کی قیمت ایک روپیہ (عہ) مکمل دو روپے (عہ)۔

طوفانِ حیات قبیح رسوم، شرک، بدعت وغیرہ دور کرنے کے لئے بے مثل اصلاحی ناول، قصہ بے انتہا دلچسپ، واقعات اس قدر درد انگیز کہ ہچکی بندھ جائے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

جوہرِ قدامت دو لڑکیوں کی مفصل زندگی۔ جن میں ایک دورِ قدیم کی پرستار ہے، اور ایک دورِ جدید کی دلدادہ۔ یہ کتاب بتائے گی کہ عالمِ نسواں پچاس سال پہلے کیا جوہر رکھتا تھا۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

منازل السائرہ ایک لڑکی کی پیدائش سے موت تک تمام واقعات نہایت دلچسپ پیرایہ میں۔ یہ کتاب یونیورسٹیوں کی بڑی جماعتوں کے کورس میں داخل ہے۔ قیمت مکمل دو روپے (عہ)۔

نوحۂ زندگی بیوہ کے نکاحِ ثانی کے متعلق مصورِ غم علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا تصنیف نہایت دلچسپ، سبق آموز اور نہایت موثر ہے آٹھ دفعہ چھپا ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ار)۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

تمغۂ شیطانی

امت شیطانی کے آٹھ کیرکٹر نہایت سبق آموز اور نتیجہ خیز ہیں۔ بعض واقعات اس قدر درد انگیز کہ آنسو نکل پڑیں بعض کیرکٹر اتنے دل چسپ کہ ہنسی ضبط نہ ہو۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

سات روحوں کے اعمالنامے

ایک شیطان کی مغفرت کے لئے سات روحیں پیش کی جاتی ہیں ہر روح کے حالات نتیجہ خیز ہیں۔ آخری روح کے واقعات پڑھ کر سنگدل بھی آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

بیلا میں میلہ

باغدر کی ماری شہزادیاں۔ لال قلعہ کی رہنے والیوں کی آپ بیتی وہ دل ہلا دینے والے واقعات کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ اجڑی ہوئی دلی کا آخری سماں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

ستونتی

اس افسانہ میں دکھایا ہے کہ مرد کے لئے شریف بیوی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ واقعات دل چسپ اور درد انگیز ہی نہیں سبق آموز بھی ہیں۔ قیمت سات آنہ (۷/)۔

موؤدہ

محروم وراثت لڑکی کا درد و غم بھرا افسانہ جو صرف اس لئے کہ لڑکی ہے اور ترکہ پدری کی حقدار حقیقی باپ اور بھائی کے ہاتھوں وہ تکلیفیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آئے۔ قیمت ۵/

تقصیر عصمت

طلع اور اتحاد پر اس سے بہتر افسانہ شائع نہیں ہوا کیونکہ نہایت دردانگیز ہے۔ کئی موقعوں پر ظرافت اور ہنسی سے لبریز ہے۔ قیمت پانچ آنہ (۵/)۔

بنت الوقت

ہماری مستورات کی تعلیم و تربیت کا مرقع۔ وقت کا ساتھ دینے والی ایک ناعاقبت اندیش لڑکی کا انجام۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

سراب مغرب

غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کا تعلیم پانا کہاں تک جائز ہے اس بحث پر مشہور افسانہ۔ مغربی تقلید کے دردناک نتائج۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

انگوٹھی کا راز

تین مختلف الخیال لڑکیوں کا سبق آموز اور درد بھرا افسانہ۔ قیمت چھ آنہ (۶/)

فسانۂ سعید

اس فسانہ میں جس قابلیت سے حضرت علامہ مغفور نے سہاگ جیسی بیوہ کے نکاح ثانی کو بے سود ثابت کیا ہے وہ بے انتہا سبق آموز ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)

ولائتی ننھی

ایک نہایت ہی مزیدار پرلطف مزاحیہ کہانی جس کے ہر ہر فقرہ پر ہنسی آتی ہے۔ بی ننھی نے بڑھاپے میں وہ سوانگ بھرے ہیں کہ بس پڑھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ قیمت چھ آنہ (۶/)۔

منازل ترقی

اس افسانہ میں دکھایا گیا ہے کہ انسان ترقی کی دھن اور لیڈری کے شوق اور دولت کے نشہ میں غریب رشتہ داروں پر کیسے کیسے ظلم ڈھاتا ہے۔ قیمت چار آنہ (۴/)

بچہ کا کرشمہ

ایک بدنصیب ماں اپنے جوان بچہ کی بدولت وہ وہ مصیبتیں اٹھاتی ہے کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے اور پڑھ کر بے اختیار آنکھ سے آنسو نکل آتے ہیں۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

ڈیڈیا کی سرگزشت

فیشن اور جدت کی دل دادہ

ایک انگریزی خاتون کی کہانی، اسی کی زبانی۔ مغربی معاشرت کا کامیاب مرقع۔ یورپین میاں بیوی کے تعلقات کا فوٹو۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

چہار عالم ایک افسانے میں چار افسانے۔ حیات انسانی پر پرندوں کی بحث، چند نسوانی کمزوریوں کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ پلاٹ نہایت دلچسپ۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

جوہر عصمت مظلوم بیوی کا پاک جذبہ بھنور کی دلھن۔ اگلی محبتیں۔ بے گناہ کا قتل۔ عدل جہانگیری۔ بلبل کی شہادت وغیرہ سبق آموز افسانوں کا مجموعہ۔ چھٹا ایڈیشن قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

سیلاب اشک پرستار محبت بلوچن کے تین رنگ، طلاق کا سفید بال، حج اکبر، عدل، گلبدن، بے قصور بچی۔ ثریا کا تخیل درد انگیز بالتصویر افسانے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

طوفان اشک رواج کی چوکھٹ پر مظلوم عورتوں کی قربانیاں دل ہلا دینے والے بارہ افسانوں کا مجموعہ نہایت درد انگیز اور عبرتناک۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

نالیٔ عشق ایک نہایت ہی پر لطف افسانہ جسے پڑھ کر ہنسی ضبط کرنی ناممکن ہے اس کے ساتھ تین اور افسانے جو مزاحیہ بھی ہیں اور دردناک بھی۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

نسوانی زندگی ۱۴- افسانے ہیں جن میں دکھایا گیا ہے کہ ماں، بیوی بیٹی، بہن ہر حیثیت میں عورت ایسی ایسی قربانیاں کرتی ہے کہ غور کرے تو مرد حیرت میں رہ جائے قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

گلدستۂ عید اگرچہ عید اور رمضان کے متعلق بارہ مضمونوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے۔ مگر اثر اور نتیجہ کے اعتبار سے ہر وقت پڑھنے کی چیز ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

روداد قفس حضرت علامہ مغفور کی درد و اثر میں ڈوبی ہوئی ان نظموں کا مجموعہ ہے جنہیں پڑھ کر درد مند دل تڑپ اٹھتے ہیں چھٹی مرتبہ چھپا ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

گرفتار قفس اس مجموعہ میں بھی بہت موثر نظمیں ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ حضرت مصور غم علیہ الرحمۃ کو جذبات نگاری میں کس درجہ کمال حاصل تھا۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

آمنہ کا لال اردو زبان میں مولود شریف کی بہترین کتاب جس میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں جو خلاف عقل کہا جا سکے۔ اس میں علامہ مغفور کا بہترین لٹریچر ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

سیدہ کا لال اردو زبان میں مکمل تاریخ شہادت جس میں واقعۂ کربلا سے پہلے اور بعد کے مفصل حالات ہیں۔ نثر میں مصور غم نے جو مرثیے لکھ دیئے ہیں صدیوں ان کا جواب نہ نکلے گا۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)۔

الزہرا اردو زبان میں جگر گوشۂ رسول خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی بہترین سوانح عمری، آخر میں واقعۂ کربلا کا مختصر بیان نو دفعہ چھپی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

وداع خاتون مشہور ادیبہ محترمہ خاتون اکرم کی جوان مرگی پر قدردان خسر کے خون کے آنسو یہ کتاب بتائے گی کہ یہ کیسے کہتے ہیں۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر)۔

قلبِ حزیں
ان چھوٹے چھوٹے لطیف ادبی مضامین کا مجموعہ جن میں علامہ مغفور نے شاعری کی ہے۔ طرزِ تحریر اتنا پیارا کہ بار بار پڑھیے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

وداعِ ظفر
یا نوبت پنج روزہ۔ بہادر شاہ دہلی کے آخری پانچ جشن۔ اسّی سال پہلے کی دلی کی جھلک۔ قلعہ کی بہاریں۔ شاہی جھمگٹے۔ میلوں ٹھیلوں کے رنگ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ۱)۔

امین کا دمِ واپسیں
شہنشاہ ہارون الرشید اور ملکہ زبیدہ خاتون کے لختِ جگر امین الرشید کے دردناک قتل کے حالات اور پھر مصورِ غم کے قلم سے۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

یاسمینِ شام
امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ خلافت کی اسلامی لڑائیاں یرموک۔ انطاکیہ۔ بیت المقدس وغیرہ کی لڑائیاں وہ تھیں جن میں مسلمان اس طرح لڑے تھے کہ دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیئے گئے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ۱)۔

عروسِ کربلا
کربلا کی داستان [illegible] کچھ کم دردانگیز نہیں اس پر مصورِ غم کے قلم نے قیامت ڈھائی ہے۔ بلحاظ درد و اثر مصنف کے تاریخی ناولوں میں بہت ممتاز ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ۱)۔

محبوبِ خداوند
شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی بہت تھوڑی جماعت نے خلیفہ سوم کے زمانہ میں عیسائیوں کی ٹڈی دل فوج پر کس طرح فتح پائی۔ صلیب و ہلال کے معرکے۔ اسلام و عیسائیت کی لڑائیاں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

تیغِ کمال
ترکوں اور یونانیوں کی ہولناک اور خون ریز لڑائیاں جن میں مصطفےٰ کمال پاشا کے حیرت انگیز کارنامے۔ [illegible]

شہیدِ مغرب
طرابلس۔ مراکش میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقابلے مسلمان عورتوں کی ناموس اسلام پر جاں بازیاں۔ ہندوستان میں شدھی اور سنگھٹن کا اثر۔ قیمت ایک روپیہ (ع۱)۔

درِ شہوار
ایران۔ ماژندران، سیستان کی ہولناک لڑائیوں کا مرقع۔ مندرجہ بالا دل آویز ناولوں کی طرح یہ بھی محبت کا دلکش افسانہ ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

منظرِ طرابلس
تسخیرِ طرابلس کے لیے مسلمانوں کا جوشِ ایمانی۔ حضرت زبیر بن العوام کی بے مثل شجاعت اور ایثار۔ محبت کے آتش کدہ میں بے گناہ لڑکی کی قربانی۔ قیمت پانچ آنہ (۵ر)۔

سودائے نقد
یہ تاریخی نہیں مگر محبت کا افسانہ ہے جس سے معلوم ہوگا کہ جوان بیٹی کی شادی نہ کرنا سوسائٹی پر کیا اثر ڈالتا ہے۔ حقیقی ماں باپ کے ہاتھوں جوان بیٹے کا قتل۔ قیمت ۵ر

شہنشاہ کا فیصلہ
عہد عباسی کے لبِ دلکا دل چسپ افسانہ۔ ایک شخص اپنی بیوی کا نکاح ایک اور شخص سے کرا دیتا ہے۔ ایک مصیبت زدہ ماں کا بے گناہ بچہ واجب القتل ٹھیرتا ہے۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

احکامِ نسواں
عورتوں کے متعلق احکامِ قرآن مجید اور ان کی تفسیر اس میں یکجا تمام احکام مرتب کر دیئے گئے ہیں۔ کتاب زنانہ لٹریچر میں نہایت اہمیت رکھتی ہے اور ہر مسلمان خاتون کے پاس رہنی چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ (ع۱)۔

محسنِ حقیقی
مسلمانوں کے آقا و مولا سرورِ دو جہاں صلعم کی زندگی کے چند ایسے [illegible] واقعات [illegible] جن کو پڑھ کر آنکھوں سے آنسو نکل پڑیں۔ قیمت ۲ر

دعائیں مصنف کی سب سے آخری تصنیف اردو زبان میں نظم و نثر کی دعائیں ایک ایک جملہ اور ایک ایک مصرعہ کلیجہ کے پار ہو جاتا ہے قرآن مجید کی دعائیں پیغمبروں کی دعائیں سرور کائنات اور آپ کے عزیزوں کی دعائیں بھی ہیں قیمت آٹھ آنہ

قرآنی قصے ان نبیوں اور رسولوں کے مقدس حالات جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے یہ قصے مسلمان لڑکیوں کے لئے ان کی سمجھ کے مطابق آسان کی زبان میں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

گدڑی میں لعل لڑکیوں اور عورتوں کو گھر ہنر مند، کفایت شعار بننے اور کامیاب زندگی بسر کرنے کے لئے خانہ داری کے متعلق نہایت ہی مفید مشورے ہے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

چمنستان مغرب خانہ داری، تاریخ، معاشرت، ادب غرض ہر موضوع پر جو خواتین کے لئے مفید ہو سکتا ہے انگریزی زبان کے چند بہترین مضامین کے عام فہم ترجمے قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

دلی کی آخری بہار ۶۰ برس پہلے دلی کیا تھی۔ مرد، عورتیں، بوڑھے بچے کس طرح بے فکری اور سادگی کے ساتھ زندگی کا لطف اٹھاتے تھے، میلے ٹھیلے کس طرح منائے جاتے تھے، اور سیر و تفریح کس طرح کی جاتی تھی۔ اس کا جواب اس کتاب میں ملے گا۔ قیمت ایک روپیہ عہ

مسلی ہوئی پتیاں دلی کی ٹکسالی زبان میں زنانہ خطوط قیمت ۸ر

داستان پارینہ مسلم بیگمات اور حکمرانوں پر غیر مسلم متعصب مورخوں نے جو ناروا حملے کئے ہیں ان کے اس قدر مدلل اور دندان شکن جوابات کہ حقیقت جلوہ گر ہو گئی قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

عروس مشرق یورپ کی اندھا دھند نقالی اور مغربی تہذیب کے زہر آلود اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے گذشتہ چوتھائی صدی میں حضرت مصنف نے اپنی مخصوص طرز میں جو مضامین تحریر فرمائے ہیں ان کا مجموعہ۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

بزم رفتگاں اردو ادب کے غیر فانی نثر کے مرثیے جو ملک کی مایہ ناز خواتین اور باکمال شعراء و ادباء کی یاد میں لکھے گئے تھے۔ اور جو معدن ادب کے بیش بہا جواہر ریزے ہیں۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

نالۂ زار مصنف کے دردانگیز مضامین جن میں عورت کی مختلف حیثیتوں پر بحث کی گئی ہے، یہ وہ معرکۃ الآرا مضامین ہیں جو زنانہ لٹریچر میں غیر فانی درجہ رکھتے ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

بے فکری کا آخری دن اور دوسرے مضامین کنواری بچیوں کے لئے جن کا مقصد یہ ہے کہ ان میں اچھی عادات و خصائل پیدا ہوں وہ اپنے فرائض کو سمجھنے لگیں۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

بلبل بیمار مصنف نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت اور پردے کے مختلف پہلوؤں پر جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا بے انتہا قیمتی مجموعہ قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

سیاحت ہند مصنف نے ہندوستان کے مختلف شہروں اور قصبوں کا دورہ فرمایا تھا ان کے حالات وہ سب اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ عہ

یادگار تمدن تمدن ایک ماہوار رسالہ تھا اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے مصنف نے جو مضامین تحریر فرمائے تھے ان کا مجموعہ۔ قیمت چھ آنہ (۶/)۔

ملنے کا پتہ:- حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد، دہلی

مرزا محمد ہادی رسوا

پیدائش ۱۸۵۸ء — وفات ۱۹۳۱ء

(بی۔ اے ۔۔ ڈی۔ او۔ ایس)

مرزا محمد ہادی نام، رسوا تخلص ۱۸۵۸ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آغا محمد تقی کے ہونہار فرزند تھے۔ [illegible] صاحب کے حالات [illegible] سے لکھنؤ آکر سکونت اختیار کی۔

مرزا صاحب کو علم کا بے حد شوق تھا [illegible] قبول علم کی صلاحیت بھی موجود تھی۔ عربی، عبرانی، یونانی، انگریزی، فارسی، سنسکرت، ہندی زبانوں پر [illegible] عبور تھا۔ آپ کا فلسفے کا مطالعہ بہت گہرا تھا مرزا اپنی قابلیت میں بے نظیر تھے [illegible] یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اد[illegible]

پر جو احسانات اپنی تصانیف سے کئے ہیں، ادب ہمیشہ ان کا ممنونِ احسان رہے گا۔ مرزا رسوا کی کامیابی کا راز زیادہ تر ان کی شیریں بیانی میں مضمر ہے۔ عبارت کا عام انداز رقم کچھ ایسا ہے کہ تحریر میں بات چیت کا لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے متعدد ناول لکھے ہیں۔ اور ناول نویسی کو اس قدر ابھارا ہے کہ اپنے ناولوں کو اپنے زمانہ کا مرقع بنا دیا ہے۔ ان کے ناولوں کو دیکھ کر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ انھیں ناولوں نے مرزا صاحب کی قدر و قیمت کو بڑھا دیا۔

حیاتِ انسانی کا صحیح مطالعہ مرزا صاحب کے مخصوص طرزِ تحریر کا پتہ دیتا ہے۔ رسوا فنِ شعر میں مرزا اوج مرحوم کے شاگرد تھے۔ مرزا صاحب جوانی میں غالب کے رنگ کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ مگر بعد میں غالب کی نازک خیالیاں اور عبارت آرائی ان کو زیادہ مرغوب نہیں رہی۔ بلکہ کلام نہایت صاف سادہ اور لطیف تخیل سے معمور ہوتا ہے۔ اور اس رنگ میں وہ البتہ مومن کے متبع کہے جا سکتے ہیں۔

مرزا صاحب عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ میں ملازم تھے۔ ١٩٣١ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔ گویا فلکِ ادب کا ایک روشن ستارہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔

تصانیف مرزا محمد ہادی رسوا

امراؤ جان ادا

لکھنؤ کی ایک خواندہ نستعلیق طوائف کی سوانح عمری اسی کی زبانی جس میں لکھنؤ کے طرزِ معاشرت کی ہوبہو تصویر سچے واقعات اور اصلی مقامات کے بعینہ نقشے ہر شخص اور ہر حالت کے مناسب بول چال، اعلیٰ درجہ کا مذاق سلیم۔ دلچسپ اندازِ بیان۔ لطیف جذبات۔ الفاظ میں پوری مصوری کی گئی ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

بہرام کی رہائی

عدیم المثال ادیب مرزا محمد ہادی رسوا کے قلم سے سراغرسانی کا ایک عجیب و غریب فسانہ جو اردو ادب میں اپنے قسم کے ناولوں میں مخصوص ہے۔ سلسلہ کی پہلی اور دوسری کڑی نیلی چھتری اور بہرام کی گرفتاری کو چھوڑ کر اپنی آپ نظیر ہے۔ جس میں بہرام کی رہائی کے حیرت انگیز واقعات اور اس کے عجیب و غریب کارنامے، سیاہ پوش قاتل کی پُر اسرار زندگی اور خوفناک جرائم کا ارتکاب، بہرام اور مہاراجہ کی پوشیدہ ملاقاتیں، طلسمی قلعہ کے مناظر اور سنسنی خیز مخفی رازوں کا پرلطف انکشاف نہایت ہی موثر اور دلکش انداز سے بیان ہوا ہے۔ سراغرسانی کے تمام ناولوں میں اپنے رنگ ڈھنگ کا نرالا اور بہترین ناول ہے۔ کاغذ عمدہ کتابت و طباعت بہترین۔ ٹائٹل خوبصورت باتصویر قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

خونی عاشق

فرانس کی بہترین پری کے جلوے نشہ کے عالم میں ہر چیز کا بہتر نظر آنا۔ شدتِ عشق میں جو رقابت اور بے وفائی کا ظہور ہوتا ہے، اس کا انتقام نہایت عبرتناک ہے۔ انقلابِ طبیعت تفصیلی نقشے۔ ہوبہو تصویریں۔ خونی وجدان اور آدم کش جذبات کا ہیجان قیمت تین روپے ([illegible])۔

اختری بیگم

ایک خوبصورت امیرزادی۔ بڑی دولت والی اور نیک بخت۔ اکثر غریبوں کو اپنی دولت سے بے منت نفع پہنچاتی ہے۔ جعلیئے دشمن درپے آزار ہیں۔ بہت سے مصائب پیش آتے ہیں۔ بڑی بڑی تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ بالآخر نیکی

مرزا محمد ہادی رسوا

پیدائش ۱۸۵۸ء وفات ۱۹۳۱ء

(بی۔ اے ۔۔ ڈی۔ او۔ ایس)

مرزا محمد ہادی نام۔ رسوا تخلص ۱۸۵۸ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ آغا محمد تقی کے ہونہار فرزند تھے۔ صاحب کے اسلاف ماژندران سے دلی آئے۔ اور وہاں سے لکھنؤ آکر سکونت اختیار کی۔

مرزا صاحب کو علم کا جس قدر شوق تھا اسی قدر حصول علم کی صلاحیت بھی موجود تھی۔ عربی، عبرانی، یونانی، انگریزی، فارسی، ہندی زبانوں پر اچھا خاصا عبور تھا۔ آپ کو فلسفے کا مطالعہ بہت گہرا تھا تو مرزا اپنی قابلیت میں بے نظیر تھے اس پر مایہ ناز ادیب اور جید شاعر۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے ادا

پرجو احسانات اپنی تصانیف سے کئے ہیں، ادب ہمیشہ ان کا ممنون احسان رہے گا۔ مرزا رسوا کی کامیابی کا راز زیادہ تر ان کی شیریں بیانی میں مضمر ہے۔ عبارت کا عام انداز رقم کچھ ایسا ہے کہ تحریر میں بات چیت کا لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ مرزا صاحب نے متعدد ناول لکھے ہیں۔ اور ناول نویسی کو اس قدر سجایا ہے کہ اپنے ناولوں کو اپنے زمانہ کا مرقع بنا دیا ہے۔ ان کے ناولوں کو دیکھ کر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ انھیں ناولوں نے مرزا صاحب کی قدر و قیمت کو بڑھا دیا۔

حیات انسانی کا صحیح مطالعہ مرزا صاحب کے مخصوص طرز تحریر کا پتہ دیتا ہے، رسوا فن شعر میں مرزا اوج مرحوم کے شاگرد تھے۔ مرزا صاحب جوانی میں غالب کے رنگ کو زیادہ پسند کرتے تھے۔ مگر بعد میں غالب کی نازک خیالیاں اور عبارت آرائی ان کو زیادہ مرغوب نہیں رہی۔ بلکہ کلام نہایت صاف سادہ اور لطیف تخیل سے معمور ہوتا ہے۔ اور اس رنگ میں وہ البتہ مومن کے متبع کہے جا سکتے ہیں۔

مرزا صاحب عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ میں ملازم تھے۔ ۱۹۳۱ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔ گویا فلک ادب کا ایک روشن ستارہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔

تصانیف مرزا محمد ہادی رسوا

امراؤ جان ادا لکھنؤ کی ایک خواندہ نستعلیق طوائف کی سوانح عمری، اسی کی زبانی جس میں لکھنؤ کے طرز معاشرت کی ہو بہو تصویر سچے واقعات اور اصلی مقامات کے بعینہ نقشے ہر شخص اور ہر حالت کے مناسب بول چال، اعلیٰ درجہ کا مذاق سلیم۔ دلچسپ انداز بیان۔ لطیف جذبات، الفاظ میں پوری مصوری کی گئی ہے، قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ۔

بہرام کی رہائی عدیم المثال ادیب مرزا محمد ہادی رسوا کے قلم سے سراغرسانی کا ایک عجیب و غریب فسانہ جو اردو ادب میں اپنے قسم کے ناولوں میں مخصوص ہے۔ سلسلہ کی پہلی اور دوسری کڑی نیلی چھتری اور بہرام کی گرفتاری کو چھوڑ کر اپنی بے نظیر ہے۔ جس میں بہرام کی رہائی کے حیرت انگیز واقعات اس کے عجیب و غریب کارنامے، سیاہ پوش قاتل کی پُراسرار زندگی اور خوفناک جرائم کا ارتکاب، بہرام اور مہاراجہ کی پوشیدہ ملاقاتیں طلسمی قلعہ کے مناظر اور سنسنی خیز مخفی رازوں کا پرلطف انکشاف نہایت ہی مؤثر اور دلکش انداز سے بیان ہوا ہے۔ سراغرسانی کے تمام ناولوں میں اپنے رنگ ڈھنگ کا نرالا اور بہترین ناول ہے۔ کاغذ عمدہ کتابت و طباعت بہترین۔ ٹائیٹل خوبصورت با تصویر۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

خونی عاشق فرانس کی بہترین کہانی کے جلوے نشہ کے عالم میں ہر چیز کا سبز نظر آنا۔ شدت عشق میں جو رقابت اور بے وفائی کا ظہور ہوتا ہے، اس کا انتقام نہایت عبرتناک ہے۔ انقلاب طبیعت تفصیلی نقشے۔ ہو بہو تصویریں۔ خونی وجدان اور آدم کش جذبات کا ہیجان قیمت تین روپے (عـ۳)۔

اختری بیگم ایک خوبصورت امیرزادی۔ بڑی دولت والی اور نیک بخت۔ اکثر غریبوں کو اپنی دولت سے بے حد نفع پہنچاتی ہے حاسد دشمن در پے آزار ہیں۔ بہت سے مصائب پیش آتے ہیں۔ بڑی بڑی تہمتیں لگائی جاتی ہیں۔ بالآخر نیکی

کی فتح ہوتی ہے ۔ وفادار عزیزوں اور دوستوں کو نفع پہنچتا ہے بدمعاش ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں، کچھ کسی کے بنائے نہیں بنتی، افشری عبادات ایسی ہیں آزادانہ زندگی بسر کرتی ہے حسن و عشق کے منظر بھی دکھلاتے ہیں، مگر بدی اور بدکاری کا کہیں پتہ بھی نہیں ہے ۔ دلکش انداز بیان ۔ نرالی طرز ادا ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

خونی بھید ایک بوڑھے روسی نواب کا دستاویز کو تعویذ بنائے ہوئے ہر وقت اپنے پاس رکھنا ۔ ایک نواب صاحب کو جوئے کی لت ہے ۔ لڑکی حسین و مہ جبین ماشقان زر کے پھندے میں نہیں پھنستی چھلنے دو پے آزار ہیں مگر بس نہیں چلتا ۔ انہیں جعلسازوں میں ایک عاشق صادق وفادار اس شمع انجمن کا پروانہ ہے سایہ کی طرح ساتھ ساتھ رہتا ہے ۔ مگر چھپے بھی پیچھا نہیں چھوڑتے ۔ ایک ہوٹل میں ظالم اور اس مظلوم کی مڈبھیڑ ہو جاتی ہے ۔ لیکن ناقدر شناس صیاد اپنا شکار ہو جاتا ہے لیکن نواب زادی بال بال بچ جاتی ہے عجیب دلچسپ ناول ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

خونی شہزادہ سائنس کے کرشمے حسن و عشق کے پرلطف مناظر، رقابت کی چاشنی، معشوق عاشق سنت کا کسی اور کو دل دینا ۔ اور پریشان ہونا ۔ عاشق حقیقی کا اضطراب دربدر مارے مارے پھرنا ۔ رقیب کی شاطرانہ چالیں ۔ آخر میں عاشق صادق کی کامیابی ۔ رقیب بوالہوس کی شکست نہایت پاکیزہ الفاظ میں تمام واقعات دکھلائے ہیں قیمت عہ

ذات شریف لکھنؤ کے جعلیوں کا اعمالنامہ ۔ ایک نوعمر نواب زادے کا ان کے دام تزویر میں گرفتار ہونا ۔ عشقبازی کی ہلاکت آفرینیاں کی جعلسازوں کی منصوبہ بندی ۔ جعلسازی کا نفاست خوشنما مدیو کا فریب ۔ تین لاکھ روپے کا ڈگری اور پیدا کیا تاوان ۔

دولت کے بعد طلسم جعلسازی کا ٹوٹنا ۔ آنکھیں کھلنا ۔ جعلی معاملات جعلی نکاح ۔ غرضکہ لکھنؤ کی سوسائٹی کا پورا نقشہ ناول کے پیرایہ میں ۔ قیمت عہ

لیلیٰ مجنوں ڈرامہ جس میں ہر ایک سین کی تحریر مناسب حال واقعات ، ہر موقع کے مناسب دھن کا بھی خیال رکھا گیا ہے ۔ زبان ہر موقع اور ہر شخص کی مناسب اس کی حالت اور وضع کے ہے ۔ قیمت ۸ر

مثنوی امید و بیم حسن و عشق کی چھیڑ چھاڑ کے ساتھ صنعت خدا کی عظمت پر اجمالی نظر ۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

خونی چور رو ایک لا مکی سرد کی عورت اپنی سازش کی تکمیل کے لئے ایک کرنیل کو اپنے دام میں گرفتار کرتی ہے ۔ اور پھر اشتراکیت پھیلانے کے لئے اپنی ذہانت اور چالاکی کے جوہر دکھاتی ہے ۔ جاسوس پیچھے پڑتے ہیں ۔ قتل عمد کا ارتکاب عائد ہوتا ہے ۔ لیکن اپنی چالاکی سے بال بال بچ کر نکل جاتی ہے ۔ پولیس ہاتھ ملتی رہ جاتی ہے ۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

نوبہار ۔ ایک قابل دید مثنوی ہے ۔ قیمت ۲ر

شریف زادہ (بہترین ناول) ۱۲ر

غیر مطبوعہ تصانیف

(۱) کلیات اردو (۲) فطرۃ الاسلام (۳) جوزف آف اما (۴) مصطلحات کیمیا ۔

(۵) ہدیہ سینیئر در علم کلام ۲۶۱ جلد

(۶) رسالہ در علم النفس ۔

(۷) رسالہ در منطق استقرائی ۔

(۸) مثنویات ۔ غزلیات کا ایک کامل ذخیرہ تھا جن کا ۔۔۔

ظفر عمر صاحب بی۔ اے

ظفر عمر صاحب تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کے رہنے والے ہیں، آپ کا خاندان غدر کے ہنگامہ میں برباد ہو گیا آپ کے دادا جو انگریزوں سے لڑے تھے بڑوت میں آکر مقیم ہوئے اور نئے سرے سے زندگی شروع کی، آپ نے انٹرنس اناؤ اسکول سے پاس کیا، ۱۹۰۲ء میں علی گڈھ سے بی۔ اے کیا۔ دو سال نواب محسن الملک مرحوم کے پرسنل اسسٹنٹ رہے، پھر نواب صاحب مرحوم نے سفارش کر کے ۱۹۰۵ء میں بھوپال بھیجا، جہاں سلطان جہاں بیگم مرحومہ کے سکریٹری ۱۹۰۹ء تک رہے، ۱۹۱۰ء میں محکمہ پولیس میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے، پھر ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۵ء تک گورنمنٹ یو۔ پی کے پبلسٹی آفیسر رہے اور اپریل ۱۹۳۴ء میں پنشن لے کر علی گڑھ آگئے۔ آپ نے ۱۹۱۱ء میں مستقبل اسلام کے نام سے پروفیسر وامبری کی کتاب کا ترجمہ کیا۔ اس کے بعد "پولیس مین" لکھی جو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں رائج ہے، ۱۹۱۶ء میں نیلی چھتری شائع کی جس کے اب تک آٹھ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اس کے بعد بہرام کی گرفتاری، چوروں کا کلب اور لال کھٹور شائع کئے۔ آپ کا سب سے بڑا شاہکار نیلی چھتری ہے جس نے آپ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

(میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ آپ نے اپنے مختصر حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)۔

تصانیف ظفر عمر صاحب

مستقبل اسلام

پروفیسر وامبری کی معرکۃ الآرا تصنیف "مغربی تمدن اور مشرقی ممالک" کا قابل دید ترجمہ۔ جس سے اسلام کے مستقبل پر کافی روشنی پڑتی ہے، ایشیاء کے لئے مسلمانوں کے ترقی و تنزل کا آئینہ ہے، تاریخی استدلال کی بنا پر پیشینگوئیاں کی گئی ہیں مسلمانوں کے لئے قابل عبرت ہیں۔ قیمت ایک روپیہ پانچ آنہ (عہ ۱)۔

نیلی چھتری

بڑا ہی عجیب و غریب دلچسپ اور حیرت انگیز ناول جس کا پلاٹ بے نظیر ہے، ہزاروں کا بیان ادھر چھپیں ادھر ختم ہو گئیں۔ اس زمانہ کا بہترین ناول ہے، اس میں ذہانت طباعی کے حیرت انگیز نمونے موجود ہیں۔ قصہ کی سنجیدگی و متانت نے کتاب کی خوبی دوبالا کر دی۔ دہلی کے مشہور

شاطر بہرام کی عیاریاں۔ پولیس اور بہرام کی چالبازیاں عیاری اور مکاری کا خاتمہ۔ قیمت سوا روپیہ (عہ ۱)

بہرام کی گرفتاری

نیلی چھتری کا دوسرا حصہ نیلی چھتری کے پڑھنے کے بعد جب تک آپ اسے بھی نہ دیکھ لیں چین نہ آئے گا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

چوروں کا کلب

نیلی چھتری کے طرز کا ایک حیرت انگیز فسانہ۔ جو نیلی چھتری پڑھ چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ظفر عمر صاحب فسانہ نویسی میں کیسا کمال رکھتے ہیں۔ یہ کتاب بھی دلچسپ ہے قیمت ۹/۔

لال کھٹور

ایک نیا سازشی مکار اور دغا باز پیر کے ہتھکنڈے اور اس کی عیاری مکاری اور دغا بازی کے ناپاک کارنامے، جاسوسی کے ذریعہ اس کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔ قیمت عہ/ پولیس مین اردو آٹھ آنہ (۸/)۔

ہندوستان کے مشہور ادیب مستند مصنف صاحب طرز انشا پرداز

مرزا محمد سعید دہلوی

ایم۔ اے۔ آئی۔ ای۔ ایس

(ریٹائرڈ سابق نائب معتمد محکمہ تعلیمات گورنمنٹ آف انڈیا)

مرزا صاحب اگست ۱۸۸۶ء میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ تمام عمر تعلیم و تعلم سے سروکار رہا ہے۔ علمی کی شہرت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ان کا تقرر انڈین ایجوکیشنل سروس میں اس وقت ہوا تھا جب محکمہ تعلیم کی اس اعلیٰ ملازمت میں بہت کم ہندوستانی تھے منجملہ اور خدمات کے کچھ مدت تک گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ تعلیم کے نائب معتمد کے وقیع منصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ تصنیف و تالیف کا ذوق سولہ سترہ سال کی عمر سے ہے۔ متفرق مضامین کے علاوہ (جن میں سے بعض اختر دہلوی کے نام سے لکھے) ایک ناول اور ایک ڈرامہ زمانہ طالب علمی ہی میں تصنیف کیا تھا۔ بعد کی تصانیف میں متعدد کتب درسی کے علاوہ خواب ہستی (ناول) یاسمین (ناول)، مذہب اور باطنی تعلیم (تاریخ اسلامی پر فلسفیانہ تبصرہ) زیادہ مشہور ہیں۔

مرزا صاحب اردو زبان کے پرانے اہل علم حضرات میں سے ہیں، اپنی تعلیمی و علمی مصروفیتوں کے باوجود اردو ادب میں ایک گراں بہا اضافہ کرتے رہتے ہیں اس وقت تک بلند پایہ ناول اور متعدد علمی مضامین آپ کی تراوش فکر کا نتیجہ ہیں۔ مرزا صاحب کا ٹھوس ادبی ذوق آپ کی ہر تصنیف میں .... خاص طور پر نمایاں ہے اور زبان کا تو کیا کہنا۔ دلی کی مستند زبان جس شستگی و سلاست سے آپ پیش کرتے ہیں، موجودہ بہت کم مصنفین کے حصہ میں آئی ہے۔

آپ کی تنقیدیں اکثر ریڈیو اسٹیشن دہلی سے براڈ کاسٹ ہوتی رہتی ہیں۔ مرزا صاحب نہایت خلیق ملنسار اور متواضع ہیں۔ (میں بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اپنی تصویر اور حالات مرحمت فرمائے۔)

تصانیف مرزا محمد سعید دہلوی

خواب ہستی

مرزا محمد سعید صاحب دہلوی کا اردو ادب میں پہلا بلند مرتبہ ناول جس میں ایک ذہین نوجوان کی داستان ہے جو کمزور طبیعت و شاعرانہ خیالات سے متاثر ہو کر دام محبت میں گرفتار رہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

یاسمین

مرزا صاحب کا دوسرا ناول ایک مصور کی دلآویز داستان محبت جس کے ضمن میں تعلیم نسواں کے اہم مسائل پر بحث [illegible]

مذہب اور باطنی تعلیم

قابل مصنف نے دس سال کے مطالعہ اور غور و فکر کے بعد اس تصنیف پر قلم اٹھایا ہے۔ یہ انمول تصنیف اپنے موضوع پر سب سے پہلی سوکہ الآرا تصنیف ہے اردو زبان کی کوئی لائبریری اس نادر کتاب کے بغیر مکمل نہیں کہلائی جا سکتی۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ)۔ قابلیت سے روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

فیاض علی صاحب ایڈوکیٹ فیض آباد

(مصنف ناول شمیم و انور)

فیاض علی صاحب بمقام فیض آباد پیدا ہوئے، آپ کے والد منشی امتیاز علی صاحب ایڈوکیٹ کا شمار اس شہر کے بہترین وکلا بہاب ترین وکلا اور معزز ترین ہستیوں میں ہے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ دس برس کی عمر میں علی گڑھ بھیج دیا گیا۔ اس زمانہ میں انگلش ہاؤس علی گڑھ میں سر راس مسعود مرحوم، نواب احمد سعید خاں سابق گورنر یوپی سر سکندر حیات خاں سابق گورنر پنجاب و موجودہ وزیر اعظم پنجاب و سر ناظم الدین موجودہ وزیر بنگال بھی تھے، چودہ برس کی عمر میں انٹرنس اور ۱۶ سال کی عمر میں ایف۔ اے امتیاز سے پاس کیا جس کے صلہ میں گورنمنٹ کی بی۔ اے تک اسکالرشپ ملا۔ اس کے بعد ایل۔ ایل۔ بی تک تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے والد کی سرپرستی میں وکالت شروع کی۔

طالب علمی کے زمانہ ہی سے اردو اور انگریزی اخباروں اور رسالوں میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ وکالت کے زمانہ میں 'شمیم' ناول لکھا جو بہت ہی مقبول ہوا۔ اس کے بعد دوسرا ناول 'انور' ۱۹۳۷ء میں شائع ہوا۔

مولانا شوکت علی مرحوم کی رائے

"شمیم کے پڑھنے کے قبل میرا یہ خیال تھا کہ یہ بھی اردو کے جیسے معمولی ناول ہوتے ہیں ویسا ہی ہوگا میں نے شروع سے آخر تک پڑھا اور شرم کے ساتھ اقرار کرتا ہوں کہ بعض اوقات اس کے پڑھنے میں ایسا مصروف ہوگیا کہ کام کا وقت بھی کھو دیا اور جب تک دو روز میں پورا ختم نہ کر لیا اس کا خیال دور نہیں ہوا۔ میرے خیال میں اپنے رنگ کا پہلا ناول ہے۔"

شمیم ہر دو جلد با تصویر رنگین۔ زمانہ حال کی اردو فسانہ نگاری میں ایک معرکۃ الآرا تصنیف۔ فن ناول نویسی میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے والا مصلح اخلاق سبق آموز۔ عبرت خیز۔ بے انتہا دلچسپ ناول جس میں جذبات نظری کی عکاسی، معاشرت حاضرہ کی مصوری نفسیات و حیات انسانی کی نقاشی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ زبان کی حلاوت انداز بیان کی لطافت۔ پلاٹ کی خوبصورتی کیرکٹر کی آراستگی تحریر کی شوخی آمیز سنجیدگی اور خیالات کی ادبی ندرت کے لحاظ سے یہ ناول آپ اپنی مثال ہے۔ دلچسپ اور جاذب اثر ہے کہ بغیر ختم کئے اسے چھوڑنا محال ہے قیمت ہر دو جلد چار روپے (للعہ)

انور شمیم کے مصنف فیاض علی صاحب ایڈوکیٹ فیض آباد کا دوسرا بے نظیر دل پذیر اور انقلاب انگیز ناول۔ مختلف دلکش بلاک کی نقشا قیمت مجلد صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

ناول

حافظ نذیر احمد صاحب کے ناول صفحہ ۴۴ پر ملاحظہ فرمائیے
مولوی عنایت اللہ دہلوی کے ناول " ۸۱ پر "
مولانا عبدالمجید سالک کے ناول " ۸۸ پر "
نیز تھ رام فیروز پوری کے ناول " ۸۹ پر "
منشی پریم چند آنجہانی کے ناول " ۱۱۹ پر "
منشی سجاد حسین کے ناول ملاحظہ ہو "مزاحیہ نگار"
شوکت تھانوی کے مزاحیہ ناول " " "
مزاحیہ ناول " " "

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی

بس کا روگ بنگال کے مشہور ناول نویس بنکم چندر چڑجی کے بے مثل ناول کا ترجمہ از فدا علی. قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

تمنائے دید پروفیسر سجاد مرزا بیگ مرحوم دہلوی نے اخلاق معاشرت وتمدن کے مسائل قصہ کے پیرایہ میں بیان کئے ہیں. قیمت ۱۰ ار

چندرا موہنی حسن وعشق کی داستان جگر پاش محبت کے لطیف جذبات کا حسرتناک انجام. قیمت ایک روپیہ (عہ)

دختر فرعون مصر و ایران کے تمدن و معاشرت تہذیب وشائستگی کا ہو بہو خاکہ اور اس کی رفعت وعروج کا بیان۔ اس کا مطالعہ نہ صرف ایران و مصر کی پرانی تاریخ و آثار قدیمہ کی طرف ذوق مطالعہ پیدا کرتا ہے، بلکہ خود اپنے ملک کی پرانی چیزوں سے ایک خاص لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔ مترجمہ لطافت حسین خاں صاحب. قیمت حصہ اول دو روپے عہ حصہ دوم عہ ر

زندگی اس کتاب میں چودھری افضل حق صاحب نے حیات انسانی کے روشن اور تاریک پہلوؤں کو مختلف فصول اور حکایتوں سے واضح کیا ہے. قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ) مجلد عہ ر

شاما پنڈت کشن پرشاد کول کا مشہور ناول. قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)۔

فانوس خیال یہ ناول عالی جناب امین الدین والی لوہارو نے اصلاح معاشرت پر لکھا ہے. قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

ماہ وخشت خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق کے عہد کا دلچسپ افسانہ از حکیم سراج الحق قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

لیلیٰ لارڈ لٹن کا معرکۃ الآرا ناول ہسپانیہ میں اسلامی تہذیب وتمدن کی آخری جھلک. ایک یہودی لڑکی کی داستان عشق. قیمت ایک روپیہ سوا دو آنہ (عہ)۔

حق بحقدار منشی عبد الغفور صاحب کا مشہور ناول، یہ ناول اب کمیاب ہے۔ قیمت تین روپے (عے)۔

بنی اسرائیل کا چاند مصنفہ رائیڈر ہیگرڈ مترجمہ عبد المجید حیرت بی۔ اے۔ (علیگ) فرعون کا دور حکومت تخریب سیتی ولی عہد سلطنت کی معزولی عبرانیوں پر مظالم۔ ایک عبرانی لڑکی میرابی کے حیرت انگیز کارنامے۔ اور حسن وعشق کی ایک دل گداز داستان. ۵۰۰ صفحات قیمت مجلد عہ ر۔

حیدر علی (تاریخی ناول) مصنفہ محمود خاں محمود مصنف تاریخ سلطنت خداداد میسور کے اسلامی عہد یعنی نواب حیدر علی رہ بانی سلطنت خداداد کے زمانہ کی ایک حسین وجمیل داستان جس میں عشق ومحبت کے حیرت انگیز واقعات کو نہایت دلکش پیرایہ میں بیان کیا ہے. قیمت آٹھ آنہ (۸ر)

امین بک مشہور مصری ادیب جرجی زیدان کے ایک تاریخی ناول کا ترجمہ، خدیو مصر محمد علی پاشا کے عہد حکومت کے حیرت انگیز حالات۔ وواقعات۔ مصر وشام کے پر اسرار حالات اور سیاسی انقلابات۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

حجاج بن یوسف مصر کے مشہور عربی ناول نگار جرجی زیدان کے تاریخی ناول کا ترجمہ، خلیفہ عبد الملک کی طرف سے حجاج کا مکہ پہنچ کر حضرت عبد اللہ بن زبیر سے مقابلہ کرنا، مکہ کا محاصرہ۔ اس زمانہ کا طریقہ جنگ ومعاشرت اور ضمناً ایک افسانہ محبت۔ ترجمہ مولوی ظہور احمد صاحب دہلوی۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

عبدالرحمٰن ناصر

جرجی زیدان کے ایک ناول کا ترجمہ خلیفہ عبدالرحمٰن کے عہد کے واقعات کا دل چسپ مرقع۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

راسپوٹین

ولی کے روپ میں شیطان جس نے سلطنت روس تباہ کر ڈالی زار و زارینہ کے پیر کی سیاہ کاریوں کی داستان۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

انجام ہوس

ایک لڑکے کی دردناک کہانی اسی کی زبانی، اس میں ایک شریف لڑکے کی بری صحبت اور اس کی بداعمالیوں کا نتیجہ مؤثر انداز میں لکھا گیا ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰؍)۔

بلیک شرٹ

"بروس کولیم" کے ایک معرکۃ الآرا انگریزی ناول کا ترجمہ۔ یورپ اور امریکہ میں کوئی ناول اتنا مقبول نہیں ہوا۔ اس کی اشاعت پر یورپی ممالک میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ (۲۸۱) صفحے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

نوجوان ورتھر کی داستان غم

جرمنی کے مشہور فلسفی گوئٹے کے ایک شاہکار کا ترجمہ، شروع میں فاضل مترجم کی طرف سے ایک مفصل دیباچہ جس میں اس شاعر حکیم کے حالات زندگی اس کی نفسیات، نقشہ و افراد قصہ پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔ قیمت عہ۔ مجلد عہ؍۔

معاشقہ نپولین

ایک فرانسیسی مصنف کا لکھا ہوا تاریخی ناول جس کا ہیرو شہنشاہ نپولین اعظم ہے۔ ایک دلچسپ حیرت انگیز افسانہ محبت اس سے معلوم ہوگا کہ نپولین جیسی شخصیت کی نجی زندگی کیسی تاریک و رکیک تھی۔ مستند و نو طباعت وغیرہ عمدہ۔ قیمت مجلد بارہ آنہ (۱۲؍)۔

موجودہ لندن کے اسرار

جرائم کی نوعیت طریق عمل۔ ہر طبقہ کی عیاریاں، جن کے پڑھ لینے سے بدمعاشوں کے ہتھکنڈوں میں پھنسنے سے انسان بچ سکتا ہے، انگریزی سے جناب محمد عمر نور الہٰی صاحبان نے شاداب و شگفتہ زبان اور دلآویز بیان میں منتقل کیا ہے۔ قیمت عہ۔

سیل حوادث

مشہور انگریزی ناول "ایسٹ لین" کا تلخیصی ترجمہ، زبان صاف و شستہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

وادی خوف

سر آرتھر کانن ڈائل کے ایک ناول کا ترجمہ، شرلاک ہومز کے ہوشربا کارنامے، مترجمہ محمد نصیر صاحب عثمانی استاذ جامعہ عثمانیہ طبع دوم۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

لیلیٰ فرنگ

ایک پاکباز انگریزی خاتون کے جذبات عشق کا مرقع۔ عشق و محبت کی داستان اور شادی خانہ آبادی از جناب میر محمد حسین صاحب رئیس دہلی۔ قیمت چھ آنہ (۶؍)۔

لیڈی ڈاکٹر حلیمہ خانم

مولانا حسن الدین خاں صاحب کا وہ مشہور ناول جس نے مخالفین کے گروہ میں ہلچل ڈال دی تھی، اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک غریب خاندان کی لڑکی پڑھ لکھ کر لیڈی ڈاکٹر بن گئی اور کس طرح آریوں کے پھندے میں پھنس کر اسلام کو خیرباد کہنے پر تیار ہوگئی۔ لیکن ایک خادم قوم کی مخلصانہ کوششوں کی بدولت اس نے اپنے فاسد عقائد سے توبہ کرلی اور اپنی ساری عمر اسلام اور قوم کی خدمت کے لئے وقف کردی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

ایوان تمدن

تہذیب حاضرہ کی صحیح صحیح تصویر عجیب دلکش پیرائے میں سیرت نگاری کے اصول پر اپنی قسم کی بہترین تصنیف۔ قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

افسانہ

کسی زبان کی تاریخ ادب اس وقت تک مکمل نہیں سمجھی جاسکتی جب تک افسانے اس میں شامل نہ کئے جائیں، یہ بتانا کہ افسانے کی ابتدا سب سے پہلے کہاں اور کس طرح ہوئی بہت مشکل ہے دنیا کا سب سے پہلا افسانہ اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ حضرت آدم کے جنت سے نکالے جانے کی روداد ہوگی جو خود حضرت آدم نے اپنی اولاد سے بیان کی ہوگی۔ قدیم سے قدیم قوموں کے جو ادبی آثار دستیاب ہوئے ہیں وہ اس کے شاہد ہیں کہ ان میں قصوں اور افسانوں کا عنصر غالب ہے، افسانہ کی بنیاد کم و بیش کہانیوں پر قائم کی جاسکتی ہے، جن کی ادبی و تاریخی دونوں حیثیتیں مسلم ہیں۔ مختصر قصے کہانیوں کا رواج بہت قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے، یورپ میں نثری افسانوں کا آغاز سولہویں صدی میں ہو چکا تھا۔ انگلستان میں قصے سنہ ۱۶۹۰ء سے لکھے جانے شروع ہوئے۔ لیکن قصہ گوئی مشرق کا خاص فن ہے، ہندوستان قدیم زمانہ سے افسانہ نگاری میں اپنی آپ نظیر ہے۔ سنسکرت (جسے ام الالسنہ کہا جاتا ہے) کے ادب کا بیش بہا حصہ منظوم قصوں اور نثری افسانوں پر مشتمل ہے مثلاً رامائن، کلیلہ و دمنہ (ہت اپدیش)، مہابھارت وغیرہ۔ یوں تو اگر ابن نشاطی کے طوطی نامہ کو مختصر قصہ تسلیم کر لیا جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو افسانہ یا قصہ پانچویں صدی ہجری کی پیداوار ہے۔

سودا نے سنہ ۱۲۰۰ ہجری کے قریب میر کی مثنوی شعلۂ عشق کو نثر کا جامہ پہنایا۔ گویا اردو میں قصہ نویسی اور افسانہ نگاری کی ابتدا سنہ ۱۲۰۰ھ سے ہوتی ہے، لیکن باقاعدہ طور پر افسانہ کو منظر پر لانے میں ارباب فورٹ ولیم کالج کی کوششوں کو بہت کچھ دخل ہے۔ فورٹ ولیم کالج کا سب سے پہلا افسانوی کارنامہ سعدی کی گلستاں کا ترجمہ جو میر شیر علی افسوس نے باغ اردو کے نام سے سنہ ۱۸۰۲ء میں کیا۔ اس کے بعد نہال چند لاہوری کا ترجمہ گل بکاؤلی موسوم "مذہب عشق" (۱۲۱۷ھ)، سری للولال گجراتی کے بتیس قصوں کے ترجمے سنگھاسن بتیسی، پریم ساگر، ساجہ نیتی (سنہ ۱۸۰۳ء) آرائش محفل (سنہ ۱۸۰۳ء) طوطا کہانی (سنہ ۱۸۰۳ء) اور میں معرض ظہور میں آئے، باغ و بہار از میر امن (سنہ ۱۸۰۳ء) دوسرے افسانے اور قصے کاظم علی جوان، جان گلکرسٹ وغیرہ نے لکھے اور ترجمے کئے، ان میں میر امن کے باغ و بہار جو امیر خسرو کے چہار درویش کا ترجمہ ہے کافی شہرت حاصل ہوئی۔ اور ہنوز مقبول ہے۔ فورٹ ولیم کالج کی پہلی کاوش کوششوں کے بعد ایک نیا باب اردو مصنفین کے لئے کھل گیا۔ اور بیسیوں افسانے اور قصے طبعزاد لکھے گئے اور ترجمہ ہوئے۔ اس سلسلہ میں مطبع نول کشور نے بیش بہا خدمات انجام دیں۔

بیسویں صدی کی ابتدا میں اردو اخبارات و رسائل کے اجرا سے مختصر افسانوں اور قصوں کی مانگ بڑھی، منشی پریم چند اردو کے بڑے افسانہ نگار ہیں، جنہوں نے جدید طرز کی قصہ نویسی اور افسانہ نگاری کو اردو میں بلند معیار پر پہنچایا۔ پنڈت سدرشن نے ان کی تقلید کی، سجاد حیدر یلدرم اور نیاز فتحپوری نے بھی افسانے کے تخیل کو بلند کیا اور نیا اسلوب بیان اختیار کیا۔ خواجہ حسن نظامی بھی ایک خاص طرز کے موجد ہیں، مغربی افسانوں کے ترجموں کو بھی ایک بیش بہا اضافہ اردو ادب میں نمایاں ہوا۔ طبعزاد افسانہ لکھنے والوں میں علی عباس حسینی، مجنوں گورکھپوری، اعظم کریوی، ایم۔ اسلم، قاضی عبدالغفار وغیرہ حضرات نے کافی شہرت حاصل کی۔ صنف لطیف بھی ادب لطیف کی اس صنف پر اپنی قلم کو گلکاریاں دکھا رہی ہیں، حجاب امتیاز علی کا درجہ بہت بلند ہے۔

پیدائش سنہ ۱۸۸۰ء

منشی پریم چند آنجہانی

وفات سنہ ۱۹۳۶ء

سنہ ۱۸۸۰ء ایک ایسا مبارک سال تھا جس میں مختصر افسانہ نویسی کا بانی اور دنیائے ادب میں ایک عظیم الشان اصلاح کرنے والی ہستی نے جنم لیا اور اپنی مؤثر دردناک تحریروں سے ہندوستانیوں کو خواب غفلت سے بیدار کرکے مردہ دلوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور رسم پرستی و آلائشوں سے پاک فطری زندگی کے حقائق روشن کر دیئے۔ منشی جی کا اصلی نام دھنپت رائے تھا لیکن منشی پریم چند کے لقب سے مشہور تھے۔ ان کے والد منشی عجائب لال بنارس کے قریب موضع پانڈے پور میں رہتے تھے۔ سات برس کے تھے کہ ماں کا انتقال ہوا اور سولھویں برس میں باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ سات آٹھ سال فارسی پڑھ کر بنارس سے انٹرنس پاس کیا اور محکمۂ تعلیمات میں ملازمت کرلی۔ منشی صاحب نے سنہ ۱۹۰۱ء سے رسالہ "زمانہ" میں مضامین لکھنے شروع کئے۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں ایک ہندی ناول پرنا لکھا۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں جلوۂ ایثار اور سنہ ۱۹۱۷ء میں بازار حسن کے دونوں حصے تصنیف کئے۔ اردو کی طرح ہندی میں بھی کمال حاصل تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے منشی پریم چند کے دل و دماغ کو خاص طور سے افسانہ کے لئے بنایا تھا جس کا صرف منشی پریم چند نے بھی اس خوبی سے کیا کہ ابھی تک میدان افسانہ نویسی میں کوئی ان سے آگے قدم نہیں رکھ سکا۔ جس طرح میر دنیائے غزل میں خدائے سخن سمجھے جاتے ہیں اسی طرح پریم چند دنیائے افسانہ میں یگانۂ روزگار مانے گئے ہیں۔ منشی پریم چند ہندوستانی دیہاتوں کے ہو بہو نقشے اور کسانوں کے سچے واقعات نہایت عمدگی سے بیان کرتے تھے۔ ان کی تحریروں میں مبالغہ بالکل نہیں ہوتا۔ عبارت میں زور اور استعاروں اور تشبیہوں میں لطافت ہوتی ہے۔ وہ جذبات اور نفسیات کے ماہر تھے۔ حقیقی ظرافت ان کے کیرکٹروں کو جیتی جاگتی تصویریں بنا دیتی ہے۔

منشی صاحب اردو کے ایک شہرۂ آفاق ادیب اور بے مثال افسانہ نگار تھے۔ جن کا بنارس میں اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء میں انتقال ہوا۔ پریم چند ہندوستان میں اس پایہ کے شخص تھے جنہیں یورپ کے افسانہ نگار مشاہیر کی صف میں جگہ دی جاسکتی ہے۔ وہ آسمانی ہستی نہ تھے۔ زمین کے آدمی تھے۔ جو زمین پر خاص کر اپنے ملک کے اندر اپنے گرد و پیش کو ایک فلسفی کی نظر سے دیکھنے والے اور نہ صرف ایک ادیب کے زبان و قلم سے بلکہ ایک مصور کے موقلم سے انسان کی عملی زندگی کے حالات ظاہر و باطن کی تصویر کھینچ دینے والے تھے۔ ان کی نگاہ میں جادو تھا۔ ان کی زبان میں سحر آفرینی تھی۔ افسوس اب وہ کہاں۔ ان کی لکھی ہوئی یہ چیزیں باقی رہ گئی ہیں۔ جو ان کا نام اور ان کا کام دونوں کو زندہ رکھیں گی۔ اور لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ اگر پریم چند یورپ میں پیدا ہوتے تو آج ان کی لکھی ہوئی چیزیں لاکھوں انسانوں کے ہاتھوں میں ہوتیں۔ اور ان کے لکھے ہوئے ناول لاکھوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ نکل جاتے۔ اگر ہم نے زندگی میں ان کی جیسی چاہیئے قدر نہ کی تو اب ان کے مرنے کے بعد تو ہر ہندوستانی کو لازم ہے کہ ایسے شخص کی یادگار کے لحاظ سے ان کے لکھے ہوئے شہ پاروں کو ملک میں پھیلائیں۔ منشی صاحب کے آخری افسانوں کو زاد راہ کے نام سے **حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی** نے شائع کیا ہے۔

آپ کی تصویر منیجر صاحب مکتبہ جامعہ نے مرحمت فرمائی۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پریم پچیسی منشی پریم چند کے پچیس افسانوں کا مجموعہ یہ افسانے اصلاحی ادب کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ ایک روپیہ نو آنہ (عـ۹ـر)۔

خاک پروانہ عدیم المثال افسانہ نگار منشی پریم چند کے سولہ دل کش نتیجہ خیز قصوں کا مجموعہ۔ یہ افسانے بہت ہی مختصر اور دلچسپ ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (عـہ)۔

روحانی شادی یہ اصلاحی ڈرامہ نتیجہ خیز اور سبق آموز ہے۔ اصلاح معاشرت پر نہایت موثر اور بلند پایہ مختصر ڈرامے بہت کم نکلتے ہیں۔ اہر

سوزِ وطن بہترین کہانیاں۔ قیمت ۱۲ار

دودھ کی قیمت منشی پریم چند آنجہانی کے ۱۹ افسانوں کا مجموعہ جو خاص طور پر عورتوں کے لئے لکھے گئے تھے۔ قیمت ایک روپیہ (عـہ)

ناول

میدانِ عمل پریم چند ہمالیہ کی سب سے بلند چوٹی پر چڑھے جس پر آج تک کسی کا قدم بھی نہیں پہنچا ہے انہوں نے تمام دنیا کا وہ ہنگامہ اور وہ طوفان دیکھا جو امیر و غریب کی کشمکش نے پیدا کیا ہے، اور پھر اپنے وطن میں روح عمل کا زندہ بیدار اور پھر بے چین ہو جانا دیکھا جس میں نئے ہندوستان کی تقدیر ڈھل رہی ہے، اور پھر یہ سب کچھ انہوں نے اس زبان سے جس میں درد، اثر اور شیرینی اور دل نشینی سب کچھ ہے اس غرض سے بیان کر دیا کہ صبح ہو جانے کے بعد بھی جو لوگ بیدار نہیں ہوئے اور گوست کے بستر پر کروٹیں بدل رہے ہیں اٹھ کھڑے ہوں جس نے اسے نہیں پڑھا وہ درد وطن سے اور خدمت ابنائے جنس کے شریفانہ جذبہ سے محروم ہے۔ یہ منشی پریم چند کا آخری اور بہترین ناول ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (عـہ)۔

بازارِ حسن منشی صاحب کا پہلا ناول، ایک حسینہ کی سرگذشت ہے، وہ بھی پریم چند کے قلم سے، تاثیر و عبرت انگیزی کا کرشمہ ہے۔ قیمت مکمل دو حصے سوا دو روپے (عـہ)۔

بیوہ آنجہانی کا نیا ناول ہے، بیوہ کی حقیقت بڑے اچھے طریقے پر دکھائی گئی ہے۔ اور مظلوم بیوہ کی خدمت گذاری کا حق ادا کر دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عـہ)۔

پردۂ مجاز پریم چند کا ہی نہیں اردو کا یہ سب سے اچھا ناول ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مختلف طبائع کے زیر اثر محبت کیسی کیسی صورتیں اختیار کر سکتی ہے، جہاں حسن کا ایسا نظارہ ہے کہ بار بار پڑھئے لیکن جی نہیں بھرتا اور نگاہ سیر نہیں ہوتی۔ قیمت ہر دو حصہ دو روپے چار آنہ (عـہ)۔

چوگانِ ہستی پریم چند کا لاجواب ناول، انسانی زندگی کا مفہوم اور مقصد نہایت دلآویز طریقہ سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت حصہ اول ایک روپیہ چار آنہ (عـہ) حصہ دوم ایک روپیہ ساڑھے چار آنہ (عـہ)

غبن سفید پوشوں کے مالی تردادت اور ترغیبات کا خاکہ۔ رسم و رواج کی بیہودہ پابندیوں کے خطرناک انجام، سفید پوشوں کو زندگی کی ہلاکتوں سے بچانے والا۔ قیمت ہر دو حصہ ڈھائی روپے (عـہ)۔

نرملا ایک دیس کی دور اندیشی کا نقشہ اور ہندوستان کی معاشرتی زندگی کا مرقع۔ شاعر کی زبان اور مصور کے قلم کا یکجا ہونا دیکھئے۔ اور اوسط درجہ کے طبقہ کو وہ راہ بتا دیجئے جو اس پر چل کر موجودہ دور میں معاشی تباہی وہ بربادی سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ قیمت عـہ۔

فردوسِ خیال اور وہ بھی پریم چند کی نگاہ سے جنت نگاہ کی تصویریں اور وہ

بھی پریم چند کے نوک قلم سے۔ پڑھنے والا اپنی ہستی کو بھول جاتا ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

گوشۂ عافیت

ہندوستان کے ان پانچ لاکھ دیہات کے باشندوں کی زندگی کا مرقع، جو ہندوستان کی اصلی طاقت و زندگی ہیں جو ان سب سے غریب لیکن سب سے زیادہ محنتی و جفاکش لوگوں کو خود اپنے وطن کے حکمران افراد کے ہاتھوں کن سختیوں اور پریشانیوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے اور ان کے لئے رستگاری اور نجات کا راستہ ہو سکتا ہے۔ ہندوستان کی سیاسی بیداری کے اس سب سے خاص پہلو پر ایسی روشنی ڈالی ہے کہ اس چیز کا مطالعہ ہر اس ہندوستانی کا فرض ہے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی درد وطن ہو۔ قیمت حصہ اول دو روپے (عہ) حصہ دوم ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)

جلوۂ ایثار

منشی پریم چند کا سب سے پہلا ناول جو ۱۹۱۲ء میں شائع ہوا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

رام چرچا

رام چندر جی کے مکمل حالات دلچسپ اور سبق آموز پیرائے میں از منشی پریم چند قیمت سوا روپیہ۔

باکمالوں کے درشن

از منشی پریم چند۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)

قرون وسطیٰ میں ہندوستانی تہذیب

مترجمہ پریم چند قیمت للعہ

پریم سوگ

از محمد حسام الدین غوری۔ منشی پریم چند جی کی حیات اور ان کی خصوصیات پر سیر حاصل تبصرہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸)۔

مسز حجاب امتیاز علی صاحبہ

مسز حجاب امتیاز علی (سابق مس حجاب اسمٰعیل) ان معدودے چند خواتین میں سے ہیں جن کے قلم کو خدا نے لطافت اور پاکیزگی عطا کی ہے۔ ملک کے بہترین افسانہ نگاروں کے دوش بدوش کھڑی ہیں۔ رومان لکھنے میں کمال حاصل ہے، عرصہ سے اردو رسائل میں مضامین لکھتی ہیں۔ ان کے اشعار منثورا ور نغمات موت بید مقبول ہو چکے ہیں۔ ایک زبردست انشا پرداز ہونے کے علاوہ ایک بہترین ماہر پرواز اور ایک بلند پایہ ہوا باز ہیں اور شاید یہ ہندوستان کی پہلی ہوا باز خاتون ہیں۔ خود ایک بڑی صاحب قلم اور ایک صاحب قلم شوہر کی بیوی ہیں۔

صنوبر کے سائے

اور دوسرے رومان مسز حجاب امتیاز علی کا تازہ ترین شاہکار، اردو کی بہترین رومان نویس کی بہترین تصنیف۔ ایک نکہت جو آپ کے دل و دماغ پر رومان کی رعنائیاں مسلط کر دیتی ہے۔ ایک نغمہ جو آپ کو آہوں کی سوز آلود سرزمین میں گم کر دے گا۔ افسانے جنھیں آپ اردو کے تمام مطبوعہ افسانوں سے مختلف پائیں گے جن سے آپ پر نسوانی انداز فکر کے حسن اور طرز ادا کی شائستگی منکشف ہوگی۔

جنھیں آپ بار بار پڑھیں گے اور ہر مرتبہ محسوس کریں گے۔

جو پڑھنے کے بعد یاد رہیں گے۔ اور بار بار پھر پڑھیں گے۔ دیباچہ از سید سجاد حیدر یلدرم قیمت مجلد ایک روپیہ (عہ)۔

میری ناتمام محبت

مصنفہ مسز حجاب امتیاز علی

انسانی زندگی کے لطیف جذبات و واردات کے متعلق چند رنگین داستانیں ہیں جو اپنے بے نظیر ادبی محاسن کی وجہ سے اردو میں یادگار رہیں گی۔

رسالہ ساقی کی رائے

کردار نگاری۔ جذبات کی ترجمانی اور فطرت و ماحول کی عکاسی میں لائق مصنفہ کو ید طولیٰ حاصل ہے پلاٹ کے ساتھ محاکات کی رنگین تصویریں پڑھنے والے کی دلچسپی کو دوچند کر دیتی ہیں اس پر لائق مصنفہ کا لطیف پیرایۂ بیان، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہے ہیں۔ قیمت عمر۔

لاش

اور دیگر افسانے

مصنفہ مسز حجاب امتیاز علی

بعنوان ہیبت ناک افسانوں اور ڈراموں کی ہول انگیز داستانوں کا مجموعہ ہے۔ جسے نامور ادبی رسائل نے زبان اردو میں بے مثال قرار دیا ہے۔

مصنفہ کا نام اردو ادب کی دنیا میں کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ جہاں تک افسانوں کا تعلق ہے مجموعہ بے شک دلچسپ اور قابل مطالعہ ہیں۔ ان کی لکھائی چھپائی کاغذ اور ظاہری زیبائش بھی موجودہ دور کی بہترین روایات کے مطابق ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

کونٹ الیاس کی موت

مسز حجاب امتیاز علی کی یہ تصنیف

حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں مصنفہ نے چند اور ہیبت ناک و پراسرار انگیز داستانیں سپرد قلم فرمائی ہیں۔ اس میں "کونٹ الیاس کی موت" "محبت یا ہلاکت" "نیلا لفافہ" "دریائے سون کا پل" "اس کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا" ایسی رونگٹے کھڑے کر دینے والی داستانیں ہیں، جن کا جواب یورپین زبانوں میں بھی مشکل سے مل سکتا ہے۔

اسرار و دہشت کی فضا قائم کرنے میں مصنفہ کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ اور ان افسانوں میں ان کی یہ خصوصیت کمال کو پہنچ گئی ہے۔ قیمت سوا روپیہ عہ

لغات موت

محترمہ حجاب اسمٰعیل کے ان دلآویز مضامین کا مجموعہ جو انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کی یاد میں لکھے تھے۔ اور جو اردو کے بہترین اور مشہور رسائل میں شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ یہ مضامین مصنفہ کے دلی جذبات کا آئینہ اور نظر نما نثر کا بہترین نمونہ ہیں۔ محترمہ حجاب کے انداز بیان کی دلکشی اور ان کے شاعرانہ خیالات کی نزاکت و لطافت پورے طور پر لغات موت میں نمایاں ہے۔ قیمت صرف چھ آنہ (۶/)۔

ادب زریں

محترمہ حجاب اسمٰعیل کا طرز تحریر ملک کی دوسری انشا پرداز خواتین سے بالکل جدا اور نہایت دلچسپ ہے، وہ نثر میں خوش شاعری کرتی ہیں۔ ان کے چھوٹے لطیف مضامین ان کے بلند تخیل، عبارت کی رنگینی۔ اور جذبات کی ترجمانی کا بہترین آئینہ ہوتے ہیں۔ اس مجموعہ میں وہ مضامین ہیں جو اکثر مختلف رسائل میں شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

"مصنفین اردو"

(بالتصویر)

آپ خود منگائیے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو منگانے پر مجبور کیجئے یہ ایک بہت بڑی ادبی خدمت ہے۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" اردو بازار جامع مسجد دہلی۔

مصوّرِ فطرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

خواجہ حسن نظامی ۵ ہر دسمبر ۱۸۷۸ء میں بمقام دہلی درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء (رح) پیدا ہوئے۔ عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم حاصل کی۔ انگریزی بالکل نہیں جانتے۔ خواجہ صاحب حضرت بابا فرید گنج شکر رح کے داماد حضرت خواجہ سید بدر الدین اسحاق دہلوی کی اولاد ہیں۔ جن کے صاحبزادے حضرت خواجہ سید امام رح کو حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء رح نے فرزند معنوی بنایا تھا۔

ابتدائی زندگی بہت مشکلات میں گذری۔ درگاہ شریف کی آمدنی لینی چھوڑ دی تھی۔ اور خود محنت کر کے روزی کماتے تھے۔

خواجہ صاحب ابتدا ہی سے اخبارات میں مضامین لکھا کرتے تھے۔ آپ کی پہلی تصنیف "مفلسی کا مجرب علاج" بہت مقبول ہوئی۔ اور اس طرح تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ اب تک ڈیڑھ سو کے قریب کتابیں تصنیف و تالیف کر چکے ہیں جن میں سے بعض ایم۔ اے اور بی۔ اے کے کورس میں بھی داخل ہیں۔

خواجہ صاحب اس عمر میں بھی صبح کے تین بجے سے شام کے تین بجے تک مسلسل تحریری کام کرتے ہیں۔ اردو میں خاص طرز تحریر کے موجد ہیں، تحریر کے علاوہ تقریر میں بھی بہت مہارت ہے۔ چنانچہ ریڈیو پر اکثر تقریریں ہوتی رہتی ہیں۔ خواجہ صاحب ہندوستان کے بہت بڑے صوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا حلقۂ اثر بہت وسیع ہے، تحریر بہت شگفتہ، سلیس اور آسان ہوتی ہے۔ اور خصوصیت یہ ہے کہ نہایت معمولی معمولی مضامین کو نہایت دل کش اور موثر طریقہ سے نبھاتے ہیں۔ اور نئے نئے الفاظ وضع کرتے ہیں۔ عبارت نہایت سادہ اور سلیس ہوتی ہے۔ فقرے بالکل چھوٹے اور عام فہم ہوتے ہیں۔

خواجہ صاحب کی زبان دہلی کی ٹکسالی زبان ہے۔ جو سادہ اور شیریں ہونے کی وجہ سے قبول عام کی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد کی طرح اتنی عام فہم زبان ہے کہ اب اس سے زیادہ سہل اور کامیاب لب و لہجہ اختیار کرنا مشکل ہے۔ آپ کی مشہور کتاب "غدر دہلی کے افسانے" بارہ حصوں میں ہے جو بڑی ہی محنت سے لکھی ہے۔ جس میں غدر کے واقعات اس دردانگیز پیرائے میں بیان کئے ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

آپ کے صاحبزادے حسین نظامی صاحب ایڈیٹر منادی نے تصویر اور حالات مرحمت فرمائے۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حصہ چہارم۔ بہادر شاہ بادشاہ کا مقدمہ اس میں غدر کے اسباب و حالات پر دل چسپ و عبرتناک بحث کی گئی ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

حصہ پنجم۔ غدر دہلی میں بہادر شاہ بادشاہ کے نام غدر کے متعلق خطوط۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)۔

حصہ ششم۔ غدر دہلی کے اخبار۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

حصہ ہفتم۔ غالب کا روزنامچہ غدر۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

حصہ ہشتم۔ دہلی کی جاں کنی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

حصہ نہم۔ دہلی کا آخری سانس۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

حصہ دہم۔ غدر کی صبح شام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (عہ)۔

حصہ یازدہم۔ دہلی کی آخری شمع۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

حصہ دوازدہم۔ غدر کا نتیجہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

سی پارۂ دل

خواجہ حسن نظامی کے نہایت دل کش، پر اثر ادبی، اخلاقی اور صوفیانہ مضامین کا مجموعہ۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

کانا باتی

خواجہ صاحب کے ان مضامین کا مجموعہ جو ریڈیو اسٹیشن دہلی سے براڈکاسٹ ہوئے یہ مجموعہ ابھی شائع ہوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

اولاد کے کان میں کہنے کی باتیں

بچوں کے لئے دنیا کے تجربہ کی حکیمانہ اور زندگی سنوارنے والی باتیں قیمت ۸ر

میلاد نامہ

میلاد اور مختصر سیرت نبوی مولود شریف کی محفلوں میں پڑھنے کے لئے نہایت پر اثر دل کش کتاب۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

محرم نامہ

محرم کی نہایت پر اثر پر درد کتاب۔ ذکر شہادت اور مختصر سیرت امام حسینؑ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

یزید نامہ

محرم نامہ کا دوسرا حصہ واقعہ شہادت کے تاریخی نتائج اور سانحۂ کربلا کے عبرتناک واقعات۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

خلاصہ تعلیم تصوف

تصوف کی ضروری تعلیمات کا عام فہم خلاصہ جس کو عورتیں بھی مستفید ہو سکتی ہیں۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

اردو دعائیں

ہر مراد اور مقصد کے لئے نہایت اثر موثر اور رقت انگیز دعائیں اردو زبان میں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

اعمال حزب البحر

مشہور دعا حزب البحر پڑھنے کے طریقے اور اس کے فوائد کامیابی مقاصد کی دل چسپ حکایات۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

اردو خطبے

مسلمانوں کی موجودہ ضروریات کے مطابق سال بھر تک پڑھنے کے لئے نہایت پر اثر خطبے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

اردو سبق

بالتصویر۔ بچوں کے مذکورہ تعلیمی سلسلہ کی تیسری کتاب بڑے مزیدار مضامین ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

کم تو موت

موت کے متعلق نہایت پر سوز عبرتناک مضامین ادبی چاشنی کے ساتھ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

چٹکیاں گدگدیاں

بہترین ظریفانہ مضامین کا نہایت دلچسپ پر لطف نتیجہ خیز مجموعہ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

اتالیق خطوط نویسی

لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے خط و کتابت کی مشہور کتاب تینوں حصے یکجا ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

کرشن لیلا

ہندوؤں کے مشہور بزرگ سری کرشن جی کی زندگی کے نہایت دلکش حالات۔ قیمت عہ

تاریخ مسیح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس زندگی کے نہایت دل کش حالات قیمت عہ

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

سید سجاد حیدر صاحب یلدرم

مولانا سید سجاد حیدر صاحب یلدرم شرفائے نہٹور ضلع بجنور کی ایک قابل قدر ہستی ہیں۔ آپ سنہ ۱۸۸۰ء
یں پیدا ہوئے علوم مشرقی کی تکمیل کے بعد آپ نے علوم مغربی کی تعلیم محمڈن کالج علی گڑھ میں حاصل کی اور سنہ ۱۹۰۱ء
ں الہ آباد یونیورسٹی سے بی۔ اے پاس کیا۔ آپ محمڈن کالج کے ان قابل فخر طلباء میں سے ہیں جن پر نہ صرف
الج بلکہ قوم و ملک دونوں کو ناز ہے، تین سال تک آپ بغداد میں مقیم رہے، وہاں سے واپس آنے پر ڈپٹی کلکٹری
کری نے آپ سے زینت پائی مسلم یونیورسٹی کی مشکلات اور پیچیدگیوں سے متاثر ہوکر آپ نے رخصت حاصل
اور مسلم یونیورسٹی کے رجسٹرار ہو گئے اور کئی سال تک اس خدمت کو بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا، اور
ار جنوری سنہ ۱۹۲۹ء کو بہت نیکنامی کے ساتھ اس خدمت سے سبکدوشی حاصل کی، آپ کے قومی کارنامے اگر
سا طرف آپ کو ملک و قوم کا سچا بہی خواہ ثابت کرتے ہیں تو دوسری طرف آپ کی علمی خدمات اور دماغی کارگذاریاں
پ کو ادب اردو کا ایک بے لوث، بے غرض اور بے لاگ سرپرست ظاہر کر رہی ہیں۔ آپ نے ممالک اسلامیہ

خصوصاً ترکی کی کئی مرتبہ سیاحت کی اور زبان ترکی کے لٹریچر کو اردو میں منتقل کرنے کی غرض سے آپ ہر وقت منہمک رہتے ہیں۔ آپ کی ذات ارباب علم و ادب کے لئے سرمایۂ ناز و افتخار ہے۔

آپ کی تازہ ترین تصویر حاصل کرنے کی بے انتہا کوشش کی گئی مگر افسوس کہ کامیابی نہ ہوئی۔ ایک چھپی ہوئی تصویر سے بلاک بنوایا گیا۔

تصانیف سیّد سجاد حیدر یلدرم

خیالستان

ادیب جلیل سید سجاد حیدر صاحب کے مختصر افسانوں کا مجموعہ، اردو زبان کی ادبیات لطیفہ میں بے مثل کتاب خیالستان کا نیا ایڈیشن ابھی شائع ہوا ہے یہ افسانے شائع ہوئے تو سارے ہندستان میں ان کی دھوم مچ گئی۔ قیمت عہ

حکایات و احتسابات

(یعنی خیالستان حصہ دوم) یہ اُن افسانوں اور مضامین کا مجموعہ ہے جو خیالستان کی اشاعت کے بعد مختلف رسالوں میں شائع ہوئے اس میں مشہور ترکی افسانہ نگار خالدہ ادیب خانم کے مضامین کے ترجمے خاص طور پر قابل دید ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (عہ۱)۔

ثالث بالخیر

یہ ایک ترکی افسانہ نگار احمد حکمت بک کے ناول کا ترجمہ ہے جو ملک کے مشہور ادیب سید سجاد حیدر صاحب نے کیا ہے۔ ترکی افسانوں کی لطافت و نزاکت دنیا میں مشہور ہے۔ یہ ناول اگرچہ چھوٹا ہے، مگر جذبات لطیفہ کے لئے اپنے اندر بہت سامان رکھتا ہے قیمت آٹھ آنہ (۸/)

زہرہ

یہ بھی ایک ترکی ناول کا ترجمہ ہے۔ اور ترکوں کی معاشرت کا اچھا نمونہ ہے دو سوختہ سامان ہستیوں کا حسرتناک انجام ۸/

مرزا پھویا اور لیلیٰ مجنوں ۴/

پرانا خواب

(دو تین افسانے، یہ ایک ترکی ڈرامے اور تین افسانوں کا مجموعہ ہے یعنی

(۱) پرانا خواب۔ ایک نہایت دلکش اور دل دوز ڈرامہ

(۲) آسیب الفت۔ ایک مرد و عورت کی روح کی زبانی ان کی داستان عشق

(۳) مطلوب حسینان۔ ایک ترک نوجوان اور ایک فرانسیسی حسینہ کی روداد محبت

قیمت یکجا صرف ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

پرانا خواب دس آنہ (۱۰/)

مطلوب حسیناں۔ آٹھ آنہ (۸/)

آسیب الفت۔ بارہ آنہ (۱۲/)۔

جنگ و جدال

ایک ڈرامہ جس میں عصمت اور بے عصمتی کی جنگ ایک عجیب موثر طریقہ سے دکھائی گئی ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

جلال الدین خوارزم شاہ

یہ ترکی زبان کے سب سے مشہور ادیب نامق کمال بک کے ایک عدیم المثال تاریخی ڈرامے کا ترجمہ ہے۔ ڈرامے کا زمانہ پر آشوب زمانہ ہے۔ جبکہ چنگیز خاں ایک بلائے ناگہانی کی طرح اسلام کو تباہ و برباد کر رہا تھا۔ اس وقت ایک غیور و باحمیت بادشاہ (جلال الدین) اس فتنۂ محشر کے مقابلے میں سینہ سپر ہوتا ہے یہ ڈراما ترکی ادبی سحر نگاری کا بہترین نمونہ ہے قیمت ۸/

جناب سدرشن صاحب

پنڈت بدری ناتھ سدرشن اردو کے ان چند کامیاب افسانہ نویسوں میں ہیں جو منشی پریم چند کی طرح کامیابی کے ساتھ افسانہ میں شہرت و ہردلعزیزی حاصل کر رہے ہیں ۔ سب سے پہلی چیز جو سدرشن کے افسانوں کو طلسم تا ثیر بنا دیتی ہے وہ روئداد قصہ ہے ۔ واقعات کو اس طرح ترتیب دیتے ہیں کہ ہر قدم پر اشتیاق بڑھتا جاتا ہے کہ اب اس کے بعد دیکھئے کیا ہوتا ہے ۔

سدرشن کے افسانوں کی دوسری نمایاں خوبی سادگی ہے ، زبان میں بھی سادگی ، بیان میں بھی سادگی اور خیال میں بھی سادگی ، آپ کا اسلوب بیان نہایت سیدھا سادا اور سلیس ہے ۔

جذبات کے اثر کو الفاظ میں پوری طرح بیان کر دینا سدرشن کا ایک کارنامہ ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نفسیاتی امور سے خاص دلچسپی ہے ۔ سدرشن نے اپنے افسانوں کا سرچشمہ ایک ہی جگہ نہیں کہا بلکہ کبھی دیہات کی زندگی اور واقعات بیان کرتے ہیں تو کبھی شہر والوں کی زندگی کا موازنہ ان کے افسانوں کا ماحصل ہوتا ہے ۔ جہاں وہ دکھاتے ہیں کہ امیروں کو باوجود دولت کے قناعت و سکون نصیب نہیں اور غریبوں کو افلاس کی حالت میں بھی طمانیت اور محبت کی لازوال دولت حاصل ہے ۔

آپ کی تصویر اور مفصل حالات حاصل کرنے کی بے انتہا کوشش کی آپ آجکل کلکتہ میں مقیم ہیں ۔

تصانیف سدرشن صاحب

کہانیاں

سولہ سنگار موجودہ زمانہ میں سدرشن بہت اچھا لکھنے والوں میں ہیں ، منشی پریم چند آنجہانی کے بعد آپ ہی کا نمبر ہے ۔ منشی پریم چند کی بہت سی خصوصیات آپ میں موجود ہیں کہانیاں لکھنے میں آپ کو خاص مہارت ہے ، سولہ سنگار ان کی سولہ کہانیوں کا تازہ مجموعہ ہے ۔ جو ابھی شائع ہوا ہے ۔ آپ کی مختصر کہانیاں بہت پسند کی جاتی ہیں ۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (عہ؍) ۔

سدا بہار پھول اردو کے فطرت نگار افسانہ نویس جناب سدرشن صاحب کی ۱۰ کہانیوں کا دلفریب مجموعہ جن میں ہر ایک کہانی بجائے خود کسی مکمل ناول سے کم دلچسپ نہیں ، قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲؍) ۔

صبح وطن مہاشہ سدرشن صاحب کی قومی کہانیوں کا شاندار مجموعہ قیمت ایک روپیہ (عہ) ۔

چندن مہاشہ سدرشن کی نہایت دلکش کہانیاں ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ؍ ۔

بہارستان سدرشن کی بہترین کہانیوں کا مجموعہ اس پر مصنف کو گورنمنٹ نے ۵۰۰ روپے انعام دیا ہے ۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ عہ؍ ۔

بنگال تیسی بنگال کے مشہور قصہ نویسوں کی کہانیاں ، مترجمہ سدرشن صاحب

ملنے کا پتہ ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

سلطان حیدر صاحب جوشؔ

سلطان حیدر صاحب جوشؔ ایک مدت سے دنیائے اردو میں متعارف ہیں۔ آپ کا مقصد اعلیٰ ہندوستانیوں کو مغرب کی کورانہ تقلید سے بچانا ہے جس کے لیے موصوف نے حکیمانہ مضامین بھی لکھے۔ ناول اور مختصر افسانے بھی تصنیف کئے۔

لوگوں کو طنز سے راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ کبھی اکبر کی طرح مذاق میں سنجیدگی اور ڈرامائیت سے کام لیا۔ کبھی دنیا سے روشناس کرانے کی فکر کی۔

زبان میں شگفتگی اور بیان میں کافی پختگی و روانی ہے۔ اسلوب بیان کو جوشؔ صاحب اپنی ندرت پسند طبیعت سے دل کش بنانے کی بہت کوشش کرتے ہیں۔ بعض ایسی قابل قدر تحریریں بھی ان کے یہاں ملتی ہیں جن کی مثال مشکل سے ملے گی۔

آجکل آپ مین پوری میں ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہیں۔ میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ آپ نے تازہ ترین تصویر مرحمت فرمائی۔

تصانیف سلطان حیدر جوشؔ

فسانہ جوش
مشہور مقتدر ادیب جناب سلطان حیدر صاحب جوشؔ کے منتخب افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

جوش فکر
سلطان حیدر جوش کے مضامین کا بہترین مجموعہ
قیمت ڈیڑھ روپیہ (عمہ)۔

ابن مسلم	قیمت	عہ۱۲ر	ایک روپیہ بارہ آنہ
نواب زیدہ	"	عہ۴ر	سوا روپیہ
صبر کی دیوی	"	۴ر	چار آنے۔
مساوات	"	ار	ایک آنہ
اتفاقات زمانہ	"	ار	ایک آنہ

قاضی عبدالغفار صاحب

آپ صوبہ جات متحدہ کے ایک زمیندار خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار خان بہادر قاضی ابرار احمد صاحب مرحوم روہیلکھنڈ کے مشہور رؤسا میں سے تھے۔ علی گڑھ کالج میں تعلیم پانے کے بعد اول اول سرکاری ملازم رہے۔ مگر بعد میں اس سے بددل ہو کر قطع تعلق کر لیا۔ جب مولانا محمد علی مرحوم نے دہلی سے ہمدرد اور کامریڈ جاری کرنے کا ارادہ کیا تو بحیثیت نائب مدیر ان کے پاس چلے آئے۔ ان کے نظر بند ہونے تک دہلی میں رہے۔ اس کے بعد کلکتہ سے اخبار جمہور نکالا۔ جنگ کے زمانہ میں آپ کو بنگال سے خارج البلاد کر کے نظر بند کر دیا گیا اس لئے جمہور بھی بند ہو گیا۔ نظر بندی ختم ہونے کے بعد دہلی سے اخبار 'صباح' جاری کیا۔ اس کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں اس کے بعد وفد خلافت کے ساتھ انگلستان چلے گئے۔ وہاں سے واپسی کے بعد تجارت اور تصنیف و تالیف اختیار کی تجارت کے سلسلہ میں تین مرتبہ یورپ کے ممالک کا سفر کیا۔ اسی زمانہ میں نقشِ فرنگ اور لیلیٰ کے خطوط لکھے گئے۔ پانچ سال سے حیدرآباد دکن میں مقیم ہیں۔ اور اخبار پیام نکالتے ہیں۔ یہ پہلا اردو روزنامہ ہے جس کو ایک لمیٹیڈ کمپنی چلا رہی ہے۔ حیدرآباد ہی سے مجنوں کی ڈائری' روزنامچہ' اس نے کہا' اور تین پیسے کی چھوکری' وغیرہ کتابیں شائع ہوئیں۔ آپ کی سب سے بڑی تالیف 'تذکرہ جمال الدین افغانی' کی تکمیل بھی حیدرآباد ہی میں ہوئی جو عنقریب شائع ہونے والی ہے۔

سترہ (۱۷) سال کی عمر سے مضمون نگاری شروع کی اور علمی و ادبی مذاق پر دو شخصیتوں کی صحبت کا بہت زیادہ اثر پڑا۔ ایک مولانا محمد علی مرحوم اور دوسرے حکیم اجمل خاں مرحوم۔

آپ نے لیلیٰ کے خطوط لکھ کر دنیائے ادب میں ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ اور فی الحقیقت اردو ادب میں ان سے ایک حسین اور شاندار اضافہ ہوا ہے۔ آجکل ہزاروں افسانہ نویس موجود ہیں، مگر ان میں چند ہی ایسے ہیں جن کے افسانے حقیقی معنوں میں بلند افسانوی معیار پر پورے اتر سکتے ہیں۔ ہم قاضی صاحب کو یورپ کے بہترین افسانہ نگاروں کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں۔

آپ کی تصانیف دنیائے اردو میں نہایت عظمت و وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

(میں قاضی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اپنے مختصر حالات اور تصویر مرحمت فرمائی، آپ کی بزرگانہ ہمدردی قابل تحسین ہے۔)

گئی ہے جو اس ملک میں مردوں کی نفس پرستی پر قربان کی جاتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)۔

اُس نے کہا

ایک شخص پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا اپنے جہاز کا منتظر ہے۔ وہ دل میں کہہ رہا ہے میں نے اپنی زندگی اس چھوٹے سے جزیرے پر بسر کی اس لئے میرا دل اسے چھوڑنے کو نہیں چاہتا۔ اسی اثنا میں بڑے بوڑھے، عورت، مرد، بچے جوان سب اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اسے مخاطب کر کے پوچھتے ہیں محبت کیا چیز ہے؟ مسرت کسے کہتے ہیں؟ دولت کی حقیقت کیا ہے؟ جنت کا درجہ کونسا ہے وغیرہ، بزرگ انسان کے جوابات کتاب میں دیکھئے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

مجنوں کی ڈائری

اس میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان کی معنوی زندگی کے جو نقوش پیش کئے گئے ہیں وہ جس قدر دلچسپ ہیں اسی قدر عبرت آموز بھی ہیں۔ اس زمانہ کے نوجوانوں کی نظر میں عیش جوانی کا معیار کس قدر پست ہے کس قدر تباہ کن ہے کس قدر احمقانہ ہے، یہ سب کچھ آپ کو روزنامچہ یا مجنوں کی ڈائری کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

عجیب

عجیب کلب کے عجیب ممبروں کے عجیب حالات۔ کھرکی بولی آپ بیتیاں بمطابق زنیات کے لباس میں کہنے کو کہانیاں۔ مگر کہانیاں نہیں کہا بھی اور ہیں۔

روحانیات القصورات اور لتوہمات کی دنیات

مؤلف نے چند نکتے پائے۔ جن کو کھینچ کر سطریں بنا دیں۔ قاضی عبدالغفار کے جادو نگار قلم سے۔ قیمت ایک روپیہ۔

تین پیسے کی چھوکری

اور دیگر افسانے اردو داں پبلک۔ قاضی عبدالغفار صاحب سے بخوبی واقف ہے۔ یہ افسانے قاضی صاحب کی دماغی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ یقین واثق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ افسانے اردو کے حق میں ایک نہایت حسین اضافہ ہوں گے۔ جو حضرات افسانہ نگاری کے شائق ہیں اور افسانوں میں حقیقی روح دیکھنا چاہتے ہیں وہ قاضی صاحب کے افسانے ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت مجلد صرف ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

سیب کا درخت

انگریزی کے نوبل پرائز پائے ہوئے مشہور ادیب گالزوردی کے شاہکار کا اردو ترجمہ از قاضی عبدالغفار صاحب قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

نقش فرنگ

قاضی عبدالغفار صاحب کی سب سے پہلی تصنیف، اگر آپ قاضی صاحب کے زور قلم کو دیکھنا چاہتے ہیں تو نقش فرنگ ملاحظہ فرمائیے۔ جس میں آپ کے سفر یورپ کے حالات ہیں قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

جمال الدین افغانی کے حالات نہایت تحقیق کر لکھے گئے ہیں۔ (زیر طبع)۔

سیّد علی عباس حسینی صاحب

سیّد علی عباس حسینی ان سپہ سالار مسعود غازی الحسینی الترمذی کی نسل سے ہیں جنہوں نے فیروز شاہ تغلق کے زمانہ میں غازی پور بسایا۔ آپ موضع پارہ ضلع غازی پور میں ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

درسگاہ نیہ پٹنہ میں عربی فارسی کی تعلیم پائی بسن بلوغ کے قریب انگریزی شروع کی سنہ ۱۹۱۵ء میں مشن ہائی
اسکول الہ آباد سے میٹرک پاس کیا۔ اور سنہ ۱۹۱۹ء میں کیننگ کالج لکھنؤ سے بی۔ اے کیا، اور سنہ ۱۹۲۱ء میں تاریخ
میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور اب گورنمنٹ جوبلی کالج لکھنؤ میں بحیثیت پروفیسر کے ملازم ہیں۔
حسینی صاحب کو دوران تعلیم ہی میں ادب سے ایک خاص لگاؤ تھا اور اپنی زبان کی خدمت کا شوق۔ چنانچہ
بی۔ اے کے امتحان سے فراغت پاتے ہی ... سب سے پہلا ناول "سر سید احمد پاشا" کے نام سے لکھا۔ آپ کا سب
سے پہلا افسانہ "زمانہ" کانپور میں "جذبات کامل" کے نام سے شائع ہوا۔ اور اس وقت سے برابر ..... مختلف افسانے
علمی اور تنقیدی مضامین مختلف معیاری جرائد و رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں، سنہ ۱۹۳۳ء میں آپ کے افسانوں
کے مجموعے "رفیق تنہائی" کو سنہ ۱۹۳۲ء کی سب سے بہتر اردو تصنیف تسلیم کرتے ہوئے، آپ کو پانچسو روپے کا انعام ہندستانی
اکاڈمی کی طرف سے عطا ہوا۔ حال ہی ... ایک دوسرا مجموعہ "آئی۔ سی۔ ایس" کے نام سے اور تیسرا "باسی پھول"
کے نام سے شائع ہوا۔

سید صاحب کو افسانہ نویسی کا ایک خاص سلیقہ ہے۔ اور لکھنے کے گر سے خوب واقف ہیں، ادبی خوبیوں
کے ساتھ زبان میں سلاست اور روانی بھی ہے۔ آپ کے افسانوں میں اکثر چیزیں حقیقت پر مبنی ہوتی
ہیں۔ اور ہر قسم کی واردات کو ایک خاص انداز سے نبھاتے ہیں۔

اگر آپ کو اردو میں ایچ۔ جی۔ ویلز کی علمیت، ہنری جیمس کی نفسیاتی تحلیل۔ ایستھی ہوپ کا مکالمہ، چیخوف کی
قنوطیت۔ گورکی کی عام انسانیت سے ہمدردی اور موپساں کی بلیغ مگر مختصر نویسی دیکھنی ہو تو عصر حاضر کے سب سے
بہترین افسانہ نگار سید علی عباس حسینی کے افسانے پڑھئے۔

(ہم آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)

تصانیف سید علی عباس حسینی

رفیق تنہائی عصر حاضر کے سب سے بہترین افسانہ نگار سید علی عباس حسینی کے ان افسانوں کا مجموعہ جو سنہ ۱۹۳۲ء کی سب سے بہتر اردو تصنیف تسلیم کرتے ہوئے ہندستانی اکیڈمی نے پانچسو روپے انعام دیا۔ قیمت۔ عہ/ ایک روپیہ۔

آئی۔ سی۔ ایس پروفیسر علی عباس حسینی ایم۔ اے کے چودہ انقلاب انگیز افسانوں کا تازہ ترین مجلد و دیدہ زیب مجموعہ قیمت صرف عہ/

باسی پھول سید علی عباس حسینی کے ان پندرہ افسانوں کا مجموعہ جن میں سے ہر ایک کو ناقدین فن نے شاہکار تسلیم کیا ہے۔ اس مجموعہ میں افسانے بھی شامل ہیں اور طنزیہ بھی۔ ان میں رومان بھی ہے اور سوشلزم بھی اور ہر ایک میں حسینی کا مخصوص طرز اور لطیف ظرافت چھپی ہوئی موجود ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ/)۔

آپ کے افسانوں کے اور مجموعے بھی عنقریب شائع ہونے والے ہیں۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

لطیف الدین احمد صاحب اکبر آبادی

ل۔ احمد اکبرآبادی سنہ ۱۹۰۸ء میں بمقام آگرہ پیدا ہوئے، فارسی کی تکمیل کے بعد عربی اور انگریزی شروع کی لیکن والد بزرگوار کی وفات کی وجہ سے پوری تکمیل نہ ہو سکی اور بارہ سال کی عمر سے تجارت کا کام شروع کردیا، انگریزی کی استعداد خود بڑھائی، آپ چمڑے کی تجارت کرتے ہیں، اسی سلسلہ میں مغربی ملکوں کی سیاحت کا بھی موقع ملا۔ سنہ ۱۹۱۶ء میں ایک ناول ایک خاص خیال کے تحت میں لکھنا شروع کیا تھا، مگر مکمل نہ ہو سکا۔ سنہ ۱۹۲۲ء سے نگار اور سنہ ۱۹۲۶ء سے کلیم میں مضامین بھیجنے شروع کئے، آپ کے افسانوں کا مجموعہ "محبت کا فسانہ" کے نام سے ابھی شائع ہوا ہے۔

ٹامس مور کی مشہور کتاب "لالہ رخ" کے مترجم اور انشائے لطیف کے مصنف کی حیثیت سے اردو داں پبلک آپ کو عرصہ سے عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے، حقیقتاً انشائے لطیف کے جو دل چسپ اور مستقل سرے لٹریچر ل۔ احمد صاحب نے پیش کئے ہیں وہ تعریف سے مستغنی ہیں۔ روزانہ زندگی کے افسانوں کو لطیف پیرائے میں بیان کرنا آپ کا کمال ہے، جدید و قدیم ہر دو مذاق کے حضرات آپ کی تحریریں دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

آجکل آپ بہت سی کتابوں کے ترجمے کر رہے ہیں۔ جو امید ہے عنقریب شائع ہوں گے (آپ کی تصویر ملک حبیب احمد صاحب دہلی نے مرحمت فرمائی۔ جو آپ کے مخلص دوست ہیں۔)

انشائے لطیف

از لطیف الدین احمد صاحب

یہ موصوف کے پندرہ افسانوں کا مجموعہ ہے۔ جن میں چند تراجم ہیں اور بقیہ طبع زاد افسانے ہیں۔ ذوق رکھنے والے حضرات کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ ل۔ احمد صاحب کے ان مضامین سے ہر شخص مستفید ہو سکتا ہے، قیمت مجلد عا/ محبت کا فسانہ ۱۲

لالہ رخ

ٹامس مور کی مشہور کتاب کا اردو ترجمہ قیمت سوا روپیہ (عـہ)۔

نغمات

ل۔ احمد اکبرآبادی کے مضامین کا بہترین مجموعہ۔ قیمت - عہ

مجنوں گورکھپوری

احمد صدیق نام، مجنوں تخلص، سنہ ۱۹۰۴ء میں بمقام پانڈہ ضلع بستی میں پیدا ہوئے، آپ ایک عرصے اپنی ننھیال گورکھپور میں مقیم ہیں، اس لئے مجنوں گورکھپوری کے نام سے مشہور ہیں۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں انٹرنس پاس کیا اور کالج میں داخل ہوگئے، چونکہ آپ مجنوں ہیں، اس لئے کئی سال تک دردِ دل کا مرض رہا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چار سال تک ایف۔ اے کے امتحان سے روک دئے گئے۔ سنہ ۱۹۲۷ء میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایف۔ اے کیا اور سنہ ۱۹۲۹ء میں سینٹ اینڈریوز کالج گورکھپور سے بی۔ اے کرکے جوبلی اسلامیہ ہائی اسکول گورکھپور میں پڑھاتے رہے۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں ایوان ادب قائم کیا، اس کے بعد سینٹ اینڈریوز کالج گورکھپور میں ملازمت اختیار کی۔ اور سنہ ۱۹۳۴ء میں آگرہ یونیورسٹی سے انگریزی ادبیات میں ایم۔ اے کیا، پھر سنہ ۱۹۳۵ء میں کلکتہ یونیورسٹی

انڈین ورنیکولر آف ہند" میں دوسرا ایم۔ اے کیا، اس امتحان میں یونیورسٹی گولڈ میڈل اور یونیورسٹی کا اول انعام دو سو روپے کی کتابوں کی شکل میں ملا۔ ۱۹۳۵ء میں علی گڑھ میں کچھ عرصہ پروفیسر رہے۔ ۱۹۳۲ء سے جارج اسلامیہ انٹرمیڈیٹ کالج گورکھپور میں پروفیسر رہیں۔

مجنوں صاحب کو شعر و ادب کا بچپن سے شوق تھا، آپ نے سب سے پہلے "سالومی" کا ترجمہ کیا، اور اس کے بعد زیادہ تر افسانے لکھے۔

مغربی ادبیات سے متاثر ہو کر اپنا الگ رنگ قائم کرنے والوں میں مجنوں صاحب کو ایک خاص مرتبہ حاصل ہے۔ ان کے پیش نظر زندگی کے بہت سے وہ راز ہیں جن کا انکشاف اب تک نہ ہو سکا، خیر و شر کا تصادم جبر و اختیار کے حدود، زندگی اور موت یہی وہ سوالات ہیں جن کے جواب کی جستجو نے انھیں ایسی چیزیں لکھنے پر مجبور کیا جو عام لوگوں کے یہاں نہیں پائی جاتیں، اخلاق اور محبت کے وہ نازک مسائل جن کو چھیڑنا لوگ مناسب نہیں سمجھتے مجنوں کے خاص موضوع ہیں، ان کا ہر افسانہ محبت سے لبریز ہوتا ہے۔

مجنوں نے افسانوں کے لئے ایک مخصوص طرز تحریر بنا لیا ہے۔ جس میں اثر کا عنصر زیادہ موجود ہے۔ ترجمہ اشعار لکھ کر وہ اثر کو بے حد بڑھا دیتے ہیں، مجنوں محسوسات قلب نہایت صاف اور سادہ الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں، زبان رواں ہے، لیکن افسانہ اس سے بھی زیادہ رواں ہوتا ہے، افسانہ نویسی کا فن جس قدر عام ہے اسی قدر مشکل بھی ہے، لیکن اس کا خوشی کے ساتھ اعتراف کیا جاتا ہے کہ مجنوں صاحب نے ان دشواریوں پر بڑی حد تک قابو پا لیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کے معدودے چند اچھے افسانہ نویسوں میں شمار کئے جا سکتے ہیں آپ کے بہترین افسانوں کے مجموعہ کو حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے "مجنوں کے افسانے" کے نام سے شائع کیا ہے

(آپ کی تصویر اور حالات موصول ہونے کا شکریہ ادا کرتا ہوں)۔

میاں ایم۔ اسلم صاحب

ایم۔ اسلم صاحب غالباً ۱۹۰۳ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کشمیر سے لاہور تشریف لائے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ آپ لاہور کے ایک مشہور و معروف خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ ابتدائی تعلیم لاہور میں ہوئی اور کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج لاہور میں رہ کر پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور گئے اور فارغ التحصیل ہوتے محکمہ نہر پنجاب میں تقریباً چھ سال تک ضلعداری کے عہدہ پر مامور رہے۔ خرابی صحت کے باعث ملازمت چھوڑ دی اور مضمون نگاری اختیار کی۔

ایم۔ اسلم پنجاب کے نوجوان ادیبوں میں ایک خاص شہرت کے مالک ہیں۔ اردو ادب کے ہر شعبہ پر کچھ نہ کچھ لکھا ہے۔ اب تک پچاس سے کچھ زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں جو بہت مقبول ہیں۔ مرزا جی آپ کا سب سے بہترین اور مقبول عام مزاحیہ شاہکار ہے۔ حال ہی میں آپ کے افسانوں کے دو مجموعے تفسیرِ حیات اور کارزارِ حیات کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔ محکمہ تعلیمات بمبئی سے ادبی خدمت کے صلہ میں انعام ملا۔ اور محکمہ تعلیمات پنجاب نے تفسیرِ حیات پر اول درجہ کا انعام دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اگر آپ "گناہ کی راتیں" نہ لکھتے تو زیادہ اچھا تھا۔ سوسائٹی کے بدنما داغ اس عریانی کے ساتھ نمایاں کرنا ملک کے نوجوان طبقہ کے اخلاق پر اچھا اثر نہیں ڈالتا۔ شاید اسلم صاحب اسے خود بھی اچھا نہ سمجھتے ہوں۔ شکار کے بے حد شوقین ہیں۔ اور خلوت پسند۔

(آپ کے مختصر حالات تو موصول ہو گئے۔ مگر تصویر کا انتظار رہا۔ لاہور میں اور بھی کئی جگہ عمدہ تصویر حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر دستیاب نہ ہوئی۔ مجبوراً چھپی ہوئی تصویر سے بلاک بنوایا گیا۔)

تصانیف ایم۔ اسلم صاحب

تفسیرِ حیات | جناب ایم اسلم صاحب کے چالیس افسانوں کا مجموعہ معمولی واقعات جو انسان کی نگاہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتے مصنف نے ان میں ایسا رنگ بھر دیا ہے کہ انسان متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان افسانوں میں زندگی کے وہ واقعات جو ہر مرد اور عورت کو کسی نہ کسی وقت ضرور پیش آتے ہیں نہایت بیٹھے اور سادہ الفاظ میں زندگی کی مکمل اور دل فریب تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے۔ یہ کتاب مصنف کے ۴۰ افسانوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنہ (عہ؍)۔

کارزارِ حیات | جناب ایم اسلم کے چالیس پُر اثر افسانوں کا مجموعہ جس کا ہر ایک حرف تیر و نشتر، ہر سطر مسرت خیز، ہر صفحہ حیرت انگیز اور ہر افسانہ ایک مرقعِ عبرت ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ؍)۔

مرزا جی حصہ اوّل

اگر تفکرات سے طبیعت پریشان ہو رہی ہو، یا تنہائی شاق گذر رہی ہو تو مرزا جی ملاحظہ کیجئے، طبیعت کی پریشانی بشاشت سے تبدیل ہو جائے گی اور تنہائی میں آپ رفاقت محسوس کریں گے، قیمت مجلد ۴؎

مرزا جی حصہ دوم

اگر تفکرات سے طبیعت پریشان ہو رہی ہو۔ اور تنہائی گراں گذر رہی ہو تو مرزا جی حصہ دوم ملاحظہ کیجئے۔ یاد ایام، پورے تیس، میونسپل الیکشن، قربانی کا بکرا پہلا شکار اور ایڈیٹر ایسے لاجواب افسانے ہیں۔ کہ اگر ایک بار پڑھ کر ہنسی کے مارے لوٹ نہ جائیں تو آپ بھی مرزا جی سے کم نہیں، شوخ اور رنگین عبارت سو بار پڑھنے سے بھی طبیعت سیر نہیں ہوتی، سرورق مصور ولایتی کاغذ لکھائی چھپائی اتنی دیدہ زیب کہ دیکھنے سے آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (۲؎)۔

مضامین سلم

میاں ایم۔ اسلم کے اکیس مضامین کا مجموعہ، اشعار مضامین میں مصنف نے قوم اور ملک کے اخلاق، سیاسیات اور تہذیب پر اتنے دل کش اور لطیف پیرایہ میں بحث کی ہے کہ داد نہیں دی جا سکتی، اس مجموعہ کے آخری تین مضمون ہندی اردو کے قصے کے عنوان سے ہیں قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱؎)۔ قاتل اور دیگر افسانے مجلد قیمت ۲؎

ناظمہ کی آپ بیتی

ایک شریف زادی کی عبرتناک سچی آپ بیتی، یہ نہ تو کوئی افسانہ ہے، نہ کہانی، بلکہ ایک سچا واقعہ ہے جس کو پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کتاب تین حصوں میں تقسیم ہے۔ دوشیزگی، ازدواجی زندگی، اور اکیٹرس مصنف کی بے بدل خدمت ایک قومی اور ملکی خدمت متصور ہو رہی ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت ۱؎

آشوب زمانہ

آشوب زمانہ نام کی تصنیف لطیف کا ماخذ کسی کشتۂ محبت کا وہ خط ہے جو سامل راوی سے جناب میاں ایم۔ اسلم صاحب کو ہاتھ آیا جس کی تحریر سے متاثر ہو کر قابل مصنف کا تخیل ان کشتگان ناز کی باہمی خط و کتابت کے متعدد خطوط میں تبدیل ہو کر صفحات قرطاس پر ظہور پذیر ہوا ہے۔ ان خطوط میں قابل مصنف نے اپنی وسعت مشاہدہ، عمق نظری، معلومات نفسیات انسانی کے مطابق نہ فقط مرد و عورت کے باہمی ربط و ضبط و جذبات محبت کا فلسفہ بیان کیا ہے، بلکہ اخلاق، ادب، تمدن، معاشرت پر بھی بحث کی ہے آخر میں نالہ فراق کے نام سے ایک دردانگیز مضمون لکھا ہے، قیمت ۱۲؎

سراب ہستی

سراب ہستی کیا ہے، دھرم اور محبت کی جنگ، شباب اور جذبات کی کشمکش، اگر ایک طرف محبت کی مجبوریاں ہیں تو دوسری جانب مذہب یا دھرم کا احترام ایک طرف مرد کی آرزوؤں اور تمناؤں کا خون تو دوسری طرف عورت اور محبت کی قربانی۔ قیمت مجلد ۱۸؎

مہدی

سرزمین مصر کا زبردست تاریخی ناول مصر والوں کی جنگ آزادی، مہدی کا ظہور۔ مجاہدین کا اجتماع، مصر کی اسلامی فضا میں ہلال و صلیب کی معرکہ آرائیاں، فتح و شکست امید و بیم حسن و عشق کے دو دل دوز حالات ہیں کہ ایک دفعہ شروع کر کے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا، پانچ عمدہ رنگین تصاویر۔ قیمت مجلد تین روپے (۳؎)۔

پیمان وفا

یہ سرزمین اندلس کا ایک تاریخی افسانہ ہے، مسلمانوں کی انتہائی فیاضی کی ایک نادر مثال، وفا، عہد کی ایک سچی کہانی۔ قیمت پانچ آنے (۵؍) حکایات عرب ۳؎

نیاز فتح پوری

نام نیاز محمد خاں اور نیاز تخلص ہے، آپ فتح پور (یو۔پی) میں ۱۸۸۴ء میں پیدا ہوئے، آپ کے والد محمد امیر خاں صاحب اپنے زمانہ کے نہایت زبردست شاعر و نثار، فارسی زبان کے تھے، اس لئے نیاز صاحب نے بھی سب سے پہلے فارسی کی تکمیل کی اور اسی کے ساتھ ساتھ عربی کی بھی، ابتدائی تعلیم مدرسہ اسلامیہ فتح پور میں ہوئی، اس کے بعد رام پور اور دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تکمیل کی، آپ کے اساتذہ میں مولانا نور محمد صاحب، مولانا سید ظہور الاسلام صاحب، مولانا فاروق چڑیا کوٹی، مولانا وزیر محمد خاں صاحب رامپوری، مولانا عین القضاۃ صاحب لکھنوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فارسی۔ عربی کی تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد ایف۔ اے تک انگریزی پڑھی۔ اور اس کے ساتھ ترکی زبان بھی حاصل کی۔

نیاز صاحب نے مختلف روزانہ اخباروں میں کام کرنے کے بعد سنہ ۱۹۲۲ء میں "نگار" جاری کیا، جو پہلے آگرہ و بھوپال سے شایع ہوتا تھا لیکن سنہ ۱۹۲۵ء سے مستقلاً لکھنؤ سے شایع ہوتا ہے "نگار" اپنے مضامین کے لحاظ سے جن میں سے اکثر نیاز صاحب کے قلم سے ہوتے ہیں سب رسالوں میں ممتاز درجہ رکھتا ہے۔

نیاز فتح پوری کا شمار ملک کے ان انشا پردازوں میں ہے جنہوں نے اردو میں ایک خاص رنگ (اسٹائل) پیدا کیا۔

انہوں نے سب سے پہلے "صلائے عام" میں اور پھر "نقاد" میں مضمون لکھنا شروع کئے، اس کے بعد "نگار" نکال کر ادبی دنیا میں اپنے لئے خاص جگہ پیدا کرلی۔ اس کا باب الاستفسار خاص چیز ہے جس کے ذریعہ سے سینکڑوں مباحث اردو داں پبلک کے علم میں آچکے ہیں۔

نیاز صاحب کی طرز تحریر سب سے علیحدہ ہے، جس میں شوخی، نزاکت خیال اور ہلکا سا مزاح بھی مل کر خاص کیفیت پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کی تصانیف بہت ہیں۔ جمالستان اور نگارستان دو مجموعے ان کے افسانوں اور ادبی مقالوں کے ہیں جو بہت مقبول ہوئے۔ "شہاب کی سرگذشت" اردو میں اپنے رنگ کا پہلا افسانہ ہے۔ مکتوبات نیاز اپنی انشا کے لحاظ سے بے مثل چیز ہیں۔ ان کے علاوہ گہوارہ تمدن، شاعر کا انجام۔ ترغیبات جنسی، صحابیات وغیرہ اور بھی متعدد تصانیف ہیں۔

گیتان جلی کا ترجمہ اس شان سے کیا کہ بقول ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری مرحوم دنیا کی کسی زبان میں اس سے بہتر ترجمہ نہیں ہو سکا۔

آپ نے عرصہ تک شاعری بھی کی، چنانچہ زمیندار اور الہلال میں آپ کی نظمیں اکثر شائع ہوتی رہیں، فارسی غزلیں آپ کی خاص چیز ہیں، لیکن یہ مجموعہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ (میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں کہ آپ نے تحفۃً الاولیٰ مسودہ مرحمت فرمائی)

تصانیف نیاز فتح پوری

نگارستان

حضرت نیاز کے بہترین مقالات اور افسانوں کا مجموعہ نگارستان نے ملک میں جو درجہ قبول حاصل کیا اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کے متعدد مضامین غیر زبانوں میں منتقل کئے جا چکے ہیں۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

جمالستان

ایڈیٹر نگار کے مقالات ادبی کا دوسرا مجموعہ جس میں ۳۲ افسانے درج ہیں۔ زبان، قدرت بیان، اعلیٰ تخیل اور پاکیزگی خیال کے بہترین شاہکار کے علاوہ بہت سے اجتماعی و معاشرتی مسائل کا حل بھی اس مجموعہ میں آپ کو نظر آئے گا۔ قیمت للعہ

شہاب کی سرگذشت

حضرت نیاز کا وہ عدیم النظیر افسانہ جو اردو زبان میں بالکل پہلی مرتبہ سیرت نگاری کے اصول پر لکھا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

مکتوبات نیاز

نیاز فتح پوری کے ان خطوط کا مجموعہ جو انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھے۔ جذبات نگاری اور سلاست بیان کے لحاظ سے فن انشا میں یہ بالکل پہلی چیز ہے۔ قیمت مجلد ڈھائی روپے۔ (عیٰر)۔

گہوارۂ تمدن

اس کتاب میں تاریخ سے ثابت کیا گیا ہے کہ تمدن کی ترقی میں عورت نے کتنا زبردست حصہ لیا ہے۔ اردو دنیا کے تہذیب و شائستگی اس کی کس قدر ممنون ہے اردو میں اس موضوع پر اس سے قبل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ مصنف کو اس کتاب پر بھوپال سے ایک ہزار روپے انعام ملا تھا۔ قیمت دو روپے۔ (عما)۔

ترغیبات جنسی

اس کتاب میں فحاشی کی تمام فطری اور غیر فطری قسموں کے حالات اور ان کی تاریخ و نفسیاتی اہمیت پر نہایت شرح و بسط کے ساتھ محققانہ تبصرہ کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ فحاشی دنیا میں کب اور کس کس طرح رائج ہوئی۔ قیمت تین روپے۔ (سے)۔

صحابیات

اس میں عہد سعادت کی ۸۵ خواتین کے مستند حالات یکجا کر دیے گئے ہیں، اس کا مقدمہ جسے مؤلف نے خاص اپنی انشا میں لکھا ہے دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

گیتان جلی

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی مشہور فلسفیانہ نظموں کا اردو ترجمہ جو مولانا نیاز فتح پوری نے کیا ہے، اس کے شروع میں ایک نہایت دل چسپ مقدمہ ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

تاریخ الدولتین

جرجی زیدان کی تاریخ اسلام کی چوتھی جلد کا ترجمہ جس میں بنی امیہ و بنی عباس کی سیاسیات پر بے مثل تبصرہ کیا گیا ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

جذبات بھاشا

نیاز صاحب نے ایک دلچسپ تمہید کے ساتھ بہترین بھاشا شاعری کے نمونے پیش کرکے ان کی تشریح کی ہے اردو میں یہی پہلی کتاب اس موضوع پر لکھی گئی ہے۔ [illegible]

شاعر کا انجام۔ نیاز صاحب کا بہترین افسانہ ۔ ار

حکیم خواجہ سید ناصر نذیر فراق دہلوی

پیدائش سنہ ۱۸۶۵ء　　　وفات سنہ ۱۹۳۳ء

سید ناصر نذیر فراق زیدی الواسطی سادات میں سے ہیں، مذہب سنت والجماعت حنفی الملت، ۱۷ اگست سنہ ۱۸۶۵ء کو بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد شاہان سلف کے عہد میں مناصب جلیلہ پر رہے ہیں علم و فن آپ کا خاندانی ورثہ ہے۔ آپ کے والد بزرگوار مولانا میر محسن علی صاحب اور آپ کے دادا صاحب کو غدر کے کئی برس بعد غدر کی بربادی کے سبب سے رئیس دھرم پور نے اپنے پاس بلا لیا تھا۔ فراق مرحوم نے اپنے والد ماجد اور دیگر جلیل القدر اساتذہ سے جملہ علوم و فنون اسلامیہ عربیہ حاصل کئے، فن طب میں حکیم سید الدین خاں صاحب دہلوی و حکیم محمود علی خاں صاحب دہلوی سے تلمذ تھا، شاعری اور نثر نگاری میں شیخ محمد ابراہیم ذوق کے سلسلہ میں مولوی محمد حسین آزاد کے شاگرد رشید تھے۔ اور اس فن خاص کی بدولت غیر ولائیتوں میں آپ کی نظم و نثر کی دھوم ہوگئی، اور تادم مرگ مشق سخن اور نثر نگاری کا ذوق شوق رہا۔

رئیس دھرم پور نے فراق صاحب کو اپنے صاحبزادوں کا اتالیق اور اپنا طبیب خاص مقرر کیا۔ اور بڑی قدر دانی کی، ایک عرصہ دراز کے بعد جب رئیس کا انتقال ہوگیا تو آپ نے پھر ملازمت ترک کرکے مع اپنے اہل و عیال اپنے قدیم مسکن شہر دہلی کوچہ چیلان بارہ دری خواجہ میر درد میں قیام پذیر ہوگئے، چونکہ رئیس مرحوم نے آپ کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا اس لئے امرا و اہل دول سے تعلقات دنیوی نہ رکھتے تھے۔ طبیعت نہایت حق گو پائی تھی۔ آخر کی پاک سیرت پر تا بہت قدم رہ کر اپنے بزرگوں کی وضع کو نبھا دیا۔ اور ۱۲ فروری سنہ ۱۹۳۳ء کو بعارضہ فالج انتقال فرمایا۔

مولانا سید ناصر نذیر فراق دہلوی خواجہ میر درد کے پوتے اور اردو کے مشہور انشا پرداز تھے۔ آپ نے جو کچھ خدمت اردو ادب کی کی ہے، وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ کے اردو ادب و علم کے قدردان ہندوستان کے علاوہ عرب، جدہ، افریقہ و دیگر ممالک میں موجود ہیں۔ آپ نے دلی کی قدیم تہذیب (مغلیہ تہذیب) پر کئی اچھی کتابیں ادب اردو میں اضافہ کیں۔ آپ کی کافی تصانیف ہیں جو اب تک شائع نہ ہوسکیں۔ آپ کے صاحبزادے مولانا حکیم خواجہ

سید ناصر خلیق نگار دہلوی سے آپ کے مختصر حالات حاصل کر کے ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ افسوس آپ کی کوئی عمدہ تصویر باوجود کوشش کے دستیاب نہ ہو سکی۔ صرف ایک چھپی ہوئی تصویر ملی ہے جس میں صحیح خد و خال بھی نظر نہیں آتے

حجاب زندگی
سید عابد علی کے افسانوں کا بہترین مجموعہ قیمت ۱۲ ار

جلیل احمد قدوائی

اصنام خیالی
جلیل احمد صاحب قدوائی کے افسانوں کا مجموعہ مغربی افسانہ نگاروں کے بعض چیدہ افسانوں کے تراجم قیمت دو روپے عا

سیر گل
جناب جلیل قدوائی کے افسانوں کا مجموعہ جس میں چیخوف اور موپاساں کے افسانوں کے تراجم بھی شامل ہیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ؍)۔

منزل
مختصر افسانوں کا مجموعہ از علی سردار جعفری یہ افسانے ہندوستان کی اس تحریک کی پیداوار ہیں جس نے زندگی کا تصور بدل دیا ہے۔ افسانوں کے کردار ایسے ہیں جن میں زندگی کی راحتوں سے محرومی دکھائی گئی ہے ان میں دہقان کے لہو کی حرارت، مزدور کی آنکھوں کی تھکن، مفلس کے چہرے کی اداسی اور زندگی کے ہونٹوں کا زہریلا تبسم ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

چاند کا گناہ
اس مجموعہ میں دنیا بھر کے نقادوں اور ادب کے بہترین تسلیم شدہ افسانے شامل ہیں جو اب تک اردو میں منتقل نہیں ہوئے تھے از راجہ مہدی علی خاں۔ قیمت مجلد دو روپے (عا)۔

عورت
از ڈاکٹر رشید جہاں۔ ڈاکٹر رشید جہاں نے اپنے افسانوں میں اس شدت کی طرح پیش کیا ہے۔ یہ افسانے عورت ہی کی مظلومی بیان نہیں کرتے۔ ان میں مظلوم کی دادرسی کی ہے۔ قیمت مجلد عہ

نظر کے دھوکے
از نجم شکیب۔ خیالی اور غیر ممکن باتوں کو ترک کر کے روزمرہ کے واقعات لیے ہیں۔ قیمت عمر

لاشوں کا شہر
مسٹر عبد القادر کے بہترین افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت مجلد ڈیڑھ روپیہ (عہ؍)۔

سوز ناتمام
سوز ناتمام میں ایسے جواں مرگ دوستوں کے قصے ہیں جنھوں نے عشق کے دیوتا کے حضور میں اپنی جان کی قربانی پیش کی۔ ایسے اشخاص کی دل گداز داستانیں ہیں جو راہ راست سے بھٹک گئے اور سماج نے انھیں کبھی معاف نہ کیا۔ از عاشق بٹالوی۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

طلسم حیات
مشہور انشا پرداز حضرت ماہر القادری کے بے مثل افسانوں کا مجموعہ جو ابھی شائع ہوا ہے۔ قیمت مجلد دو روپے عا

خاموش حسن
اور دوسرے افسانے ملک الشعرا ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کے بے نظیر افسانوں کا مجموعہ۔ افسانے اردو زبان میں ایک خاص اہمیت اور قدردانی کے مستحق ہیں۔ لطیف جذبات تخیلات نازک خیالات اور تشبیہ و استعاروں نے ان میں محبت طلسمی کا اثر پیدا کر دیا ہے۔ مترجم نقاش فطرت۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (عہ؍)۔

سات ستارے
سات افسانہ نگاروں نے ایک ہی پلاٹ پر افسانے لکھے ہیں۔ اس مجموعہ میں بعض افسانے مزاحیہ رنگ میں لکھے گئے ہیں اور بعض میں سنجیدہ پیرایہ اختیار کیا گیا ہے پلاٹ ایک ہی ہے مگر ہر افسانہ آپ کو نیا نظر آئے گا۔ قیمت مجلد ڈیڑھ روپیہ عہ

قطرات شبنم
از گوردھن داس بی۔ اے مختصر افسانے مضامین اور ادب لطیف کا بیش بہا خزانہ۔ قطرات شبنم آپ کے سامنے محبت، زندگی اور موت کے متعلق ایک نیا فلسفہ پیش کرتی ہے جو نفس آزادی، حسن و عشق، محبت کا ... حسن ازل کے جلووں کا ... اور روحانی کیف و سرور کی تجلیاں

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی۔

حساس اور درد مند دل کے رنگین تاثرات گویا نثر کے بے کیف قالب میں شاعری کی روح پھونک دی گئی ہے۔ تصویریں نہایت دلکش دی گئی ہیں۔ قیمت عمر

سیاہ کار اور دوسرے افسانے محمد باقر نسیم رضوانی کے تازہ افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

افسانہ ہائے عشق حامد علی خاں ایڈیٹر ہمایوں کے افسانوں کا مجموعہ۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

پتھر سے ہیرا محبت کی ایک نگاہ ایک انسان کی زندگی میں کیسے کیسے انقلاب پیدا کر سکتی ہے، یہ سچا افسانہ بتائے گا کہ دنیائے انسانی میں ایک عورت کی سچی ہمدردی اور محبت بھری گفتگو کیا کچھ کر سکتی ہے۔ از ڈاکٹر سعید بریلوی۔ قیمت چودہ آنہ ۱۴ر

دامن باغباں ڈاکٹر سعید احمد بریلوی کے بہترین افسانوں کا مجموعہ قیمت عمر

دردناک افسانے مشہور ادیب جناب نسیم انہونوی کے دلچسپ افسانوں کا مجموعہ جو ابھی حال میں شائع ہوا۔ قیمت دو روپیے عہ/

کامیاب افسانے از وزارت انصاری، نیاز فتح پوری، مجنوں گورکھپوری وغیرہ کے عمدہ افسانوں کا انتخاب۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

کیمیاگر محمد مجیب صاحب بی۔ اے آکسن کے مختصر افسانوں کا بہترین مجموعہ قیمت عمر

عروس ادب قاضی عباس حسین صاحب کے افسانوں کا مجموعہ قیمت عہ/

مصری افسانے مشہور مصری ادیب سید مصطفیٰ لطیفی کے افسانوں کا اردو ترجمہ از قاضی زین العابدین صاحب میرٹھی قیمت مجلد عہ/

منتخب افسانے دنیا بھر کی زبانوں سے چوٹی کے منتخب افسانوں کا مجموعہ۔ ترجمہ مولانا عبد اللہ فتح ملیح آبادی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

نیرنگ محترمہ ایس، آر کے صاحبہ کے بارہ دلچسپ ادبی مضامین کا بہترین مجموعہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

ہیبت ناک افسانے مشہور فرانسیسی افسانہ نویس موریس لیول کے منتخب قصوں کا مجموعہ، مترجمہ امتیاز علی تاج۔ قیمت عہ/

انوکھے افسانے مصر اول سرا غرسانی کے پانچ حیرت انگیز افسانے مصنفہ شیخ بدر الاسلام فضلی صاحب، یہ افسانے ابھی شائع ہوئے ہیں۔ قیمت عہ/

طلسم خیال اردو کے جلیل القدر افسانہ نگار جناب کرشن چندر ایم۔ اے کے افسانوں کا مجموعہ۔ طلسم خیال سچا حسن و عشق کا وہ لبریز ساغر ہے جس کے قطرہ قطرہ محبت کے اسرار کی دنیا لہرا رہی ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

رفتار زمانہ از خواجہ محمد عبد المجید دہلوی۔ دہلی کی قدیم ٹکسالی زبان میں تہذیب جدیدہ کا خاکہ نہایت دلکش انداز میں کھینچا ہے، زبان کا لطف افسانے کی دلکشی اور انداز بیان کی جاذبیت قابل دید ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

محبت اور نفرت بہ عنوان محبت نفرت کے نام، اردو کے جدت طراز ادیب اختر حسین رائے پوری کے سولہ (۱۶) رومانوں اور افسانوں کا مجموعہ ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

لمحات رنگین از زبیدہ سلطانہ مدیرہ شباب اردو، یہ موصوفہ کے بہترین افسانوں کا مجموعہ ہے جو مختلف رسائل میں

شائع ہو چکے ہیں۔ موصوف نے خطوط میں افسانے لکھے ہیں
اس کے لوازم کو پورے طور پر نبھانے اور مقصد کے ربط
کو قائم رکھنے کے لئے بہترین نمونے پیش کئے ہیں قیمت عگ

الحمرا کے افسانے۔ مترجمہ غلام عباس قیمت ... عگ

سبدِ گل پروفیسر علم الدین صاحب کے گیارہ بہترین افسانوں کا مجموعہ، یہ افسانے
تمام کے تمام اصلاحی مقصد کے پیش نظر لکھے گئے ہیں قیمت ۱۲ار

روسی افسانے۔ مترجمہ سعادت حسن منٹو قیمت عہ

داستانِ غدر غدر ۱۸۵۷ء پر ایک دل چسپ اور پرانہ
معلومات اور عبرتناک کتاب از جناب ظہیر دہلوی۔ عگ

چنگاریاں۔ سیاسی افسانے، از جمیلہ اس ۱۲ار

شاہکار افسانے یہ اردو کے مشہور افسانہ
نگاروں کے منتخب افسانوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں
منشی سدرشن۔ علی عباس حسینی، ایم۔ اسلم۔ عابد علی
الظلیم کریوی وغیرہ اس محفل کی رونق ہیں۔ قیمت عہ

سنائے افسانے۔ از سید ابو تمیم ..... عہ

نئے افسانے از سید حسن ریاض صاحب، یہ
افسانے ہندوستانی سوسائٹی
کے معاملات، معمولات، اعمال اور جذبات کی تصویریں
ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

انوکھی مصیبت حیات اللہ انصاری ایڈیٹر
ہندوستان کے مختصر افسانوں
کا مجموعہ، یہ افسانے ان نئے رجحانات کے حامل ہیں جو
زندگی کی پیچیدگیوں نے ادب میں پیدا کر دیئے ہیں قیمت ۱۲ار

شمع شبستاں شاہیراں قلم کے مختصر افسانوں
کا بہترین مجموعہ قیمت عہ

شعلے اوپندر ناتھ اشک، فطرت انسانی کے اسرار و رموز کو
آشکارا اور ریاکاری کی خس و خاشاک کو جلانے والے
افسانے قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

شرارے ڈاکٹر اہ سینا پوری کے آگ بھرے
ہوئے منتخب افسانوں کا مجموعہ عہ

شہیدِ وفا اور آٹھ دل چسپ افسانے، از امت الوحی
قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

حلقۂ مسموم محمد نصیر الدین احمد عثمانی نے سرآرتھر
کانن ڈائل کے ایک علمی افسانہ کا
ترجمہ کیا ہے۔ اس میں مشہور سراغرساں شرلک ہومز
کے کارنامے ہیں قابل دید ہیں۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

فلکش۔ سید ابو طاہر کے ۲۴ افسانوں کا مجموعہ قیمت مجلد عہ

الہامی افسانے۔ قرآنی قصص سبق آموز افسانوں کی طرز میں عگ

پریم کا جادو۔ مترجمہ سراج الدین احمد نظامی۔ قیمت عہ۔

محشرستان۔ از محشر عابدی معیاری فنی افسانے عہ

تعلیم بالغان پر بہترین کتابیں

ڈاکٹر صاحب ایک کہانی جس میں بتایا گیا ہے کہ ایک ڈاکٹر
صاحب کس طرح سوت تکریم بالغان کے
اسکول کھولا اور سارے گاؤں کی کایا پلٹ دی از آغا اشرف ۴؍

دلیو مالا از سید ابن حسن صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی، دنیا کے
سیاسی، معاشرتی اور سماجی مسائل پر نہایت خوبی
اس کہانی میں دلیو دل کی زبانی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۴؍

ترپاسٹار کے دو ڈرامے مرتبہ آغا اشرف تین مختصر
ڈراموں کا مجموعہ بالغان
کے لئے خاص دل چسپی کا سامان۔ قیمت چار آنہ (۴؍)

نئی ایجادیں دنیا کی گیارہ نئی اور حیرت
انگیز ایجادوں کا آسان اور
عام فہم زبان میں ذکر کیا گیا ہے از نفیس احمد
ایم۔ اے۔ قیمت چار آنہ (۴؍)

نظم

اس میں کوئی شک نہیں کہ اردو زبان کے سب سے پہلے شاعر حضرت امیر خسرو ہیں، وہ نہ صرف اردو زبان کے ایک مشہور شاعر اور ادیب ہیں، بلکہ اس کے موجد کہلا سکتے ہیں۔ ابتدائی اردو شاعری کا عروج دکن میں ہوا۔ جو وہاں کے بادشاہوں کی قدردانی کا نتیجہ تھا۔ محمد قلی قطب شاہ دکن میں اردو شاعری کا باوا آدم ہے۔ اردو کا سب سے پہلا صاحب دیوان شاعر ولی دکنی ہے جس نے اور دوسرے شعراء کے لئے چراغ راہ کا کام دیا۔ اور اس کو سامنے رکھ کر دوسروں نے ترقی کی۔ دیوان ولی کی اشاعت ہوتے ہی شمالی ہند میں شاعری کا عروج ہوا۔ چنانچہ حاتم۔ خان آرزو، آبرو، مضمون اور بہت سے شعراء پیدا ہوئے۔ میر و سودا کے زمانہ میں شاعری کا نیر اقبال نصف النہار پر پہنچا ہوا تھا۔ انشا، مصحفی نے بھی ایک دوسرا دور قائم کیا۔ اور اس دور میں اردو زبان کی اصلاح و پختگی عمل میں آئی۔ اس دور میں ریختی کا بھی رواج ہوا۔ چنانچہ جان صاحب، رنگین و انشا اس میدان کے مرد ہیں۔ اردو شاعری کے تیسرے دور کی ابتدا شاہ نصیر سے ہوئی ہے، اور ظفر پر ختم ہوتی ہے۔ ذوق۔ غالب اور مومن تیسرے دور کے مشہور شاعروں میں سے ہیں۔

دہلی پر جب زوال آیا تو اہل کمال نے لکھنؤ کا رخ کیا۔ اور دہلی کی شمع سخن سے لکھنؤ کا چراغ جلا۔ بکثرت شاعر پیدا ہوئے۔ جن میں ناسخ اور آتش خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فن مرثیہ گوئی کا عروج بھی لکھنؤ میں ہوا۔ انیس اور دبیر آسمان مرثیہ گوئی کے روشن ستارے ہیں۔ شعراء مابعد میں امیر۔ جلال، داغ، تسلیم بہت مشہور ہیں اس دور میں اردو شاعری نے بحیثیت شاعری کوئی نمایاں ترقی نہیں کی۔

موجودہ دور کی ابتدا آزاد اور حالی سے ہوتی ہے جنہوں نے اردو شاعری میں ایک نئے رنگ کی بنیاد رکھی پھر چکبست، سرور، سلیم۔ اور کیفی نے اس رنگ کو پختہ کیا۔ اور اقبال نے اس پر تکمیل کی مہر ثبت کی۔

جدید غزل نے بھی ایک نیا چولا بدلا۔ اور حسرت، اصغر، جگر، فانی جیسے بلند پایہ شاعر پیدا کئے، جو عہد جدید کے پیش رو ہیں، اردو شاعری کا مستقبل حفیظ جالندھری، اختر شیرانی، اثر میرٹھی، جگر بریلوی، راز چاندپوری وغیرہ کے ہاتھوں میں ہے۔

جوش ملیح آبادی نے غزل سے کنارہ کشی اختیار کی اور نظم کی طرف توجہ کی، یہ میدان آپ کی جولانی طبع کے لئے اتنا وسیع تھا کہ اس نے آپ کی تمام خصوصیات کو نمایاں کر کے آپ کی شاعری کو ایک حیات جاوید عطا کر دی۔

اُردو کا سب سے پہلا شاعر

حضرت امیر خسرو دہلوی

وفات ۱۳۲۵ء

پیدائش ۶۰۵ ہجری

امیر خسرو دہلوی ۶۰۵ھ میں پٹیالی ضلع ایٹہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں پیدا ہوئے اور متعدد شاہانِ

دہلی مثلاً غیاث الدین بلبن، معزالدین کیقباد وغیرہ کے درباروں میں مختلف عہدوں پر ممتاز رہے، امیر خسرو مشہور

صوفی و مرشد حضرت نظام الدین اولیاء کے مرید و محبوب خاص تھے، جن سے ان کو اتنی عقیدت و محبت تھی کہ جب

پیر کے انتقال کا حال سنا تو اسی غم میں چند روز کے بعد ۱۳۲۵ء میں انتقال فرمایا۔ آپ کا مزار حضرت نظام الدین

اولیاء رحمہ کے قریب دہلی میں ہے۔

اردو شاعری کے ابتدائی دور میں امیر خسرو ایک درخشندہ ستارے کی طرح چمکتے ہیں۔ ان کا لقب اسی

شاعری کی مناسبت سے طوطی ہند ہے، انہوں نے سب سے پہلے اردو الفاظ اشعار میں استعمال کئے، اُردو کی

سب سے پہلی غزل انھیں کی طرف منسوب ہے، انہوں نے ان گنت پہیلیاں، مکریاں اور دو سخنے کہے، گو امیر خسرو

کے زمانہ میں اردو زبان میں پختگی نہیں آئی تھی لیکن روانی ضرور پیدا ہو گئی تھی، ان کے بعض اشعار ٹھیٹھ ہندی

میں بھی ہیں۔

امیر خسرو اردو زبان کے سب سے پہلے شاعر اور ادیب ہونے کے علاوہ موجد و مخترع کہے جا سکتے ہیں، آپ

فن موسیقی میں بھی کمال رکھتے تھے۔

ہندوستان نے فارسی زبان کے صرف دو شاعر پیدا کئے، جن کی زبان دانی اور کمال شاعری کا اعتراف

ایرانیوں نے کیا ہے۔ خسرو اور غالب، امیر خسرو ہمہ گیر شاعر تھے، ان کی غزل سعدی و حافظ کی مثنوی نظامی سے

قصائد ظہیر و انوری سے ٹکر کھاتے ہیں۔

ان کی شاعری جوش، اصلیت اور سادگی سے بھری ہوئی ہے۔ ان کے کلام میں مستی و سادگی کے ساتھ

ساتھ پرکاری و ہوش کی موجودگی ان کا کمال ہے۔

مثنوی آئینہ سکندری	قیمت	سے/
" لالی عمان موسوم بہ جواہر خسروی	"	سے/
" ہشت بہشت	"	سے/
" قران السعدین	"	سے/
" مطلع الانوار	"	سے/
" شیریں خسرو	"	سے/
مکمل سٹ	للعہ/	
" خالق باری (مشہور کتاب ہے)	"	۱۲/

مثنوی تغلق نامہ خسرو دہلوی

امیر خسرو دہلوی کی سب سے آخری تصنیف

ہے۔ جو انہوں نے سلطان غیاث الدین اول

کی فرمائش سے ۷۲۵ھ میں لکھی تھی، قیمت

چار روپے (للعہ)

مثنوی مجنوں لیلےٰ	قیمت	سے/
" دولرانی خضر خاں	...	سے/

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار اردو بازار جامع مسجد دہلی

اردو کا سب سے پہلا صاحبِ دیوان

وَلی دکنی

پیدائش ۱۶۶۸ء　　　　وفات ۱۷۴۴ء

ولی دکنی ۱۶۶۸ء میں بمقام اورنگ آباد پیدا ہوئے، ولی چونکہ سیر و سیاحت کے شائق تھے، اورنگ زیب کے عہد حکومت میں دہلی آئے، اس کے بعد سورت اور احمد آباد بھی گئے، فارسی و عربی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے اور اردو شاعری میں مسلم الثبوت شاعر تھے، ولی کو ریختہ کا موجد کہنا بجا ہے، اسی زمانہ میں اردو شاعری کا سنگ بنیاد باقاعدہ طور پر رکھا گیا۔ ولی کا کلام شمالی ہند کے تمام نظم نگاروں کے واسطے نمونہ بن گیا،

کلیات ولی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولی قریب قریب اردو شاعری کی ہر صنف پر قادر تھے، ولی کا کلام نہایت صاف سادہ، فصیح اور پیچیدہ استعاروں سے پاک ہے، چونکہ خود صوفی منش تھے اور برسوں خانقاہوں میں رہ کر درس معرفت حاصل کیا تھا اس لئے کلام میں معنویت کے ساتھ ایک لطیف پیرایہ سے رموز حقائق بھی حل ہو جاتے تھے، اسی لئے غزل میں ایک جان سی آ جاتی ہے۔

ولی کے آنے سے شمالی ہند میں بھی شعر و شاعری کا ایسا چرچا ہوا کہ دہلی کے کئی شاعروں کو فروغ حاصل ہوا، جن میں سے شاہ مبارک، آبرو، شیخ شرف الدین مضمون اور سراج الدین آرزو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ولی دکنی نے ۱۷۴۴ء میں وفات پائی۔

کلیاتِ ولی

ولی کا یہ کلیات جناب احسن مارہروی نے نہایت محنت اور قابلیت سے مرتب کیا ہے، یہ کلیات اٹھارہ قدیم اور نایاب نسخوں سے مقابلہ کر کے اور تصحیح کر کے کئی سال کی لگاتار محنت و کاوش سے مرتب کیا گیا ہے، شروع میں مرتب صاحب کا ایک بسیط اور قابل قدر مقدمہ ہے کلیات کے آخر میں ایک بسیط فرہنگ ہے: آخر میں پونے دو سو صفحہ کا ایک ضمیمہ اختلاف نسخ ہے جو نہایت محنت اور عرق ریزی کے مرتب کیا ہے، حجم تقریباً آٹھ سو صفحات، قیمت مجلد پانچ روپے (صہ)، غیر مجلد چار روپے (للعہ)۔

یادگارِ ولی

اردو شاعری کے ابوالآبا ولی اورنگ آبادی کے جشن دو صد سالہ کے مقالات، مع انتخاب کلام ولی کا نذرِ ولی تحقیقی و تنقیدی مضامین از طالبات جامعہ عثمانیہ ۱۲ عہ

ولی دکنی کے متعلق نئی تحقیق

(از سید نجیب اشرف ندوی)

"بمبئی کے قیام میں میرا سب سے بڑا مشغلہ اردو کی ارتقائی تاریخ کا مطالعہ ہے اور جو مواد میں نے جمع کیا ہے اس سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اردو پنجاب یا دکن میں نہیں بلکہ گجرات میں پیدا ہوئی، اور اس کے ابتدائی کارنامے اسی سرزمین کے وابستہ ہیں اس کے علاوہ ولی کے متعلق مجھے ایسے کاغذات مل گئے ہیں جن سے ان کا صحیح نام، اور صحیح وطنیت کے مسئلے ہمیشہ کے لئے طے ہو جاتے ہیں، میں عنقریب گجرات میں اردو پر ایک کتاب لکھ رہا ہوں بمبئی یونیورسٹی اس معاملہ میں میری مدد کر رہی ہے ولی کے متعلق حالات انشاءاللہ بہت جلد ایک رسالہ کی شکل میں پیش کئے جائیں گے"

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

شعرائے متقدمین

میر محمد تقی صاحب میر

وفات سنہ ۱۲۲۵ھ

پیدائش سنہ ۱۱۳۷ھ

ریختہ گویان ہند کے استاد اعظم، شاعران اردو کے رہبر مسلم، ادب و زبان دانی کے ماہر فن، خوش گو خوش بیان، شیریں سخن میر محمد تقی میر اکبر آباد (آگرہ) کے ایک شریف خاندان کے چشم و چراغ تھے، ان کے سال ولادت اور والد کے نام کے متعلق اختلافات ہیں آزاد مرحوم نے (آبحیات میں) ان کے والد کا نام میر عبد اللہ بتایا ہے، میر صاحب اپنے والد کا ذکر ہر جگہ میر علی متقی کے نام سے کرتے ہیں ڈاکٹر جسٹس سر شاہ محمد سلیمان صاحب نے خود میر کی ایک تصنیف یعنی ذکر میر کی دو عبارتوں سے استدلال کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ میر کے والد کا نام نہ میر عبد اللہ تھا اور نہ میر متقی تھا۔ بلکہ میر محمد علی تھا اور یہی صحیح بھی ہے، اسی طریقہ سے پیدائش کے متعلق بھی بحث ہے لیکن تمام اختلافی بیانات کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر سلیمان صاحب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کا سال ولادت سنہ ۱۱۳۷ھ ہے، میر صاحب کا مذہب شیعہ تھا اور یہ صحیح ہے کہ میر صاحب سید تھے۔ دس سال کی عمر تھی کہ میر سایہ پدری سے محروم ہو گئے، باپ کی وفات کے بعد میر نے اکبر آباد کو خیرباد کہہ کر دلی کی راہ لی، اس وقت دلی مشرقی علوم و فنون کا ایک عظیم الشان مرکز بنی ہوئی تھی۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ، حضرت مظہر جان جاناںؒ، حضرت خواجہ ناصر صاحب عندلیب وغیرہ جیسے بزرگوں کے دم سے دلی کو باب العلوم سمجھا جاتا تھا۔ خواجہ میر درد کے والد بزرگوار خواجہ ناصر سے میر صاحب کے گہرے تعلقات تھے۔

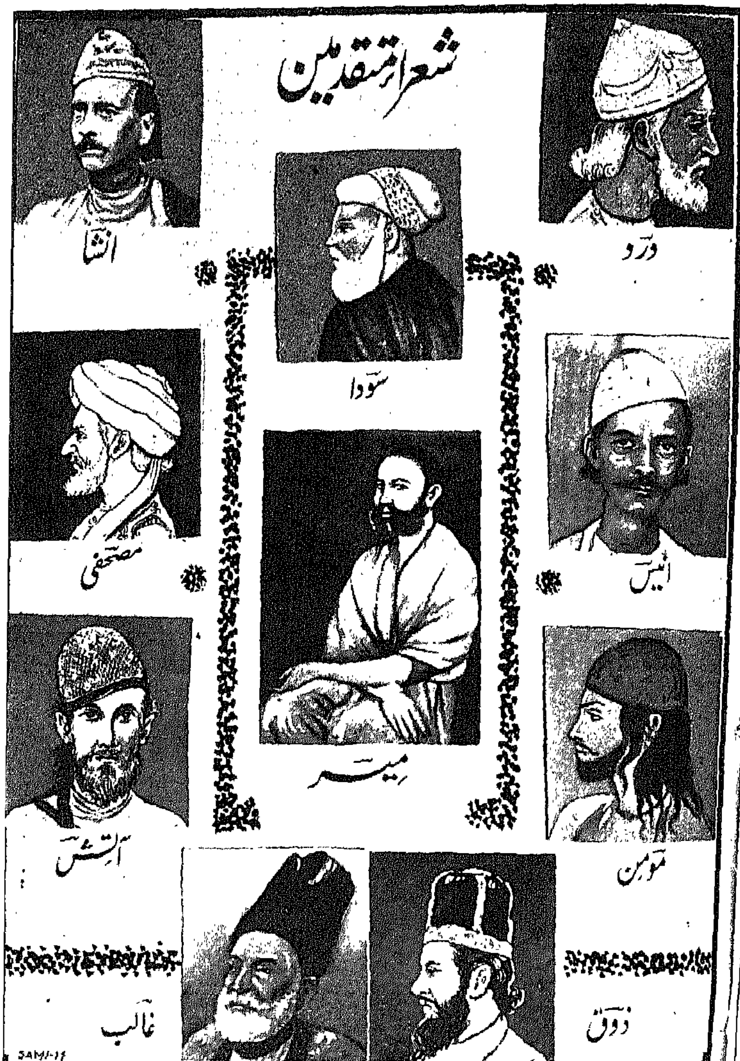
دلی کی بربادی کے بعد لکھنؤ اہل کمال کا مرکز بن گیا تھا، نواب آصف الدولہ کی فیاضانہ قدر دانیوں نے ماہرین فن کو وہاں کھینچ بلایا۔ سودا پہلے ہی پہنچ چکے تھے، اب میر صاحب کے لئے بھی لکھنؤ کے سوا دوسری جگہ نہ تھی۔ سنہ ۱۱۹۰ھ میں لکھنؤ پہنچے، نواب آصف الدولہ نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور دو سو روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔

میر صاحب نے خواجہ میر درد کو آدھا اور میر سوز کو پاؤ شاعر مانا ہے۔ البتہ سودا جیسے باکمال شخص نے میر صاحب کو پورے شاعر ہونے کی سند حاصل کر لی تھی، جس طرح فن منطق کا بانی مبانی ارسطو کو مانا جاتا ہے، اسی طرح فن غزل گوئی کا پہلا امام میر صاحب کو تسلیم کیا گیا ہے۔ میر تقی میر اردو کے ان چند مخصوص اور مایہ ناز شعراء میں سے ہیں جن کو قبولیت دوام حاصل ہے اور جیسے جیسے زمانہ گذرتا جاتا ہے کہ ان کے کلام کی مقبولیت بڑھتی جائے گی۔ باوجود لکھنؤ کی دلچسپیوں کے دلی کی یاد ان کے دل سے دور نہیں ہوئی اور اکثر اشعار میں دلی اور دلی کے احباب کا تذکرہ کیا ہے۔

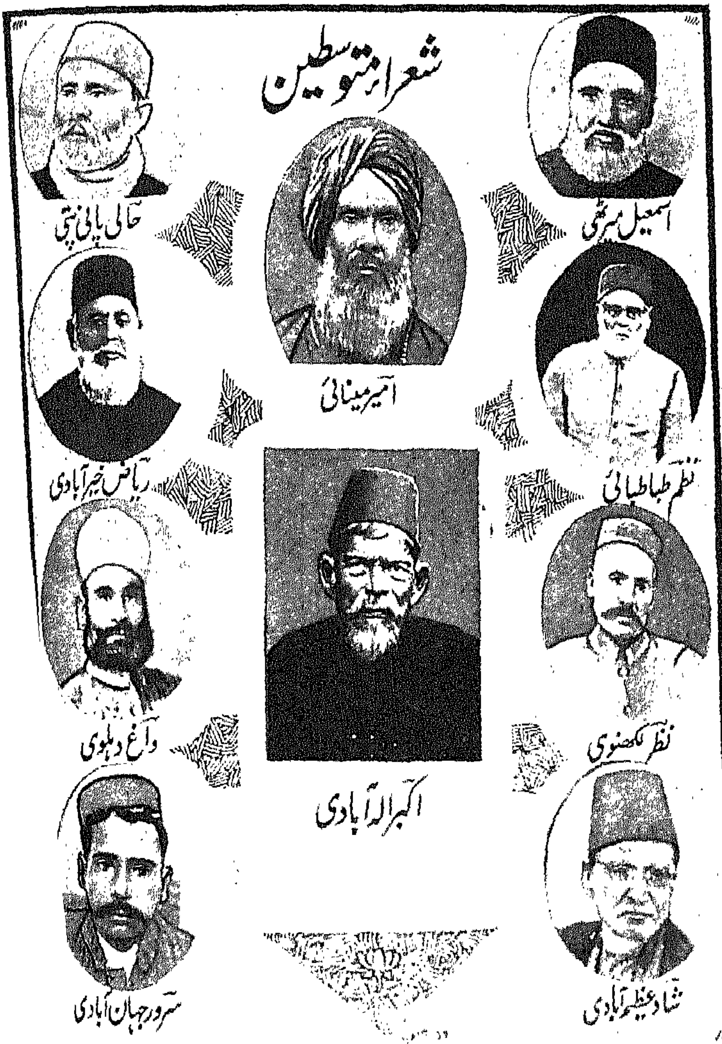
میر کا انتقال سنہ ۱۲۲۵ھ میں بمقام لکھنؤ ہوا اور وہیں مزار بھی ہے۔ مگر افسوس کہ مزار پر کوئی کتبہ نہیں جس سے معلوم ہو سکے کہ کونسی قبر ہے۔ میر درد نے سچ کہا ہے

اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے
لوح مزار بھی مری چھاتی پہ سنگ ہے

آپ کی تصویر آگرہ سے منگائی گئی۔



شعرائے متقدمین حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی مرتبہ سید زوار حسین



شعرائے متوسطین   حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی   مرتبہ سیّد زوار حس

وغیرہ موجود ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

انتخاب کلام میر مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ مولوی عبدالحق صاحب نے میر کی شاعری اور خصوصیات کلام پر نہایت تفصیل سے تنقید فرمائی ہے اور کلام کا انتخاب کیا ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ/)۔

انتخاب مثنویات میر مرتبہ جسٹس سر شاہ محمد سلیمان۔ میر تقی میر کی مثنویات کا انتخاب اور ان پر تبصرہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

مثنویات میر مرتبہ مولوی سید محمد صاحب ایم اے۔ میر تقی میر کی تمام مثنویات کا مجموعہ جو متعدد نسخوں کے باہمی مقابلے اور تحقیق و تلاش کے بعد ترتیب دیا گیا ہے اس میں میر صاحب کی سوانح عمری بھی ہو۔ قیمت مجلد عـ/۔

انتخاب میر مرتبہ مولوی نورالرحمٰن صاحب۔ حضرت میر تقی میر کا منتخب کلام مختصر سوانح عمری اور دلچسپ تبصرہ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲/)۔

میر تقی میر تذکرہ میر و تبصرہ اور انتخاب کلام از عاصی مرحوم۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

ذکر میر اردو شاعری کے ہمگت استاد جناب میر تقی میر کی خود نوشت سوانح عمری۔ قیمت دو روپیہ (عہ)۔

نکات الشعراء	قیمت	[illegible]	داستان میر	قیمت ۱ر
فیض میر	۔۔	۱۲ر	میر کے سو شعر	۔۔ ۳ر
میر کے نشتر	۔۔	۶ر	جذبات میر (انتخاب کلام)	۔۔ ۴ر

خواجہ میر درد صاحب

پیدائش ۱۱۳۳ھ — وفات ۱۱۹۹ھ

سید خواجہ میر نام، درد تخلص، زبان اردو کے چار رکنوں میں سے ایک رکن تھے۔ ۱۱۳۳ھ فرخ سیر کے عہد میں بمقام دہلی پیدا ہوئے۔ قلمی تذکروں میں کاتبوں کی غلطی سے یہ تحریر ہوگیا ہے کہ خواجہ میر درد صاحب کا سلسلہ مادری خواجہ سید بہاؤالدین نقشبندی سے ملتا ہے۔ حالانکہ آپ کا سلسلہ پدری حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبندی سے ملتا ہے۔ اور آپ کا سلسلہ قادری حضرت غوث پاک سے ملتا ہے۔ ان کے والد کا نام خواجہ محمد ناصر تھا جو فارسی کے اچھے شاعر تھے اور عندلیب تخلص کرتے تھے۔ یہ خاندان پیری مریدی کے سبب سے دلی میں نہایت باوقعت خیال کیا جاتا تھا کیا غریب اور کیا امیر حتیٰ کہ بادشاہ سے لے کر فقیر تک میر درد کی بے انتہا عزت کرتے اور ان کے ساتھ دلی عقیدت رکھتے تھے۔ خواجہ صاحب کو تصنیف کا شوق بچپن ہی سے تھا، چنانچہ ایک رسالہ پندرہ برس کی عمر میں "اسرار الصلوٰۃ" لکھا۔ "نالۂ درد" ۱۱۹۰ھ میں اور "آہ سرد" ۱۱۹۳ھ میں تصنیف ہوئیں یہ رسالے بھی مسائل تصوف میں ہیں۔

آپ کا دیوان غزلیات، ترجیع بند اور رباعیوں کا ایک مختصر مجموعہ ہے، جو اخلاق اور عرفان میں ڈوبا ہوا ہے۔ ہجو سے بالکل پاک ہے، اکثر غزلیں سودا اور میر تقی کی ردیف و قوافی میں لکھی ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے معاصرین میں مساوات کا حق حاصل تھا۔ فارسی میں بھی آپ کا ایک دیوان ہے مگر وہ بھی مختصر ہے، اکثر غزلیں سات یا نو اشعار کی ہیں، کلام میں سادگی، سنجیدگی اور متانت کے علاوہ عرفان و درد بھی ہے۔ آپ نے اپنی تصانیف کا بڑا ذخیرہ چھوڑا تھا۔ افسوس کہ غدر میں سب تلف ہوگئیں۔ جو تہذیب مرزا سودا کی زبان سے وہی آپ کی زبان ہے، میر تقی نے آپ کو آدھا شاعر مانا ہے۔ تصوف میں ان سے بہتر کسی نے نہیں کہا۔

ل ملاحظہ ہو میخانۂ درد صفحہ ۴۱ مصنفہ سید ناصر نذیر فراق دہلوی جانشین خواجہ میر درد۔

آپ کو اپنی وفات کا علم ہو گیا تھا چنانچہ ۱۱۹۹ھ میں ملہم نے آپ سے کہا کہ بس اب کوچ کا وقت آگیا دنیا سے چلنے کی تیاری کیجئے، اسی سال ۲۴ صفر ۱۱۹۹ھ کو ۶۸ برس کی عمر میں بمقام دہلی انتقال کیا۔ کسی مرید نے آپ کی وفات کی کیا خوب تاریخ کہی ہے۔ "حیف دنیا سے سدھارا وہ خدا کا محبوب" (آپ کی قلمی تصویر حاصل کی گئی)۔

دیوان درد ہر شعر درد عشق و محبت الٰہی میں ڈوبا ہوا۔ معرفت الٰہی حاصل کرنے کا خزانہ ہے، مع مقدمہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب شروانی، یہ دیوان خاص صحت و اہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا ہے، قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

دیوان خواجہ میر درد اردو کے سب کے بڑے صوفی شاعر کا کلام اثر اور درد میں ڈوبا ہوا مع مقدمہ مولانا عبدالباری آسی قیمت ۲/ار

میخانۂ درد جس میں خواجہ میر درد دہلوی کے حسب نسب اور آل اولاد سجادہ نشینوں اور شاگردوں اور آپ کے مشائخ کے حالات اور آپ کے ظاہری و باطنی کمالات کا بیان ہے مصنفہ سید ناصر نذیر فراق دہلوی۔ قیمت عہ

درد کے سو شعر منتخب اشعار کا مجموعہ قیمت ۴ر

مرزا محمد رفیع صاحب سودا

پیدائش ۱۱۲۵ھ　　وفات ۱۱۹۵ھ

آپ کے آباؤ اجداد معزز خاندان کے لوگ کابل کے باشندے تھے، آپ کے والد بزرگوار مرزا محمد شفیع صاحب بسلسلۂ تجارت ہندوستان آئے اور دہلی میں قیام کیا۔ سودا ۱۱۲۵ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے اور دہلی میں عربی، فارسی علوم کی کامل دستگاہ حاصل کی پہلے سلیمان قلی خاں وداد کے اور پھر شاہ حاتم کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا، سودا کی شہرت کا آوازہ اس قدر بلند ہوا کہ شاہ عالم بادشاہ نے انھیں مشورۂ سخن کی عزت بخشی اور یہ منصب سودا کے لئے ایک زریں تاج تھا، مگر سودا معمولی سی بات پر بادشاہ سے ناراض ہو گئے، اور اس رنجش نے یہاں تک طول کھینچا کہ بادشاہ کی استادی سے بھی ہاتھ اٹھا لیا۔ اس کے بعد نواب شجاع الدولہ نے آپ کو لکھنؤ طلب کیا۔ اس وقت تو انکار کر دیا، مگر بعد میں مجبوراً لکھنؤ جانا پڑا۔ نواب شجاع الدولہ نے بہت عزت کی مگر بدنصیبی سے شجاع الدولہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد نواب آصف الدولہ نے از راہ قدردانی خطاب ملک الشعرا عطا کیا اور چودہ ہزار روپے سالانہ وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور یہاں تک عزت بخشی کہ خلوت و جلوت میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ہجو میں سودا کا نام خصوصیت سے لیا جاتا ہے۔

مرزا سودا ۱۱۹۵ھ میں بمقام لکھنؤ ستر سال ادبی خدمات کے بعد ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے، ان کی وفات کو آج ڈیڑھ سو برس سے زیادہ گذر گئے، لیکن اپنے کمال کے باعث اب تک زندہ ہیں۔ اور ان کا نام بڑے احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ علاوہ کمال فن کے اردو میں قصیدہ اور ہجو کے وہ موجد بھی تھے اور ان دونوں کو انہوں نے درجۂ کمال تک پہنچا دیا۔

مرزا سودا اقلیم سخنوری کے شہنشاہ، اردو کے خاقانی و انوری، سپہر شاعری کے درخشندہ ستارے بلکہ آفتاب اور بقول اپنے حریف و معاصر خدائے سخن میر تقی میر کے ریختہ گویوں کے انتخاب تھے۔

کلیات سودا بہ طرز جدید، اس وقت تک سودا کا جو کلام شائع ہوا تھا اس میں کوئی ترتیب نہ تھی اس کو

اس میں جدید ترتیب قائم کی گئی ہے اور ہر صنف کلام ایک جگہ نہیں بلکہ علیحدہ علیحدہ قائم کی گئی ہے۔ سودا کے کلام کے متعلق مقدمہ میں مبسوط بحث ہے مع مقدمہ مولوی عبدالباری آسی۔ قیمت تین روپے (سے)

انتخاب کلیات سودا مع مقدمہ از جناب سید مطلب حسین صاحب۔ غزلیات اور قصائد وغیرہ کا ایک اچھا انتخاب۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ عہ

انتخاب سودا مرزا محمد رفیع سودا کے کلام کا انتخاب مرتبہ ثاقب کانپوری۔ قیمت ۱۲ر

سودا یہ کتاب نہایت تحقیق اور کاوش کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔ سودا کے متعلق اس سے بہتر اور کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ مرتبہ شیخ چاند صاحب۔ قیمت غیر مجلد ڈھائی روپے (عہ) مجلد تین روپے (سے)۔

سید انشاء اللہ خاں صاحب انشاء

ولادت —— وفات ۱۲۳۳ھ

انشاء اللہ خاں نام، انشا تخلص، سید حکیم میر ماشاء اللہ خاں کے بیٹے تھے، بزرگوں کا اصل وطن نجف اشرف اور خاندانی پیشہ طبابت۔ اس فن میں یہ خاندان نہایت ممتاز تھا۔ آپ کے والد شاہی طبیب تھے، دہلی کے زوال پر میر ماشاء اللہ خاں کو مرشد آباد جانا پڑا۔ اور انشاء اللہ خاں وہیں پیدا ہوئے، باپ نے انشاء اللہ خاں کی تعلیم و تربیت میں بڑی جاں کاہی کی اور مختلف علوم و فنون کا ماہر کر دیا۔

شاہ عالم ثانی کے وقت میں انشاء اللہ خاں مرشد آباد سے دلی آئے، اور شاہ عالم بادشاہ نے آپ کو اپنے درباریوں کے حلقہ میں داخل کر لیا۔ آپ لطائف و ظرائف سے گل افشانی کر کے محفل کو لٹا دیتے تھے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ عالم کو ایک دم کی جدائی بھی ناگوار تھی۔ علامہ تفضل حسین خاں کی سعی سے آپ لکھنؤ آئے اور نواب سعادت علی خاں صاحب کی مصاحبت اختیار کی۔

سید انشا فن انشا کی قلمرو میں بادشاہ علی الاطلاق تھے، اور اس اعتبار سے انھیں اردو کا امیر خسرو کہیں تو بیجا نہیں۔ انشار کو زبان پر بڑی قدرت حاصل تھی۔ انہوں نے توسیع زبان کا کام جو مرزا رفیع سودا نے جاری کیا تھا جاری رکھا انشار پہلے ہندوستانی شخص ہیں جنہوں نے زبان اردو کی صرف و نحو کی تحقیق کی۔

۱۲۳۳ھ میں انتقال کیا۔ (آپ کی تصویر علی گڑھ سے منگائی گئی۔)

دیوان انشا سید انشاء اللہ خاں انشا کا مشہور کلام جو دہلی کی بیگماتی زبان اور عہد مغلیہ کے آخری دور کی معاشرت کا آئینہ ہے (اسی میں دیوان رنگین بھی شامل ہے) قیمت ہر دو یکجا مجلد سوا روپیہ (عہ)۔

کلیات انشار (زیر طبع)

دریائے لطافت یہ پہلی کتاب قواعد اردو کی ہے جو ہمارے اہل زبان اردو کے متعلق لکھی ہے جس کا سن تصنیف ۱۸۰۲ء ہے قیمت عہ

رانی کیتکی حضرت انشاء اللہ خاں انشا کی ایک نادر کہانی جس میں فارسی عربی کا ایک لفظ نہیں اور کمال یہ کہ ہندی بھی ایسی کہ ہر شخص سمجھ لے۔ مع مقدمہ مولوی عبدالحق صاحب۔ قیمت ۴ر

شیخ غلام ہمدانی صاحب مصحفیؔ

ولادت سنہ ۱۱۶۴ھ — وفات سنہ ۱۲۴۰ھ

شیخ غلام ہمدانی نام مصحفی تخلص، شیخ ولی محمد کے بیٹے، امروہہ کے رہنے والے، آغاز جوانی میں وطن چھوڑ کر سنہ ۱۱۹۰ھ میں دلی آئے اور تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ آصف الدولہ کے زمانہ میں لکھنؤ پہنچے، اور شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ کی سرکار میں باریاب ہو کر ملازم ہو گئے۔ مصحفی نے سنہ ۱۱۹۵ھ میں شعرگوئی میں شہرت حاصل کر لی تھی، کیونکہ تذکرہ میر حسن میں ان کا ذکر عزت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ لکھنؤ میں بھی ان کی کافی قدر کی گئی۔ مصحفی کے صاحب کمال ہونے کا ثبوت یہی کیا کم ہے کہ جس پایہ کے شاگرد ان کو ملے وہ خود اپنے وقت کے مستند استاد ہوئے۔ مثلاً آتش، خلیق، ضمیر، اسیر۔ گو مصحفی متین اور سنجیدہ مزاج تھے لیکن سید انشا کی ظرافت نے ان کو بھی جواب دینے پر مجبور کیا۔ سید انشا، جرأت، میر حسن وغیرہ کے ہمعصر تھے، غرض جب تک زندہ رہے لکھنؤ میں رہے اور وہیں سنہ ۱۲۴۰ھ میں تقریباً اسی برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ مصحفی اردو اور فارسی دونوں کے پرگو شاعر تھے۔ آپ کی تصنیفات میں اردو کے سات دیوان مایہ ناز ہیں۔ دو تذکرے اردو کے اور ایک تذکرہ فارسی کا لکھا۔ مصحفی کی شہرت زیادہ تر ان کے ضخیم اردو دیوانوں اور تذکرہ پر مبنی ہے۔ آپ کے کلام میں میر سوز کا انداز اور میر صاحب کی جھلک بھی پائی جاتی ہے۔ واقعاتی تاریخیں جس قدر بھی لکھی ہیں خوب لکھی ہیں۔ فن سخن کو ذریعہ معاش بنا رکھا تھا۔ اسی وجہ سے آپ کا بہترین کلام نکل جاتا تھا۔ سب سے بڑی صفت مصحفی میں یہ تھی کہ وہ نہایت زود گو تھے۔ جب وہ شعر کہتے تھے اور قلمبند کرتے جاتے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کتاب سے نقل کر رہے ہیں۔

آپ کی قلمی تصویر بڑی تلاش کے بعد حاصل کی گئی۔

دیوان مصحفی
مصحفی کا اردو دیوان قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

صحیفۂ مصحفی
مصحفی کے کلام کا انتخاب جس میں مصحفی کا خود نوشتہ تذکرہ بھی شامل ہے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

مصحفی
مصحفی کے مختصر حالات و تبصرہ کلام و انتخاب کلام۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

مثنوی بحر المحبت
مصحفی کی مشہور مثنوی مرتبہ مولانا عبد الماجد دریابادی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

مصحفی کے تذکرے

(۱) تذکرۂ ہندی ملاحظہ ہو صفحہ ۶۶

(۲) ریاض الفصحا ملاحظہ ہو صفحہ ۶۶

(۳) عقد ثریا مجلد " " ۶۶

اردو زبان کے مشہور استاد اور ریختہ گو شاعر مصحفی نے یہ تین تذکرے لکھے تھے، جو اب تک نہیں چھپے تھے۔ یہ تذکرے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ مصحفی نے بڑی طولانی عمر پائی اس لئے بیشتر شعرا کے حالات بڑی حد تک معتبر اور مستند ہیں۔ پہلے تذکرہ میں تقریباً دو سو اردو گو شعرا کے حالات ہیں اور دوسرے میں تقریباً سوا تین سو شاعروں کا ذکر۔ تیسرا تذکرہ فارسی گو شعرا کے حالات پر مشتمل ہے جس میں تقریباً ڈیڑھ سو فارسی گو شعرا کے حالات آگئے ہیں۔ ان تذکروں کی طباعت سے اردو ادب کی تاریخ میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ اردو ادب سے ذوق رکھنے والوں کے لئے ان کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ شروع میں مولانا عبد الحق صاحب نے ایک فاضلانہ مقدمہ تحریر فرمایا ہے۔

کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

ملنے کا پتہ: حالی پبلشنگ ہاؤس

خواجہ حیدر علی صاحب آتش

پیدائش —— وفات ۱۲۶۳ھ

آتش تخلص خواجہ حیدر علی نام، دلی کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے والد نواب شجاع الدولہ کے عہد میں دلی چھوڑ کر فیض آباد آ گئے۔ آتش کی ولادت کا فخر فیض آباد ہی کو حاصل ہے، یہ بہت صغیر سن تھے کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اسی وجہ سے تعلیم سے بھی محروم رہے۔ اور بری صحبت میں بیٹھ کر مزاج میں شوریدہ سری اور بانکپن آ گیا، نواب مرزا محمد تقی خاں ترقی کی ملازمت اختیار کر لی۔ اور انھیں کے ساتھ لکھنؤ آئے یہاں اس زمانہ میں مصحفی اور انشا کے زوردار مقابلے ہو رہے تھے، یہ دیکھ کر ان کو بھی شعر و سخن کا شوق ہوا۔ مصحفی کے شاگرد ہو گئے اور چند روز کی محنت میں ایسی مشق بہم پہنچائی اور اتنا نام پیدا کیا کہ اپنے زمانہ میں مسلم الثبوت استاد مانے گئے، بلکہ سیکڑوں شاگردوں کو استاد بنا دیا۔

لکھنؤ اسکول کا سب سے بڑا کام زبان کی درستگی تھی، چمنستان اردو کو خس و خاشاک سے پاک کرنا انہوں نے اپنا فرض سمجھ لیا تھا، اور انصاف یہ کہتا ہے کہ اس معرکہ میں اسکول کو بہت کامیابی ہوئی۔ آتش نے صفائی زبان کو اپنے یہاں آئینہ کر کے دکھا دیا۔ چنانچہ سب سے پہلی خصوصیت جو آپ کو خواجہ آتش کے یہاں ملے گی وہ زبان کی صفائی اور محاورات کا بہترین استعمال ہے۔ ناسخ اور آتش میں ایک لطیف پیرایہ میں ایک دوسرے سے نوک جھونک ہوتی رہتی تھی، مگر باوجود اس کے اپنے حریف ناسخ کا بہت احترام کرتے تھے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ ناسخ کی وفات کے بعد انہوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا۔ آتش نے ۱۲۶۳ھ میں انتقال کیا۔ رشک نے تاریخ لکھی ع

خواجہ حیدر علی اے وا مردند
۱۲۶۳ھ

آپ کی ایک قلمی تصویر حاصل کی گئی۔

نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خاں صاحب غالب دہلوی

پیدائش ۱۷۹۶ء — وفات ۱۸۶۹ء

(مرزا غالب کی مختصر سرگذشت خود ان کے قلم سے)

"میں قوم کا ترک سلجوقی ہوں۔ دادا میرا ماوراء النہر سے شاہ عالم کے وقت میں ہندوستان میں آیا۔ سلطنت ضعیف ہو گئی تھی صرف پچاس گھوڑے نشان سے شاہ عالم کا نوکر ہوا۔ باپ میرا عبد اللہ بیگ خاں بہادر لکھنؤ جا کر نواب آصف الدولہ کا نوکر ہوا، پھر حیدرآباد میں نواب نظام علی خاں کا ملازم رہا۔ ... کے ہنگامہ کا قصد کیا۔ راو راجہ بختاور سنگھ کا نوکر ہوا۔ وہاں کسی لڑائی میں مارا گیا۔ نصر اللہ بیگ خاں بہادر میرا چچا حقیقی مرہٹوں کی طرف سے اکبرآباد (آگرہ)

کا صوبہ دار تھا، اس نے مجھے پالا۔ میں آٹھویں رجب ۱۲۱۲ھ میں روبکاری کے واسطے یہاں بھیجا گیا، پانچ برس کا تھا جب باپ مرگیا۔ آٹھ برس کا تھا جو چچا مرگیا۔ مجھ کو مبدء فیاض کے سوا کسی سے تلمذ نہیں۔ عبدالصمد محض ایک فرضی نام ہے۔

انبیاء سب واجب التعظیم ہیں اور اپنے اپنے وقت میں سب مفترض الاطاعت تھے، محمد علیہ السلام پر نبوت ختم ہوئی۔ یہ خاتم المرسلین اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ مقطع نبوت کا مطلع امامت، نہ اجماعی ہے بلکہ من اللہ ہے۔ اور امام من اللہ علی علیہ السلام ہیں۔ ثم حسنؑ ثم حسینؑ، اسی طرح تا مہدی موعود علیہ السلام۔ بریں زیستم ہم بریں بگذرم۔

تیرہ برس حوالات[۱] میں رہا، ۷ رجب ۱۲۲۵ھ کو میرے واسطے حکم حبس دوام صادر ہوا۔ ایک بیڑی میرے پاؤں میں ڈال دی اور دلی شہر کو زندان مقرر کر دیا۔ جب دیکھا کہ یہ قیدی گریز پا ہے، دو ہتھکڑیاں[۲] اور بڑھا دیں۔

خاکسار نے ابتدائے سن تمیز میں اردو زبان میں سخن سرائی کی ہے، نظم و نثر کا عاشق ہوں۔ غدر میں میرا گھر نہیں لٹا۔ مگر میرا کلام میرے پاس کب تھا کہ نہ لٹتا، بھائی ضیاء الدین خاں صاحب اور ناظر حسین مرزا صاحب ہندی اور فارسی نظم و نثر کے مسودات مجھ سے لے کر اپنے پاس جمع کر لیا کرتے تھے، سو ان دونوں گھروں پر جھاڑو پھر گئی، نہ کتاب رہی نہ اسباب رہا، پھر میں اپنا کلام کہاں سے لاؤں۔

میں اب انتہائے عمر ناپائیدار کو پہنچ کر آفتاب لب بام اور ہجوم امراض جسمانی و آلام روحانی سے زندہ درگور ہوں۔ کچھ یاد خدا ہی چاہیے، نظم و نثر کے قلمرو کا انتظام ایزد دانا و توانا کی عنایت و اعانت سے خوب ہو چکا، اگر اس نے چاہا تو قیامت تک میرا نشان باقی رہے گا۔

غالبؔ بقول حضرت حافظ ز فیض عشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما!

مرزا غالب کا انتقال ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء ۱۲۸۵ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار حضرت سلطان نظام الدین اولیاءؒ کی درگاہ کے قریب دہلی میں ہے۔ مولانا آزاد نے "آہ غالب بمرد" کہہ کر تاریخ وفات نکالی۔

کلام غالب کی مقبولیت کی وجہ اس کا حیرت انگیز تنوع ہے جسے ڈاکٹر عبدالرحمن مرحوم نے نہایت نفیس طریقہ سے بیان کیا ہے۔ "لوح سے تمت تک مشکل سے سو صفحے ہیں۔ لیکن کیا ہے جو یہاں حاضر نہیں، کونسا نغمہ ہے جو اس زندگی کے تاروں میں بیدار یا خوابیدہ موجود نہیں۔" مرزا کی شاعری بیشتر عشق و محبت کا بیان ہے، لیکن منطقی آئے تو اس کے لئے یہاں دلائل و براہین ہیں۔ شگفتہ طبع لوگوں کے لئے شوخی اور ظرافت اور انسان کی فطرت کی داستان سنتا ہو تو یہاں وہ سننے کی باتیں ہیں گی جن کا لطف جوں جوں چشم بصیرت کھلتی جائے گی بڑھتا جائے گا، یہی وجہ ہے کہ دیوان غالب میں ہر شخص اپنی تصویر دیکھتا ہے۔ اور لطف اٹھاتا ہے۔

لیکن ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سادہ بیانی کی فراوانی اور ہر فقرہ کی دل آویزی کی وجہ یہ ہے کہ کلام غالب

[۱] تیرہ برس کی عمر میں مرزا صاحب کی شادی مرزا الٰہی بخش خاں معروف کے یہاں ہوئی تھی۔ حوالات سے مراد وہ زمانہ ہے جو عالم تجرد میں گزرا

[۲] ہتھکڑیوں سے مراد زین العابدین خاں عارف کے دو لڑکوں سے ہے جن کو مرزا نے اپنی حقیقی اولاد کی طرح پرورش کیا تھا مرزا کی اپنی اولاد زندہ نہ رہی۔ سات بچے ہو کر مر گئے۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

سنی سنائی باتوں کا بیان نہیں، بلکہ قلب غالب کے مشاہدات کا آئینہ ہے۔ اس رباب پر دست قدرت نے ایک ایک کر کے سارے تار بجائے ہیں، اور دیوان غالب ان ہی سروں کی صدائے بازگشت ہے۔

زخمہ بر تار رگ جاں می زنم
کس چہ داند تا چہ دستاں می زنم

مرزا غالب کے متعلق لٹریچر

غالب کی سوانح عمریاں

یادگار غالب مرزا غالب کی زندگی کے حالات اور ان کے فارسی اور اردو کلام پر محققانہ ریویو اس سے بہتر مرزا غالب کی سوانح عمری آج تک نہیں لکھی گئی۔ از مولانا حالی مرحوم شاگرد مرزا غالب۔ قیمت تین روپے (صہ)۔

غالب از غلام رسول مہر مدیر انقلاب، مرزا غالب کی سوانح عمری کا جامع و مانع مرقع، خود مرزا صاحب کی تحریرات سے اخذ کر کے تیار کیا گیا ہے۔ غالب کا خاندان۔ ابتدائی حالات، ورود دہلی، سفر کلکتہ و رام پور، ہنگامۂ غدر، غالب کی پنشن، تصانیف، خصائل و شمائل، زبان سلیس اور دلکش۔ قیمت تین روپیہ (صہ)۔

غالب نامہ از مسٹر اکرام ایم۔ اے۔ آئی۔ سی۔ ایس، مرزا غالب کے متعلق یہ کتاب ایک تاریخی الکتاب رکھتی ہے۔ غالب پر اس وقت جتنی کتابیں شائع ہوئیں، یہ ان سب سے جامع اور پہلی کتاب ہے، جو ہر لحاظ سے معیاری حیثیت کی حامل ہے، اس میں غالب کی تصویر کے علاوہ مرزا غالب کی آخری دستخطی تحریر بھی شامل ہے، قیمت مجلد عہ۔

ذکر غالب از مالک رام ایم۔ اے، مرزا غالب کی مختصر اور جامع لیکن مکمل اور مستند ترین سوانح عمری جس میں مرزا صاحب کے متعلق بہت سی وہ نئی باتیں پیش کی گئی ہیں جو اب تک منظر عام پر نہیں آئی تھیں قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

نکات غالب مرزا غالب مرحوم کی خود نوشت سوانح عمری اور ادبی نکات، لطائف جو اپنے خطوط میں تحریر فرمائے، وہ چیز جو اردوئے معلی کی جان ہے۔ قیمت عہ۔

غالب کے کلام پر تبصرے

محاسن کلام غالب ڈاکٹر عبد الرحمن بجنوری مرحوم کا معرکۃ الآرا مضمون ہے اردو زبان میں یہ پہلی تحریر ہے جو اس شان سے لکھی گئی یہ مضمون رسالہ "اردو" میں شائع ہوا تھا۔ اب کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

غالب مرزا غالب کے کلام پر مختلف خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ از ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

غالب کی شاعری از مرزا محمد عسکری صاحب مترجم تاریخ ادب، محققانہ مضمون، غالب اور غالب کی شاعری پر تبصرہ۔ قیمت ۸ر۔

روح کلام غالب مرزا اسد اللہ خاں غالب کے اردو کلام کی نظمیں اور تبصرہ از مرزا عزیز بیگ صاحب۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

غالب از مولانا عارف ہسوی مرحوم۔ مرزا غالب پر مختصر کتاب قیمت ۸ر۔

سبد چین مرزا غالب کے نایاب فارسی کلام کا مجموعہ، قصائد، تعقوات، مثنوی، ترکیب بند، ترجیع بند، غزلیات

اور رباعیات وغیرہ پر مشتمل ہے مع ضروری حواشی۔ قیمت آٹھ آنہ عہ

غالب کے مکاتیب

مکاتیب غالب غالب کے ان عرائض و خطوط کا مجموعہ جو نواب فردوس مکان نواب خلد آشیاں (نواب یوسف علی خاں) نواب کلب علی خاں بہادر) یا دیگر وابستگان دربار کی خدمت میں لکھے گئے۔ باضافہ مقدمہ و حواشی از امتیاز علی عرشی ناظم کتاب خانہ ریاست رامپور۔

تبصرہ مولانا ابو الکلام آزاد

"مکاتیب غالب کی اشاعت پر ریاست رامپور مستحق تبریک ہے۔ اگر غالب کے رقعات کا یہ مجموعہ شائع نہ ہوتا تو ان کی آخری زندگی کے اہم گوشے تاریخ کی روشنی سے محروم رہتے۔

عرشی صاحب نے ترتیب کے ساتھ تحشیہ و تعلیق کا فرض بھی مولفانہ قابلیت کے ساتھ انجام دیا ہے۔"

مجموعہ مکاتیب کے آغاز میں ۱۴۳ صفحے کا فاضلانہ دیباچہ ہے جو امتیاز علی صاحب عرشی ناظم کتاب خانہ ریاست رامپور کے ذوق علم و ادب کا ایک بیش بہا نمونہ ہے تشریحی و حواشی میں عرشی صاحب نے جو اس نادر مجموعہ کے مرتب ہیں فرماں روایان رامپور کے متعلق فرمایا ہیں۔ وجوابی مکاتیب کے ضروری اقتباس بھی دیئے ہیں۔ تاکہ غالب کے مکاتیب کا کوئی پہلو بھی تشنہ افہام نہ رہے۔ مکاتیب میں غالب کا بالکل غیر مطبوعہ اور نایاب فارسی و اردو کلام بھی ہے جو کسی دوسری جگہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت مجلد [illegible] روپے

اردوئے معلی اس کتاب میں خواجہ الطاف حسین حالی مرحوم نے مرزا غالب کے تمام خطوط اردو فوٹو کے جمع کر دیئے ہیں۔ قیمت [illegible]

عود ہندی مرزا غالب مرحوم کے چیدہ اور لاجواب رقعات کا مجموعہ۔ قیمت [illegible]

[illegible]

دیوان غالب کی اردو شرحیں

غالب مرحوم کے ڈھائی جزو کے اردو دیوان کی بھی کیا شان کہ سو بار پڑھئے اور تازہ لطف حاصل کیجئے۔ آج غالب شناسی کی وہ کسوٹی ہے جس پر ہر شاعر و ادیب پرکھا جاتا ہے ذرا ملاحظہ کیجئے گا کہ دور معاصرہ کے کتنے بلند پایہ شعرا ہیں جنہوں نے دیوان غالب کی شرحیں لکھی ہیں۔ یہ مقبولیت خداداد بس غالب ہی کا حصہ ہے کہ جرمنی میں اس کے کلام کا ترجمہ ہوا۔ اور یورپ حیرت میں رہ گیا۔ اور ہندوستان میں ہر ذوق صحیح تشنۂ کلام غالب ہے کہ ہزار پڑھتے ہیں اور پیاس نہیں بجھتی۔ اردو دیوان غالب کی مندرجہ ذیل شرحیں آپ دیکھئے سے تعلق رکھتی ہیں۔

شرح کلام غالب مرزا غالب کا مطبوعہ و غیر مطبوعہ کلام جس قدر میسر آیا سب کی مکمل شرح از جناب آسی لکھنوی۔ قیمت تین روپے

شرح دیوان غالب۔ قیمت [illegible]

شرح دیوان غالب اردو از قاضی سید احمد۔ قیمت [illegible]

" " " از حضرت بیخود دہلوی " [illegible]

" " " از نظامی بدایونی " [illegible]

" " " از حضرت [illegible] " [illegible]

" " " از حضرت طباطبائی مرحوم " [illegible]

" " " از مولانا حسرت موہانی " [illegible]

مرقع چغتائی حضرت اردو بلکہ تمام دنیا میں یہ ایک عجیب چیز ہے یہ غالب کا مصور دیوان ہے جس میں ہندوستان کے مشہور آرٹسٹ چغتائی صاحب کی بنائی ہوئی مصور تصویریں ہیں جنہوں نے تصویر کی زبان کو کلام غالب کا ترجمان بنا دیا ہے۔ کیسے نمونے دکھائے ہیں کہ ہندوستان کیا یورپ کے لوگ حیرت میں ہیں۔ [illegible] روپے کی [illegible] دیوان کا [illegible] پہلا ایڈیشن ایک سو دس روپے فی جلد کے

حساب سے فروخت ہوگیا، یہ دوسرا ایڈیشن ہے قیمت عہ

نقشِ چغتائی | مشہور آرٹسٹ چغتائی صاحب کا تازہ ترین کارنامہ، یہ غالب کا مصور مکمل دیوان ہے نسخہ حمیدیہ کے مطابق رنگین اور سادہ تصاویر کے ساتھ چھاپا گیا ہے۔ جلد نہایت خوبصورت قیمت صرف پانچ روپے (صہ)۔

دیوانِ غالب | دیوان غالب کا وہ مشہور و معروف نسخہ جو جرمنی میں چھپوایا گیا ہے مع دیباچہ و غالب کی سہ رنگی تصویر، قیمت قسم اول (سہ) ڈھائی روپیہ، قسم دوم دو روپیہ (عہ)۔

دیوانِ غالب طاہر ایڈیشن | غالب کے اردو جواہر پاروں کا انتخاب، خود مرزا صاحب کے مصدقہ اور قلمی نسخہ کے مطابق سارا دیوان بلاک کے ذریعہ چھاپا گیا ہے۔ حمیدی تقطیع قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

طاہر صاحب دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں

"مدت سے آرزو تھی کہ غالب کا اردو دیوان شائع کروں مگر ایسا کہ سارا سب قسم کے عیوب سے پاک ہو۔ خوش قسمتی دیکھئے کہ اپنے ہی گھر میں ایک قلمی نسخہ نکل آیا یعنی میرے پرنانا جناب حسین مرزا اعلی اللہ مقامہ، نواب ناظر ... ذی علم صاحب ذوق، صاحب سخن مرزا کے دوست بلکہ عاشق زار تھے اور انتخاب میں بھی شامل تھے۔ انہوں نے منتخب کلام کا ایک صحیح نسخہ اپنے قلم سے لکھ کر مرزا کو دیا۔ مرزا نے پڑھ کر دستخط اور مہر سے مزین کرکے بطور یادگار واپس کر دیا۔ جو اب بھی میری ننھیال میں مرزا کے محبت بھرے تعلق کو زندہ کرتا ہے۔ میں نے یہ دیوان اسی نسخہ سے مرتب کیا ہے۔ کیونکہ مروجہ دیوانوں میں بار بار چھپتے چھپتے بہت کچھ تبدیلیاں ہو گئی ہیں، اکثر اشعار چھوٹ گئے ہیں۔ مگر یہ بہت مکمل اور مستند نسخہ ہے۔

مجھے اس پر جس قدر بھی ناز ہو کم ہے کہ میری ناچیز محنت سے ایسی نایاب چیز زندہ ہو رہی ہے جس کو فوٹو اور بلاک نے زیادہ درخشاں کر دیا ہے۔ اس شایانِ شان بالائے مروارید کو دیکھ کر مرزا کی روح ضرور مسرور ہوگی اور مرزا کے پرستار اس کو تعویذ بنا کر رکھیں گے۔"

دیوانِ غالب تاج ایڈیشن قیمت عہ وعہ وغیرہ

دیوانِ غالب موسومہ نسخہ حمیدیہ | مع مقدمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری مرحوم جس میں غالب کا غیر مطبوعہ کلام بھی شامل ہے۔ قیمت مجلد چار روپے آٹھ آنے (للعہ)۔

دیوانِ غالب لائبریری ایڈیشن قیمت عہ معمولی ۱۲ ...

لطائفِ غالب | ہندوستان کے مشہور شاعر نجم الدولہ دبیر الملک مرزا اسد اللہ خان غالب کی شاعری قبول عام کا تمغہ حاصل کر چکی ہے لیکن مرزا صاحب کی زندہ دلی، شوخیِ بیان، خوش طبعی اور ظرافت سے عوام اب تک ناآشنا ہیں۔ (مسٹر ایم۔ اے شاہ) نے مرزا صاحب کے دلچسپ لطیفوں کو جو اب تک بھی دستیاب ہو سکے قلمبند کیا ہے۔ قیمت تین آنہ (۳/)۔

پیدائش ۱۲۰۴ھ ۱۷۸۹ء

خاقانیٔ ہند شیخ محمد ابراہیم صاحب ذوق دہلوی

وفات ۱۲۷۱ھ ۱۸۵۴ء

حضرت ذوق کے والد شیخ محمد رمضان دلی کے ایک غریب سپاہی تھے۔ ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۰۴ھ کو دلی میں پیدا ہوئے، حافظ غلام رسول شوق کے آگے زانوئے ادب تہ کیا، اس کے بعد شاہ نصیر کے شاگرد ہوئے (شاہ نصیر دہلوی) بہادر شاہ ولی عہد کے استاد تھے۔ جب شاہ نصیر دکن چلے گئے تو بہادر شاہ نے ذوق کو استاد بنا لیا۔ بہادر شاہ کے

استاد ہونے سے ذوق کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔

۲۴ صفر ۱۲۷۱ھ کو اس فرمان روائے ملک سخن نے اس عالم فانی سے ملک جاودانی کی طرف رحلت کی، ذوق کے علمی و ادبی کارنامے ایسے ہیں کہ ان کا نام قیامت تک زندہ رہے گا۔ قصائد کے میدان میں تو جھنڈا ہی گاڑ دیا ہے، مرنے سے چند گھنٹے پیشتر شعر کہا تھا ؎

کہتے ہیں آج ذوق جہاں سے گذر گیا
کیا خوب آدمی تھا خدا مغفرت کرے

(آپ کی ایک قلمی تصویر چھاپی گئی ہے۔)

قصائد ذوق

ذوق کا قصیدہ ذوق کا حصہ مانا گیا ہے اور ذوق کے قصائد حقیقت یہ ہے کہ اردو کی جان سخن ہیں، اس میں ذوق کے قصائد، قطعات، رباعیات وغیرہ سب ایک جگہ ہیں مرتبہ جسٹس میر شاہ سلیمان صاحب۔ قیمت عہ۔

انتخاب غزلیات ذوق

حضرت ذوق کی غزلیات کا نہایت عمدہ انتخاب جس میں ذوق و غالب کا موازنہ کیا گیا ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

دیوان ذوق

ذوق کا مکمل دیوان مع سوانحِ عمری و حواشی، مرتبہ آزاد دہلوی۔ قیمت دو روپیہ (عہ)۔

دیوان ذوق مطبوعہ لکھنؤ قیمت بارہ آنہ (۱۲)۔

دیوان ذوق مشرح

مع قصائد، مکمل و شرح از مولانا عنایت اللہ۔ قیمت دو روپیہ (عہ)

دیوان ذوق

مع تشریح، مرتبہ طالب علی صاحب قیمت آٹھ آنہ (۸)۔

حکیم مومن خاں صاحب مومن

پیدائش ۱۲۱۵ھ ۱۸۰۰ء — وفات ۱۲۶۸ھ ۱۸۵۱ء

مومن خاں نام، مومن تخلص، کوچہ چیلان دہلی کے رہنے والے ۱۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد کا نام حکیم غلام نبی خاں تھا، آپ کے دادا حکیم نامدار خاں کشمیر سے دہلی آئے اور شاہ عالم کے عہد میں شاہی اطبا کے زمرے میں داخل ہو کر کوچہ چیلان میں سکونت پذیر ہوئے۔

مومن کے والد شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے خاندان سے بڑی ارادت رکھتے تھے، چنانچہ جب مومن پیدا ہوئے تو حضرت شاہ عبد العزیزؒ کو کان میں اذان دینے کے لئے تکلیف دی گئی، اور آپ ہی نے ان کا نام مومن رکھا۔

مومن کی ابتدائی تعلیم حسب دستور گھر پر ہوئی۔ اس کے بعد حضرت شاہ عبد القادرؒ کے درس میں شریک ہوئے عربی اور طب کی کتابیں والد اور چچا سے پڑھیں۔ نجوم اور رمل سے بھی شوق تھا، چنانچہ اپنے کوٹھے سے گرنے کی تاریخ "دست بازو بشکست" ۱۲۶۸ بھی کہی اور از روئے نجوم پیشین گوئی کی تھی کہ پانچ دن میں یا پانچ مہینے یا پانچ برس میں مر جاؤں گا۔ جو بالکل سچ نکلا یعنی اس کے ٹھیک پانچ مہینے بعد آپ کا انتقال چھت ہی سے گر کر ہوا، لہذا یہی تاریخ مرگ کی کہنی چاہیئے۔

میر اور مومن اردو کے بہترین غزل گو شاعر گذرے ہیں۔ مومن نے غزل کا پورا حق ادا کیا ہے اور صحیح معنوں میں

غزل کہی ہے، نہ فلسفہ وحکمت کی ثقالت ہے، نہ عرفان وتصوف کی پرواز، گویا ان کا کلام گذری ہوئی حکایات یا منظوم سرگذشت ہے جس میں اسلوب بیان نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہی ان کے کلام کی خصوصیت ہے۔ انہوں نے انداز بیان میں عجیب ندرت اور نازک خیالی سے کام لیا ہے۔ اور ادائے مفہوم کے لئے اسلوب اختراع کئے ہیں۔ ان کے کلام میں غیر معمولی شگفتگی و شادابی ہے۔ فارسی کی ترکیبیں بکثرت استعمال کی ہیں لیکن ان میں غالب کی سی ثقالت اور مشکل پسندی نہیں، بلکہ انتہائی لطافت اور نزاکت ہے۔ علاوہ ازیں تخیل کی رفعت وبلندی میں بھی ان کا درجہ کسی سے کم نہیں ہے۔ شعر ایسی درد ناک آواز اور ترنم کے ساتھ پڑھتے تھے کہ مشاعرہ وجد کرنے لگتا تھا۔

کلیات مومن یعنی حکیم مومن خاں مومن دہلوی کا مجموعۂ کلام جو اس مرتبہ نہایت کاوش سے صحت کے ساتھ طبع کیا گیا ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)

دیوان مومن اردو کے اس صاحب کمال شاعر کا اردو دیوان جو دلی مرحوم کی آخری بزم کا روشن چراغ تھا اور ذوق وغالب جس کے قدردان وقدر شناس تھے، مرتبہ جناب ضیا صاحب۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ/)۔

مومن حکیم مومن خاں کا مستند تذکرہ۔ کلام پر دلچسپ تبصرہ اور کلام کا ستھرا انتخاب از مولانا عارف ہسوی۔ قیمت چار آنہ (۴/)۔

قصائد مومن ۱۲/، کلیات مومن عہ/۔ اشعار مومن ۱۲/، حیات مومن عہ/، مومن کے سو شعر ۱۲/

میر ببر علی صاحب انیس

پیدائش سنہ ۱۲۱۶ھ — وفات سنہ ۱۲۹۱ھ

میر ببر علی انیس کے والد بزرگوار میر مستحسن خلیق اور جد اعلیٰ میر حسن دہلوی تھے، میر حسن دہلوی کے والد میر ضاحک اور جد امجد میر امامی ہروی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو ہرات سے آکر پرانی دلی میں آباد ہوئے تھے، سنہ ۱۲۱۶ یا ۱۲۱۸ھ میں بمقام فیض آباد پیدا ہوئے، لکھنؤ میں تربیت پائی اور عربی وفارسی میں دستگاہ حاصل کرنے کے بعد ضروریات فن میں اپنے شفیق باپ سے مشورہ لیا۔ اور انہیں سے خاندانی کمال حاصل کیا، ابتدا میں آپ کو غزل گوئی کا شوق تھا۔ مگر اپنے والد بزرگوار کی نصیحت سے اثر پذیر ہوکر غزل گوئی کو سلام کیا، اور اس صنف سخن پر توجہ فرمائی جو دین ودنیا میں کام آئے۔

آپ کے مراثی کے متعلق یہ کہہ دینا کافی ہے کہ آپ نے اپنے قابل فخر بزرگوں کا نام اچھی طرح روشن کیا ہے، گویا ابھی تک مرثیہ گوئی آپ کے خاندان کا موروثی ترکہ ہے۔ انداز بیان نہایت ستھرا سلجھا ہوا تعقید سے مبرا، سلاست وفصاحت اور محاورات سے لبریز اور اس درجہ مقبولیت عامہ حاصل کر چکا ہے، جو مرزا دبیر کو میسر نہیں ہوئی۔

غرض کہ میر انیس مداح آل رسول ہونے کی حیثیت سے شاعری میں وہ ناموری اور عظمت حاصل کر چکے ہیں جس کی نظیر نہیں ملتی۔ گویا قدرت نے مرثیہ گوئی کا ان پر خاتمہ کر دیا۔ اور خاتم الکلام کا لقب عطا کیا۔

۲۹ شوال سنہ ۱۲۹۱ھ بروز چہارشنبہ ۷۲ سال کی عمر میں بمقام لکھنؤ انتقال فرمایا۔

کسی نے کیا خوب مادۂ تاریخ نکالا ہے جس میں ایک مصرعہ کے ایک جزو سے انیس اور دوسرے سے مرزا دبیر کی وفات کا سن نکلتا ہے۔ مصرعہ یہ ہے ع

غم انیس میں ہے ۱۲۹۱ھ / دیا دبیر کا غم ۱۲۹۲ھ

مرزا سلامت علی صاحب دبیر

پیدائش ۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء　　وفات ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء

مرزا سلامت علی دبیر دہلی میں ۱۲۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام مرزا غلام حسین تھا۔ ان کے والد تباہی دہلی کے بعد لکھنؤ آئے۔ آپ خاندانی شاعر تھے۔　ابتدا میں مرثیہ خوانی کا شوق پیدا ہوا۔ اور اس فن کو عروج پر پہنچا دیا۔　میر مظفر حسین ضمیر کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔

میر انیس اور مرزا دبیر میں مقابلے ہوتے رہتے تھے۔ یہ دونوں بزرگوار نہایت تہذیب و متانت سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے اور جب کبھی کسی مجلس میں یکجائی کا موقع ہوتا تو ایک دوسرے کا بہت ادب اور احترام کرتے تھے۔

۱۲۸۶ھ میں مرزا صاحب کو ضعف بصارت کی شکایت ہوئی۔ ۱۲۹۲ھ میں لکھنؤ میں اس دار فانی سے رحلت کی اور اپنے ہی مکان میں مدفون ہوئے۔ مرزا دبیر مرثیہ گوئی کے استاد کامل تھے۔ انہوں نے اپنی پوری عمر اسی مشغلہ میں صرف کی۔ میر انیس کی اکثر خصوصیات ان میں موجود ہیں۔

گو اس وقت مرزا دبیر ہماری آنکھوں سے پنہاں ہیں۔ مگر وہ ایسی یادگار چھوڑ گئے ہیں جو قیامت تک ان کے نام کو زندہ رکھے گی۔ میر انیس اور مرزا دبیر دونوں مسلم الثبوت استاد تھے۔ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا مناسب نہیں۔

(آپ کی تصویر حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کی گئی۔ مگر افسوس کہ کامیابی نہ ہوئی۔ تصویر کے متعلق جو جوابات موصول ہوئے درج ذیل ہیں۔ (۱) دبیر کی تصویر اگر آپ کو مل سکے تو مجھے مطلع کیجئے گا میں روانہ کردوں گا۔ نیاز فتح پوری (۲) دبیر کی تصویر شاید مہیا کر سکوں میرا ذاتی تعلق ان کے پوتے سے ہے جو ان دنوں پٹنہ میں ہیں۔ نجیب اشرف ندوی بمبئی۔

نظیر اکبر آبادی

پیدائش سنہ ۱۱۴۶ھ — وفات سنہ ۱۲۴۶ھ

ولی محمد نام نظیر تخلص، سنہ ۱۱۴۶ھ کو دہلی میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام محمد فاروق تھا۔ اس وقت محمد شاہ بادشاہ کا عہد تھا۔ چونکہ آپ اپنے والد کے بارہ بچوں میں صرف یہی زندہ بچے تھے اس لئے بہت لاڈلے تھے۔ احمد شاہ ابدالی کے حملے میں نظیر اپنی ماں اور نانی کو لے کر آگرہ چلے گئے۔ اور محلہ تاج گنج میں جو تاج محل کے قریب واقع ہے سکونت پذیر ہو گئے۔ وہیں ان کی شادی ہوئی۔ نظیر فارسی کی معمولی قابلیت رکھتے تھے اور تھوڑی سی عربی بھی جانتے تھے، ان کے مزاج میں قناعت اس درجہ تھی کہ نواب سعادت علی خاں نے بلایا مگر نہ گئے۔

اوائل عمر میں متھرا میں معلمی کی، پھر آگرہ میں لالہ بلاس رام کے لڑکے کو سترہ روپے ماہوار پر پڑھانے لگے۔ آخر عمر میں فالج میں مبتلا ہو گئے۔ اور اسی مرض میں سنہ ۱۸۳۰ء میں انتقال کیا۔ نظیر نے چونکہ بہت زیادہ عمر پائی تھی اس لئے انشا، جرأت، ناسخ کی مجلسیں اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

نظیر آخری عمر میں تائب ہو کر صوفی ہو گئے تھے۔ اس زمانہ کا کلام نہایت پر اثر ہے۔ ان کے اشعار دنیا کی بے ثباتی کا یقین دلاتے ہیں اور ہم کو رذائل اور معائب سے پاک زندگی کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ان کے اکثر اشعار فقرا خوش الحانی سے پڑھ کر لوگوں کے دلوں کو بے تاب کرتے ہیں۔ فطری اور قومی شاعری کے موجد نظیر اکبر آبادی کہے جاتے ہیں۔

کلیات نظیر طوطی ہند حضرت نظیر اکبر آبادی کا تمام کلام۔ قیمت بارہ آنہ ۱۲ ار

جواہر کلیات نظیر نظیر اکبر آبادی کے کلام کا بہترین مجموعہ۔ قیمت عہ

روح نظیر۔ نظیر اکبر آبادی کے کلام کا انتخاب قیمت دو روپے (عہ/ا)۔

متفرق دواوین

دیوان مرزا مظہر۔ مظہر جان جاناں کا وجد آفریں کلام عہ

دیوان شاہ حاتم۔ شاہ حاتم مشہور استاد کا دیوان مرتبہ مولانا حسرت موہانی۔ قیمت چھ آنہ (۶/ر)

دیوان اثر۔ حضرت میر درد کے بھائی میر اثر کا دیوان۔ واردات قلب کا مجموعہ، فصاحت و بلاغت کا نمونہ قیمت مجلد ۸/

دیوان یقین، انعام اللہ یقین ہمعصر شعرائے متقدمین کا کلام۔ قیمت دو روپے (عہ/ا)

دیوان میر حسن۔ میر حسن کا کلام اسی رنگ کا ہے جیسا کہ میر تقی یا درد کا ہے قیمت ۶/ر مثنوی میر حسن قیمت ۸/ر

دیوان ناسخ قیمت عہ۔ مثنوی ناسخ قیمت ۱۲/ر

دیوان رنگین۔ رنگین و انشا کا یکجا دیوان۔ قیمت عہ

دیوان جان صاحب اردو کے ریختی گو لکھنوی شاعر میر یار علی جان صاحب کے کلام کا مجموعہ۔ قیمت عہ

دیوان مجروح۔ مرزا غالب کے شاگرد رشید میر مہدی مجروح کا دیوان۔ قیمت عہ

کلیات ظفر قیمت ۶/ر انتخاب کلیات ظفر ۸/ر

دیوان تاباں۔ میر عبد الحی تاباں دہلوی کے کلام کا مجموعہ مرتبہ مولوی عبد الحق۔ یہ نسخہ تین قلمی نسخوں سے مرتب کیا گیا ہے۔ قیمت عہ

دیوان رند۔ قدیم دواوین سے ملا کر صحت کی گئی ہے قیمت ۱۴/ر

فغان آرزو۔ مشہور استاد سخن حضرت آرزو لکھنوی کا دیوان۔ قیمت دو روپے (عہ/ا)۔

شعرائے متوسطین

لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی

ولادت ۱۸۴۶ء — وفات ۱۹۲۱ء

خان بہادر سید اکبر حسین صاحب اکبر ۱۶ نومبر ۱۸۴۶ء کو بارہ ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے، میر تفضل حسین صاحب کے بیٹے تھے، ابتدائی تعلیم مدارس اور سرکاری اسکولوں میں پائی۔ ۱۸۶۶ء میں ہائی کورٹ کی مثل خوانی کی جگہ ملی۔ ۱۸۷۲ء میں وکالت کا امتحان پاس کرکے منصف ہو گئے، اور منصفی سے درجہ بدرجہ ترقی پاکر ۱۸۸۸ء میں سب ججی حاصل کی اور ۱۸۹۴ء میں جج ہوئے۔ پھر سشن جج ہو گئے، ۱۸۹۸ء میں خان بہادر کا خطاب ملا، ۱۹۰۳ء میں اپنے عہدۂ ججی سے نہایت نیکنامی کے ساتھ سبکدوش ہو کر پنشن لے لی۔ منشی غلام حسین صاحب وحید شاگرد رشید حضرت خواجہ آتش سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو الہ آباد میں انتقال کیا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔

اکبر الہ آبادی نے اپنی پر اثر تمثیلات سے قلوب پر ایسا فوری اثر ڈالا جس کی نظیر محال کیا قطعی ناممکن ہے۔ مغربی مشاہیر کے کلام کا اردو ترجمہ اس خوش اسلوبی سے نظم کیا ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کی شاعری نے ثابت کر دیا کہ ایک خوش گو شاعر کے لئے ہجر و وصال گل و بلبل وغیرہ کی کہانی مایۂ ناز نہیں۔ دیوان اٹھا کر تغزل کی شان دیکھی جائے تو ہر لفظ دفتر ہدایت نظر آتا ہے۔ ظریفانہ کلام کی نسبت یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اس خاص رنگ سے تو سارا ہندوستان آپ کے زیر اثر ہے۔ ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ اردو دنیا میں اکبر الہ آبادی فطرت کی طرف سے غیر معمولی دل و دماغ اور نہایت حیرت انگیز انداز بیان لے کر آئے تھے۔ اب تک آپ کے دیوان کے تین حصے شائع ہو چکے ہیں، جو دو کلیات سے تعلق رکھتے ہیں۔

(آپ کے صاحبزادے سید عشرت حسین صاحب کا شکر گذار ہوں جنہوں نے مولانا مرحوم کی بہترین تصویر مرحمت فرمائی۔)

پیدائش ۱۸۴۴ء   **مولوی محمد اسمٰعیل صاحب میرٹھی**   وفات ۱۹۱۷ء

مولوی محمد اسمٰعیل ۱۲ نومبر ۱۸۴۴ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ سولہ سال کی عمر میں سررشتہ تعلیم میں ملازمت اختیار کی، مختلف عہدوں پر رہنے کے بعد ترقی کر کے فارسی کے ہیڈ مولوی مقرر ہوئے۔ پہلے سہارنپور میں پھر میرٹھ میں ایک مدت تک اسی عہدہ پر رہ کر ۱۸۸۸ء میں سنٹرل نارمل اسکول آگرہ کو تبدیل ہو گئے۔ ۱۸۹۹ء میں پنشن لے لی، اپنے وطن میرٹھ میں آکر بقیہ عمر تالیف و تصنیف میں ختم کر دی، یکم نومبر ۱۹۱۷ء کو انتقال فرمایا۔

مولوی محمد اسمٰعیل کا سب سے بڑا کارنامہ ان کی وہ ریڈریں ہیں جو بچوں کے لئے انھوں نے لکھی تھیں۔

مولوی صاحب شاعر اور نثار دونوں تھے۔ ان کا خاص رنگ ان دونوں فنوں میں سادگی اور صفائی ہے جس کے وہ کامل استاد تھے۔ بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھ کر انھوں نے کچھ اس انداز سے نغمہ سرائی کی کہ پیران کہن سال کی بھی نظریں پڑنے لگیں۔ مختصر یہ کہ مولوی صاحب شاعروں اور نثاروں میں بہت بلند مرتبہ رکھتے تھے، اور طرز قدیم و جدید دونوں کا مجموعہ تھے۔

کلیاتِ اسمٰعیل مولوی صاحب موصوف کا کلیات سنہ ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا تھا۔ اور اس میں ان کی تمام قدیم و جدید ہر رنگ کی نظمیں ہیں۔ قیمت

بچوں کے اسمٰعیل بچوں کے پسندیدہ شاعر مولانا اسمٰعیل میرٹھی کی بہت سی اچھی اچھی نظموں کو جمع کر دیا ہے۔ بچے انھیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ قیمت صرف آنہ (۲/)۔

پیدائش ۱۸۲۸ء   **منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی**   وفات ۱۹۰۰ء

منشی امیر احمد مینائی نام۔ امیر تخلص۔ حضرت مولوی کرم محمد صاحب ۱۸۲۸ء کو بعہد نصیر الدین حیدر لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ حضرت مخدوم شاہ مینا کے خاندان میں تھے اسی تعلق سے مینائی کہلاتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے اور بعد میں علمائے فرنگی محل سے حاصل کی۔ امیر کی طبیعت بچپن سے شعر و سخن کی طرف مائل تھی۔ امیر نے اسیر کی شاگردی اختیار کی۔ ۱۸۵۲ء میں ان کے اشعار کی شہرت واجد علی شاہ کے دربار میں ہوا۔ اور ان کو بلا کر کلام سنا اور کتابیں ارشاد السلطان اور ہدایت السلطان تصنیف کرائیں جن کے صلہ میں انعام ملا۔ جب ۱۸۵۷ء کی ہنگامہ آرائیں شورش شروع ہوئی اور اودھ کی حکومت کا خاتمہ ہو چکا تو آپ رامپور تشریف لائے، امیر کی قدر و منزلت بہت ہوئی۔ غرض ۴۰ سال تک رامپور میں رہے۔ داغ کے بلانے سے حیدر آباد کا سفر کیا لیکن جاتے ہی بیمار ہو گئے اور ایک مہینہ چند دن بیمار رہ کر ۱۹۰۰ء میں انتقال کیا۔

حافظ جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری آپ کے شاگرد رشید ہیں اور حیدر آباد میں ساتھ تھے، آجکل ان کو حضور نظام کے استاد ہونے کا فخر حاصل ہے۔

امیر اللغات ایک عدیم المثال لغت ہے، مگر افسوس کہ وہ ناتمام رہ گئی۔
امیر اپنی قابلیت کے لحاظ سے فخر روزگار تھے، اور ان کے کارناموں کی فہرست کافی لمبی ہے۔

مرآۃ الغیب منشی امیر صاحب امیر مینائی کا پہلا دیوان۔ قیمت عہ۔

صنم خانۂ عشق امیر مینائی کا دوسرا دیوان جو مرآۃ الغیب کے رنگ سے بالکل جدا ہے۔ اس میں رنگینی اور حسن بیان نے اور ہی رنگ پیدا کر دیا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

مکاتیب امیر مینائی کہنے کو صرف مکاتیب ہیں لیکن در اصل ایک بڑا ادبی گنجینہ ہے۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ غالب نے جس کام کی ابتدا کی تھی منشی صاحب نے اس کی تکمیل کر دی۔ ان خطوط سے ہمعصر شعرا اور ادبا کے حالات اور اس دور کی شاعری پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ قیمت عہ۔ محامد خاتم النبیین مرثیائے سخن عہ مثنوی ابر کرم عہ۔

مولانا حالی مرحوم کے حالات صفحہ ۵ پر ملاحظہ فرمائیے

حضرت ریاض خیرآبادی

ریاض مرحوم کے جد امجد کرمان کے رہنے والے تھے، یہ پتہ نہیں کہ کب اور کیوں ان کے بزرگ ہندوستان میں آئے، اور خیرآباد ضلع سیتاپور میں سکونت اختیار کی۔ بہر حال ریاض کی ولادت اسی شہر میں ۱۲۷۱ھ میں ہوئی ریاض نے ابتدائی تعلیم اپنے پدر بزرگوار سید طفیل احمد صاحب سے حاصل کی، موصوف اپنے عہد کے مشہور عالم تھے۔ ریاض کی زندگی کے تفصیلی حالات تو معلوم نہیں مگر اتنا ضرور پتہ چلتا ہے کہ تمام عمر ان کو ناکامیوں کا کام رہا۔ پریشانی اور افلاس میں زندگی گذاری۔ لیکن کلام دیکھیے تو حزن و ملال کا نام نہیں۔

ریاض مرحوم کا کلام شروع سے آخر تک شباب کی رنگینیاں اور حسن و عشق کی عملی زندگی کی داستان ہے کہیں معشوق سے چھیڑ چھاڑ ہے تو کہیں پیر مغاں سے دل لگی، کبھی کسی کی اداؤں کا پر لطف ذکر ہے تو کبھی لمبی ڈاڑھی والے کی ہجو ملیح۔ غرض کہ ریاض نشۂ شباب سے ہر وقت سرشار معلوم ہوتے ہیں وہ معشوق کی خوشامد بہت کم کرتے ہیں۔ بلکہ کبھی کبھی تو خود روٹھ جاتے ہیں۔ کہ کوئی گڑگڑا کر منا کے پھر منائے۔
آپ کا مکمل دیوان ابھی شائع ہوا ہے۔

ریاض رضوان ریاض کا کلام جس طرح مقبول ہے اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ آپ کا دیوان ابھی شائع ہوا ہے جس پر ہمارا شکن پرشاد دام اقبالہٗ حضرت جلیل (نواب فصاحت جنگ بہادر) کی تقریظ حضرت آغا نواب ناظر یار جنگ کا پیش لفظ مولانا سبحان صاحب (ذکر دسیدوری) کا مقدمہ۔ مولانا نیاز فتح پوری (مدیر نگار لکھنؤ) کے افکار او ریاض حسین کی داستان دیوان ریاض میں شامل ہیں حجم سوا آٹھ سو صفحے۔ جلد خوبصورت۔ قیمت چھ روپے (ﷲ)

حرم سرا کامل مشہور عالم انگریزی ناول نگار رینالڈس کے ناول لاسٹ آف دی حرم کا ترجمہ۔ قیمت دو حصے عہ ناشاد۔ بالکل نیا اور تاریخی ناول۔ قیمت ۱۲ر

امیر کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی۔

فصیح الملک نواب مرزا خاں داغؔ دہلوی

پیدائش سنہ ۱۸۳۱ء　　　　وفات سنہ ۱۹۰۵ء

نواب شمس الدین خاں کے بیٹے تھے سنہ ۱۸۳۱ء میں دلی میں پیدا ہوئے، داغؔ تقریباً چھ سات برس کے ہوں گے کہ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، ان کی والدہ نے بہادر شاہ کے بیٹے مرزا محمد سلطان عرف مرزا فخرو سے شادی کرلی، اس سلسلہ میں داغؔ کو بھی لال قلعہ میں رہنا نصیب ہوا، اور وہیں تعلیم و تربیت پائی۔ لال قلعہ کے تعلق سے ذوقؔ سا استاد ملا۔ انہیں سے اصلاح لیتے رہے۔ اور انہیں کے ساتھ مشاعروں میں جانے لگے سنہ ۱۸۵۶ء میں مرزا فخرو کے انتقال کی وجہ سے ان کو مع اپنی والدہ کے قلعہ چھوڑنا پڑا، اس سے بڑھ کر یہ مصیبت ہوئی کہ اگلے سال غدر کا ہنگامہ ہوگیا۔ غدر کے بعد رام پور آئے، یہاں داغؔ کی بڑی قدر ہوئی، نواب کلب علی خاں کے انتقال کے بعد حیدرآباد آئے، یہاں بھی قدر و منزلت نے انھیں ہاتھوں ہاتھ لیا، اعلیٰ حضرت (میر محبوب علی خاں) کے استاد مقرر ہوئے "مقرب السلطان بلبل ہندوستان جہاں استاد ناظم یار جنگ، دبیر الدولہ، فصیح الملک" کا معزز خطاب عنایت ہوا۔

داغؔ اپنے زمانہ کے بہت مشہور شاعر تھے، ان کی زبان میں فصاحت و سادگی اور بیان میں ایک خاص قسم کی شوخی اور بانکپن ہے، اس لئے داغؔ کا کلام بے حد مقبول ہے۔ داغؔ بلیغی شاعری اور عاشقانہ شاعری کے مسلم الثبوت استاد ہیں۔

داغؔ کے شاگرد پندرہ سو سے زیادہ تھے، جن میں ڈاکٹر اقبالؔ، سائلؔ دہلوی، بیخودؔ دہلوی، احسنؔ مارہروی جگر مرادآبادی، اور آغا شاعر دہلوی زیادہ مشہور ہیں۔

حیدرآباد ہی میں فالج گرا، زبان بند ہوگئی، اور کچھ دن بیمار رہ کر سنہ ۱۹۰۵ء میں انتقال کیا۔

سرور جہان آبادی

پیدائش　سنہ ۱۸۷۳ء
وفات　سنہ ۱۹۱۰ء

منشی درگا سہائے صاحب سرور حکیم پیارے لال صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۸۷۳ء بمقام جہان آباد ضلع پیلی بھیت میں ہوئی۔ سرور کی ابتدائی تعلیم جہان آباد کے تحصیلی اسکول میں ہوئی۔ شعر و سخن کا شوق بھی اسی وقت سے پیدا ہوا مولوی سید کرامت حسین بہار سے اصلاح لیا کرتے تھے۔ شروع میں دہشت تخلص اختیار کیا لیکن پھر سرور ہو گئے۔ سنہ ۱۸۹۵ء سے آپ کا کلام ادبی رسالوں میں شائع ہو کر مقبول عام ہونے لگا۔ ان کے اکلوتے بیٹے کا جسے اس کی ماں ایک سال کا چھوڑ کر مری تھی انتقال ہو گیا۔ اس حادثہ جانکاہ نے سرور کی طبیعت میں انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ اسی وقت سے غم غلط کرنے کے لئے مے نوشی اختیار کر لی لیکن آخر میں اس قدر پینے لگے کہ کئی کئی روز تک مدہوش رہتے تھے۔ آخر ۳ دسمبر ۱۹۱۰ء کو انتقال کیا۔ ظالم آسمان نے مجموعہ کلام چھپ کر ان کے ہاتھوں تک پہنچنے دیا جس کی حسرت لے کر سرور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

"سرور کو بھی اردو شاعری کے طرز جدید کا ایک رکن سمجھنا چاہیئے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے رنگ جدید کی طرف سب سے پہلے رہنمائی کی۔"

سرور کو شعر و شاعری سے حد درجہ کا شوق تھا بلکہ ان کی نسبت یہ کہنا بجا ہے کہ ان کو فنا فی الشعر کا درجہ حاصل تھا ان کے تمام افعال و اقوال حرکات و سکنات شعریت میں ڈوبے ہوئے تھے اور ایک حقیقی شاعر کا پتہ دیتے تھے جیسا کہ اکثر شعرا کا حال تھا۔ سب سے بڑی خصوصیت ان کی شاعری کی جذبات نگاری اور درد و اثر ہے۔ اس رنگ میں وہ اپنے زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔

جام سرور — سرور جہان آبادی کا کلام جس میں غزل رباعی اور نظم غرض کہ سب کچھ موجود ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت

خمخانہ سرور — سرور جہان آبادی کی ان نظموں کا مجموعہ جو زمانہ پریس کانپور میں اتفاقاً [illegible] از قتا چھپنی رہ ایں۔ قیمت

شاد عظیم آبادی

ولادت　سنہ ۱۸۴۶ء
وفات　سنہ ۱۳۴۵ھ

سید علی محمد شاد کے والد ماجد سید عباس مرزا الہ آباد سے عظیم آباد چلے گئے۔ جہاں سنہ ۱۸۴۶ء میں شاد پیدا ہوئے شاد کی تعلیم کا سلسلہ چار سال کی عمر سے شروع ہو گیا۔ تربیت میر سید مرحوم کے ذمہ تھی جو اردو زبان کے بہت بڑے محقق تھے۔ ان ہی کی تربیت کا اثر تھا جس نے آئندہ چل کر شاد کی زبان کو اس قدر فصیح و بلیغ کر دیا تھا۔ شاد کے کلام کی اصلاح کی تکمیل وحید عصر استاد سید شاہ الفت حسین فریاد نے کی جو خواجہ میر درد کے شاگرد تھے۔

شاد نے اپنی کل عمر اردو ادب کی خدمت میں گذار دی۔ کئی تصانیف یادگار ہیں۔ ان کی علمی خدمت کا صلہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی ملتا رہا۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب اور ایک ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ سنہ ۱۳۴۵ھ میں انتقال کیا۔ شاد کے کلام میں اخلاق، فلسفہ اور توحید کا مضمون غالب ہے۔ عموماً انداز بیان میر سے بہت کچھ ملتا ہے۔

شاد نے بہت سے کہنہ مشق استادوں کی صحبت اٹھائی تھی جس کی وجہ سے کلام میں پختگی اور مضبوطی بدرجۂ اتم نظر آتی ہے۔ میر انیس اور مونس کی آنکھیں دیکھے چکے تھے اور کلام میں ان ہی لوگوں کی زبان و بیان کا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ مرثیہ میں زبان و خیال وغیرہ کے اعتبار سے میر انیس کا تتبع کیا ہے۔

نوبت رائے نظر لکھنوی

پیدائش ۱۸۶۶ء　　وفات ۱۹۲۳ء

آپ لکھنؤ میں ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان نہایت معزز کائستھ خاندان تھا۔ نظر کی تعلیم و تربیت زیادہ تر لکھنؤ میں ہوئی۔ سن شعور کو پہنچتے ہی شعر گوئی کا بھی شوق ہوا۔ جناب آغا مظہر لکھنوی سے اصلاح سخن لینے لگے۔ اور رفتہ رفتہ وہ مشق بہم پہنچائی کہ خود ایک کامیاب استاد سمجھے جانے لگے۔

۱۹۲۳ء میں دمہ کے عارضہ میں انتقال فرمایا۔

زندگی کا بیشتر حصہ علم و ادب کے لئے وقف کر دیا تھا۔ نثر و نظم دونوں میدانوں میں توسن فکر رواں رہتا۔ اردو کو ترقی دینے کے لئے مختلف رسالوں کی قابل قدر خدمات انجام دیں۔ نظر ان چند شعرا میں ہیں جن کی شہرت کا دامن نظموں سے زیادہ غزلیات سے وابستہ ہے۔ بعض اوقات منظر نگار بھی ہیں ان کا قلم مصور کے قلم کی طرح مختلف سوتوں کو نہایت حسن و خوبی سے تفصیل کے ساتھ نظروں کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

راز عشق ۱۲ر شام جوانی حصہ اول عہ، حصہ دوم عہ۔ عزیز مصر ۶ر۔ نئے جھگڑے ۶ر۔ عروج و زوال ۳ر

سید علی حیدر نظم طباطبائی

پیدائش ۱۲۶۹ھ　　وفات ۱۹۳۳ء

آپ کے والد کا نام میر مصطفیٰ حسین طباطبائی تھا۔ نظم ۱۶ر نومبر ۱۲۶۹ھ کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے، وہیں والد بزرگوار سے علوم متداولہ اور فن سخن حاصل کرتے رہے۔

نظم اپنی خداداد ذہانت اور قابلیت کی وجہ سے شاہ اودھ کے شاہزادوں کی اتالیقی کے لئے منتخب کئے گئے۔ جب واجد علی شاہ کا انتقال ہو گیا تو نظم نظام کالج حیدر آباد میں پروفیسر ہو گئے تقریباً تیس سال تک طلبائے نظام کالج کو اپنے چشمۂ علم و فضل سے سیراب کرتے رہے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت نظام نے قدر دانی فرمائی۔ اور ولی عہد بہادر کی تعلیم کے لئے نظم کو مقرر کیا۔ پھر دار الترجمہ میں ناظر ادبی کی حیثیت سے رہے۔

علامہ مرحوم کی طبیعت میں قدرت نے شرافت کے جوہر اس خوبی سے بھر دیئے تھے کہ آپ کی محفل اسلامی مساوات کا نمونہ نظر آتی تھی۔ مولانا طباطبائی کی ذات فضل و کمال کے لحاظ سے اس زمانہ میں عدیم المثال تھی۔

آپ کو ترجمہ کرنے میں خاص مہارت تھی۔

۲۳ مئی سنہ ۱۹۳۳ء کو اس قابل قدر ہستی کی خدمات سے اردو ادب ہمیشہ کے لئے محروم ہو گیا۔

مولانا کا کلام دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کے انتقال کے کچھ ہی دنوں بعد دیوان شائع ہوا۔ اس دیوان میں زیادہ تر غزلیں ہیں، تھوڑی سی رباعیاں اور کچھ تاریخیں بھی ہیں۔

شعرائے متاخرین

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال

پیدائش سنہ ۱۸۷۶ء — وفات سنہ ۱۹۳۸ء

آپ سنہ ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے، قدیمی وطن سیالکوٹ تھا، شمس العلماء مولوی سید میر حسن صاحب سے علوم مشرقی و فارسی و عربی کی کامل تعلیم پائی۔ علم ادب سے طبیعت میں مناسبت قدرتی طور پر موجود تھی اس لئے مولوی صاحب موصوف کی تعلیم سونے پر سہاگہ ہو گئی، چونکہ طبیعت میں شعر و سخن کا فطری مذاق موجود تھا اس لئے آپ نے طالب علمی کے زمانہ ہی میں سیالکوٹ کے مشاعروں میں شرکت شروع کی اور حضرت داغ دہلوی سے شرف تلمذ حاصل کیا، سیالکوٹ کالج میں ایف۔ اے کلاس تک تعلیم پائی اور لاہور کالج سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی، سر ٹامس آرنلڈ صاحب سے علم فلسفہ سیکھا۔ اتفاق سے سر ٹامس آرنلڈ انگلستان چلے گئے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں شفیق استاد نے آپ کو انگلستان بلا لیا اور جس مذاق کی بنیاد مولوی سید میر حسن صاحب نے ڈالی تھی، اور جس کو درمیان میں حضرت داغ کے غائبانہ تعارف نے بڑھایا تھا اس کے آخری مرحلے سر ٹامس آرنلڈ کی شفیقانہ رہبری سے طے ہوئے، کیمبرج یونیورسٹی کے ڈاکٹر میگ ٹیگرٹ براؤن نکلسن اور سارلی کے مفید لکچروں سے آپ نے حیرت انگیز ترقی حاصل کی، پروفیسر نکلسن نے آپ کی مشہور فارسی نظم اسرار بے خودی کا انگریزی میں ترجمہ کر کے اور اس پر دیباچہ و حواشی لکھ کر یورپ و امریکہ کے لوگوں کو آپ سے روشناس کیا، کیمبرج یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو کر آپ جرمنی گئے، اور علمی دنیا کے اعلیٰ مدارج طے کر کے واپس آئے، آپ نے زمانہ قیام یورپ میں بہت سی فارسی کتابوں کا مطالعہ کیا، اور اس مطالعہ کا خلاصہ ایک محققانہ کتاب کی صورت میں شائع کیا۔ اس کتاب کو دیکھ کر اہل جرمن نے آپ کو ڈاکٹر کا علمی درجہ دیا۔

سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ کی نظم ہمالیہ مخزن میں شائع ہوئی۔ جس سے آپ کی اردو شاعری کا آغاز ہوا، آپ کے اردو کلام کا مجموعہ بانگ درا کے نام سے ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوا اور اب تک بانگ درا ہزاروں کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔ آپ کا دوسرا مجموعہ کلام بال جبریل کے نام سے جنوری سنہ ۱۹۳۵ء میں دس ہزار شائع ہوا۔ اور تیسرا ضرب کلیم کے نام سے سنہ ۱۹۳۶ء میں چھپا۔ اس کے بعد فارسی کی دو مثنویاں "مسافر" و "پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق" شائع ہوئیں آپ کے آخری کلام کا مجموعہ ارمغان حجاز کے نام سے ابھی شائع ہوا ہے۔

گو آپ حضرت داغ مرحوم کے شاگرد رشید تھے۔ مگر آپ کا مذاق سخن غالب مرحوم کا رنگ قبول کرتا ہے، فارسی میں حافظ شیرازی کے رنگ میں اکثر غزلیں کہی ہیں۔ جن کے دیکھنے اور سمجھنے سے آپ کی خداداد ذہانت اور عروج فکر کا پتہ چلتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ کے صحیح جذبات اور دل کش نظموں کی داد کے لئے الفاظ نہیں ملتے، علم فلسفہ سے آپ کو بے حد شوق اور شغف تھا۔ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء کو ۵ بجے صبح یہ بلبل شیریں ادا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

علامہ اقبال کی ناگہانی موت نے لوگوں کو دفعتاً اقبال کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور تصانیف اقبال کی اب ایسی مانگ ہے کہ دیر کی جائے گی تو دوسری طباعتوں کا انتظار کرنا ہوگا۔

تصانیف علامہ اقبال مرحوم

بانگِ درا سر اقبال کے اردو کلام کا پہلا مجموعہ۔ جس میں نظمیں، غزلیں اور ظریفانہ کلام شامل ہے۔ قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔

بالِ جبریل علامہ اقبال کے کلام کا دوسرا مجموعہ قیمت تین روپے (سے)۔

ضربِ کلیم علامہ اقبال کے کلام کا تیسرا مجموعہ قیمت دو روپے (عہ)۔

شکوہ و جوابِ شکوہ قسم اول ۶ (چھ آنہ) قسم دوم چار آنہ (۴) قسم سوم ۲ (مطبوعہ تاج کمپنی)۔

فلسفۂ عجم (نثر) تصنیف علامہ ڈاکٹر سر شیخ محمد اقبال مترجمہ میر حسن الدین۔ قیمت ڈھائی روپے (۱۰ر)

فارسی

ارمغانِ حجاز علامہ اقبال مرحوم کے کلام کا تازہ مجموعہ اس میں زیادہ تر کلام فارسی کا اور آخر میں کچھ حصہ اردو کا ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (۱۰ر)

جاوید نامہ سر محمد اقبال مرحوم کے جدید ترین کلام کا مجموعہ ہے۔

SIX LECTURES BY IQBAL (انگریزی) عہ

پیامِ مشرق علامہ اقبال مرحوم کا فارسی دیوان جو جرمن شاعر گوئٹے کے جواب میں ہے۔ قیمت تین روپے (سے)۔

مسافر اور "پس چہ باید کرد اے اقوامِ شرق" حضرت علامہ اقبال کی دو مثنویاں۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ (عہ)۔

زبورِ عجم۔ ... حیہ سر اقبال، علامہ اقبال کی متفرق مضامین

مثنوی اسرار و رموز دو روپیہ (عہ)۔

IQBAL'S EDUCATIONAL PHILOSOPLY

BY

K. G. SAIYIDAIN

(بزبان انگریزی ابھی) شائع ہوئی ہے قیمت مجلد عہ

مقالاتِ یومِ اقبال اس میں ان مقالات کا مجموعہ ہے جو یومِ اقبال پر سنائے گئے، اردو و انگریزی دونوں مقالات کا مجموعہ اقبال مرحوم کی متعدد تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ یہ مقالات ضرور دیکھنے چاہئیں۔ قیمت تین روپے (سے)۔

اقبال از مولوی احمد دین صاحب، علامہ اقبال مرحوم کے مقصد شاعری اور خیالات کے نشوونما پر دل چسپ بحث۔ قیمت سوا دو روپے (عہ)۔

پیامِ اقبال از شیخ عبد الرحمن طارق۔ طارق صاحب نے سالہا سال کے مسلسل اور دقیق مطالعہ کے بعد علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم کے کلام کو تقریباً ۱۶ عنوانات پر تقسیم کرتے ہوئے شاعر کے اہم ترین مقاصد کو نہایت دل چسپ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ اس کتاب میں اصلاحی اور اخلاقی نقطۂ نگاہ سے ایک ایسا مفید اور بصیرت افروز پروگرام واقع ہوا ہے کہ کسی زندہ دل اور علم دوست کو اپنے کو اس سے محروم نہیں رہنا چاہیئے قیمت مجلد دو روپے عہ۔

اقبال اور اس کا پیغام جدید اصولِ تنقید کے مطابق اقبال کے فلسفۂ حیات اور شاعری کا عمیق مطالعہ از ڈاکٹر تصدق حسین خالد ۸ر

نوٹ - ان میں علامہ اقبال کی کئی تصانیف زیرِ طبع ہیں۔ جتنی کتابیں مہیا ہو سکیں گی روانہ کر دی جائیں گی۔



شعرائے متاخرین　　حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی　　مرتبہ سید زوار حسین



شعراء جدید   حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی   مرتبہ سیّد زوّار حسین

حاجی سیّد وحید الدین احمد صاحب بیخودؔ دہلوی

بیخود دہلوی ۳۰ رمضان المبارک ۱۲۷۹ھ کو ریاست بھرت پور میں پیدا ہوئے اس کے بعد اپنے والد بزرگوار سید شمس الدین عرف سید احمد تخلص بہ سالم کے ہمراہ دہلی آ گئے۔ شاعری کا بچپن سے شوق تھا۔ آخر مولینا حالی مرحوم کی تحریک سے آپ کے ماموں مولوی عبد الرحیم صاحب بیدل دہلوی داغ مرحوم کی خدمت میں لے گئے۔ اوائل ۱۲۹۶ھ میں آپ داغ کے شاگرد ہو گئے۔ اور میرزا خورشید عالم بہادر کے جو داغ مرحوم کے بھائی تھے ایک بھرے جلسہ میں بیخود کے جانشین ہونے کا اعلان کیا اور بتایا کہ داغ صاحب کے ایما سے یہ جانشینی کی دستار بیخود دہلوی کے سر پر باندھ رہا ہوں۔

قدرت نے بیخود کو سخن گوئی کے ساتھ سخن فہمی کا مادہ بھی عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ شرح دیوان غالب لکھ کر آپ نے اردو ادب کی بیش بہا خدمت انجام دی ہے۔

پورے ۴۲ سال تک بیخود نے انگریزوں کو اردو فارسی کی تعلیم دی ہے۔

آہ زبان میں یہ لوچ، یہ مٹھاس بیخود تیرے بعد کہاں میسر آ سکے گی۔ تیرے بعد کون ہے جو قلعہ معلّٰی کی ٹکسالی زبان کی یاد دلائے گا۔ ایسا بلبل رنگین نوا اس گلشن میں بار بار نہیں آئے گا۔

بیخود کے کلام کو ظاہری اور باطنی دونوں آنکھوں سے دیکھنا چاہیئے۔

حضرت بیخود دہلوی نہایت عابد و زاہد ہیں۔ تصویر حاصل کرنے کی غرض سے میں خود گیا تھا۔ افسوس آپ کے پاس کوئی اچھا فوٹو موجود نہ تھا۔ اس لئے آپ کی اجازت حاصل کر کے چھپی ہوئی تصویر سے بلاک بنوایا گیا۔

آپ کی بزرگانہ شفقت، ہمدردی اور ملنساری کی یاد ایک عرصہ تک میرے دل میں قائم رہے گی۔ خدا آپ کو تا دیر زندہ و سلامت رکھے، بیخود دہلی کے صاحب کمال حضرات کی یادگار ہیں۔

گفتار بیخود حضرت بیخود دہلوی جانشین حضرت داغ دہلوی کا پر لطف و دلچسپ معنی خیز ولولہ انگیز کلام دہلی کی مستند ٹکسالی زبان۔ قیمت ۲ روپے	**درشہوار بیخود** بیخود دہلوی کے کلام کا پہلا مجموعہ جو بیخودی سے تعلق رکھتا ہے قیمت ۱۲ آنے شرح دیوان غالب از بیخود دہلوی۔ قیمت ۱۲ آنے

ثاقبؔ لکھنوی

میرزا ذاکر حسین قزلباش نام ثاقب تخلص لکھنؤ کے رہنے والے۔ پیدائش ۱۲۶۹ھ۔ مرزا ثاقب صاحب موجودہ دور کے ان چند باکمال شعراء میں سے ہیں جن پر غزل گوئی جتنا ناز کرے بجا ہے۔ دور حاضرہ کے مذاق لطیف و طبع سلیم کا لحاظ کرتے ہوئے آپ نے اس خوبی سے بالخصوص عروس غزل کو سنوارنے کی کوشش کی ہے کہ دیکھنے والوں کے لئے اس کی صورت میں "جنت نگاہ" اور اس کی آواز "فردوس گوش" سے کم نہیں۔

تخیل کے سمندر میں غوطہ لگا کر مختلف مضامین کے آبدار موتی نکالنا آپ کی طبیعت کا ایک فطری خاصہ ہے آپ کا کلام تنوع مضامین کے اعتبار سے ادب کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے۔

واردات حسن و عشق کو نہایت لطیف اشاروں میں بیان کر دینا مرزا صاحب کا ایک ادبی کارنامہ ہے جس سے ان کی فطرت شناسی اور نازک جذبات کے احساس کا پورا پورا اندازہ ہو سکتا ہے۔

مرزا صاحب غالب کی طرح بڑے سے بڑے مضمون کو نہایت خوبی سے اختصار و ایجاد کے ساتھ ایک شعر میں نظم کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔

ثاقب صاحب نے ۵۶ سال شاعری کی خدمت کی، اس طویل مدت میں ہمیشہ آپ کی یہی کوشش رہی کہ زبان میر اور تخیل غالب کا سا ہو۔ آپ کا دیوان راجہ صاحب محمود آباد نے نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے۔

دیوان ثاقب

جناب مرزا ذاکر حسین صاحب ثاقب لکھنوی کا مکمل دیوان

حضرت ثاقب لکھنوی کا رنگ تغزل دیکھئے۔ کہ کس پایہ کا کلام ہے سے

ہے سہل یوں تو دل زار کا دکھا دینا
جزا کو سوچ لو پہلے تو پھر سزا دینا

جہاں تک آنکھ میں آنسو تھے رو کے دیکھ لیا
کہ دل کی آگ کا ممکن نہیں بجھا دینا

کھڑا ہوں حشر میں قاتل کا نام یاد نہیں
حجاب والے تو ہی اک ذرا بتا دینا

میں اپنے حال پہ روتا ہوں لے جراحت دل
وہ مجھکو دیکھنے آئیں تو مسکرا دینا

قیمت مجلد چار روپیہ (للعہ) غیر مجلد تین روپیہ (سے)۔

پیدائش ۱۸۸۲ء　**پنڈت برج نرائن صاحب چکبست لکھنوی**　وفات ۱۹۲۶ء

پنڈت برج نرائن چکبست لکھنوی ۱۸۸۲ء کو فیض آباد میں پیدا ہوئے اور بچپن ہی لکھنؤ آ کر ابتدائی تعلیم شروع کی، ۱۹۰۵ء میں کیننگ کالج لکھنؤ سے بی۔ اے کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور پھر قانون کا امتحان پاس کر کے وکالت شروع کی، آپ نے نیچرل شاعری کی طرف پوری پوری توجہ کی ہے سولہ سترہ برس کی عمر سے شعر گوئی کا شوق پیدا ہوا۔ نیچرل شاعری کے میدان میں نازک خیالات، شاعرانہ لطائف اور قومی جذبات کے ایسے جوہر دکھائے ہیں، جو آج تک دل پہ نقش ہیں۔ آپ کے کلام میں حضرت آتش مرحوم کی جھلک نظر آتی ہے۔ اور مسدس میں میر انیس کا تتبع کیا ہے۔

۱۲ فروری ۱۹۲۶ء کو ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے رائے بریلی گئے تھے کہ یکایک فالج میں مبتلا ہوئے، ۷ بجے شام کو رائے بریلی کے اسٹیشن ہی پر انتقال کیا۔ گو آپ ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکے ہیں۔ مگر آپ کی تصانیف آپ کی یاد کو ہر وقت تازہ رکھیں گی۔ صبح وطن اور مضامین چکبست آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔

دیوان چکبست

یعنی صبح وطن، پنڈت برج نرائن چکبست کا مجموعہ کلام اکورس میں شامل ہے) قیمت مجلد دو روپے (عہ) ۔

مباحثہ گلزار نسیم یعنی معرکہ چکبست و شرر قیمت ۸ آنہ

مضامین چکبست، چکبست کے مضامین کا بہترین مجموعہ عہ

شاما (ناول) عہ۔ گلدستہ پنج ۸ آنہ

چودھری جگت موہن لال صاحب رواں

پیدائش سنہ ۱۸۸۹ء — وفات ۱۹۳۴ء

رواں ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے، ۹ سال کے تھے کہ ان کے والد ماجد چودھری گنگا پرشاد صاحب کا انتقال ہوگیا۔ رواں نے سنہ ۱۹۱۳ء میں ایم۔ اے پاس کیا اور سنہ ۱۹۱۶ء میں ایل۔ ایل۔ بی کرکے اناؤ میں وکالت شروع کی۔ شاعری کا شوق بچپن سے تھا اور مرتے دم تک رہا۔ افسوس کہ اس قابل قدر ہستی کا اکتوبر سنہ ۱۹۳۴ء میں انتقال ہوگیا۔

رواں اپنے کلام پر مولانا عزیز لکھنوی سے اصلاح لیتے تھے جس کا اثر ان کی غزلوں میں خاص طور سے نمایاں ہے۔ غزلوں میں رواں نے زبان کا خاص خیال رکھا ہے۔ رواں کے تمام کلام میں ایک درد اور سنجیدگی ہر جگہ نمایاں ہے جس کو دل و دماغ خاص طور سے محظوظ ہوتے ہیں۔ تصویر صاف نہ ہونے کی وجہ سے بلاک نہیں بن سکا اس لئے آپ کی جگہ بسمل الہ آبادی کو رکھا گیا۔

بسمل الہ آبادی

منشی سکھدیو پرشاد سنہا بسمل الہ آبادی کے والد کا نام منشی بشمبر دیال ہے۔ ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے۔ شعر و سخن سے شروع ہی سے شوق تھا۔ حضرت نوح ناروی کے شاگرد ہیں۔ حضرت بسمل کا کلام "جذبات بسمل" کے نام سے شائع ہوکر مقبول ہوچکا ہے۔ جس میں مختلف رنگین تصاویر نے اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں۔ (ط ۱۵ ایر)

مولانا سیماب اکبرآبادی

آپ کا نام عاشق حسین اور سیماب تخلص ہے۔ مولوی محمد حسین صدیقی اکبرآبادی مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۸ رجب سنہ ۱۲۹۹ھ کو پیدا ہوئے۔ بعد تحصیل علوم مشرقی گورنمنٹ کالج اجمیر میں علوم مغربی کی تکمیل کی۔ کچھ عرصہ محکمہ ریلوے میں ملازم رہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ آپ کی مذہبی نظموں نے مسلمانوں کے جذبات میں آگ لگا رکھی تھی۔ اپنے فطری ذوق شعری اور خدمت زبان و ادب کے جذبات سے مجبور ہوکر آپ ملازمت سے مستعفی ہوگئے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں اپنے وطن میں قصر الادب کی بنیاد ڈالی جب مستقلاً آپ کا قیام آگرہ میں ہوا تو آپ نے یہاں سے "پیمانہ" جاری کیا جو ہندوستان کا سب سے مشہور ماہنامہ تھا۔ سنہ ۱۹۲۹ء سے ہفتہ وار اخبار "تاج" نکالا۔ اور سنہ ۱۹۳۰ء سے ماہنامہ "شاعر"۔ تینوں پرچے عرصہ تک انتہائی کامیابی کے ساتھ جاری رہے۔ آجکل آپ کی زیر نگرانی صرف ماہنامہ "شاعر" شائع ہو رہا ہے۔

ڈھائی سو سے زیادہ کتابوں کے آپ مصنف ہیں۔ جن میں نظم، لٹریچر، ادب، تاریخ اور ڈرامہ وغیرہ سب کچھ ہے۔ "کلیم عجم" اور "کار امروز" آپ کے خصوصی شاہکار ہیں۔ مرزا داغ دہلوی سے آپ کو شرف تلمذ حاصل ہے۔

آپ ایک بہت بڑی تعلیم یافتہ جماعت کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ جس میں ہر قوم اور ہر فرقے کے لوگ موجود ہیں۔ ان تلامذہ میں بہت سے استادانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ "آگرہ اسکول" آپ ہی کا قائم کردہ ادارۃ الخیال ہے جس سے آپ ملک و قوم اور ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ ہندوستان کے پہلے شاعر ہیں جو "لفظی شاعر" کہلاتے ہیں۔ نظم و غزل دونوں میں خوب خوب طبع آزمائی کی ہے۔ اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال ہے۔ آپ کی تازہ ترین اور زندگی افروز

تصنیف "ساز و آہنگ" ابھی شائع ہوئی ہے۔

آپ کے مختصر حالات جناب اعجاز صدیقی صاحب نے مرحمت فرمائے۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب شاد

کے۔سی۔آئی۔ای۔جی۔سی۔ایس۔آئی

مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر بتاریخ ۱۸ رشعبان المعظم سنہ ۱۲۸۰ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۴ء اپنے نانا راجہ نرندر پرشاد کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام راجہ ہری کشن پرشاد بہادر تھا۔

مہاراجہ نرندر پرشاد لاولد تھے اور شاد ہی کو اپنا فرزند سمجھتے تھے ان کی تعلیم میں انہوں نے بہت دلچسپی لی، اور گھر پر ہی انتظام کیا گیا۔ اچھے اچھے چند فارسی و عربی داں اساتذہ مقرر کئے گئے۔ مہاراجہ بہادر نے نہ صرف فارسی۔ عربی۔ تلنگی اور مرہٹی میں استعداد حاصل کی بلکہ خوش نویسی اور سپاہیانہ فنون تیر اندازی اور بنوٹ وغیرہ بھی سیکھے۔ اور مدرسہ عالیہ میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔

وہ اپنی تربیت اور عقائد کے متعلق خود اپنی تصنیف "جذبات شاد" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"کمسنی سے حضرت خداوند نعمت ظل سبحانی مد ظلہ (حضرت غفران مکان) کے مبارک قدموں میں حاضر رہنے کی عزت حاصل کی ہے، حضرت کے نصائح گراں بہا سے گوش و دل بچپن سے متمتع ہوتے رہے تھے، دین و دنیا کے آئین اسی دربار گہربار سے حاصل ہوئے۔ آئین شاہی کا آئینہ بردار اسی بافیض صحبت سے ہوا۔"

حضرت شاد کے نانا مہاراجہ نرندر پرشاد کے متعلق خود شاد نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے کہ وہ سچے دل سے مطیع اسلام اور بڑے صوفی المذہب اور محقق اور عارف باللہ تھے۔ ان کا مشرب صلح کل تھا اور سلطان علی شاہ

قدس سرہ العزیز سے انھیں عقیدت تھی! بھلا ایسے صدق المذہب سرپرست کے زیر تربیت رہنے کے بعد کیونکر صلح کل ہو مہاراجہ بہادر کیونکر اس رنگ سے بیگانہ رہتے۔

مہاراجہ بہادر خوش اخلاقی و مروت میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ ہفتہ میں ایک روز دربار عوام کے لئے کھلا رہتا ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ کے لئے بھی کسی قسم کی روک ٹوک نہیں۔ وہ ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور ہر ایک کی حتی الامکان امداد فرماتے ہیں۔

مہاراجہ بہادر کا ایک نہایت ہی شاندار کتب خانہ ہے جس میں بعض نایاب کتب بھی موجود ہیں۔ مہاراجہ چندو لال شاداں کی طرح ان کی سخاوت کا بھی دور دور تک شہرہ ہے۔ وہ بعض شاعروں کو مستقل طور سے تنخواہ دیتے ہیں۔ شاد اردو زبان کے دل دادہ ہیں اور بہر نوع اردو زبان کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ ان کی متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

شاد کی طبیعت ابتدا ہی سے شعر گوئی کی طرف مائل تھی اور یہی سبب ہے کہ تعلیم سے فارغ ہونے سے قبل ہی انہوں نے شعر موزوں کرنا شروع کر دیا۔ مولف تذکرہ شعرائے دکن لکھتے ہیں کہ شاد ابتدا میں رائے سجو لال تمکین سے اصلاح لیتے۔ اس کے بعد اگرچہ متعدد اساتذۂ فن سے مشورہ کرتے رہتے تھے لیکن آخر میں اعلیٰ حضرت غفران مکان کے آگے زانوئے شاگردی تہ کیا۔ اس کے بعد سے تو ان کے کلام میں چار چاند لگ گئے۔ اور انھیں شاگرد خاص کا لقب عطا ہوا۔ شاد کے کلام سے ان کے مطالعہ کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ عام کتب کے ساتھ انہوں نے خاص طور سے متقدمین شعرا کے کلام کا بہت غائر نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ ان کا کلام شاعرانہ محاسن اور فصاحت و بلاغت سے مالا مال ہے۔ مثل ان کے جد اعلیٰ مہاراجہ چندو لال شاداں کے ان کے کلام کا بھی غالب حصہ تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ ہر جگہ فقر و فخری اور عشق حقیقی میں مستغرق نظر آتے ہیں۔

سنہ ۱۳۱۲ھ میں شاد کو راجہ بہادر کا خطاب ملا۔ سنہ ۱۳۲۱ھ میں حضرت غفران مکان کی سالگرہ کے موقع پر خطاب راجۂ راجایان مہاراجہ بہادر سے بلند ہوئے، اور ہفت ہزاری منصب وغیرہ عنایت ہوئے۔

سنہ ۱۳۳۱ھ میں عید الضحیٰ کے موقع پر خدمات کے مد نظر یمین السلطنت کے خطاب سے سرفراز کئے گئے۔

حکومت ہند کی طرف سے سنہ ۱۹۰۲ء میں کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اور سنہ ۱۹۱۰ء میں جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔

حضرت شاد اردو کے بہت بڑے محسن ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ ایک اچھے شاعر ہیں، بلکہ اس لئے بھی کہ چالیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف و مولف ہیں۔

(مرقع سخن)

افسر الشعراء حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی

آپ کے مورث اعلیٰ نادر شاہ درانی کی فوج کے ساتھ ہندوستان میں آئے اور دہلی میں بود و باش اختیار کی، آپ کے دادا آغا حیدر علی قزلباش یہاں آکر فوج میں رسالداری کے عہدہ پر مامور رہے۔ لیکن آپ کے والد بزرگوار آغا عبد علی قزلباش نے تلوار رکھ کر قلم سنبھالا۔ اور رڑکی کالج سے اوورسیری کا امتحان پاس کیا۔ آپ کا سلسلۂ نسب ایران کے شہزادہ احمد سے ملتا ہے۔

حضرت آغا شاعر قزلباش دہلوی ۵ مارچ ۱۸۷۱ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم عربی اور فارسی گھر پر حاصل کی اس کے بعد عربک ہائی اسکول دہلی میں تعلیم پائی۔ آٹھویں جماعت میں تھے کہ مضمون نویسی اور شاعری کا شوق ہوا۔ اسی زمانہ میں نواب احمد سعید خاں صاحب طالب سے مشورہ لیتے رہے۔ ۲۵-۳۰ برس کی عمر میں حیدرآباد پہنچے۔ وہاں حضرت داغ سے ملاقات ہوئی اور ان کے آگے زانوئے ادب تہ کیا۔ مولانا شبلی گرامی۔ شرر، حافظ نذیر احمد اور مولانا حالی جیسے بزرگوں کی صحبت حاصل کی۔ آغا صاحب کا سب سے زبردست کارنامہ قرآن پاک کا اردو منظوم ترجمہ ہے جو آپ نے اخیر عمر میں کیا۔

افسر الشعراء حضرت آغا شاعر مدظلہ مرزا داغ مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور آپ کا کلام ہماری قدیم شاعری کا ایک دلکش مرقع ہے جس کی اس زمانہ میں نظیر نہیں مل سکتی۔

آغا صاحب کی زبان میں وہ شیرینی ہے جیسے لعل نگار، وہ لوچ ہے جیسے شاخ گل، اور وہ روانی ہے جیسے آب رکناباد۔ آپ صرف ہماری قدیم شاعری ہی کا بہترین نمونہ نہیں بلکہ ہماری قدیم تہذیب و شرافت اور ہماری افتاد مزاج کے بھی علمبردار ہیں۔

آپ کے مختصر حالات آپ کے صاحبزادے آغا مسرور صاحب نے مرحمت فرمائے۔ آغا صاحب ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ اور بیماری ہی کی حالت میں آپ کا فوٹو لیا گیا۔ اس وقت جو زحمت آپ کو دی گئی اس کا مجھ کو اب تک احساس ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب آپ رُو بہ صحت ہیں۔ خدا آپ کا سایہ تا دیر قائم رکھے آمین۔

مولانا صفی لکھنوی

آپ کا اسم گرامی علی نقی اور صفی تخلص ہے۔ آپ زیدی سید ہیں یعنی حضرت زید شہید کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے مورث اعلیٰ سید نورالدین شاہ مبارک بعہد سلطان شمس الدین التمش غزنی سے آکر دہلی میں سکونت پذیر ہوئے۔ مولانا صفی کے پردادا سید احسان علی مرحوم جاٹوں کے مظالم سے تنگ آکر فیض آباد چلے آئے۔ نصیرالدین حیدر بادشاہ کے زمانہ میں سید سلطان حسین لکھنؤ میں آکر مقیم ہوئے۔ امجد علی شاہ کے عہد میں سید فضل حسین صاحب صفی صاحب کے والد بزرگوار شاہزادہ مرزا سلیمان قدر بہادر کی اتالیقی پر مامور رہے۔

مولانا صفی ۲ جنوری ۱۸۶۲ء کو بمقام لکھنؤ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کیننگ کالجیٹ اسکول سے انٹرنس پاس کیا۔ ۱۸۸۲ء سے سرکاری ملازمت (محکمہ دیوانی) اختیار کی اور ۱۹۲۳ء میں پنشن لے لی۔ اور اب بحالت گوشہ نشینی اردو ادب کی خدمت میں مصروف ہیں۔

مولانا صفی کی ذات ان لوگوں میں سے ہے، جنھوں نے لکھنؤ اسکول کی شاعری کے دامن کو داغ بدنامی سے پاک کیا۔ اور ایک خوش نما لباس میں شاعری کو بازار اردو میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ غزل کے میدان میں مولانا صفی کا کئی اعتبار سے نہایت ممتاز درجہ ہے۔ مولانا کی زبان اتنی نرم اور شیریں ہے کہ پڑھنے والے کو ایک غزل کئی بار پڑھنے پر بھی سیری نہیں ہوتی۔ مولانا کی نظمیں بہت ہی موثر ہوتی ہیں، ہندوستان کی بدقسمتی، اہل وطن کی بربادی اور ہماری بگڑی ہوئی حالت پر اکثر آنسو بہاتے ہیں۔

مولانا صفی کے کلام کا بہترین مجموعہ۔ صحیفۃ القوم ۸/ نظم حیات ۸/ لخت جگر (قومی نظمیں) ۸/

مرزا محمد ہادی صاحب عزیز لکھنوی

پیدائش ۱۸۸۲ء　　وفات ۱۹۳۵ء

آپ کے جد محترم شیراز سے پہلے کشمیر آئے تھے اور پھر شاہان اودھ کے دور حکومت میں کشمیر سے لکھنؤ آئے۔ مولانا عزیز کی پیدائش لکھنؤ میں ہوئی۔ علم و فضیلت اس خاندان میں موروثی ہے۔ کئی پشتوں سے علمی خدمت انجام دی جا رہی ہے۔ مولانا عزیز نے اپنے خاندان کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے تحصیل علم میں بلیغ کوشش کی، چنانچہ آپ کی تصنیفات مسلم الثبوت ہے۔

عزیز کی ولادت ۱۸۸۲ء میں ہوئی۔ سات برس کا سن تھا کہ سایہ پدری سے محروم ہوگئے۔ اساتذہ کے دواوین اور مطالعہ کتب نے آپ کی شاعری میں استادانہ رنگ پیدا کر دیا۔ اردو میں عام طور پر میر اور غالب کی تقلید کی ہے۔ مرزا عزیز لکھنوی کا شمار اردو کے ان چند شعراء میں ہے جنھوں نے غزل کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی، اور موجودہ روشنی والوں کے مذاق کا اندازہ کرتے ہوئے اردو شاعری کو ورطۂ ضلالت سے نکالنے کی کوشش کی۔

اردو میں عزیز نے اکثر اصناف سخن پر طبع آزمائی کی ہے۔ مگر قصیدہ میں ایک خاص امتیازی حیثیت پیدا کر لی ہے۔ جو ہر طرح قابل داد ہے۔ نظمیں بھی خوب کہی ہیں جن میں بعض ایسی ہیں جو ہر شاعر کے لیے باعث افتخار ہو سکتی ہیں۔

شعرائے جدید

مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی

فدائے قوم مولانا حسرت موہانی سے اہل زمانہ بخوبی واقف ہیں، آپ کا مولد موہان ضلع اناؤ ہے، آپ نے بی۔اے محمڈن کالج علی گڑھ سے پاس کیا، طالب علمی کے ہی زمانہ سے آپ کو قوم وملک کے ساتھ قلبی محبت ہے، جس کا اظہار اس وقت تک بارہا عملی طور پر ہو چکا ہے۔

کئی بار آپ نے قومی فلاح وبہبودی کی وجہ سے شدید مصائب برداشت کئے لیکن ضمیر کے خلاف کبھی کوئی کمزوری ظاہر نہیں کی، بہت کم ایسی ہستیاں ہیں جنہوں نے ایسی پختگی کے ساتھ اپنے قول وفعل کو ایک کرکے دکھایا ہو آپ منشی امیر اللہ تسلیم کے شاگرد ہیں۔ اور کلام میں حضرت مومن کی جھلک نظر آتی ہے۔ جو شعر بحالت سوز وگداز کہا ہے اس کا مزہ دل سے زائل نہیں ہوتا۔

سنہ ۱۹۱۲ء میں آپ کی غزلیات کا پہلا مجموعہ شائع ہوا جو بہت کچھ خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔ اس کے بعد کئی اور حصے شائع ہوئے جو پاکیزہ خیالات، صحیح جذبات، بلند تخیل اور علم وادب کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ دیوان غالب کی شرح بے مثل لکھی ہے مولانا حسرت نے فلسفۂ محبت کے رموز پر جہاں قلم اٹھایا ہے وہاں زیادہ تر بہت بلند جذبات کا اظہار کیا ہے اور قدرت نے آپ کو ایسا دردمند دل عطا کیا ہے جو فی زمانہ قابل رشک ہے۔

آپ نے اردو کے جملہ مستند اور صاحب دیوان شعرا کے نایاب کلام کا انتخاب گیارہ جلدوں میں شائع کیا ہے جو آپ کا زبردست کارنامہ ہے۔

میں نے آپ کی تازہ ترین تصویر حاصل کرنے کی بہت کوشش کی۔ افسوس آپ کے پاس اس وقت کوئی تصویر موجود نہ تھی، کانپور کے کسی فوٹوگرافر یا ایسے حضرات کا پتہ بھی معلوم نہ تھا جن کے ذریعہ آپ کی تازہ ترین تصویر حاصل کر سکتا۔ سنا تھا کہ مولانا دہلی تشریف لا رہے ہیں، نہ معلوم کس وجہ سے آپ نہ آسکے۔ تصویر کے دستیاب نہ ہونے کا افسوس ہے۔

کا انتخاب کردہ قیمت ایک روپیہ (عہ) حسرت کے سو شعر ۴ر
انتخاب کلیات حسرت مع ترجمہ انگریزی۔ قیمت ایک روپیہ عہ
محاسن سخن قیمت ۶ر معائب سخن قیمت ۶ر
متروکات سخن " ۶ر ادباب سخن " ۴ر

انتخاب سخن یعنی اردو کے تمام مستند و صاحب دیوان اساتذہ کے نایاب کلام کا انتخاب۔

جلد اول	(سلسلہ شاہ حاتم)	قیمت	۱۰ر
جلد دوم	(سلسلہ ذوق)	"	۱۰ر
جلد سوم	(سلسلہ مومن)	"	۸ر
جلد چہارم	(سلسلہ مظہر)	"	۴ر
جلد پنجم	(سلسلہ جرأت)	"	۱۰ر
جلد ششم	(سلسلہ مصحفی)	"	۱۳ر
جلد ہفتم	(سلسلہ آتش)	قیمت	۶ر
جلد ہشتم	(سلسلہ امیر و اسیر)	"	۱۲ر
جلد نہم	(سلسلہ قائم)	"	۱۲ر
جلد دہم	(سلسلہ غالب)	"	عہ
جلد یازدہم	(اساتذہ متفرق)	"	۱۰ر
دیوان شاہ حاتم		"	۶ر
دیوان مرزا راسخ عظیم آبادی		"	۱۰ر
دیوان سودا و میر درد		"	۴ر
دیوان میر سوز		"	۲ر
دیوان کامل لکھنوی		"	۸ر
دیوان نظیر ۲ر دیوان نازش بدایونی			۲ر
دیوان غالب مع شرح حسرت موہانی		"	عہ

اصغر حسین صاحب اصغر گونڈوی

پیدائش ۱۸۸۴ء — وفات ۱۹۳۶ء

اصغر حسین نام، اصغر تخلص، اصل وطن گورکھپور تھا۔ یکم مارچ ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئے، آپ کے آبا و اجداد گورکھپور کے رہنے والے تھے، آپ کے والد بزرگوار گونڈہ میں قانون گو تھے، یہیں سے پنشن لی اور پھر یہیں سکونت اختیار کی، ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، کسی کالج یا مدرسے میں مستقل طور پر تعلیم حاصل نہ کی، جو کچھ قابلیت پیدا کی وہ آپ کے ذاتی مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ شاعری میں پہلے منشی خلیل احمد وجد بلگرامی سے اصلاح لیتے رہے۔ پھر چند غزلیں منشی امیر اللہ تسلیم کو دکھائیں۔

حضرت اصغر نہایت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے، یہی وجہ ہے کہ جگر جیسے رند لاابالی بھی آپ کے پاس پہنچ کر بڑے زاہد و عابد بن جاتے تھے۔

اصغر کے کلام میں سب سے پہلی چیز لب و لہجہ کی وہ جدت آمیز رنگینی ہے جو پڑھنے اور سننے والوں کو ایک خاص شگفتہ طریقہ سے چھیڑ کر متاثر کر دیتی ہے۔ دوسری طرف سکون و اضطراب کی وہ معتدل آمیزش ہے، جو ایک خاص کیف پیدا کر دیتی ہے۔ اکثر ایک لطیف ترنم اور دلکشی بھی کلام میں پائی جاتی ہے۔ آپ کے کلام کا پہلا مجموعہ "نشاط روح" کے نام سے شائع ہوا تھا، جو اب نایاب ہے۔ اور دوسرا مجموعہ سرود زندگی کے نام سے شائع ہوا ہے۔

(حسب تحریر جناب سعید انصاری صاحب (ایڈیٹر ہندوستانی الہ آباد) اصغر صاحب کا ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء کو انتقال ہوا۔)

سرود زندگی مولانا اصغر حسین اصغر گونڈوی کے کلام کا مجموعہ سرود زندگی موصوف کے مجموعہ کلام نشاط روح کے بعد کا کلام ہے قیمت مجلد دو روپے (عـه)۔ اصغر کے سو شعر ۴ر

جگر مراد آبادی

علی سکندر نام جگر تخلص مراد آباد کے رہنے والے۔ پیدائش سنہ ۱۸۹۰ء۔

آپ کا خاندان نہایت ممتاز اور با اثر تھا۔ آپ کے مورث اعلیٰ مولوی محمد سمیع صاحب دہلی کے رہنے والے تھے۔ اور شاہجہاں کے استاد تھے، ایک موقع پر عتاب شاہی کی وجہ سے ترک سکونت کرکے مراد آباد چلے آئے۔

ذوق شاعری گویا آپ کو وراثت میں ملا ہے۔ آپ کے دادا حافظ محمد نور، نور تخلص کرتے تھے، والد مولوی علی نظر، نظر خواجہ وزیر لکھنوی کے شاگرد تھے۔

درسی تعلیم معمولی ہے، انگریزی میں انٹرنس تک جوبلی اسکول اور مشن اسکول لکھنؤ میں تعلیم پائی ہے۔ فارسی کا مطالعہ کافی وسیع ہے، اور فارسی میں اپنے مخصوص رنگ میں کہتے بھی خوب ہیں۔

شاعری میں ابتداءً فصیح الملک مرزا داغ دہلوی سے اس کے بعد منشی امیر اللہ تسلیم سے شرف تلمذ حاصل رہا ہے۔ فروغ نظر کے لئے حضرت جگر عینک کی تجارت کرتے تھے۔ حضرت جگر نہایت ملنسار اور منکسر المزاج ہیں۔ خلوص اور محبت ان کا طرۂ امتیاز ہے۔ باوجود رندی کے مذہبی معتقدات میں نہ صرف راسخ بلکہ سچا ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت جگر کے کلام کی امتیازی خصوصیت انداز بیان کا بانکپن، شوخی اور سرمستی ہے۔ خیالات کے لحاظ سے وہ نفسیات محبت رکھنے ہیں اور اس لئے مجاز کے قائل ہیں۔ جگر کی شاعری کے دور اول کے نمونے داغ جگر میں ملاحظہ کیجئے، دور ثانی حضرت شاہ صاحب قبلہ کی ارادت اور حضرت اصغر مرحوم کی محبت سے شروع ہوتا ہے۔ جسے مجاز اور حقیقت کی کشمکش کا دور کہنا چاہیئے۔ اگرچہ دور اول میں عام خیالات معمولی الفاظ میں تھے لیکن اس راکھ کے نیچے وہ چنگاریاں ضرور موجود تھیں جو شعلہ بن کر بھڑک اٹھیں، چنانچہ دوسرے دور میں بلند خیالات۔ بلند الفاظ ملیں گے۔ لیکن آپ بلند خیالات کو سادہ الفاظ میں لکھتے ہیں۔ حضرت جگر کے پڑھنے کا انداز بھی اس قدر دل آویز ہے کہ سننے والے پر عجب کیف اور سرور طاری ہو جاتا ہے۔ آپ کے مخلص دوست محمود علی خانصاحب جامی نے آپ کی بہترین تصویر مرحمت فرمائی جو ایک گروپ میں تھی۔

حضرت جوش ملیح آبادی

شبیر حسن خاں نام، جوش تخلص۔ ملیح آباد کے رہنے والے، پیدائش سنہ ۱۸۹۶ء۔

آپ کے بزرگ کابل سے تشریف لائے تھے، پہلے عرصہ تک قائم گنج ضلع فرخ آباد میں قیام کیا۔ پھر ملیح آباد آکر مستقل سکونت اختیار کرلی۔ آپ کا خاندان لکھنؤ اور مضافات لکھنؤ میں ہمیشہ معزز و ممتاز رہا، اور اکثر افراد سلطنت اودھ میں اعلیٰ عہدوں

پرفائز رہے ہیں۔

شاعری آپ کے یہاں چار پشت سے ہوتی آئی ہے۔ آپ کے جدِ امجد نواب حسام الدولہ تہور جنگ فقیر محمد خاں صاحب گویا کا شمار اساتذہ میں ہوتا ہے۔ جو ناسخ کے شاگرد رشید تھے۔ آپ کے دادا نواب محمد احمد خاں صاحب احمد اور آپ کے والد نواب بشیر الدین خاں صاحب بشیر بھی صاحبِ دیوان تھے۔ گھر میں جب شاعری کا اتنا چرچا ہو تو ظاہر ہے کہ بچوں پر کیا کچھ اثر نہ پڑے گا۔ چنانچہ حضرت جوش بھی نو دس برس کی عمر ہی میں شعر کہنے لگے۔

شروع میں بارہ تیرہ برس کی عمر تک عزیز لکھنوی سے اصلاح لیتے رہے۔ اس کے بعد آپ نے ذوقِ سلیم اور وجدانِ صحیح کو اپنا استاد بنا لیا جس طرح آپ نے کسی کو اپنا استاد بنانا پسند نہ کیا۔ اسی طرح آپ کسی کو اپنا شاگرد بنانا بھی پسند نہیں کرتے۔

جوش کی شاعری کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اردو شاعری کی گذشتہ تاریخ اور اس کے موجودہ ردِ عمل کو ذہن میں رکھا جائے۔ ایک عرصہ تک جوش دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ کے شعبۂ تالیف و ترجمہ میں ادبی نقاد کی خدمت انجام دیتے رہے۔

حضرت جوش نے لکھنؤ کی فضا اور ناسخ کے اسکول میں تعلیم و تربیت پائی۔ جوش نے بھی اس خارجی شاعری بلکہ غزل سے کنارہ کشی اختیار کی اور نظم کی طرف توجہ کی، یہ میدان آپ کی جولانیٔ طبع کے لئے اتنا وسیع تھا کہ اس نے آپ کی تمام خصوصیات کو نمایاں کر کے آپ کی شاعری کو ایک حیاتِ مستقل عطا کر دی۔

حضرت جوش کی شاعری دل کی شاعری ہے، وہ دل سے کہتے ہیں اور دل پر اس کا اثر ہوتا ہے وہ کسی خاص مقصد کے ماتحت شاعری نہیں کرتے۔ ملک و قوم میں ان کی شاعری کوئی انقلاب پیدا کر سکے یا نہ کر سکے اس سے وہ قطعی بے نیاز ہیں۔ صرف اپنے تأثرات اور اپنے جذبات کے تحت شعر کہتے ہیں۔ اور انسانی فطرت ان کا موضوع ہے۔

جوش کی رباعیات کا مجموعہ جنون و حکمت کے نام سے بھی شائع ہوا ہے۔ آپ رسالہ کلیم کے ایڈیٹر ہیں جو دہلی سے نہایت کامیابی کے ساتھ نکل رہا ہے۔

(آپ کی تصویر محترمہ اصغری بیگم سحر مدیرہ "تنویر" بمبئی نے مرحمت فرمائی۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔)

استاذ السلطان نواب فصاحت جنگ بہادر
جلیل القدر حافظ جلیل حسن صاحب جلیل جانشین حضرت امیر مینائی

حضرت جلیل مانک پوری وہ خوش نصیب اور صاحب کمال شاعر ہیں جن کو حضرت امیر مینائی کے فیضان صحبت اور تلمذ نے نہ صرف ادبی دنیا میں مشہور کیا، بلکہ دنیوی فکر سے بھی فارغ البال کر دیا۔ آپ امیر مینائی رح کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔ اور اکثر تلامذۂ حضرت امیر آپ ہی سے مشورۂ سخن کرتے ہیں۔ آپ کی فارسی اور اردو قابلیت مسلم الثبوت ہے۔ ۱۳۱۲ھ میں آپ حضرت امیر مینائی کے ہمراہ حیدر آباد دکن پہنچے۔ ۱۳۲۷ھ میں میر محبوب علی خاں صاحب مرحوم سابق تاجدار دکن نے پانچسو روپے ماہوار وظیفہ عطا فرمایا۔ اور اپنی استادی کا شرف بخش کر حضرت داغ مرحوم کی جگہ پر مامور کیا۔ اور جلیل القدر کے معزز خطاب سے سرفراز کیا۔ ۱۳۲۸ھ میں آپ کا پہلا دیوان تاج سخن شائع ہوا۔

آپ کا کلام زیادہ تر حضرت امیر مینائی کے رنگ میں جھلکتا ہے۔ اسی وجہ سے آپ کو جانشینی کا مرتبہ حاصل ہوا۔ زبان کے لحاظ سے آپ کے دیوان اردو لٹریچر کا بہترین کارنامہ ہیں۔ یہ سب خوبیاں حضرت امیر مینائی کی بافیض صحبت کا نتیجہ ہیں۔ حضرت جلیل ایک متین و سنجیدہ بزرگ ہیں اور مزاج میں بھی تہذیب تقدس موجود ہے جو آپ کے استاد مرحوم میں تھا۔

(ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے استاذ السلطان حضرت جلیل مانکپوری مدظلہ کی بہترین تصویر مرحمت فرمائی۔)

تاج سخن ۶ر ۔ جان سخن ۶ر ۔ معراج سخن ۱۲ر ۔ کلام جلیل ۱۲ر

ابوالاثر حفیظ جالندھری

آپ ۱۴ جنوری ۱۹۰۰ء کو پنجاب کے ایک قدیم شہر جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان قدیم چوہان سورج بنسی راجپوت خاندان کی ایک شاخ ہے۔ جو آج سے تقریباً دو سو سال پیشتر مسلمان ہو گئے تھے۔ حفیظ کی ابتدائی تعلیم جالندھر میں ہوئی۔ بچپن سے اردو زبان اور شاعری سے فطری مناسبت تھی۔ گیارہ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کیا۔ اور غزل تختۂ مشق تھی۔ ملک الشعراء مولانا غلام قادر گرامی جیسے فارسی کے مسلم الثبوت

اُستاد اور یگانۂ روزگار شاعر کے سامنے باقاعدہ زانوئے ادب تہ کیا۔

سنہ ۱۹۲۵ء میں فرمانروائے خیر پور سندھ نے حفیظ کو تین سو روپے ماہوار مشاہرہ پر درباری شاعر کے طور پر یاد فرمایا مگر حفیظ کو یہ زندگی پسند نہ آئی۔ نظم رقاصہ اسی زمانہ کی یادگار ہے۔ خیر پور سے مراجعت کے بعد حفیظ نے اپنا پہلا مجموعۂ کلام نغمہ زار شائع کیا۔ جو حفیظ کی شہرت کا باعث ہوا۔ اس کے بعد حفیظ نے شعر و سخن کے ذریعہ اسلام کی خدمت کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور "شاہنامۂ اسلام" کو نظم کرنا شروع کیا۔ اور اس کے بعد حفیظ خورد و کلاں کے محبوب شاعر بن گئے، شاید یہ نہ کہا جا سکے کہ حفیظ اپنے زمانہ کے بہترین شاعر ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حفیظ اپنے زمانہ کے مقبول ترین شاعر ہیں۔ بڑے بڑے مشاعروں، قومی اور ملی اجتماعات میں حفیظ کا نام ساحر کی طرح لوگوں کو شرکت کے لئے آمادہ کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں شاہنامۂ اسلام کی دوسری جلد شائع ہوئی اور حفیظ کی شہرت کا آوازہ حکومت نے بھی سنا تو "خان صاحب" کا خطاب عطا فرمایا۔ اور اسی سال شاہنامۂ اسلام لکھنے کا اصلی انعام ملا۔ یعنی حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ "میرا اسلام لے جا" کے عنوان سے جو نظم حفیظ نے مدحت ہوئی مدینہ والے کے نام لکھی تھی آج ہندوستان میں بچے بچے کی زبان پر ہے۔ شاہنامۂ اسلام کی اب تک صرف دو جلدیں شائع ہوئی ہیں افسوس کہ صحت کی خرابی کی وجہ سے تیسری جلد ابھی تک مکمل نہ ہو سکی۔ ڈاکٹروں کے مشورہ سے آپ آجکل لندن میں ہیں علاوہ اس کے شاہنامۂ اسلام کے لئے برٹش میوزیم اور انڈیا آفس کی لائبریریوں سے مواد فراہم کر رہے ہیں خدا فردوسی اسلام حفیظ جالندھری کو خوش و خرم رکھے۔

(آپ کے حالات جناب محمد شفیع صاحب نے لاہور سے بھیجے۔

متعدد خطوط کے بعد حفیظ صاحب نے "مصنفین اردو" کے لئے اپنی تازہ ترین تصویر لندن سے مرحمت فرمائی میں آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔)

شاہنامۂ اسلام (جلد اول) اس میں ابتدائے آفرینش سے لے کر جنگ بدر ابتدا تک کے حالات نہایت آسان اور دل چسپ اردو میں بیان کئے گئے ہیں، عہد ابراہیم علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے واقعات، بعثت رسول کریم کے وقت دنیا کے حالات اس کتاب کے اہم عنوانات ہیں۔ ان کے علاوہ نبی نامہ اور سرور کائنات کے حضور میں تحیت پھر اسلام نقاّن رسول کے لئے نوید حیات کا کام دیتا ہے یہ کتاب مقبول ہوئی ہے قیمت تین روپے (عہ/)۔

شاہنامۂ اسلام (جلد دوم) اس حصہ میں جنگ بدر، غزوۂ سویق اور غزوۂ اُحد کے ابتدائی حالات نہایت شرح و بسط کے ساتھ آسان اردو نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔ ہدیہ تین روپے (عہ/)۔

نغمہ زار جناب حفیظ کے کلام کا پہلا مجموعہ۔ اس کتاب نے اردو شاعری میں مفید اضافہ کیا ہے قیمت عہ/

سوز و ساز جناب حفیظ کے کلام کا دوسرا مجموعہ نظمیں، گیت، پرکیف غزلیں، دلگداز مرثیے درج ہیں عہ/

ہفت پیکر حفیظ کے سات طبع زاد افسانوں کا مجموعہ۔ یہ افسانے ہندوستانی دیہاتی تمدن و معاشرت کے زیر اثر لکھے گئے ہیں۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)

معیاری افسانے بہترین افسانوں کا مجموعہ قیمت عہ/ اسلام۔ رقاصہ۔ تصویر کشمیر۔ صبح معرفت

ملنے کا پتہ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

ساغر نظامی

ساغر نظامی سنہ ۱۹۰۵ء کو علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ اردو اور فارسی کی تعلیم گھر پر ہوئی۔ انگریزی کی تعلیم کالجیٹ اسکول علی گڑھ میں حاصل کی۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں رسالہ "پیمانہ" اور سنہ ۱۹۲۹ء میں "مستقبل" کے ادارتی فرائض انجام دئے۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں ترک وطن کرکے مظفرنگر میں اقامت اختیار کی۔ اور یہاں اپنا مجموعۂ کلام "بادۂ مشرق" مرتب کیا۔ جو سنہ ۱۹۳۲ء کے آغاز میں میرٹھ سے شائع ہوا۔ بادۂ مشرق اردو ادب میں ہر لحاظ سے حیرت انگیز کتاب ہے جو اپنے حسن ظاہری کے لحاظ سے موجودہ نظم کی کتابوں میں ناقابل مقابلہ ہے۔ جس میں تفکر، تاثر، تنزل، وجدان، کیف، قومیت و اسلامیت کی روح کارفرما ہے۔ اور پیغمبر اسلام کے علاوہ رام چندر جی، کرشن جی، مہاتما گوتم بدھ اور اکثر اسلامی و ہندوستانی قائدین پر ایسی نظمیں اس کتاب میں پائی جاتی ہیں جو اتحاد اقوام کا سبب بننے کی طاقت رکھتی ہیں۔ شباب، آزادی، مسرت اور زندگی کا ایک مواج سمندر بادۂ مشرق کے صفحات میں موجیں مارتا ہے۔ آپ ملاحظہ فرمائیں گے . . . . کہ شاعر نے اپنی اس کتاب سے ایشیا کی عظمت کو دوبالا کر دیا ہے۔ بادۂ مشرق اردو شاعری میں زبان، خیال، اور اپنے پیغام کے لحاظ سے اولین کتاب ہے۔

بادۂ مشرق — ساغر نظامی کے کلام کا مجموعہ۔ قیمت چار روپے (للعہ)۔

صبوحی — ہندوستان کے مشہور اور پختہ کار شاعر و ادیب ساغر نظامی کی چیدہ چیدہ اور منتخب غزلوں کا مجموعہ۔ قیمت ا عہ۔

سرودِ شباب — ساغر نظامی کی رباعیوں کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ عہ۔

دلہنوں کی کانفرنس۔ عہ۔ جادۂ مشرق (تازہ کلام کا مجموعہ) زیر طبع۔

کہکشاں — ساغر نظامی کے ۱۲ افسانوں کا مجموعہ جو بہترین ادب لطیف پیش کرتا ہے۔ قیمت ۶/۔

تہذیب کی سرگذشت — یہ طویل افسانہ ساغر نظامی کی ایک قدیم تصنیف ہے۔ واردات قلب اور انسانی فطرت کی نازک سے نازک تشریح اس افسانہ میں پائی جاتی ہے۔ قیمت عہ۔

مولانا ظفر علی خاں صاحب

مولانا ظفر علی خاں سنہ ۱۸۷۳ء میں کوٹ میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ سن پیدائش نام سے نکلتا ہے۔ کرم آباد تحصیل وزیر آباد (پنجاب) کے رہنے والے ہیں۔ آپ کے والد بڑے زمیندار تھے۔ مگر اس وقت کچھ مکانات اور تھوڑی سی زمین کے سوا باقی جائداد سیاسی سرگرمیوں کی نذر ہو چکی ہے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے وزیرآباد اور پٹیالہ میں حاصل کی۔ پھر علی گڑھ کالج سے بی۔اے پاس کرکے بمبئی چلے گئے۔ اتفاق سے مولانا شبلی نعمانی بمبئی گئے ہوئے تھے۔ ان سے حیدرآباد کے حالات سنے اور وہیں چلے گئے۔ ان دنوں مرزا داغ مرحوم حیدرآباد میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اُن کے حلقۂ تلامذہ میں شامل ہوئے۔ اور اصلاح لیتے رہے۔ آپ نے اپنے والد کے انتقال کے بعد زمیندار نکالا جو لاہور سے روزانہ شائع ہوتا ہے۔ اس وقت سے مستقل شغل اخبار نویسی ہو گیا۔ آپ نے اس اخبار کو اتنا فروغ دیا کہ ہر طرف سے قبول عام کی سند ملی۔

مولانا ایک کامیاب ادیب ہیں، شعرگوئی ابتدائے سن تمیز سے شروع کی۔ آپ کی نظموں میں مذہبی اور سیاسی عنصر غالب ہے۔ ہنگامی نظمیں خوب لکھتے ہیں۔ آپ کے کلام کا ایک مجموعہ بہارستان کے نام سے شائع ہوا ہے۔ قوم و ملک کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے آپ نے معاشرتی اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے خود بھی مضامین لکھے اور کارآمد سمجھ کر مغربی مصنفین کے خیالات کو بھی اردو جامہ پہنایا۔ اس سلسلہ میں آپ کی تصنیف "معاشرت" قابل دید ہے۔

اردو میں ایسے باکمال صرف چند ہی پیدا ہوئے ہیں جو اردو نظم و نثر پر یکساں قدرت رکھتے ہوں۔

مولانا مسلّم قابلیت کے شاعر، انشا پرداز اور مصنف ہیں۔ زمیندار میں آپ کے مقالات ہمیشہ دلچسپی اور استفادہ کا مرکز بنے رہتے ہیں۔ آپ کی عمدہ تصویر باوجود انتہائی کوشش کے دستیاب نہ ہو سکی۔

بہارستان مولانا کی اسلامی، سیاسی، علمی، تاریخی، اخلاقی اور جہادی نظمیں۔ یہ مجموعہ جہاں جدید شاعری کے لئے صحیح و صالح نصب العین کی حیثیت رکھتا ہے وہاں اس کا مطالعہ معنوی قوتوں کے لئے پیغام بیداری ہے۔ قیمت چار روپے (للعہ)۔

معرکۂ مذہب و سائنس انگریزی کی مشہور تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب پر آپ کو سرکار انگلشیہ سے انعام ملا تھا۔ قیمت ۶ر

معاشرت ۱۲ر سنہرا گھونگا ۱۶ر میری عینک ۶ر

شوکت علی خاں صاحب فانی بدایونی

شوکت علی خاں نام، فانی تخلص۔ پیدائش ۱۸۷۹ء۔ آپ کے آبا و اجداد کابل سے شاہ عالم کے زمانہ میں دہلی آئے۔

فانی نے تیرہ سال کی عمر تک قدیم طریقہ پر عربی اور فارسی کی تعلیم پائی اس کے بعد انگریزی شروع کی۔ ۱۹۰۱ء میں بریلی کالج سے بی۔ اے پاس کیا۔ ۱۹۰۸ء میں علی گڑھ سے ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل کی۔

شعرگوئی کا شوق فانی کو گیارہ بارہ برس کی عمر سے تھا۔ سب سے پہلی غزل آپ نے ۱۸۹۰ء میں کہی اور بیس سال کی عمر میں پہلا دیوان مکمل کر لیا۔ لیکن وہ ضائع ہو گیا۔ ۱۹۲۶ء میں دوسرا دیوان "باقیات فانی" کے نام سے شائع ہوا جو واقعی آپ کے اصل رنگ کا مظہر اور آپ کی خصوصیات شاعری کا حامل ہے۔

فانی کی زندگی مایوسیوں اور ناکامیوں کی داستان ہے۔ فانی صاحب کے کلام میں حزن و ملال اس کثرت سے ہے کہ باقیات فانی کا مقدمہ لکھتے ہوئے پروفیسر رشید صدیقی نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ فانی یاسیات کے امام ہیں۔

فانی اردو کے بڑے سنجیدہ شاعر ہیں لیکن وہ اپنی سنجیدگی سے شعریت کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔ اپنے مخصوص انفرادی رنگ سے علیحدہ ہو کر ان کو غالب کی دشوار پسندی اور فلسفہ نگاری، انشا رخصوصی۔ فارسی کے غیر مانوس محاورے ثقیل ترکیبیں اور عربی کے لغات بالکل ناپسند ہیں۔ بلکہ اس کے خلاف ان کے کلام میں اردو کے روزمرہ محاوروں کی چاشنی موجود ہے۔ مختصر یہ کہ فانی گویا غالب کے دماغ اور میر کے دل کا مرقع ہیں۔ اور اس حیثیت سے دور جدید کے شعرا سے ممتاز اور نمایاں ہیں۔ کلیات فانی جس میں اردو اور فارسی کا کلام ہے انجمن ترقی اردو سے شائع ہونے والا ہے۔

باقیات فانی فانی کا دیوان جو اس زمانہ کے مشہور و معروف استاد فن ہیں، اور سوز و گداز میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ قیمت عہ۔

منشی تلوک چند صاحب محروم

لالہ تلوک چند محروم بھگت رام دیال کے صاحبزادے ہیں ۱۸۸۷ء میں عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے بزرگوں کا پیشہ کاشتکاری تھا۔ محروم کا بچپن دریائے سندھ کے کنارے پر گذرا ہے مناظر قدرت سے وابستگی اسی زمانہ کی یادگار ہے منظر نگاری کے وقت محروم کا قلم مصور کے قلم سے کم نہیں بلکہ اور زیادہ تصویر کشی کا کام کرتا ہے۔

سنہ ۱۹۰۸ء میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے جے۔ اے۔ وی کا امتحان پاس کرکے مشن ہائی اسکول ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ملازم ہوگئے۔ سنہ ۱۹۳۳ء میں کنٹونمنٹ بورڈ مڈل اسکول راولپنڈی کے ہیڈ ماسٹر ہوکر چلے گئے۔

نومبر سنہ ۱۹۱۹ء میں آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات ہوگئی جس پر آپ نے نہایت ہی غم انگیز نظمیں لکھیں، یہ نظمیں آپ کی بہترین نظموں میں سے ہیں غم و اندوہ کے جذبات محروم اس خوبی سے نظم کرتے ہیں کہ یاس و درد کی تصویر نظروں کے سامنے پھر جاتی ہے محروم کو شاعری کا شوق بچپن سے ہے، شروع ہی اردو میں اظہار خیال بشکل نظم آیا۔ لیکن آزاد مرحوم کی تصنیفات کے مطالعہ سے زبان پر جلا ہوگئی۔ محروم نے ہندوستان کے مشاہیر کے حالات بلا قید مذہب و ملت بیان کئے ہیں۔

محروم فطرتاً متشاعر شاعر ہیں۔ وہ دل فزا مناظر فطرت سے پورے طور پر محظوظ ہوتے ہیں لیکن حوادث روزگار نے محروم کو مصائب آشنا کر دیا۔ ان ایام میں مصائب سے لبریز جذبات کو جب صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا ہے تو آپ ہمہ تن مرقع رنج بن کر رہ گئے ہیں لیکن اس کے باوجود آہ و درد کو کہیں دخل نہیں۔ شاید اسی کیفیت سے لسان العصر اکبر مرحوم نے متاثر ہوکر محروم کو مندرجہ ذیل رباعی میں داد دی۔

ہے داد کا مستحق کلام محروم　　لفظوں کا جمال اور معانی کا ہجوم
ہر ان کا سخن مفید دانش آموز　　ان کی نظموں کی ہو کیا ملک میں دھوم

(شعرائے پنجاب)

گنج معانی آپ کی مستقل تصنیف آپ کا مجموعۂ کلام ہے، جو اس نام سے شائع ہوا ہے۔ اس میں مختلف عنوانات کے تحت میں ایک ہی طرح کی نظمیں یک جا جمع کر دی گئی ہیں، مناظر فطرت کا حصہ بہترین اور دلچسپ ہے۔ اس پر پنجاب گورنمنٹ نے ۲۰۰ روپیہ انعام دیا۔ قیمت حصہ اول عہ، حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوم ۱۲ر

متفرق دواوین

اردو کے سو شعر

دور متقدمین (بہترین اشعار کا انتخاب) قیمت ۴ر
" متوسطین " " " " ۴ر
" متاخرین " " " " ۴ر
دور حاضرہ " " " " ۴ر

ضرب الامثال قیمت ۴ر

سو شعر کا سٹ

میر کے سو شعر قیمت ۴ر اکبر کے سو شعر قیمت ۴ر
درد " " " ۴ر اقبال " " ۴ر
غالب " " " ۴ر فانی " " ۴ر
مومن " " " ۴ر جگر " " ۴ر
داغ " " " ۴ر حسرت " " ۴ر

جوش کے سو شعر ۴ر

خیام مشہور فلسفی شاعر حکیم عمر خیام کے سوانح، تصنیفات اور اس کے فلسفہ پر تبصرہ، فارسی رباعی کی تاریخ اور رباعیات خیام پر مفصل مباحث، ہماری زبان میں اس سے بہتر کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ از سید سلیمان ندوی۔ قیمت سے

رباعیات خیام ایران کے شہرۂ آفاق حکیم فلسفی اور شاعر عمر خیام کی رباعیوں کی تشریح کی گئی ہے۔ شروع میں حکیم صاحب کی زندگی کے حالات ہیں، اور رباعیات پر تبصرہ ہے۔ مطبوعہ جرمنی قیمت عہ

مے دو آتشہ مرتبہ سید محمد علی بلگرامی۔ حکیم عمر خیام کی فارسی رباعیات کا انگریزی و اردو ترجمہ کا مجموعہ۔ انگریزی ترجمہ مسٹر براؤن فیلڈ کا ہے۔ اور اردو ترجمہ سید احمد حسن بلگرامی کا۔ حکیم عمر خیام اور شوکت صاحب کی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (۱۴ر)

رباعیات سرمد حضرت صوفی سرمد شہید کی رباعیات کا منظوم ترجمہ۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)

دیوان مجروح میر مہدی مجروح جو مرزا غالب کے ارشد تلامذہ میں سے تھے، ان کے کلام کا مجموعہ ہے۔ مع سوانح عمری۔ قیمت عہ

انتخاب زریں ڈاکٹر سید راس مسعود کا مرتب کردہ اردو اشعار کا انتخاب۔ قیمت عہ

کلام جوہر رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر کے کلام کا مجموعہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)

دیوان شیدا مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب کے اردو اور فارسی کلام کا مجموعہ جو جرمنی میں چھپا ہے۔ قیمت قسم اول عہ قسم دوم عہ

تسخیر یاس سید محمد شرف الدین صاحب یاس ٹونکی کے ابتدائی کلام کا مجموعہ۔ قیمت ۵ر

انقلاب دہلی دلی کی بربادی پر اساتذۂ اردو کی نظموں کا اور ان کے نوحہ و ماتم کا وہ مجموعہ ہے کہ پڑھ کر دل بے قرار ہو جاتے ہیں اور دلی کی جانکنی کا سماں آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ مائیل پر شعرا کے فوٹو عہ

لمعات اختر مشہور فاضل ادیب و شاعر قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی کا مجموعہ کلام عموماً پسند کیا گیا ہے۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)

سیپارۂ دل حضرت اختر جوناگڑھی کے کلام کا دوسرا مجموعہ۔ قیمت چھ آنہ ۶ر

ایوان تصور مسز سروجنی نائیڈو (بلبل ہند) کی انگریزی نظموں، غزلوں کا دل کش و آزادانہ ترجمہ۔ قیمت دو روپے (عہ)

شاخ نبات مسٹر لطافت علی خاں طالب باغپتی کے کلام کا مجموعہ۔ ابھی شائع ہوا ہے۔ قیمت مجلد عہ

منتخبات کلام ہندی از ڈاکٹر جعفر حسن صاحب۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ)

حقیقت اردو شاعری مولوی نصیر الدین نصیر بیرسٹر عظیم آبادی کے اردو فارسی کلام کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

بہار تقریباً تین سو عنوانات کے تحت اردو اور کہیں کہیں فارسی اشعار کا دل کش مجموعہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عیہ)۔

احسن الانتخاب یعنی غزلیات میر و غالب و قطعات و رباعیات حالی مع تشریح مولانا احسن مارہروی۔ قیمت عہ۔

گہرستان شوکت تھانوی کے کلام کا مجموعہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ عیہ۔

زندان حماقت احمق پھپھوندوی کے کلام کا مجموعہ۔ یہ اس زمانہ کا کلام ہے جب کہ وہ اسیر فرنگ تھے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

بہار جاوداں ڈاکٹر سر محمد اقبال مدظلہ کے دو جوان اور ہونہار متبعین، خان صاحب خلیل اور میر ولی اللہ وارثی کی بے بہا نظموں کا مجموعہ۔ جدید شاعری کی حسن کاریوں کا ایک دل کش مرقع۔ شروع میں حضرت شیرانی کی بسیط تقریب ہے جس میں اردو کی جدید شاعری کی ابتدا اور تاریخ اور جدید اردو شاعری کے علمبرداروں مثلاً پنڈت نیر، آزاد اور خواجہ حالی مرحومین، اقبال و جوش وغیرہ پر جامع اظہار خیال۔ طباعت وغیرہ عمدہ (۲۵۰) صفحے۔ قیمت عہ

فردوس خیال مشہور شاعر محمود اسرائیلی صاحب کی درد، جوش اور ولولہ انگیز اور وجد آفریں نظموں کا خوبصورت مرقع۔ قیمت ۱۲؍

رباعیات اخگر حضرت اخگر کی اردو رباعیات کا نہایت قابل قدر خوبصورت مجموعہ۔ مع مقدمہ مولوی عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ طباعت عمدہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

تخمیس حضرت محسن کاکوروی مرحوم کی مشہور نعتیہ نظم "دل افروز" اور خواجہ حالی مرحوم کی مشہور نظم "عرض حال" پر مولانا احسن مارہروی نے مصرعے لگائے ہیں اور شروع میں مولانا نے ایک عالمانہ مقدمہ شامل کیا ہے۔ طباعت وغیرہ پاکیزہ۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸؍)۔

عالم خیال شوہر کی یاد اور سچی محبت کی زندہ تصویر، اردو کی بہترین و بے نظیر نظم، ہندوستانی عورت کی شوہر پرستی کا ایک دل کش مرقع۔ از حضرت شوق قدوائی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

مثنوی ناسخ شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی کی ایک نایاب مثنوی، ذکر میلاد و مناقب پر ایک بسیط مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲؍

شعرستان مشہور شاعر جناب محمود اعظم فہمی کی پرجوش و ولولہ انگیز اور دلکش نظموں کا مجموعہ۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸؍)۔

گلبانگ حضرت فہمی کی پرجوش و ولولہ انگیز سیاسی نظمیں جو شعرستان میں نہیں۔ قیمت چھ آنہ (۶؍)۔

روایات اسلامیہ تاریخ اسلام کے بعض اہم واقعات اردو کے مایہ ناز ادیبوں اور قومی شاعروں نے نظم کئے ہیں۔ طباعت خوبصورت۔ حضرت علامہ شبلی مرحوم، ڈاکٹر سر محمد اقبال اور مولانا ظفر علی خاں کے فوٹو۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

خمخانۂ امید بشارت علی صاحب کی نعتیہ اور منتخب نظموں کا مرقع جمیل۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

جذبات صغیر صغیر احمد جان صاحب ایم۔ اے لکچرر کمرشل کالج دہلی کے کلام کا انتخاب۔ قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲؍)۔

ملنے کا پتہ: حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار، جامع مسجد۔ دہلی

نغمۂ روح نوجوان شاعر جناب اختر انصاری بی۔اے (آنرز) کی غزلوں، نظموں اور قطعات کا دل کش مجموعہ مع تصویر۔ قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲؍)۔

روح جذبات حضرت اکبر حیدری کا مجموعۂ کلام طباعت وغیرہ نہایت عمدہ و دیدہ زیب، پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی ایم۔اے فرماتے ہیں کہ "مقدمہ شعر و شاعری" مولانا حالی مرحوم کا وہ خواب تھا جو (۴۰) سال تک تشنۂ تعبیر رہا۔ "روح جذبات" اس خواب کی تعبیر ہے۔ مکمل اور غیر فانی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

حدیث ادب جناب احسان بن دانش اب شاعری کی دنیا میں غیر معروف نہیں ہیں حدیث ادب ان ہی کی وجد آفریں غزلیات کا مجموعہ ہے قیمت عہ

درد زندگی یہ حضرت احسان بن دانش کی ان نظموں کا مجموعہ ہے جن میں سے اکثر اردو رسائل میں چھپ کر قبولیت عام حاصل کر چکی ہیں۔ ضخامت (۲۳۶) صفحے، قیمت دو روپے (عہ/)۔

نقش ارژنگ جلال الدین اکبر صاحب کی نظمیں رنگین اور شیریں۔ ۱۲؍

نغمۂ زندگی نشتر جالندھری صاحب کا نادر کلام جوش بندش اور ندرت خیال لاجواب قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ؍)۔

پیام جاوید مرزا عسکری علی خاں مجازی لکھنوی کی نظموں اور ان کے بعض غیر معمولی خیالات کا دل کش مجموعہ۔ طباعت عمدہ قیمت عہ۔

بصائر مولانا آسی لکھنوی کی جدید حکیمانہ شاعری کا مجموعہ۔ حکمائے یونان کے اقوال وغیرہ کے منظوم تراجم۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)۔

بزم مشاعرہ اورنگ آباد دکن کے ایک غیر معمولی شاندار مشاعرے کی روداد اور مجموعۂ کلام شعراء جو شریک مشاعرہ تھے میر مشاعرہ مہاراجہ بہادر یمین السلطنت بالقابہ سرکار عالی دکن تھے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

نظم ہاشمی مولانا سید ہاشمی فرید آبادی اسسٹنٹ ہوم سکریٹری حیدرآباد دکن کی تین غیر معمولی اور بلند پایہ نظموں کا خوبصورت مجموعہ قیمت ۴؍

جمالیاتی شاعری مولانا سعید انصاری ندوی کی تصانیف نثر جو تقریباً سال سے برابر شائع ہو رہی ہیں۔ مگر اشعار اب تک چھپتے رہے، یہ اشعار مولوی اصغر حسین صاحب اصغر گونڈوی نے انتخاب کئے قیمت ۴؍

شمع سخن پروفیسر نواب علی صاحب ایم۔اے مصنف "تذکرۃ المصطفیٰ" و "سیرۃ رسول اللہ" کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ۔ قیمت دس آنہ (۱۰؍)۔

جام صہبائی جناب اثر صہبائی کی رباعیات و قطعات کا مجموعہ۔ قیمت ۸؍

جام طہور خواجہ عبدالسمیع پال اثر صہبائی کی رباعیات و قطعات کا مجموعہ قیمت عہ۔

مجموعۂ غزلیات غزل گو اساتذۂ اردو کے حالات ہر دور کی خصوصیات اور ہر استاد کی منتخب غزلیات۔ حصہ اول ۸؍ دوم ۱۰؍ سوم ۱۰؍

روح نظم حصہ اول۔ مولانا تاجور نجیب آبادی اور پنڈت میلا رام وفا نے اردو شاعری کا انتخاب کیا ہے۔ یہ انتخاب شاعری کی تمام اصناف پر حاوی ہے۔ اس انتخاب میں دونوں حضرات نے صحیح معنوں میں خوش ذوقی کا ثبوت دیا ہے، اردو شعراء پر ایک اجمالی تبصرہ بھی کیا گیا ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍

عشق و محبت اساتذۂ قدیم و جدید تقریباً تمام شعرائے اردو کے اشعار کا بسیط مجموعہ دل کش جن میں عشق و محبت کے لطیف جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے قیمت دو روپے (عہ/)۔

مغز نغز عارف کامل مولانا رومی علیہ الرحمۃ کی مثنوی شریف کا عطر شروع میں مولانا کا مستند تذکرہ اور تبصرۂ کلام۔ از مولانا الحاج ابوبکر محمد شیث صاحب جونپوری پروفیسر مسلم یونیورسٹی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

جواہر سخن اردو شعرا کے کلام کا انتخاب جسے مولوی محمد مبین کیفی چڑیاکوٹی نے مرتب کیا اور جس پر مولوی سید مسعود حسن صاحب رضوی ادیب ایم اے نے نظر ثانی کی۔ قیمت جلد اول للعہ۔ جلد دوم للعہ/۔

دیوان شوق شیخ احمد علی شوق قدوائی لکھنوی کا کلام ہے۔ جو ان کی وفات کے بعد نہایت خوبی سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت دو روپے (عہ)

حقیقت علمی شاعری از حضرت نصیر الدین حسین بیرسٹر۔ اس عجیب و غریب مثنوی میں شاعر نے شاعری کی حقیقت، مختلف ملکوں میں اس کے اثرات، تاریخ اور مختلف قوموں کے شاعروں کی خصوصیات دکھائی ہیں۔ پھر تفصیل کے ساتھ اردو شاعری پر تبصرہ کیا ہے۔ مثنوی کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف کی نظر اردو شعرا کے کلام و خصوصیات پر کتنی عمیق ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ/)۔

حضرت امجد کی شاعری مشہور صوفی شاعر حضرت امجد حیدرآبادی کے وجد آفریں و معارف آگیں کلام پر دلچسپ تبصرہ اور دلکش انتخاب کلام از نصیر الدین ہاشمی صاحب۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

ہندی شاعری ہندی شاعری پر ایک تفصیلی و سیر حاصل تبصرہ اور دلچسپ نمونے از جناب ڈاکٹر اعظم کریوی۔ قیمت مجلد عہ/۔

نکات شاعری یہ کتاب فن شعر پر لکھی گئی ہے طلبا اور مبتدی حضرات کے لئے اچھی چیز ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

نغمۂ نور حضرت بہزاد لکھنوی کا مجموعۂ کلام جو ابھی شائع ہوا ہے۔ خوبصورت سرورق قیمت صرف ایک روپیہ (عہ/)۔

نغمۂ حرم اختر شیرانی کی وجد آفریں نظموں کا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

آہنگ رزم وفا انبالوی کی جنگی نظموں اور ترانوں کا مجموعہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸/)۔

نقش دوام سر عبد الحمید عدم کی شعلہ آفریں و ولولہ خیز نظموں کا مجموعہ۔ قیمت مجلد عہ/۔

آہنگ از اسرار الحق مجاز بی۔ اے (علیگ) مجاز کی نظموں کا مجموعہ جس میں جوانی کی سرمستی محبت کی حرارت، زمانے کی تلخیاں اور انقلاب کی پکار سب کچھ موجود ہے، مجاز اس دور کے نئے انقلابی ادب پیدا کرنے والے حلقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجاز کی آواز اکیلی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو انسانیت کی بازگشت ہے قیمت عہ/

باغی جاذب دہلوی کی عہد آفریں نظموں کا مجموعہ۔ سرمایہ داری۔ سماج، سنسار اور ان کے تمام مفروضہ معتقدات کے خلاف اعلان بغاوت۔

مذہب، انسانیت، سیاسیات حاضرہ اور ماحول کے قابل اعتراض پہلوؤں پر سیر حاصل محاکمہ۔

قوم و ملت کے ناسور۔ علما سو اور اہل ثروت کے خلاف پر جوش احتجاج۔ تمدن کی جھوٹی رسمیات اور سیاسیات ہند کے تمام فریب کارانہ تصورات کے خلاف ایک ایسی پکار آپ "باغی" میں پائیں گے گویا آپ کے ہی دل کی صدائے بازگشت ہے۔ قیمت عہ/۔

جنگ نامۂ اسلام یعنی غزوات عہد نبوت کی منظوم تاریخ از قلم فردوسی ملت ملک منظور حسین منظور۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ/)۔

رباعیات جذب راگھوبیند راؤ جذب کی رباعیوں کا مجموعہ۔ قیمت مجلد صرف ایک روپیہ (عہ) مولوی احسن مارہروی لکچرار مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی رائے "جذب صاحب کی رباعیاں تخلص کے اعتبار سے جذباتی رباعیاں ہیں۔ موزوں اور مناسب الفاظ میں بہترین مضامین اور دل نشین معانی بیان کئے گئے ہیں۔ اردو زبان ایسی خدمات کی مستحق ہے۔ پیرایہ بیان اور سادگی زبان قابل تعریف ہے۔

نوائے حرم یہ کتاب محترمہ ح۔ ب صاحبہ کے شاعرانہ کلام کا مجموعہ ہے جن کی نظم و نثر ملک کے ہر گوشہ سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ اور اب اردو کو ناز ہے کہ اس نے ایک ایسی باکمال شاعرہ پیدا کی قیمت عہ

رباعیات ماہر خان صاحب حکیم محمود علی خاں ماہر کی بے مثل رباعیوں کا مجموعہ چھوٹی تقطیع۔ قیمت مجلد صرف ایک روپیہ (عہ)۔

آیات وجدانی (یعنی دیوان مرزا یگانہ چنگیزی) مرزا یگانہ کی شاعری ہی جو چیز سب سے پہلے دل پر اثر کرتی ہے وہ زور کلام ہے۔ یگانہ کا کلام صفائی اور بے باکی کے اعتبار سے آتش کے کلام کا اکثر دو آتشہ معلوم ہوتا ہے۔ قیمت مجلد عہ

ترانہ یعنی مرزا یاس یگانہ چنگیزی لکھنوی کی رباعیات کا مجموعہ۔ قیمت مجلد سوا روپیہ (عہ)۔

جذبات بسمل حضرت بسمل الہ آبادی کا بہترین کلام متعدد تصویریں جن سے اشعار کی کیفیت بڑھ جاتی ہے۔ قیمت چار روپے (للعہ)

پیام روح حامد اللہ افسر میرٹھی کے کلام کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے (سے)۔

دیوان حسن سنجری حضرت حسن سنجری کا فارسی کلام جو ہندوستان کے مشہور

علمدوست مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر کی نگرانی میں شائع ہوا۔ قیمت سات روپے (معہ)۔

معارف جمیل مجموعہ کلام حضرت آزاد انصاری شاگرد خاص مولانا حالی مرحوم قیمت۔ ایک روپیہ (عہ)۔

حسن کے دو رخ یعنی غارت گر اور حسن دل نواز از نتیجۂ فکر حضرت حکیم آزاد انصاری سہارنپوری۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

مثنوی قطب مشتری یہ مثنوی وجہی مصنف سب رس کی تصنیف ہے، یہ سنہ ۱۰۱۸ھ کی تصنیف ہے اور قدیم دکنی اردو کا بہت اچھا نمونہ ہے۔ مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب قیمت مجلد ۱۲ر غیر مجلد عہ

خونابۂ دل حضرت ندرت میرٹھی کے کلام کا بیش بہا مجموعہ۔ قیمت مجلد دو روپے (عہ)۔

ادب و حکمت ہندوستان کے مایۂ ناز ادیب و شاعر خانصاحب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر اکبر آبادی کی حیات پر در اور وجد آفریں نظموں اور غزلوں کا مجموعہ۔ قیمت دو روپیہ عہ

ٹیگور اور ان کی شاعری	عہ	کلام ٹیگور	عہ
نعت حسن کاکوروی	عہ	مثنوی گلزار نسیم	۸ر
دیوان گرامی	عہ	رباعیات گرامی	عہ

فارسی

قصائد ظہیر فاریابی مع مقدمہ حافظ جلال الدین احمد قیمت				عہ
قصائد خاقانی	//	//	//	عہ
قصائد قاآنی	//	//	//	عہ
قصائد عرفی	//	//	//	۵ر

ڈرامے

ڈرامے کی ابتدا نقالی سے ہوتی ہے۔ اور نقالی فطرت انسانی میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی نقالی شروع کر دیتا ہے۔ بات چیت۔ چال ڈھال غرض ہر چیز میں وہ اپنے بڑوں کی نقل کرتا ہے۔ چھوٹے بچوں کا کھیل کود کیا ہے؟ ڈرامے کی پیش مشقی جس قدر جس قدر اصنام پرستی کا رواج تھا اس نے ڈراما کی ترقی میں اتنا ہی زیادہ حصہ لیا۔ سب سے زیادہ دلچسپ دیومالا ہندوؤں اور یونانیوں کی تھی۔ پجاری طرح طرح کے سوانگ بھر کر دیویوں اور دیوتاؤں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ یونان کا سب سے پہلا ڈرامہ نگار AESCHYLUS ہے۔ ہندوستان کے بدھ مت کے زمانے میں ڈراما کو عروج حاصل ہوا۔ اور اس کے زوال کے بعد بھی ڈراما مذہبی حیثیت سے قائم رہا۔

اردو ڈرامے کی ابتدا سنسکرت اور برج بھاشا کے ناٹکوں کے ترجموں سے ہوئی ہے۔ مسلمانوں کی آمد کے بعد کچھ ڈرامے درباروں میں پیش کرنے کے لئے مرتب کئے گئے۔ جو مخلوط پراکرت اور فارسی میں تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کا ایک تماشا نواز نامی ایک شخص نے فرخ سیر کے لئے تیار کیا تھا جس کا سنہ تالیف ۱۱۲۷ھ سے ۱۱۳۱ھ تک قرار دیا جا سکتا ہے۔ نواز کا یہ ڈراما کالی داس کے مشہور ناٹک کا ہندی ترجمہ تھا جس کا کاظم علی جوان نے ڈاکٹر گلکرسٹ کے ایما سے ۱۸۰۱ء میں ترجمہ کیا۔ جو فورٹ ولیم کالج کی طرف سے ۱۸۰۴ء میں شائع ہوا۔ اور یہی حقیقتاً اردو کا سب سے پہلا ڈراما کہا جا سکتا ہے۔ اردو کے ابتدائی ڈراموں میں امانت کی اندر سبھا کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ جو ہندو دیومالا اور اسلامی روایات کو متحدہ طور پر پیش کرتا ہے۔

ابتدائی ڈرامے زیادہ تر سٹیج کے لئے لکھے گئے۔ رونق بنارسی کا نام اس قسم کے ڈراما لکھنے والوں کی فہرست میں ہے۔ اس اسکول کی آخری اور شاندار یادگار آغا حشر کاشمیری کے ڈرامے ہیں۔

ڈراما نویسی کا جدید اسکول آزاد (مولانا محمد حسین) کے ڈرامہ اکبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس صنف ادب کو سنوارنے میں مولوی عبدالماجد۔ ڈاکٹر عابد حسین۔ ظفر علی خاں۔ حکیم احمد شجاع نے کافی حصہ لیا۔ طرز جدید کے لکھنے والوں میں اشتیاق حسین قریشی۔ تاج۔ فضل الرحمٰن۔ عبدالغفار۔ سہولی وغیرہ پیش پیش ہیں۔

شکسپیر کو ہندوستانی سٹیج پر سب سے پہلے احسن لکھنوی نے پیش کیا۔ اور انہیں سے مغربی ڈراموں کے ترجمے کا رواج شروع ہوتا ہے۔ مرزا الٰہی محمد عمر نا جان نے سب سے زیادہ تراجم پیش کئے ہیں۔ شاہد احمد۔ انصار ناصری۔ فضل حق قریشی۔ جلیل قدوائی۔ سالک بٹالوی وغیرہم نے بھی کامیاب ترجمے کئے ہیں۔ سجاد حیدر یلدرم نے ترکی ڈراموں کے ترجموں سے اردو ادب کو رونق بخشی ہے۔ غرض کہ اردو ادب میں نوجوان تعلیم یافتہ حضرات کے ہاتھوں ڈرامے کا مستقبل بہت شاندار نظر آتا ہے۔

ملنے کا پتہ: حالی پبلشنگ ہاؤس، کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

آغا حشر کاشمیری

آپ کا پورا نام آغا محمد شاہ حشر کاشمیری اور آبا کی وطن کشمیر تھا۔ امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ڈرامہ نویسی کی ابتدا بمبئی میں ہوئی۔ شروع میں انہوں نے بہت سے ڈرامے نیو الفریڈ کمپنی کے لئے تصنیف و ترجمہ کئے۔ اس کے بعد اپنی ذاتی کمپنی "شکسپیر تھیٹریکل کمپنی" قائم کی جو چل نہ سکی۔ اپنی کمپنی کے بند ہو جانے کے بعد حشر کلکتہ میں میڈن کے یہاں فلم ایکٹر ہو گئے۔ اردو میں ایک خاص رنگ کے ڈرامے لکھے جو مارلو کے ڈراموں سے زیادہ ملتے جلتے ہیں۔ وہ اپنے کیرکٹروں میں وفور جذبات دکھلاتے ہیں۔ ان کا عشق بہت گہرا اور ان کے جذبات بہت عمیق ہیں۔ وہ نظم اور نثر دونوں کے استاد ہیں اور ان کا انداز بیان اُس جگہ خوب معلوم ہوتا ہے جبکہ وہ کیرکٹروں سے جو ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں آپس میں مکالمہ کراتے ہیں۔ مکالمہ پیش کرنے میں کمال حاصل تھا۔

آپ لاہور میں بیمار ہو گئے۔ آخرکار ۲۸ر اپریل سنہ ۱۹۳۵ء کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہوئے۔

آغا حشر ایک فاضل ادیب۔ نیک خیال شاعر۔ با اثر مقرر اور مایۂ ناز تمثیل نگار تھے۔

شکریۂ یورپ ۴ر۔ موج زمزم ۳ر۔ سفید خون ۴ر۔ خوبصورت بلا ۶ر۔ صید ہوس ۴ر

اشتیاق حسین صاحب قریشی

اشتیاق حسین صاحب قریشی ایم۔ اے سینٹ اسٹیفن کالج دہلی میں پروفیسر ہیں۔ اردو ڈرامہ کا سنجیدہ مذاق رکھتے ہیں۔ آپ صرف ڈرامہ لکھتے ہیں۔ اور فن ڈرامہ کی اصلاح کی آپ نے بہت کوشش کی ہے۔ اردو میں مختصر ڈرامے رائج کرنا آپ کا مطمح نظر ہے۔ اس وقت تک تقریباً نصف درجن ڈرامے آپ کے قلم سے نکل چکے ہیں۔ آپ کے ڈراموں کا موضوع عموماً اصلاح معاشرت ہوتا ہے۔

معلم اسود۔ گناہ کی دیوار۔ نقش آخر۔ نیم شب وغیرہ وغیرہ آپ کے مشہور ڈرامے ہیں اور خوب ہیں۔ آپ کے اکثر ڈرامے اسٹیفن کالج دہلی کے ڈرامیٹک کلب کی طرف سے اسٹیج بھی کئے جا چکے ہیں۔

صید زبوں اس ڈرامے میں عورتوں کے حق شفع کی حمایت کی گئی ہے۔ اور اس کے باقاعدہ اظہار پر زور دیا گیا ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

گناہ کی دیوار اخلاقی ڈرامہ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ شقاوت قلب اور تکبر گناہ کی دیواریں ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

نفرت کا بیج قریشی صاحب کا تازہ ترین ڈرامہ۔ وہ لوگ جو اپنے دل میں دوستوں کی طرف سے محبت کی جگہ نفرت و عداوت کا بیج بوتے ہیں اسے غور سے پڑھیں۔ سبق آموز ڈرامہ ہے۔ قیمت ۸ر

نقش آخر غدر دہلی کے حالات اور انگریزی تعلیم کی ابتداء اس انداز سے پیش کی گئی ہے کہ پڑھنے والا ایک گہری سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

نیم شب اب سے پچاس برس کے بعد ہندوستان میں اگر اشتراکیت کا زور ہوا تو ملک کی کیا حالت

سیّد امتیاز علی صاحب تاج

تہذیب نسواں اور پھول کے مشہور ایڈیٹر اور اردو کے زبردست ادیب شمس العلماء مولوی ممتاز علی مرحوم کے فرزند اور خود بھی ایک زبردست ادیب مترجم اور ڈراما نویس ہیں۔ موجودہ مصنفین کے نوجوان طبقہ میں ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں تصنیف و تالیف کا بہت اچھا ملکہ اور سلیقہ ہے۔ بہت اچھے لکھنے والوں کی پہلی صف میں پہنچ گئے۔ تاج کے تراجم میں سلاست و روانی اور پختگی پائی جاتی ہے۔ تاج کا شاہکار "انارکلی" ہے۔ جو اردو ادب کے چوٹی کے ڈراموں میں سے ہے۔ اب تک اس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔

(افسوس باوجود انتہائی کوشش کے آپ کے حالات اور عمدہ تصویر دستیاب نہ ہوسکی)۔

شیکسپیر کے ڈرامے (مترجمہ عنایت اللہ صفحہ ۴۲ پر ملاحظہ فرمایئے)

مجنوں گورکھپوری کے ڈرامے	،،	۱۳۱	،،	،،
سدرشن کے ڈرامے	صفحہ	۱۲۶	،،	،،
پریم چند ،، ،،	صفحہ	۱۷	،،	،،
سجاد حیدر یلدرم کے ڈرامے	صفحہ	۱۲۵	،،	،،
سید عابد حسین ،، ،،	صفحہ	۵۸	،،	،،
کیفی دہلوی ،، ،،	صفحہ	۶۸	،،	،،
آزاد دہلوی ،، ،،	صفحہ	۳۴	،،	،،
عبد الحلیم شرر ،، ،،	صفحہ	۹۱	،،	،،
عبد الماجد ،، ،،	صفحہ	۲۲۳	،،	،،

کی پردہ دری۔ از محمد مجیب بی۔ اے آکسن۔ قیمت عہ۔

کھیتی از پروفیسر محمد مجیب بی۔ اے آکسن۔ مذہب و اخلاق ہمیں کس راستہ پر چلانا چاہتے ہیں، زمانے کی مصلحتوں اور قومی ضروریات پر گہری نظر۔ یہ ڈراما مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر لکھا گیا ہے جو ان کی ذہنی اور قومی رہنمائی کے لئے ایک کامیاب وسیلہ ہے۔ قیمت ۱ر

عیش دوست مصنفہ پروفیسر خادم محی الدین۔ اس ڈرامہ میں مسئلہ ازدواج اور خاص کر لڑکیوں کی شادی طے کرنے وقت کے اصولوں سے بحث کی گئی ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰؍)۔

بیکار گالزوری کا ایک ڈرامہ مترجمہ باری۔ بیکار داستان ہے۔ سرمایہ اور محنت کے تصادم کی ایک مرقع ہے۔ معاشرتی حقائق کا آئینہ ہے عصر حاضر کی بے دردانہ نظام معاشرت کی تباہ کاریوں کا۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

بگڑے دل فرانس کے مشہور ڈراما نویس مولیئر کی کومیڈی "مس انتھروپ" کا ترجمہ جو نور الٰہی محمد عمر صاحبان نے بڑی خوبی سے مشرقی لباس میں پیش کیا ہے۔ نہایت دلچسپ۔ قیمت ۸ر

تین ٹوپیاں جناب محمد عمر نور الٰہی صاحبان کی لکھی ہوئی تین ایکٹ میں ایک مزیدار تمثیل۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

تسخیر فرانس شکسپیر کے مشہور رزمیہ ڈرامے "ہنری دی فقتھ" کا اردو ترجمہ۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

قزاق جرمنی کے مایہ ناز فلسفی شاعر اور ڈرامہ نگار شلر کی ایک دل آویز تصنیف کا ترجمہ۔ نہایت ناگزیر تصرفات کے ساتھ از جناب محمد عمر نور الٰہی صاحبان۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸؍)۔

چند ڈرامے نہایت دلچسپ اور مختصر ڈرامے۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

ظفر کی موت مارس میٹرلنک بلجیم کا ایک مشہور ڈرامہ نویس تھا۔ یہ اس کے ڈرامے کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت چار آنہ (۴؍)۔

ارنسٹ از اسکر وائیلڈ۔ مترجمہ تمکین کاظمی و سعیدی۔ ایک بلند پایہ جدید ڈرامہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

بلخ کی شہزادی از محمد احمد صاحب صدیقی۔ یہ جدید رنگ کا ایک عمدہ ڈراما ہے۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)۔

بیچارہ سید سجاد ظہیر صاحب بی۔ اے (آکسن) بیرسٹر ایٹ لا کا بہترین ڈراما۔ قیمت چار آنہ ۴ر

جہل مرکب مترجمہ انیس احمد۔ انگریزی ڈرامے کا ترجمہ۔ قیمت ۴ر

حشرات الارض از محمد فضل الرحمن۔ یہ جدید طرز کا چار ایکٹ میں ایک بہترین ڈراما ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ؍)۔

نئی روشنی از محمد فضل الرحمن۔ نہایت لطیف مزاحیہ ڈراما۔ قیمت ۸ر

ایک معمولی سی عورت مشہور و معروف انگریزی ادیب آسکر وائلڈ کے ایک غیر معمولی ڈرامے کا ترجمہ۔ از صغیر احمد جان صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار کمرشل کالج دہلی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

سالومی آسکر وائلڈ کا یہ وہ مشہور ڈراما ہے جس کا دنیا میں تقریباً ہر زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اردو ترجمہ از انصار ناصر دہلوی۔ قیمت آٹھ آنہ (۸؍)۔

ناٹک کتھا ہند قدیم کی آٹھ مشہور کہانیاں نہایت دلچسپ اور سبق آموز۔ قیمت ۸ر

ہوش کے ناخن از میر حسن و محمد محی الدین صاحب۔ اس ڈراما میں حیدرآباد دکن کی سماجی زندگی کے بعض مخصوص پہلوؤں کو نہایت لطیف پیرایہ میں پیش کیا گیا ہے قیمت ۱۰ر

دو ڈرامے مشہور روسی ادیب چیخوف کے دو لطیف ڈراموں کا سلیس ترجمہ ۸ر

وی را مشہور انگریزی ادیب آسکر وائلڈ کی تصنیف کا ترجمہ زاریت کے ظلم و جور کا مرقع قیمت مجلد نو آنہ (۹ر)۔

وکرم اروسی کالی داس کے ایک ناٹک کا ترجمہ از مولوی عزیز مرزا مرحوم۔ مقدمہ میں ہندی ڈراما نویسی پر ایک مفصل اور مفید بحث قیمت عہ

شکنتلا یہ کالی داس کی لاجواب تصنیف ہے۔ اس کا ترجمہ دنیا کی تمام شائستہ زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اب پہلی بار براہ راست سنسکرت سے سید اختر حسین رائے پوری نے اردو میں ترجمہ کیا ہے قیمت غیر مجلد عہ ر۔

اما بنگالی زبان کے ایک مشہور اور بہت غیر معمولی ڈرامے کا ترجمہ۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

مونا وانا بلجیم کے مشہور ادیب و مصنف مارس میٹرلنک کے ڈرامے کا ترجمہ از جلیل قدوائی صاحب ایم۔ اے۔ طباعت دلفریب کاغذ عمدہ مع تصویر قیمت عہ ر۔

ناتن مشہور جرمن ادیب لیسنگ کے ڈرامہ کا نعیم الرحمن صاحب نے ہندوستانی اکیڈمی کے لئے ترجمہ کیا۔ قیمت ڈھائی روپیہ (۲؍)۔

فریب عمل جان گالزوردی کے انگریزی ڈرامے اسکن گیم کا اردو ترجمہ از منشی جگت موہن لال رواں ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ قیمت عہ ر۔

نجمہ نوری ناٹکوں سے متعلق ایک دل دوز ڈراما۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

شعور دیہات سدھار کی غرض سے یہ ڈراما بڑی خوبی سے لکھا گیا ہے، عام ضرورت اور حفظان صحت کے اصولوں پر چلنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ از چودھری عبدالحق صاحب۔ قیمت صرف ۶ر

پردہ از فضل الرحمن صاحب۔ موجودہ پردہ کے متعلق افراط و تفریط سے پاک ایک اصلاحی ڈرامہ۔ قیمت عہ ر۔

ضمیر یہ نہایت دلچسپ اور بصیرت افروز ڈرامہ جس میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندوستانی طالب علم کے واردات سفر یورپ عمدہ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)۔

ثریا بیٹ اور دو ڈرامے مرتبہ آغا محمد اشرف صاحب، ڈون اسکول دہرہ دون۔ قیمت دو آنے (۲ر)۔

ریڈیو ڈرامے مصنفہ فضل حق قریشی دہلوی۔ قیمت عہ۔

روح سیاست مترجمہ نور الٰہی محمد عمر۔ فرانس کے مشہور ڈراما نویس مولیر کی بہترین تصنیف بخیل کا اردو ترجمہ۔ قیمت ۱۰ر

پیلی یاس اور میلی سانڈ مارس میٹرلنک کے مشہور ڈراما کا اردو ترجمہ۔ مترجمہ تمنائی۔ قیمت بارہ آنہ (۱۲ر)

جولیس سیزر از فضل حسین صاحب نے شیکسپیر کے شہرہ آفاق ڈرامے کا ترجمہ کیا ہے۔ قیمت دو روپے عہ ر

پردہ۔ از فضل الرحمن صاحب۔ اصلاحی ڈرامہ قیمت عہ ر

مفسّرین



مولانا ابوالکلام آزاد



مولوی عبدالحق حقانی



مولوی فتح محمد جالندھری

ڈرامہ نگار



آغا حشر کاشمیری



اشتیاق حسین قریشی



سید امتیاز علی تاج

مؤرخین



مولوی ذکاراللہ



مولانا اسلم جیراجپوری



سید ہاشمی فرید آبادی

مفسّرین مؤرخین — حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی — مرتبہ سیّد ذوّار حسین

مزاحیہ نگار



مزاحیہ نگار — حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی — مرتبہ سیّد زوّار حسین

ظرافت

اردو نثر میں باقاعدہ ظرافت نگاری کا آغاز اودھ پنچ سے شروع ہوتا ہے۔ منشی سجاد حسین اس کے ایڈیٹر تھے۔ رتن ناتھ سرشار، محمود بیگ ستم ظریف، نواب آزاد اس دور کے بہترین لکھنے والوں میں تھے۔ ممبوق، مولوی محفوظ علی بدایونی، مولانا محمد علی مرحوم بھی اس میدان کے مرد رہ چکے ہیں۔ اردو میں فلسفیانہ طنز نگاری کی ابتدا کا سہرا اکبر و بشیر سلطان حیدر جوش کے سر ہے۔ خواجہ حسن نظامی ایک طرز خاص کے موجد ہیں۔ اردو طنز نگاری میں اس وقت رشید صدیقی اور مرزا فرحت اللہ بیگ کا پایہ بہت بلند ہے۔ ملا رموزی نے بھی خوب لکھا۔ ان کی گلابی اردو کا اردو میں جواب نہیں۔ پطرس نے گو بہت کم لکھا لیکن بااین ہمہ مزاحیہ نگاری میں اپنا ایک درجہ قائم کرلیا۔ عظیم بیگ چغتائی اور شوکت تھانوی کو ابھی دنیائے ظرافت میں نو آموز ہی کہنا ہے لیکن اس قلیل عرصہ میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اور جو کچھ لکھا وہ بے حد مقبول ہے۔ مزاحیہ افسانہ نگاری کے ذریعہ سے اصلاح رسوم کا مقصد پیش نظر رکھنے والوں میں عظیم بیگ چغتائی کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ ان کے پلاٹ نہایت کامیاب اور ان کے کردار ہماری روزانہ زندگی کے چلتے پھرتے نمونے ہوتے ہیں۔ شوکت اپنے تبسمات کے لئے کافی مشہور ہیں۔ ان کے انداز بیان کی دل کشی کا مدار ان کا بے ساختہ پن ہے۔ "سودیشی ریل" ان کی شہرت کا سنگ بنیاد ہے۔ ان کا پلاٹ سادہ اور روزانہ زندگی کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ چغتائی اور شوکت دونوں کا مستقبل امید افزا ہے۔ ایم اسلم اور امتیاز علی تاج نے بھی مزاحی اور چچا چھکن لکھ کر حق ظرافت ادا کیا ہے۔

منشی سجاد حسین صاحب ایڈیٹر اودھ پنچ

پیدائش سنہ ۱۸۵۶ء　　وفات سنہ ۱۹۱۵ء

منشی سجاد حسین منشی منصور علی ڈپٹی کلکٹر کے بیٹے تھے۔ جو گورنمنٹ سے پنشن لے کر حیدرآباد دکن میں سول جج ہوگئے تھے۔ منشی سجاد حسین سنہ ۱۸۵۶ء کو کاکوری میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۱۸۷۳ء میں انٹرنس پاس کیا۔ سنہ ۱۸۷۷ء میں اپنا مشہور اخبار "اودھ پنچ" نکالا۔ منشی صاحب نے پنچ کے لئے پہلے ہی سال میں ایسے ایسے سحر بیان و جادو رقم نامہ نگار ڈھونڈ نکالے جو اردو علم و ادب کے آسمان پر چاند سورج ہو کر چمکے۔ ان میں پنڈت تربھون ناتھ ہجر، مرزا مچھو بیگ ستم ظریف، نواب سید محمد خاں آزاد، سید اکبر حسین اکبر، پنڈت رتن ناتھ سرشار خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

منشی صاحب نہایت نیک دل، صاف باطن اور غیر متعصب شخص تھے۔ ان کی تحریر کا ایک خاص انداز تھا۔ جس میں واقفیت اور معلومات کے ساتھ مذاق و ظرافت اور لطائف و ظرائف بکثرت ہوتے تھے۔ منشی صاحب ایک زبردست ناول نگار بھی تھے۔

سنہ ۱۹۱۰ء میں مرض فالج میں مبتلا ہوئے اور سنہ ۱۹۱۵ء میں انتقال فرمایا۔

سید احمد شاہ صاحب پطرس بخاری

پطرس یکم اکتوبر ۱۸۹۸ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ علم دوست خاندان اس پر والد کو شعر و سخن سے خاص لگاؤ۔ چنانچہ بچپن ہی سے انہیں ادبیات سے دلبستگی پیدا ہو گئی۔

گورنمنٹ کالج لاہور سے فزکس اور ریاضی میں بی۔ اے اور انگریزی آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد یونیورسٹی بھر میں اول رہ کر ایم۔ اے پاس کیا۔

عمانوئل کالج کیمبرج سے انگریزی میں آنرز کی اول درجہ کی ڈگری حاصل کی اور عمانوئل کالج کیمبرج کے سینیر سکالر منتخب کیے گئے۔

سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں لسانیات کے پہلے پروفیسر مقرر کئے گئے۔ بعد میں گورنمنٹ کالج میں انگلش لٹریچر اور فونٹیکس کے پروفیسر ہو گئے۔

آجکل بخاری صاحب ڈپٹی کنٹرولر آف براڈکاسٹنگ دہلی کے عہدہ پر مامور ہیں۔

انگریزی ادب کے ایک اچھے نوجوان ہندوستانی ادیب ہونے کے ساتھ ہی ساتھ آپ کو اپنے ملک اور زبان سے بھی دلچسپی ہے۔ مغربی ادبیات سے پوری طرح مستفید ہونے کے سبب سے آپ نے اپنے مضامین میں ان تمام لطافتوں کا اظہار کیا ہے جو ہمیں مغرب میں نظر آتی ہیں۔ پطرس نے اردو مزاح نگاری کو ایسے راستہ پر لگانے کی کوشش کی ہے جہاں مزاح فطری کا انداز موجود ہے۔ بلکہ واقعات کا تسلسل اور کردار کی حرکات و سکنات فطری طور پر اس طرح دکھاتے ہیں کہ خواہ مخواہ مزاح کا پہلو نکل آتا ہے۔ ان کے افسانوں کا مقصد محض ہنسنا اور ہنسانا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کے ذریعہ سے وہ اصلاح کا کوئی نکتہ مدنظر رکھتے ہوئے علمی اور ادبی خدمات کرنا چاہتے ہیں۔

پطرس صاحب کا بہت کریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی۔

رشید صدیقی

مُلّا رموزی

۷ رذی الحجہ ۱۳۱۴ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن افغانستان ہے۔ اور مادری زبان پشتو۔ والد بزرگوار کا نام شاہ محمد صالح ہے۔ (فاضل الٰہیات) کی ڈگری جامعہ الٰہیہ کانپور سے اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔

علامہ آزاد سبحانی، علامہ عبدالحلیم صدیقی اور پروفیسر محوی لکھنوی آپ کے اساتذہ تھے۔ ۱۹۲۱ء میں پہلی کتاب "گلابی اردو" شائع ہوئی۔

آٹھ سال ملازمت، مدرسی کر کے ترک کر دی آجکل بھوپال میں مقیم ہیں۔

ملا رموزی گلابی اردو کے موجد ہیں، آپ کے یہاں سیاسی واقعات کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی طنزیاتی انداز میں ان پر تبصرہ بھی کر جاتے ہیں۔ ان کے دل میں مذہب اور قوم کا ایک درد ہے وہ ان کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلامی ممالک کا تذکرہ کرتے وقت ایک جوش اور ولولہ نمایاں ہوتا ہے، وہ ان میں کسی طرح کی اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی کمزوری دیکھنا نہیں چاہتے۔ ان کی مضمون نگاری کا راز ان کی اصلیت نگاری میں ہے اور اسی وجہ سے ان کو ہر سچی بات کہنے والے کی طرح کو نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن انہوں نے بے لاگ تنقید کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ اور اپنے لطیف اشاروں میں، اپنے مزاحیہ جملوں میں، معاشی، معاشرتی اور اخلاقی حالات پر برابر نکتہ چینی کرتے رہے۔

(ملا رموزی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)۔

شوکت تھانوی

شوکت نام، تھانہ بھون ضلع مظفر نگر کے رہنے والے ہیں۔ عمر تقریباً ۳۶ سال۔

اگرچہ غزلوں کا ایک مجموعہ "گہرستان" شائع کر کے شوکت صاحب نے اپنے آپ کو ایک شاعر کی حیثیت سے بھی پیش کیا ہے۔ لیکن ان کی شہرت ان کی مزاح نگاری اور "تبسمات" کی وجہ سے ہے۔ شوکت صاحب کا شمار ان لکھنے والوں میں ہے جن کو فطری طور پر مزاح نگاری کی قوت ودیعت ہوتی ہے۔ ان کے یہاں پلاٹ کی پیچیدگیاں نہیں ہوتیں کیونکہ وہ افسانے کم لکھتے ہیں۔ بلکہ روزانہ کی زندگی اور ان کی معمولی باتوں پر ایک لطیف مضمون ہوتا ہے جس میں اپنے احباب کی کمزوریوں اور خوبیوں پر تنقید ہوتی ہے۔ اور موجودہ رسوم و رواج پر تبصرہ ہوتا ہے جس

میں اپنے احباب کی کمزوریوں اور خوبیوں پر تنقید ہوتی ہے۔ اور موجودہ رسوم و رواج پر تبصرہ ہوتا ہے۔ عبارت کی روانی۔ طرزِ بیان کی دلآویزی۔ بے تکلفی اور بے تصنع شوخی سے کوئی مضمون خالی نہیں ہوتا۔

ان کے اندازِ بیان کی دل کشی کا مدار ان کا بے ساختہ پن ہے۔ سادہ الفاظ میں وہ ایسی تصویر پیش کرتے ہیں کہ سنجیدہ پڑھنے والوں کے لب پر بھی تبسم آ ہی جاتا ہے۔ "سودیشی ریل" ان کی شہرت کا سنگِ بنیاد ہے۔ متعدد زبانوں میں اس کے ترجمے ہو چکے ہیں۔

شوکت صاحب سرپنچ کے نام سے لکھنؤ سے ایک ہفتہ وار اخبار نکالتے ہیں۔ اور اب تک کافی کتابیں لکھ چکے ہیں۔ جن کے نام بجائے خود ان کی افتادِ طبیعت کا پتہ دیتے ہیں۔ موجِ تبسم۔ بحرِ تبسم۔ سیلابِ تبسم۔ طوفانِ تبسم۔ دنیائے تبسم شائع ہو چکے ہیں۔ یہ نام ایسے ہیں کہ اپنی جگہ خود شگفتگی اور تبسم کے ذمہ دار معلوم ہوتے ہیں۔

شوکت صاحب کے مضامین کے کم و بیش سارے مجموعے شائع ہو کر مقبولِ عام ہو چکے ہیں۔

شوکت تھانوی نے اب ناول لکھنے بھی شروع کر دیئے ہیں۔ اب تک آپ کے چار ناول "دل پھینک۔ بڑھیس۔ سونیا جاہ اور خانم خاں شائع ہو چکے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ شوکت صاحب کی تحریر پڑھ کر ہر شخص ہنسنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ابھی آپ نوعمر ہیں اور نہیں کہا جا سکتا کہ آگے چل کر ان کا طرزِ تحریر کیا رنگ اختیار کرے گا۔

دنیائے تبسم

(از شوکت تھانوی) (حالی پبلشنگ دہلی کی مطبوعہ کتاب "دنیائے تبسم" پر رسالہ جامعہ کی رائے۔

رسالہ جامعہ دہلی۔ "دنیائے تبسم" از حضرت شوکت تھانوی حجم ۲۱۶ صفحہ تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$ لکھائی چھپائی اچھی کاغذ عمدہ قیمت عہ۔ شائع کردہ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی

حضرت شوکت تھانوی کے مزاحیہ مضامین دنیائے اردو میں بہت مقبول ہیں۔ یہ نیا مجموعہ سلسلۂ "تبسم" کی ایک نئی کڑی ہے۔ جو لوگ طوفانِ تبسم وغیرہ پڑھ چکے ہیں انھیں "دنیائے تبسم" کے پڑھنے سے یہ اندازہ ہو گا کہ مصنف کا آرٹ برابر ترقی کر رہا ہے۔ ظرافت کے پردے میں ہندوستانی معاشرت پر تنقید کرنے کا جو طریقہ شوکت صاحب نے نکالا ہے اس میں انھیں اپنے معصروں سے زیادہ کامیابی ہوئی ہے۔ طنز کی تلخی کو وہ خوش طبعی کی شیرینی سے اس قدر کم کر دیتے ہیں کہ وہ آسانی کے ساتھ حلق سے اتر جاتی ہے ہے۔ ان کا مبالغہ حقیقت کے خط و خال کو مٹنے نہیں دیتا صرف اس کے مضحک پہلو کو نمایاں کر دیتا ہے "مقروض" "لکھنؤ کا کانگریس سیشن"۔ "مرحومہ"۔ "اختلاج" اس مجموعے کے سب سے کامیاب مضامین ہیں۔ عبارت کی روانی۔ طرزِ بیان کی دلآویزی۔ بے تکلف شگفتگی اور بے تصنع شوخی سے کوئی مضمون خالی نہیں اور مجموعی طور پر یہ کتاب شوکت صاحب کی بہترین تصانیف میں شمار کی جا سکتی ہے۔ جناب رشید احمد صاحب صدیقی کے مقدمے نے جس میں متانت اور ظرافت آپس میں آنکھ مچولی کھیلتی ہیں، کتاب کے لطف میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے"۔ (رسالہ جامعہ [illegible])

سودیشی ریل

شوکت صاحب کا وہ مضمون جس پر مزاح نگاری کو ناز ہے۔ قیمت عہ

موجِ تبسم

اس مجموعہ میں تیرہ منتخب مضامین ہیں اگر آپ نے ادبِ لطیف کے اس عدیم المثال مجموعہ [illegible] اور پورا اثر کرتی ہے، مبالغہ کے برتنے کا انھیں خاصا سلیقہ ہے کو اب تک ملاحظہ نہیں فرمایا تو اب ضرور منگایئے۔ قیمت مجلد [illegible]

بحرِ تبسم — حضرت شوکت تھانوی کے مزاحیہ مضامین کا دوسرا مجموعہ قیمت عہ/۔

سیلابِ تبسم — شوکت صاحب کے مزاحیہ مضامین کا تیسرا مجموعہ (۲۰) تازہ اور بہترین مزاحیہ مضامین قیمت مجلد دو روپیہ (عہ/) ۔

طوفانِ تبسم — حضرت شوکت نے بہت سے مضحک ترین واقعات ظریفانہ طرز انشا میں لکھے ہیں قیمت مجلد دو روپیہ (عہ/) ۔

مزاحیہ ناول

دل پھینک — مصنفہ شوکت تھانوی، سنجیدہ و دلچسپ پُر مذاق اور چلبلا ناول قیمت عہ/۔

بکھیڑا — اس ناول کا خلاصہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ قیمت عہ/

سودیا جاہ (مزاحیہ ناول) قیمت عہ/

خانم خاں (مزاحیہ ناول) 〃 عہ/

کہکشاں (مجموعہ کلام) 〃 عہ/

مرزا عظیم بیگ چغتائی

مرزا عظیم بیگ چغتائی کے والد بزرگوار خان بہادر مرزا قسیم بیگ صاحب چغتائی مرحوم بی۔ اے (علیگ) علی گڑھ کے مشہور اولڈ بوائے اور مسلم یونیورسٹی کورٹ کے ممبر تھے۔ یو۔ پی میں ڈپٹی کلکٹر رہے اور پنشن کے بعد ریاست جودھ پور میں جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ہوگئے۔ مرزا صاحب کے نانا منشی امداد علی مرحوم مصنف بزم اپنے زمانہ کے مشہور ادیب اور ناولسٹ تھے، آپ کے بڑے چچا مرزا ابراہیم بیگ صاحب چغتائی (آگرہ) اب سے پچاس برس پہلے کی ادبی سوسائٹی کے روحِ رواں اور آگرہ کے مشہور شاعر ہیں، مرزا فہیم بیگ چغتائی جن کے نام سے ادبی حلقہ بخوبی واقف ہے آپ کے چچازاد بھائی ہیں۔

مرزا صاحب کا آبائی وطن آگرہ ہے اور عمر تقریباً چالیس سال آپ نے سنہ ۲۲ء میں علی گڑھ سے بی۔ اے پاس کیا اور یونیورسٹی بھر میں اقتصادیات میں اول آنے پر آپ کو سونے کا تمغہ ملا، کالج کی پوری تعلیم حاتم قوم آنریبل ڈاکٹر حاجی نواب بہادر سر محمد مزمل اللہ خاں صاحب مرحوم۔ نواب بھیکم پور کی رہین منت ہے جنہوں نے پوری سرپرستی کی اور بجائے باپ کے انہوں نے تعلیم کی تکمیل کرائی۔ سنہ ۲۹ء میں علی گڑھ سے ایل۔ ایل۔ بی پاس کیا سنہ ۳۲ء میں وکالت شروع کی، چند ماہ راجپور میں کام کیا۔ پھر جودھ پور میں وکالت شروع کی۔ اوائل سنہ ۳۶ء میں عدالت العالیہ چیف کورٹ جاورہ میں چیف جج کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ جہاں سے سخت علیل ہو کر حال ہی میں ملازمت چھوڑنا پڑی۔ اور وہی سلسلہ علالت اس طرح جاری ہے کہ لکھنے پڑھنے سے مجبور رہا۔

آپ کو بچپن سے کہانیاں سننے کا بے حد شوق تھا۔ اور بہت جلد ان کہانیوں میں آمیزش اور رد و بدل کر کے دوسرے بچوں کو سنایا کرتے تھے۔ آپ کو طالب علمی ہی کے زمانہ سے مضامین لکھنے کا شوق ہے۔

سنہ ۲۳ء میں پہلا افسانہ لکھا اور اس کے بعد اس سرعت سے افسانے، مضمون وغیرہ لکھے کہ بہت جلد کامیاب افسانہ نویسوں میں شمار ہونے لگے۔ سنہ ۳۳ء تک ایک طوفان سا تھا کہ سینکڑوں افسانے لکھ گئے۔ سنہ ۳۳ء سے دمہ کی بیماری نے لکھنے سے مجبور کر دیا۔

مزاحیہ نگاری کے ذریعہ سے اصلاح رسوم کا مقصد پیش نظر رکھنے والوں میں عظیم بیگ چغتائی کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ چغتائی کا پلاٹ ہی ہمیں ہنسنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

(چغتائی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اپنے مختصر حالات مرحمت فرمائے)۔

کولتار — چغتائی صاحب کا وہ ناول جو اپنی گوناگوں خصوصیات کی وجہ سے بہت مشہور ہوچکا ہے قیمت دو روپے (عہ)۔

روحِ ظرافت — چغتائی کے آٹھ نہایت دلکش افسانوں کا مجموعہ قیمت عہ

روحِ لطافت — افسانوں کا مجموعہ ہر افسانہ بے حد مقبول ہوچکا ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

خانم — یہ افسانے تفریحی ہونے کے علاوہ اصلاحی بھی ہیں۔ قیمت چار روپے (للعہ)۔

چنگی عجہ　مرزا جنگی ۱؍　شہزوری ۸ر
کمزوری ۶ر　شریر بیوی عجہ
سسرگھلے عہ　خالی بوتل عجہ
دیباچہ ۶ر　لفو لیف ۵ر
خطوط کی ستم ظریفی ۱۲ر　جنت کا بھوت ۱۲ر
دیکھا جائے گا عہ　فرزند بیسر علم ۵ر
قدردان ۵ر　قرض مقراض محبت ۸ر
حینی کی انگوٹھی ۸ر　کھرپا بہادر عہ
ملفوظات حاجی ۱۲ر　چغتائی کے افسانے (دو حصے)

نوٹ۔ مرزا عظیم بیگ چغتائی کی چند کتابیں زیر طبع ہیں۔

مرزا فرحت اللہ بیگ

دلی میں سنہ ۱۸۸۳ء میں پیدا ہوئے۔ وہیں تعلیم پائی مشن کالج سے بی۔ اے کیا۔ اس کے بعد حیدرآباد دکن میں ملازم ہوگئے۔ اور آجکل سشن جج ہیں۔

مولوی عبدالحق صاحب معتمد انجمن ترقی اردو کے اصرار پر آپ نے مضمون لکھنے شروع کئے پہلا مضمون "مولوی نذیر احمد کی کہانی کچھ ان کی اور کچھ میری زبانی" لکھا۔ دوسرا مضمون سنہ ۱۳۲۴ھ میں دلی کا ایک مشاعرہ تھا جس کو خواجہ حسن نظامی صاحب نے "دلی کی آخری شمع" کے نام سے طبع کرایا۔ اس کے بعد خیال ہوا کہ خوش مذاقی (Sense of Humour) اردو زبان میں مفقود ہے اس پر بھی کچھ لکھا جائے۔ آپ نے بیسیوں مضمون اس پر لکھ دیئے۔ یہ ذخیرہ یہاں تک بڑھا کہ مضامین فرحت کے پانچ حصے تھوڑے ہی عرصہ میں چھپ کر نکل گئے۔ کچھ شاعری بھی کی جو "میری شاعری" کے نام سے طبع ہوئی۔

انعام اللہ خاں یقین دہلوی کے دیوان کی تصحیح اور اس پر دیباچہ لکھ کر ان اعتراضات کو رفع کیا جو ان کے معاصروں نے ان پر لگائے تھے۔

مرزا صاحب کی علمی اور ادبی رنگ کی شوخی سے انھیں مزاح نگاروں میں ایک خاص امتیاز حاصل ہے خالص مزاحیہ مضامین کے علاوہ انہوں نے ادبی مباحث پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ لیکن طبیعت کی شگفتگی اور مزاج کی شوخی نے وہاں بھی گل کھلائے ہیں۔

مرزا فرحت اللہ بیگ کے یہاں دلچسپی کے کئی سامان ہیں ان کی مزاح نگاری سے قطع نظر کرنے کے بعد بھی دلی کی زبان اور محاورات کا کیف باقی رہ جاتا ہے۔ وہ اکثر ایسے الفاظ اور محاورات اپنی عبارت میں لاتے ہیں جو دلی کے لوگ صرف گفتگو میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب انھیں سے بلا تکلف اپنے مضمون کو سجاتے ہیں، وہ زبان میں کوئی فرق نہیں آتا۔ بلکہ مکالمہ کا پورا لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ ۳

(مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مختصر حالات مرحمت فرمائے)۔

مضامین فرحت — مرزا فرحت اللہ بیگ کے مضامین کا مجموعہ
قیمت حصہ اول دو روپیہ (عہ/) حصہ دوم دو روپے (عہ) حصہ سوم عہ ۔ حصہ چہارم عہ۔ حصہ پنجم عہ/

نوٹ:- اس وقت صرف حصہ سوم اور پنجم مل سکتا ہے۔ بقیہ حصے زیر طبع ہیں۔

راشد الخیری کے مزاحیہ افسانے صفحہ ۱۰۱ پر ملاحظہ فرمایئے
ایم اسلم " " " " ۱۴۴ " "
خواجہ حسن نظامی " " " " ۱۲۰ " "
امتیاز علی تاج " " " " ۱۹۱ " "

غنچۂ تبسم — تمکین کاظمی کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ قیمت دو روپے (عہ)۔

مجموعۂ ظرافت — چھوٹی چھوٹی پرلطف ظریفانہ کہانیاں اور لطیفے ۴ر

طوفان ظرافت — مزاحیہ قصائد کا مجموعہ۔ اس طرز کے قصائد آج تک اردو میں نہیں لکھے گئے۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)۔

گلشن ظرافت — یہ نہایت دلچسپ۔ نتیجہ خیز اور مہذب لطائف کا پرلطف مجموعہ ہے۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

ماہ و پرویں — میر ولی اللہ کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ۔ قیمت ۱۲ر

نمکدان فصاحت — میر ولی اللہ کے پر فصاحت مزاحیہ مضامین۔ قیمت عہ

انتخاب نقیب — بدایوں کے نامور رسالہ نقیب کے قابل قدر مضامین کا مجموعہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

درانتی — مصنفہ حاجی لق لق۔ یہ موصوف کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ہے۔ قیمت عہ

فرشتوں کا امتحان — حاجی لق لق کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ۔ عہ

صہبائی — حضرت ناکارہ حیدرآبادی کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ۔ قیمت عہ

مطائبات — مصنفہ سندباد جہازی۔ مزاحیہ مضامین عہ

خطوط

یہ امر مسلم ہے کہ ہندوستان میں فن انشا پر کافی توجہ کی گئی۔ مسلمانوں کے ابتدائی دور سے ستر ھویں صدی تک اکثر و بیشتر منشی بیرون ہند سے آتے رہے۔ لیکن اس کے بعد انیسویں صدی کے وسط میں یہ سلسلہ بند ہو گیا تو کثرت سے اس فن پر کتابیں لکھنے کا رواج ہوا۔ اور اکثر و بیشتر بطور نمونہ طلبہ کے استفادہ کے لئے خطوط کے مجموعے شائع کئے جانے لگے۔ ہندوستان کی فارسی انشا میں ہندوؤں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ہندو فارسی

انشا پرداز وں میں سب سے بڑا انشا پرداز چندر بھان برہمن کو تسلیم کیا گیا ہے۔ (جو شاہجہانی عہد میں گذرا ہے) ہندوستان میں فن انشا پر فارسی میں سب سے پہلی تصنیف رسائل الاعجاز از امیر خسرو دہلوی جو ۷۱۹ھ میں تصنیف ہوئی۔ اس کے بعد محمود گاواں کی مناظر الانشا اور ریاض الانشا ہے جس کا سن تصنیف ۸۷۲ھ از عہد محمد شاہ ہے۔ فارسی میں اس فن پر تقریباً ۵۰ کتابیں کافی شہرت رکھتی ہیں۔

اردو خطوط نویسی کے ابو الآبا غالب ہیں، وہ خود ۱۸۵۰ء تک فارسی میں خطوط لکھتے تھے۔ لیکن اس کے بعد انہوں نے اردو خطوط نویسی شروع کی۔ ان کے اردو خطوط کا پہلا مجموعہ ۲۷ اکتوبر ۱۸۶۸ء کو "عود ہندی" کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے بعد تقریباً دس بارہ ایڈیشن اس کے شائع ہو چکے ہیں۔ اردوئے معلیٰ۔ مکاتیب غالب اس کے علاوہ ہیں۔ غالب کے تتبع میں سب سے پہلے منشی غلام غوث بے خبر نے اپنا مجموعہ خطوط (انشا) شائع کیا۔ نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ کے خطوط کا مجموعہ بھی مولانا حالی نے مرتب کیا تھا۔ معلوم نہیں شائع ہوا یا نہیں۔ رجب علی سرور کے انتقال کے بعد ان کے صاحبزادے نے بھی "انشائے سرور" کے نام سے سرور مرحوم کے خطوط و عرائض وغیرہ کا مجموعہ نول کشور پریس سے شائع کیا۔ اس وقت تک کم و بیش بیس مجموعے خطوط کے شائع ہو کر مقبول ہو چکے ہیں۔ سرسید محسن الملک، وقار الملک، حالی، آزاد، نذیر احمد، امیر احمد مینائی وغیرہ کے مجموعۂ خطوط بہت مشہور ہیں۔ صفدر مرزا پوری صاحب نے بھی ایک مجموعہ مختلف حضرات کے خطوط کا دو حصوں میں شائع کیا ہے۔ اس قسم کا سب سے آخری مجموعہ حال ہی میں منشی بہیشور پرشاد صاحب (پروفیسر فارسی) نے شائع کیا ہے۔ اور ابھی ایک زبردست ذخیرہ مختلف حضرات کے پاس ایسا ہے جو اگر شائع ہو جائے تو زبان و ادب میں گراں بہا اضافہ ہو۔

ادبی خطوط غالب (مرزا عسکری) صفحہ ۸۵ پر ملاحظہ فرمایئے
خطوط بشیر الدین احمد ″ ١٠٠ ″ ″ ″
آتالیق خطوط نویسی (حسن نظامی) ″ ١٢٣ ″ ″ ″
مکتوبات آزاد ″ ٣٦ ″ ″ ″
مکتوبات نیاز ″ ١٣٦ ″ ″ ″
مکتوبات حالی ″ ١٠ ″ ″ ″
خطوط سرسید ″ ٣٤ ″ ″ ″
″ نذیر احمد ″ ٤٢ ″ ″ ″
″ غالب ″ ١٥٤ ″ ″ ″
″ امیر مینائی ″ ١٩١ ″ ″ ″
″ اکبر الہ آبادی ″ ١٦٠ ″ ″ ″
″ شبلی ″ ٢٠ ″ ″ ″
یورپ میں دکنی مخطوطات (نصیر الدین ہاشمی) (ص) پر
مکتوبات امجد صفحہ

مقالات وانشا

اردو میں مقالہ نگاری کی ترقی ایک مستقل فن اور صنف ادب کی حیثیت سے سرسید اور ان کے ادبی رفقا کی رہین منت ہے سرسید سے پہلے اس صنف ادب کا رواج یوں ہی سا تھا جس کی وجہ اخبارات ورسائل کا فقدان تھا جو اصل میں مقالہ نگاری کے محرک ہوتے ہیں۔ ۱۸۳۵ء میں سب سے پہلے آزاد کے والد نے "اردو اخبار" اور سرسید کے بھائی سید محمد نے "سید الاخبار" دہلی سے جاری کئے۔ سرسید بھی اس کے ممتاز مضمون نگاروں میں سے تھے۔ اور اپنے اخبار کا بیشتر حصہ خود ہی مرتب کرتے تھے۔ سب سے پہلے اردو میں انہوں نے ہی فنی حیثیت سے اخلاقی، اصلاحی۔ مذہبی، علمی اور تاریخی مضامین اپنے اخبار میں لکھنے شروع کئے، اور بعد اپنے رسالہ "تہذیب الاخلاق" میں خود سرسید اور ان کے ادبی رفقا (محسن الملک۔ وقار الملک، سید محمود، مولانا حالی۔ مولانا چراغ علی، مولوی ذکاء اللہ۔ مولوی اقبال علی۔ مہدی حسن وغیرہ) نے ہر قسم کے بلند پایہ مضامین بکثرت لکھے۔

لیکن اردو میں تخیلی وشاعرانہ مضامین کی ابتدا مولانا شرر کی نزاکت قلم کا نتیجہ ہے۔ رسالہ "دلگداز" لکھنؤ سے مولانا شرر کی ادارت میں شائع ہوتا تھا۔ بلکہ یوں کہئے کہ خود انہیں کی ماہانہ تصنیف ہوتا تھا۔ جس قدر مضامین مولانا شرر نے لکھے ہیں کسی دوسرے اردو مقالہ نگار نے نہیں لکھے۔ ان کے مضامین تقریباً بیس جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔ اس صنف ادب میں مولانا آزاد نے بھی خامہ فرسائی کی ہے، ان کے مضامین نیرنگ خیال کے نام سے شائع ہوئے ہیں۔

خالص مذہبی وتاریخی مقالہ نگاری میں مولانا شبلی کا پایہ بہت بلند ہے۔ تنقیدی مقالہ نگاری اپنے ابتدائی دور میں مولانا حالی اور شبلی کی ممنون احسان ہے۔ اول الذکر نے اس کو فن کا درجہ عطا کیا۔ ان کے متبعین میں مولوی عبدالحق (اڈیٹر اردو) اور مولانا سید سلیمان ندوی (ایڈیٹر معارف) خاص طور پر ممتاز ہیں۔ اس سلسلہ میں شرر، چکبست اور مہدی افادی مرحوم کے اسمائے گرامی بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

درمیانی دور میں رسالہ "مخزن" مرحوم جو سر عبدالقادر کی ادارت میں نکلتا تھا۔ بلند پایہ مقالہ نگاری کی ترویج میں بڑا حصہ لیا۔ اور اس وقت کے چوٹی کے ادیب مخزن کے ہی باقیات الصالحات میں سے ہیں۔

ظریفانہ مقالہ نگاری کی ابتدا "اودھ پنچ" لکھنؤ سے ہوئی۔ جو لندن پنچ کی لائن پر نکالا گیا۔ فی زمانہ سلطان حیدر جوش، رشید صدیقی، فرحت اللہ بیگ اور ملا رموزی نے مقالہ نگاری کی اس شاخ کو اپنے اپنے خاص انداز کے ساتھ ترقی دی ہے۔

موجودہ دور میں مقالہ نگاری نے کافی ترقی کی ہے۔ اور کثرت سے لکھنے والے پیدا ہو گئے ہیں جس کی بڑی وجہ اخبارات و رسائل کی بہتات ہے۔ عہد حاضر کے مقالہ نگاروں میں علاوہ متذکرہ بالا حضرات کے خواجہ حسن نظامی قاضی عبدالغفار۔ عبدالمجید سالک۔ ڈاکٹر عابد حسین۔ ڈاکٹر زور۔ نیاز فتحپوری۔ کیفی دہلوی۔ شمس اللہ قادری پروفیسر محمود شیرانی۔ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کے مضامین صفحہ ۹۴ پر ملاحظہ فرمائیے

محمد حسین آزاد	″	″	″	۱۱۵	″	″
شرر	″	″	″	۴۴	″	″
سر سید	″	″	″	۳۴	″	″
حافظ نذیر احمد	″	″	″	۴۲	″	″
مولوی عبدالحق	″	″	″	۶۶	″	″
وحید الدین سلیم	″	″	″	۶۷	″	″
کیفی دہلوی	″	″	″	۶۸	″	″
ایم۔ اسلم	″	″	″	۱۳۴	″	″
فراق دہلوی	″	″	″	۱۳۸	″	″
مسز حجاب امتیاز علی	″	″	″	۱۰۰	″	″
سلطان حیدر جوش	″	″	″	۱۲۷	″	″
مولانا شبلی	″	″	″	۴۰	″	″
مقالات حالی	″	″	″	۱۰	″	″
چکبست لکھنوی	″	″	″	۱۷۰	″	″

مشرحیات

مشہور فاضل ادیب قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی کے علمی و ادبی مقالات کا قابل قدر مجموعہ جو عربی و انگریزی وغیرہ کے ترجمے کیے گئے۔ قیمت ۸ر

نیرنگ

بارہ دلچسپ مضامین اور ڈرامے از محترمہ ایس۔ آر۔ کے صاحبہ۔ یہ سب عموماً پسند کیے گئے اور اب کتابی صورت میں چھپے ہیں قیمت عہ۔

پنکھڑیاں

مشہور رسالہ "نیرنگ" لاہور کے بعض چیدہ چیدہ اور بہت مزے دار چھوٹے چھوٹے مضامین کا مجموعہ۔ قیمت دس آنہ (۱۰/)

خیالات ارونگ

مشہور انگریز مصنف و ادیب واشنگٹن ارونگ کے چند چیدہ مضامین کا سلیس ترجمہ از مولوی محمد یحییٰ تنہا صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل قیمت ۸ر

احسن الانتخاب

غزلیات مجید و غالب قطعات و رباعیات حالی کا منتخب مجموعہ بستہ ۱۲۶۱ھ کا ایک یادگار مشاعرہ از مرزا فرحت اللہ بیگ دہلوی مع تشریح و قواعد و فوائد عروض و بیان و بدیع مرتبہ مولانا احسن مارہروی۔ قیمت عہ ۱۲

فیہ ما فیہ

مرتبہ عبدالماجد صاحب یہ کتاب ان خطوط کا مجموعہ ہے جو مولانا جلال الدین رومی نے وقتاً فوقتاً معین الدین پروانہ کے نام لکھے۔ قیمت ۸ر

تاجِ آفرینش

مصر کی ایک مشہور ادیبہ ملک خانم کے چند اصلاحی مقالات کا مفید مجموعہ ہندوستان کے مردوں اور عورتوں کو مجبور کرے گا کہ وہ اپنی موجودہ پستی اور نابہرا اصلاح پر متوجہ ہوں مع نوٹو۔ صفحات ۲۱۱ طباعت عمدہ قیمت صرف دس آنہ (۱۰/)۔

روحِ انتخاب

مولانا محمود نجیب آبادی اور منشی عبدالرزاق وفا نے اردو نثر کو چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ ہر دور کے شروع میں اس پر تفصیلی تبصرہ اور اس دور کی نثر نگاری کے انتخابات ہیں اردو کے قدر دانوں کے لیے بہت کام کی چیز ہے قیمت مجلد ۱۲/ غیر مجلد ۸/

محمود اور فردوسی

سلطان محمود غزنوی پر جو اعتراضات عموماً کیے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سلطان نے فردوسی شاعر کے ساتھ وعدہ خلافی کی۔ جناب قاضی عبدالصمد صاحب نے اسی کی تردید میں یہ کتاب لکھی ہے۔ اور معقول عقلی و نقلی دلائل سے اسے غلط ثابت کیا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنہ (۸/)۔

خطباتِ گارساں دتاسی

اردو کے شیدائی اور محسن گارساں دتاسی کے لیکچرز جو انہوں نے ۱۸۵۰ء سے ۱۸۶۹ء تک پیرس کے السنہ مشرقیہ کالج میں دیے۔ قیمت ۸/ للعہ

اردو لغت

اردو لغات کی ترتیب و تدوین کا خیال سب سے پہلے تقریباً عالمگیر کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ ملا عبدالواسع ہانسوی نے اسی زمانہ میں اردو ہندی الفاظ کا ایک لغت تیار کیا اور اس کا نام "غرائب اللغات" رکھا۔ اور یہی اردو کی ابتدائی لغات کہے جانے کی مستحق ہے۔ اس کو سراج الدین علی خاں آرزو نے ترمیم و اضافہ کے بعد "نوادر الالفاظ" کے نام سے شائع کیا۔ اس کے بعد اور بہت سی لغات شائع ہوئیں جن میں غیاث اللغات اور کریم اللغات مطبوعہ نولکشور پریس ابتدا میں بہت مقبول ہوئیں۔ اس کے بعد لغات کشوری فیروز اللغات سامنے آئی ہیں۔ لیکن اردو لغات پر جو احسان مولوی ابراہیم

نے امیر اللغات اور مولوی سید احمد دہلوی نے فرہنگ آصفیہ لکھ کر کیا ہے وہ تعریف سے مستغنی ہے۔ آصف اللغات کے نام سے ایک نہایت ضخیم لغت اردو و فارسی الفاظ کی شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر نے لکھنی شروع کی تھی ہر جلد ۵۰۰ صفحات کی شائع ہوتی تھی۔ اور صفحات تقسیم کر دی جاتی تھی۔ افسوس کہ اس لغت کی سولہ جلدیں چھپنے پائی تھیں کہ فاضل مصنف کا انتقال ہو گیا اور کام رک گیا۔ اس لغت کی جامعیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ۱۶ جلدوں میں الف کی تختی بھی ختم نہیں ہوئی۔ اگر یہ لغت مکمل ہو جاتا تو یقیناً اردو کا سب سے بڑا لغت ہوتا۔

جدید اردو لغات میں نور اللغات بہت مشہور ہے۔ اردو لغات پر آخری تادین جامع اللغات ہے۔ جو ہر حیثیت سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہے۔ لغات سعیدی بھی مجموعی حیثیت سے ایک اچھی کتاب ہے جس میں الفاظ کا ایک معقول ذخیرہ موجود ہے۔

اردو انگریزی لغت کی سب سے پہلی لغت ایک مشنری مسمی فرانسیس کس ایم ٹیوروی میس نے ۱۷۰۴ء میں Lexicon Lingue Indostanicae کے نام سے تالیف کی اس کے بعد فرگس (Fergusson) کی ہندوستانی انگریزی لغات سامنے آتی ہے جو ۱۷۷۳ء میں شائع ہوئی۔ اردو زبان کی ترویج میں فورٹ ولیم کالج کی کوششیں ناقابل فراموش ہیں۔ ڈاکٹر جان گلکرائسٹ نے بھی ۱۷۸۷ء میں انگریزی ہندوستانی ڈکشنری شائع کی۔ ٹیلر اور ہنٹر، شکسپیر، ٹومس، بیٹس، فوربس کی لغات غدر سے پہلے کی تصانیف میں سے ہیں۔ ڈاکٹر فیلن نے ایک ہندوستانی انگریزی ڈکشنری ۱۸۷۹ء میں شائع کی۔ پلیٹس کی اردو ہندی اور انگریزی ڈکشنری ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی۔ دو ایک ڈکشنریاں پیرس سے بھی شائع ہوئیں۔ ان تمام کتابوں میں اپنے زمانہ کے لحاظ سے شکسپیر اور فوربس کی لغات بہت اچھی ہیں۔ لیکن فالنس اور پلیٹس کی کتابیں ان سب پر سبقت لے گئیں۔

موجودہ اردو لغات میں انجمن ترقی اردو کی اسٹینڈرڈ انگریزی اردو ڈکشنری مرتبہ مولوی عبدالحق صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

جامع اللغات — سب سے بڑا اور مکمل لغت۔ قیمت پچاس روپے (۵۰)

نور اللغات — مشہور و معروف لغت ہے۔ قیمت چالیس روپے (للعہ)۔

تعلیمی لغات — طالب علموں کے لئے بہت ہی مفید لغت ہے قیمت عہ

معین الشعراء — اردو زبان کے مروجہ الفاظ کا بہترین لغت، مرتبہ آفاق بنارسی، قیمت مجلد چرمی پانچ روپے (ﷲ)۔

معاون الشعراء — تذکیر و تانیث، لغات و اعداد ابجد، قیمت دو روپے (عہ)۔

منیر اللغات اردو سہ فیض اللغات اردو عہ

فارسی

لغت — فارسی سے انگریزی دو جلدیں للعہ، انگریزی سے فارسی، ایک جلد ۲۵

لغت آزاد — مولانا محمد حسین آزاد مرحوم نے اردو الفاظ و محاورات کے فارسی ترجمے جدید و مروجہ زبان فارسی کے مطابق لکھے ہیں۔ قیمت عہ

فیروز اللغات — عربی الفاظ کا اردو ترجمہ۔ مرتبہ مولوی فیروز الدین فیروز۔ مجلد لعہ

جواہر اللغات — طلبا کے کام کی نہایت عمدہ لغت، چھوٹا سائز، مضبوط جلد، صاف چھپائی، بہت سے الفاظ، قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲؍)۔

گوہر اللغات — طلبا کے کام کا ایک سستا اور اچھا لغت۔ قیمت صرف ۱۲؍

لغات سعیدی — لغات قدیم و جدید کا مجموعہ، ہر الفاظ کے اعراب صحت سے لگائے گئے ہیں۔ تاکہ اس کا صحیح تلفظ معلوم ہو جائے۔ تعریفات و تصنیفات کتب مروجہ پر کافی روشنی ڈالی ہے اور مختصر صاف اور سلیس معنی بالتشریح لکھے ہیں۔ قیمت للعہ۔

فیض اللغات فارسی مجلد عہ کریم اللغات کلاں ۱۱
منیر اللغات فارسی عہ

عربی

تسہیل العربیہ — عربی سے اردو کی پہلی ڈکشنری ہے بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور بہت زیادہ فروخت ہو رہی ہے۔ قیمت للعہ۔

لغات جدیدہ — از سید سلیمان ندوی۔ عربی کا بہترین لغت قیمت عہ

المنجد کبیر — (جدید) مع اضافہ و ضمیمہ قیمت صرف آٹھ روپے (عہ)

لغات القرآن ۸ منتخب اللغات عہ

عربی انگریزی لغت

فرائد الدریہ۔ عربی سے انگریزی قیمت عہ
قاموس ثابت۔ انگریزی سے عربی عہ
قاموس عصری۔ انگریزی سے عربی ۱۲ عربی سے انگریزی ۱۲
قاموس مدرسی۔ انگریزی سے عربی اور عربی سے انگریزی عہ
قاموس حبیب (۱) بالتصویر۔ عربی سے انگریزی عہ (۲) انگریزی سے عربی عہ (۳) انگریزی و عربی اور عربی و انگریزی یکجا عہ

قاموس المعجم — (دہلی) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب۔ (انگریزی سے عربی) ۲۸

قاموس عرفات — (انگریزی و عربی۔ عربی و انگریزی) یک جا قیمت عہ

قاموس سقراط — اسپیرو یک (انگریزی عربی، عربی و انگریزی یکجا) قیمت ۱۴

انگریزی

اسٹینڈرڈ انگلش اردو ڈکشنری مطبوعہ انجمن ترقی اردو

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد۔ دہلی

یہ مکمل جدید ترین لغت ہے اس میں ادبی مقامی اور بول چال کے الفاظ کے علاوہ ان الفاظ کے معنی بھی شامل ہیں جن کا تمام تعلق علوم و فنون کی اصطلاحات سے ہے، ہر ایک لفظ کے مختلف معانی اور فرق الگ الگ لکھے گئے ہیں۔ ایسے الفاظ جن کے معنی مختلف ہیں ان کی وضاحت مثالیں دے کر کی گئی ہے نیز انگریزی الفاظ اور محاوروں کے اردو کے مترادف الفاظ اور محاورے لکھے گئے ہیں جہاں موجودہ اردو الفاظ کا ذخیرہ انگریزی کا مفہوم ادا کرنے سے قاصر ہے۔ ایسے نئے مفرد یا مرکب الفاظ وضع کئے گئے ہیں جو اردو زبان کی فطری ساخت کے بالکل مطابق ہیں قیمت مجلد سولہ روپے (۱۶) چھوٹی لغت: یہ بڑی لغت کا اختصار ہے لیکن باوجود اختصار کے بہت جامع ہے قیمت ۸

پریکٹیکل ڈکشنری انگریزی سے اردو۔ بہترین ڈکشنری ہے۔ قیمت ۱۲ روپے
اردو سے انگریزی۔ قیمت ۸ روپے۔

فالنس ڈکشنری بہت مشہور اور مقبول ڈکشنری قیمت دو روپے (۲)۔

قاموس الاغلاط ان الفاظ کا مجموعہ جو اردو میں غلط استعمال ہوتے ہیں۔
قیمت مجلد تین روپے (۳) ۔

سرگذشت الفاظ الفاظ کی کہانی ان کی زبانی۔ یہ اردو زبان کی ایک قابل قدر کتاب ہے از مولوی احمد الدین صاحب۔ قیمت دو روپیہ (۲)۔

فرہنگ اصطلاحات علمیہ یہ طلبا اور مترجمین و مصنفین سب کے لئے بڑے کام کی اور نہایت مفید کتاب ہے اس میں دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کی موضوعہ اصطلاحات بھی شامل ہیں۔ قیمت مجلد ۶ روپے

وضع اصطلاحات علمیہ از پروفیسر وحید الدین سلیم۔ وضع اصطلاحات پر مفصل بحث۔ اہل علم خصوصاً مترجمین کے لئے ضروری ہے۔ قیمت مجلد ۳ روپے ۱۲ آنے

الفہرست اس میں اردو کی تمام کتب اور مصنفین کے نام مع تفصیل درج ہیں۔ از پروفیسر سجاد مرزا بیگ۔ قیمت دس روپے (۱۰)

فرہنگ عامرہ از محمد عبداللہ خاں۔ اردو زبان کا بالکل جدید چالیس ہزار با تلفظ لغات کا خزانہ ہے۔ فرہنگ کو دور حاضرہ کے قالب میں ڈھالنے کی ہر امکانی کوشش کی ہے۔ نہایت جامع اور پر از معلومات۔ قیمت مجلد ۸ روپے

عجائب اللغات ۳ روپے　تصحیح اللغات ۸　مردی لغات ۸
ہندی اردو لغات ۴　مجمع الالفاظ ۱۲

تاریخ

یہ تو صحیح معلوم نہیں کہ اردو زبان میں تاریخ نویسی کی ابتدا کب سے ہوتی ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کا آغاز تراجم سے ہوتا ہے۔ فارسی، عربی، انگریزی میں بہت قدیم زمانہ سے یہ فن رائج تھا۔ دنیا میں تاریخ کی سب سے پرانی کتاب چینی مورخ کنفیوسش کی شوکنگ ہے جس کا زمانہ ۲۳۵۵ ق م سے ۸۲ ق م ہے۔ فورٹ ولیم کالج کو زبان اردو کے سلسلہ میں جہاں اور امتیازات حاصل ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ فن تاریخ پر سب سے پہلی اردو کتاب بھی یہیں سے طبع ہوئی۔ جو میر شیر علی افسوس کی آرائش محفل ہے۔ آرائش محفل فارسی کی مستند تاریخ خلاصۃ التواریخ کا اردو ترجمہ ہے۔ جو ۱۸۰۵ء میں شائع ہوا۔

تاریخی مطبوعات پر نظر ڈالنے سے اس کے بعد اگر کوئی کتاب قابل ذکر سامنے آتی ہے وہ عبدالغفور خاں کا ترجمہ تاریخ "عروج اسلام" ہے جس کا سنہ طباعت مرزا سجاد صاحب الفہرست نے سنہ ۱۸۱۳ء لکھا ہے۔ اور ۳ جلدوں میں شائع ہونا ظاہر کیا ہے۔ جو حقیقتاً اردو میں تاریخ کا زبردست ابتدائی کارنامہ ہے۔

غدر سے پہلے تاریخ پر اردو میں کتابیں مرتب کرنے کا کام مرحوم دہلی کالج کے شعبۂ تصنیف و تالیف و تراجم نے خاص طور سے انجام دیا ہے۔ اور تاریخ ہند۔ تاریخ انگلستان (خلاصہ گولڈ اسمتھ) تاریخ اسلام۔ تاریخ یونان، روما، ایران تاریخ مغلیہ وغیرہ وغیرہ مفید اور معیاری کتابیں شائع کرکے اردو کو مالا مال کر دیا۔ اور یہ کتابیں تقریباً سنہ ۱۸۴۱ء سے سنہ ۱۸۴۵ء تک شائع ہوئیں۔ اسی زمانہ کی تالیف میں سرسید احمد خاں کی کتاب سلسلۃ الملوک اور آثار الصنادید خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

غدر کا ہنگامہ فرو ہونے پر غدر اور واقعات و اسباب غدر پر متعدد کتابیں اردو میں شائع ہوئیں سنہ ۱۸۶۴ء میں جب سرسید نے علی گڑھ میں سائنٹیفک سوسائٹی قائم کی تو پھر ایک مرتبہ تاریخی لٹریچر میں اضافہ اردو میں ہونا شروع ہوا اور تاریخ مصر، یونان، چین وغیرہ پر کتابیں ترجمہ ہو کر شائع ہوئیں۔ اسی دوران میں منشی نول کشور نے بھی اپنے مطبع سے حسب فرمائش محکمۂ تعلیمات کثرت سے تاریخی رسالے طلبہ کے لئے شائع کئے۔ دوسری کتابیں مثلاً تاریخ فرشتہ وغیرہ تراجم زر کثیر صرف کرکے پیش کئے۔

اب جب کہ زمانہ ترقی کر گیا ہے کثرت سے تاریخی تحقیق کا کام جاری ہے اور آئے دن اضافہ ہو رہا ہے یہ نوٹ نامکمل رہ جائے گا اگر ہندوستان کے سب سے بڑے تراجمی ادارہ دارالترجمہ حیدرآباد دکن کی خدمات کا اعتراف نہ کیا جائے دارالترجمہ نے اس وقت تک ۱۸ کتابیں تصنیف و ترجمہ کرا کر شائع کی ہیں۔ اور ہنوز یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔

تاریخی کتب خانہ

شمس العلما مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب دہلوی

پیدائش سنہ ۱۸۳۰ء — وفات سنہ ۱۹۱۰ء

مولوی ذکاء اللہ سنہ ۱۸۳۲ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام ثناء اللہ ہے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بارہ برس کی عمر میں دہلی کالج میں داخل ہوئے۔ جہاں مولوی نذیر احمد اور مولوی محمد حسین آزاد بھی پڑھتے تھے، چنانچہ ان تینوں میں انتہا درجہ کی محبت تھی، مولوی ذکاء اللہ کو بچپن سے علم ریاضی میں خاص شغف تھا۔ جب پڑھ کر فارغ ہوئے تو اسی کالج میں ریاضی کے پروفیسر ہو گئے۔ اس کے بعد آگرہ کالج میں فارسی اور اردو پڑھانے لگے۔ سنہ ۱۸۵۵ء میں دہلی نارمل اسکول کے مدرس اعلیٰ ہو گئے، بعد ازاں قابلیت کی بنا پر میور سنٹرل کالج الہ آباد کے پروفیسر منتخب ہوئے۔ جہاں پندرہ سال تک عربی اور فارسی کا درس دیتے رہے۔ اور یہیں سے پنشن لے کر خانہ نشینی اختیار کر لی۔ آپ کا انتقال سنہ ۱۹۱۰ء میں ہوا۔

تصنیف و تالیف کا شوق شروع ہی سے تھا۔ ملازمت کی حالت میں بھی متعدد کتابیں لکھیں اور مرتے دم تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ مولوی ذکاء اللہ نے جتنے مختلف موضوع پر کتابیں لکھیں اتنی اردو کے کسی ایک انشا پرداز نے نہیں لکھیں۔ مولوی صاحب مورخ کی حیثیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ تاریخ میں انہوں نے ایک کارنمایاں کیا ہے۔ آخر میں ایک "تاریخ اسلام" لکھنے میں

مشغول تھے مگر وہ ناتمام رہی۔ آپ نے اردو زبان پر بڑا احسان کیا ہے۔ اردو کی تاریخ میں مولانا کا نام سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔

(آپ کی اور آپ کے ہونہار فرزند مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی کی تصویریں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے مرحمت فرمائیں۔)

مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی

پیدائش ۱۸۷۵ء　　وفات ۱۹۳۸ء

غالباً ۱۸۷۵ء کو نجیب آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی جو بہت بڑے عالم تھے۔ پھر مدرسہ میں داخل ہوئے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد بحیثیت استاد کے نجیب آباد میں ملازم ہو گئے۔ اس کے بعد نور ہائی اسکول میں پرشین ٹیچر مقرر ہوئے۔ پھر یہاں سے ملازمت ترک کر کے لاہور چلے گئے۔ وہاں دیال سنگھ کالج اور لوکل کیمبرج کالج میں پروفیسر رہے۔ پیغام صلح۔ زمیندار۔ منصور وغیرہ اخبارات میں بحیثیت چیف ایڈیٹر کام کیا۔ پھر نجیب آباد سے اپنا رسالہ عبرت جاری کیا۔ ۱۹۲۳ء میں ایک مجاہدانہ تبلیغی سفر آگرہ وغیرہ کے اضلاع کا کیا۔ اس کے بعد تصنیف کا سلسلہ شروع کیا۔ اور بیس پچیس کتابیں لکھیں۔ ۱۰ مئی ۱۹۳۸ء کو انتقال فرمایا۔

مولانا مرحوم نے زندگی کا بیشتر حصہ اسلامی تاریخ پر صرف کیا۔ حقائق اسلام کی حمایت میں متعدد کتابیں لکھیں۔ اور مسلمانوں کے تاریخی حالات کو صحیح روشنی میں پیش کیا۔ آپ نے اسلامی جذبہ کے تحت میں بڑی ایمانداری اور وسعت نظر سے تاریخی مواد پیش کیا ہے۔

(مولانا کے حالات تو نجیب آباد سے موصول ہو گئے۔ لیکن تصویر با وجود انتہائی کوشش کے دستیاب نہ ہو سکی) ایڈیٹر صاحب "مدینہ" بجنور نے تصاویر کے متعلق حسب ذیل جواب لکھا ہے۔

"آپ نے حضرت شیخ الہند مرحوم اور مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی کی تصاویر کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ یہ حضرات تصویر کے خلاف تھے۔ اس ارادہ میں آپ کامیاب نہیں ہو سکتے"۔

مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی

ہاشمی صاحب کے والد بزرگوار کا نام سید احمد شفیع صاحب تھا۔ ان کے بزرگ عرب سے دہلی میں آئے، بادشاہ وقت نے فرید آباد سکونت کے لئے دیا۔ مالی امداد اور معافی کی زمینوں سے سرفراز فرمایا۔ ہاشمی صاحب کی والدہ نواب لوہارو کی صاحبزادی ہیں۔

ہاشمی صاحب بچپن سے ذہین، ذکی، مستقل مزاج اور وضعدار آدمی تھے۔ اس لئے ہر کام میں استقلال اور وضعداری کو قائم رکھا، یہ ان کے ماموں کی تربیت کا نتیجہ ہے۔ ابتدائی تعلیم کے لئے علی گڈھ کالج میں داخل کر دیئے گئے اور وہاں سے بی۔ اے پاس کیا۔ تاریخ آپ کا مضمون تھا۔

جب حیدرآباد میں دارالترجمہ قائم ہوا تو مولوی عبدالحق صاحب نے ہاشمی صاحب کو دارالترجمہ میں بلا لیا اور بعد میں نائب ناظم دارالترجمہ ہو گئے۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر کے ہوم سکریٹری ہونے کے بعد انہوں نے آپ کو اپنی مددگاری پر لے لیا اور آجکل اسی عہدہ پر فائز ہیں۔

مولوی صاحب نہایت عابد و زاہد، صادق العمل اور صادق القول ہیں۔

مولوی سید ہاشمی فرید آبادی علی گڑھ کے گریجویٹ اور بہت پرانے لکھنے والوں میں سے ہیں "اردو"۔ "الناظر" اور دوسرے مقتدر رسائل موقت الشیوع میں آپ کے علمی و تحقیقی جواہر پارے اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں عرصہ تک دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی کے رکن کی حیثیت سے اردو ادب کی خدمات انجام دیتے رہے۔ دارالترجمہ کے لئے انہوں نے تقریباً ۱۵-۱۶ کتابیں ہندوستان اور یورپ کی تاریخ سے متعلق لکھی ہیں (جن میں تصنیف و ترجمہ دونوں شامل ہیں) ہاشمی صاحب کو شعر و شاعری سے بھی خاص شغف ہے۔ چنانچہ سے نظم ہاشمی کے علاوہ بعض نظمیں تعلیمی رسالے اردو وغیرہ میں شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

(جناب حکیم و ڈاکٹر سید وکیل احمد صاحب (کتب خانہ انجمن ترقی اردو حیدرآباد دکن) کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے ہاشمی صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب کے مفصل حالات مرحمت فرمائے اور شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے آپ کی تصویر مرحمت فرمائی۔)

مولانا محمد اسلم صاحب جیراج پوری

ولادت اپنے وطن موضع جیراج پور ضلع اعظم گڑھ میں ۷ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ جمعہ کے دن ہوئی۔ آپ کے والد مولانا سلامت اللہ صاحب مرحوم ریاست بھوپال میں محکمۂ تعلیمات کے افسر تھے۔ پانچ سال کی عمر میں آپ اپنے والد کے ساتھ بھوپال گئے۔ وہاں پہلے دو سال میں قرآن شریف حفظ کیا۔ اس کے بعد مشہور استادوں سے فارسی اور ابتدائی عربی پڑھی پھر جملہ کتب درسیہ نظامیہ اپنے والد صاحب ہی سے پڑھیں۔ بعد فراغت پیسہ اخبار لاہور میں مترجم مقرر ہوئے دو سال کے بعد وہاں سے آکر علی گڑھ کالجیٹ اسکول میں مدرس ہوگئے۔ پھر کالج کے کتب خانہ میں جو لٹن لائبریری کے نام سے مشہور ہے کتب علوم شرقیہ کے منتظم ہوگئے۔ اور کتب خانہ کو مرتب کیا۔ اس کے چند سال بعد علی گڑھ کالج ہی میں عربی اور فارسی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ علی گڑھ میں آپ نے تاریخ القرآن۔ حیات جامی اور حیات حافظ وغیرہ کتابیں تصنیف کیں جو ملک میں مقبولیت کی نظر سے دیکھی گئیں۔ تاریخ القرآن اسلامیہ اسکول اٹاوہ نیز خود علی گڑھ کالج میں دینیات کے درس میں رکھی گئیں۔ اور حیات حافظ ۱۹۰۹ء میں صوبہ متحدہ کی انتظامی رپورٹ میں اس سال کی اردو زبان میں سب سے بہتر تصنیف تسلیم کی گئی۔

سنہ ۱۹۲۱ء میں ترک موالات کے سلسلہ میں علی گڑھ کالج سے آپ جامعہ ملیہ میں چلے آئے، اور اب تک برابر اسی میں درس دیتے ہیں۔ یہاں تاریخ نجد اور تاریخ الامت و تعلیمات قرآن وغیرہ کتابیں آپ نے تصنیف کیں۔ تاریخ الامت اس قدر مقبول ہوئی کہ ہندوستان کی اکثر یونیورسٹیوں میں اس کے مختلف حصے نصاب تعلیم میں شامل کر لئے گئے۔

(آپ کے صاحبزادے محمد منظم صاحب نے حالات اور مقدمہ پر مرحمت فرمائی ۔) ۔

تاریخ الامت

ابتدائے رسالت سے آخر زمانہ خلافت عثمانیہ تک تمام ضروری معلومات اور مسلمانوں کے کارناموں کا ذکر نہایت سلیس اور دلچسپ عبارت میں کیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ کا یہ سلسلہ مولانا نے بڑی جاں فشانی اور تحقیق سے مرتب فرمایا ہے۔ حصہ اول سیرۃ الرسول عہ ۔ حصہ دوم خلافت راشدہ دو روپے (عہ) حصہ سوم خلافت بنی امیہ عہ ۔ حصہ چہارم خلافت عباسیہ عہ ۔ پنجم خلافت عباسیہ بغداد عہ ۔ ششم خلافت مصر دو روپے عہ ۔ خلافت عثمانیہ عہ ۔

تاریخ نجد

نجدیوں کے مذہبی عقائد سیاسی حالات، طرز معاشرت اور ان کی مکمل و مستند تاریخ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) ۔

سیرۃ عمرو بن عاص عہ ۔ تاریخ القرآن عہ

حیات جامی ۸ر ۔ حیات حافظ عہ

محبوب الارث ۴ر ۔ الوراثۃ فی الاسلام (عربی) ۸ر

تعلیمات قرآن عہ ۔ جواہر ملیہ (قطعیں) ۳ر

واقعات دہلی و بیجاپور ۔ صفحہ ۱۰۰ پر ملاحظہ فرمایئے ۔

اندلس کا تاریخی جغرافیہ	،،	۸۱	،،	،،	،،	،،
تمدن عرب	،،	۷۸	،،	،،	،،	،،
خطبات خالدہ خانم	،،	۷۹	،،	،،	،،	،،
تاریخ الدولتین	،،	۱۳۶	،،	،،	،،	،،
دربار اکبری	،،	۳۵	،،	،،	،،	،،
دلی کا اجڑا ہوا لال قلعہ وغیرہ	،،	۱۳۸	،،	،،	،،	،،
اخبار الاندلس	،،	۸۴	،،	،،	،،	،،
مولدین	،،	۸۴	،،	،،	،،	،،
تاریخ الخلفاء	،،	۸۴	،،	،،	،،	،،
مختصر تاریخ اسلامی	،،	۸۴	،،	،،	،،	،،
تاریخ انگلستان	،،	۸۷	،،	،،	،،	،،
ہندستان کے معاشرتی حالات	،،	۵۰	،،	،،	،،	،،
وداع ظفر	،،	۱۰۲	،،	،،	،،	،،
قرون وسطیٰ میں ہندستانی تہذیب	،،	۱۲۰	،،	،،	،،	،،
عرب و ہند کے تعلقات	،،	۲۱۶	،،	،،	،،	،،

تاریخ اسلام

تالیف مولوی عبد الحلیم شرر جلد اول قسم اول عہ قسم دوم عہ قسم سوم غیر مجلد للعہ ۔ جلد دوم قسم اول مجلد عہ قسم دوم مجلد عہ قسم سوم غیر مجلد عہ

تاریخ کامل ابن اثیر

مترجمہ پروفیسر سید جمیل الرحمٰن ایم اے حصہ اول قسم اول مجلد عہ ۔ قسم دوم مجلد عہ ۔ قسم سوم غیر مجلد عہ

تاریخ طبری عہد رسالت

ترجمہ مولوی سید محمد ابراہیم ندوی قسم اول مجلد عہ ۔ قسم دوم غیر مجلد عہ ۔

تاریخ طبری عہد بنی امیہ

حصہ اول ترجمہ نواب حیدر یار جنگ بہادر طباطبائی ۔ قسم اول مجلد عہ ۔ قسم دوم عہ ۔ قسم سوم غیر مجلد عہ ۔ حصہ دوم قسم اول مجلد للعہ ۔ قسم دوم مجلد عہ ۔ قسم سوم عہ ۔ حصہ سوم و چہارم قسم اول مجلد عہ ۔ قسم دوم غیر مجلد عہ ۔

تاریخ طبری عہد بنی عباس

حصہ اول قسم اول مجلد للعہ قسم دوم غیر مجلد عہ ۔ حصہ دوم قسم اول مجلد عہ قسم دوم غیر مجلد عہ ۔

تاریخ اسلام

از مولانا نصیح ۔ تمام واقعات مستند کتب تاریخ کے مطالعہ اور مقابلہ کے بعد نہایت تحقیق سے درج کیے گئے ہیں ۔ قیمت مجلد عہ دو روپے (عہ) ۔

تاریخ اسلام مشہور مورخ علامہ محی الدین خیاط کی تاریخ کا اردو ترجمہ۔ قیمت مجلد صہ

حقیقت جاپان شیخ بدرالاسلام سابق پروفیسر ٹوکیو یونیورسٹی نے جاپان کے حالات پر یہ قابل قدر کتاب لکھی ہے حصہ اول میں سفر و سیاحت جاپان اور دوسرے حصے میں جاپان کی معاشرت تمدن اور تاریخ ادب وغیرہ پر بحث کی ہے مع تصاویر۔ قیمت ہر دو حصہ مجلد سہ۔

تاریخ مغربی یورپ ڈاکٹر رابنسن کی کتاب کا اردو ترجمہ یورپ کے طرز تمدن و معاشرت علم و ہنر اور سیاسی اداروں کی تدریجی ترقی کو دکھایا گیا ہے۔ از مولوی محمد یحییٰ تنہا۔ قیمت عکار۔

تاریخ اخلاق یورپ پروفیسر لیکی کی تاریخ کا اردو ترجمہ از مولانا عبدالماجد یہ کئی ہزار برس پہلے کے تمدن۔ اصول اخلاق۔ مذہب اور مختلف خیالات کا دلچسپ مرقع ہے۔ قیمت حصہ اول ہے دوم عہ

تاریخ امریکہ از مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہا۔ قیمت دو روپے (عہ)۔

تاریخ یونان یونان کی تاریخ کا خلاصہ ان لوگوں کے لئے جو یونان کی مختصر تاریخ پڑھنا چاہتے ہیں۔ اردو زبان میں بہترین کتاب ہے قیمت مجلد عکار

مشاہیر یونان و روما مشہور و مستند کتاب کا اردو ترجمہ وطن پرستی اور بہادری کے حالات۔ قیمت حصہ اول للعہ حصہ دوم سے۔

تاریخ عرب موسیو سیدیو فرانسیسی کی کتاب کا ترجمہ مولوی عبدالغفور خاں صاحب نے اردو میں کیا۔ قیمت صہ۔

عربوں کا تمدن جوزف ہیل کی کتاب کا اردو ترجمہ مسلمانوں کے قدیم علمی اور عملی کارناموں کو بیان کیا گیا ہے۔ مع مقدمہ سید نذیر نیازی۔ قیمت دو روپے (عکار)۔

عربوں کی جہازرانی عربوں کی جہازرانی پر مولانا سید سلیمان ندوی کے خطبات۔ قیمت صہ۔

عربوں کی موجودہ حکومتیں از شاہ معین الدین احمد۔ عرب کا تفصیلی جغرافیہ اور تمام قابل ذکر حکومتوں کے مختصر حالات۔ قیمت عہ۔

تاریخ بیت اللہ شریف مکہ معظمہ کی قابل دید تاریخ اس موضوع پر اس سے بہتر اور جامع کتاب اب تک نہیں لکھی گئی۔ قیمت ۶ر

تاریخ مکہ معظمہ شہر مکہ کی مکمل اور دلچسپ تاریخ بیشتر واقعات سیرۃ نبوی سے بھی متعلق ہیں۔ قیمت عہ۔

تاریخ مدینہ منورہ شہر مدینہ منورہ کی مکمل تاریخ اور آثار کا تذکرہ۔ قیمت عہ

تاریخ سلاطین آل عثمان قیمت عہ

قلعہ معلی کی جھلکیاں از عرش تیموری قلعۂ معلی کے اصل حالات۔ قیمت ۸ر

تاریخ صقلیہ اس میں صقلیہ کے جغرافی حالات اسلامی حکومت کا قیام اور عہد بعہد کی ترقیاں دکھائی گئی ہیں۔ قیمت حصہ اول للعہ دوم للعہ۔

مسلمانان اندلس اسٹینلے لین پول کی مشہور کتاب مورز آف اسپین کا ترجمہ از مولانا سید عبدالغنی وارثی۔ قیمت عہ۔

انقلاب روس یعنی روس کے عصر جدید کی کایا پلٹ کی داستان اس کتاب کا عرصہ سے انتظار تھا اب شائع ہوگئی ہے از کشن پرشاد کول۔ قیمت عہ۔

سوانح عمریاں

اردو میں سوانح نگاری کی ابتدا مذہبی تاریخ کے ماتحت عمل میں آئی۔ اور اردو سوانح عمریوں کا ابتدائی ذخیرہ بزرگان دین اور مذہبی پیشواؤں کے سوانح پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد تاریخی سوانح عمریوں کا دور شروع ہوتا ہے۔ جو بادشاہوں اور انگریز جرنیلوں کے حالات پر مشتمل ہیں۔ سوانح نگاری کو فن کی حیثیت سے ترقی دینے اور عروج پر پہنچانے کا سہرا مولانا حالی کے سر ہے۔ حیات جاوید (سر سید احمد خاں کی سوانح عمری) ایک زندہ جاوید کتاب ہے اور بلند پایہ سوانح عمری۔

مولانا حالی کے دوش بدوش مولانا شبلی نے بھی اس فن کی تکمیل میں حصہ لیا۔ الفاروق اور سیرۃ النبی ان کے کارنامے ہیں۔ مجموعی حیثیت سے ساکنین شبلی منزل نے مذہبی سوانح عمریوں میں اردو ادب کا ایک کافی ذخیرہ اہم کر دیا ہے۔ آجکل سیاسی قائدین کی سوانح عمریاں کثرت سے بازار میں آرہی ہیں۔ خود نوشت سوانح عمریوں کا رواج اردو زبان میں عہد جدید کی پیداوار ہے۔ جس کی اولیت کا فخر نواب سلطان جہاں بیگم کو حاصل ہے۔ خود نوشت سوانح عمریوں کے تراجم میں گاندھی (مہاتما) اور پنڈت جواہرلال نہرو کی خود نوشت سوانح عمریاں تلاش حق رہبری کہانی بہت مقبول ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندوی

مولانا سید سلیمان ندوی باپ کی طرف سے رضوی سید اور ماں کی طرف سے زیدی سید ہیں۔ آپ بہار کے پٹنہ عظیم آباد کے ایک مردم خیز قریہ دیسنہ میں صفر ۱۳۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام حکیم سید

ابوالحسن ہے جو بڑے درویش اور صوفی منش تھے۔ اگرچہ آپ کا آبائی پیشہ طبابت تھا لیکن عربی ادب و تاریخ کے ذوق نے
آپ کو طبیب کی بجائے ادیب بنا دیا۔ آپ نے عربی کی ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی حکیم مولوی سید ابو حبیب مجددی سے
حاصل کی اور باقی تعلیم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں حاصل کی۔ امتحان کی کامیابی اور سب سے پہلے عربی تقریر کے
صلہ میں خود شمس العلماء مولانا شبلی مرحوم نے اپنی دستار بہت بڑے مجمع میں جس میں اکثر مشاہیر اور ارباب کمال موجود
تھے آپ کے سر پر باندھی۔ مولانا سنہ ۱۹۰۶ء میں تعلیم سے فارغ ہو کر دار العلوم ندوہ میں ادبیات عربی کے استاد مقرر ہوئے
سنہ ۱۹۱۴ء میں مولانا شبلی رح کی وفات پر ان کی وصیت کے مطابق دار المصنفین قائم کیا۔ اور ان کی روایات کو زندہ رکھا
دار المصنفین سید سلیمان صاحب کی نگرانی میں عربی۔ فارسی کی نایاب کتابوں کے ترجمے اور مفید نئی کتابیں تصنیف
و تالیف کر رہا ہے۔

مولانا "معارف" کے ایڈیٹر ہیں اور بلاد اسلامیہ کا سفر کر چکے ہیں۔ سیرۃ النبی جس کے دو حصے مولانا شبلی نے
لکھے تھے اس کے باقی حصے اسی شان سے مولانا نے لکھے ہیں۔ اب تک سیرۃ النبی کی ۵ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

سیرۃ النبی حصہ سوم تا پنجم صفحہ ۱۳۸ پر ملاحظہ فرمائیے۔
ارض القرآن 〃 ۵۹ 〃
رسالہ اہل سنت والجماعت 〃 ۵۹ 〃

سیرۃ عائشہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی
قیمت دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ۔

خیام عمر خیام کے سوانح۔ تصنیفات اور فلسفہ پر تبصرہ۔ قیمت ۳ر

عرب و ہند کے تعلقات عرب و ہند کے علمی تجارتی و مذہبی تعلقات و روابط پر پانچ خطبے۔ قیمت چار روپے (للعہ) ۔

خلافت اور ہندوستان ۸ر دنیائے اسلام اور خلافت ۶ر
لغات جدیدہ عہ خطبات مدارس ۱۲ر
بہادر خواتین اسلام ۱۲ر عربوں کی جہاز رانی عہ
حیات مالک عہ

مولوی سعید انصاری صاحب ندوی

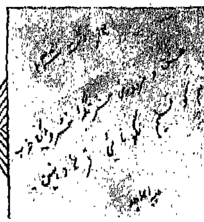
فتح پور سہوہ کے رہنے والے ہیں۔ موضع لنبیہن پور کے انصاری خاندان سے سلسلۂ نسب ملتا ہے جس کے ارکان
سنہ ۹۶۳ھ (عہد اکبر اعظم) سے لے کر اخیر شاہان مغلیہ تک برابر خطیب ہوتے چلے آئے ہیں۔
۱۶ فروری سنہ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ اختر علی تاریخی نام ہے۔ تعلیم کا زمانہ سنہ ۱۳۲۰ھ سے سنہ ۱۳۲۹ھ تک
کان پور میں بسر ہوا۔

تصنیف و تالیف اور شعر و شاعری کے مشغلہ پر چوتھائی صدی سے زائد زمانہ گزر چکا ہے۔ ان کی عربی
نثر کو پروفیسر مارگولیتھ بہت پسند کرتے تھے۔ مولانا زیادہ تر دار المصنفین اعظم گڑھ میں رہتے ہیں۔ جنوری
سنہ ۱۹۱۵ء میں پروفیسر مارگولیتھ نے ان کو رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف لندن کا ممبر منتخب کیا۔ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء
سے رسالہ ہندوستانی کے حصہ اردو کے ایڈیٹر ہیں اور اس وقت الہ آباد میں قیام ہے۔
مولانا سعید انصاری رفقائے دار المصنفین میں ایک خاص حیثیت کے مالک ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں



سوانح نگار   حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی   مرتبہ سید زوار حسین

فلسفہ



مولانا عبدالماجد دریا آبادی



سجاد مرزا بیگ دہلوی

تعلیم



سر راس مسعود

معاشیات



خواجہ غلام السیدین



ڈاکٹر ذاکر حسین خاں



مولوی محمد الیاس برنی

سیاست



مولانا محمد علی

طب



ڈاکٹر غلام جیلانی



حکیم کبیر الدین

فلسفہ۔ معاشیات — حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر دہلی — مرتبہ سید زوار حسین

نثار بھی۔ ناقد بھی ہیں اور مورخ بھی، معارف اعظم گڈھ اور فاران بجنور کی ادارت کے رکن کی حیثیت سے صحافی دنیا میں بھی روشناس ہو چکے ہیں۔

انصاری صاحب باذاق اور روشن خیال عالموں اور بلند فکر ادیبوں میں سے ہیں۔ قدرت کی طرف سے سلجھا ہوا دماغ اور سلیس زبان وقلم پایا ہے۔ انداز بیان متین اور شستہ ہے۔ طرز تحریر میں سرسید اور شبلی کے ملے جلے رنگ کے حامل ہیں جس سے آپ کی تحریریں بہت دلچسپ ہو جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں عربی کے بڑے اچھے ادیب بھی ہیں علماء مصر و یورپ سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

(مولوی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)۔

مولوی عبدالسلام صاحب ندوی

دارالعلوم ندوہ کے ابتدائی طالب علم اور مولانا شبلی کے خصوصی شاگردوں اور تربیت یافتوں میں سے ہیں۔ مولانا شبلی کے ساتھ سیرۃ النبی کی تالیف میں آپ نے بھی بڑا حصہ لیا مولوی عبدالسلام صاحب اردو کے بڑے پرانے لکھنے والے اور شبلی اکیڈمی کے قدیم رفیق ہیں۔ نثر و نظم۔ تنقید و مقالہ نگاری اور اردو انشا پردازی کے ہر شعبہ پر آپ کا قلم رواں ہے۔ ایک درجن سے زائد کتابیں اس وقت تک آپ نے تصنیف و تالیف و ترجمہ کی ہیں۔ آپ کی دیگر تاریخی و علمی تصانیف میں تذکرہ شعر الہند ایک بلند پایہ کتاب ہے۔ اس تذکرہ کو اردو ادب میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور اس سے مولانا کی شہرت میں چار چاند لگ گئے ہیں۔

(افسوس آپ کے حالات دستیاب نہ ہو سکے)۔

جلد دوم صحابہ کے سیاسی، انتظامی اور علمی کارناموں کی تفصیل۔ قیمت ہے۔

اسوۂ صحابیات صحابیات کے مذہبی اخلاقی اور علمی کارناموں کی تفصیل قیمت دس آنہ (۱۰/)۔

سیرت عمر بن عبد العزیز حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ اموی کے سوانح حیات اور ان کے مجددانہ کارنامے قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ/)۔

شعر الہند جلد اول جس میں قدما کے دور سے لے کر دورِ جدید تک اردو شاعری کے تمام تاریخی تغیرات۔ انقلابات کی تفصیل دی گئی ہے قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ/)۔

جلد دوم جس میں اردو شاعری کے تمام اصناف یعنی غزل، قصیدہ، مرثیہ وغیرہ پر تاریخی و ادبی حیثیت سے تنقید کی گئی ہے۔ قیمت ہے۔

تاریخ فقہ اسلامی مصری عالم خضری کی تاریخ التشریع الاسلامی کا ترجمہ قیمت ساڑھے تین روپے (عہ/)۔

انقلاب الامم ڈاکٹر لیبان کی مشہور کتاب قوموں کے ترقی و تنزل کے قوانین نفسی کا خلاصہ۔ قیمت سوا روپیہ (عہ/)۔

القضاء فی الاسلام ۱۰/ اسلامی قانون فوجداری ہے
زماری بادشاہی دتاریخ اعہ تاریخ حرمین شریفین عہ
نظریات نسوانی عہ امہات المومنین عہ امام مسلم ہے
نظریات اسلام عہ التربیۃ الاستقلالیہ عہ

مولوی حاجی معین الدین احمد صاحب ندوی

مولانا حاجی معین الدین احمد صاحب ندوی (پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدی) دار المصنفین اعظم گڈھ کے خاص اراکین میں سے ہیں۔ مولانا نے مہاجرین اور خلفائے راشدین لکھ کر ایک بہت بڑی کمی کو پورا کر دیا۔ افسوس آپ کے حالات باوجود انتہائی کوشش کے دستیاب نہ ہو سکے۔

مہاجرین حصہ اول اس کتاب میں خلفائے راشدین کے علاوہ بقیہ حضرات عشرہ مبشرہ، اکابر بنی ہاشم، قریش اور صحابہ کرام کے حالات جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے۔ از حاجی معین الدین قیمت تین روپے آٹھ آنہ (عہ/)۔

ایضاً حصہ دوم اس میں ان صحابہ کرام کے حالات جمع ہیں جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے اور ہجرت کی۔ از حاجی معین الدین ندوی۔ قیمت تین روپے (عہ/)۔

خلفائے راشدین اس کتاب میں چاروں حضرات خلفائے راشدین کے ذاتی حالات، فضائل اور مذہبی و سیاسی کارناموں اور فتوحات کا بیان ہے۔ ایسا کہ نقل آئینہ کے ہے۔ از مولوی حاجی معین الدین ندوی۔ قیمت تین روپے (عہ/)۔

مولوی شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی

دار المصنفین اعظم گڈھ کے رکن اور ندوہ کے فارغ التحصیل حضرات میں بہت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں سیرۃ الصحابہ کے سلسلہ میں سیرۃ المہاجرین پر آپ کی تین مفید کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ تابعین پر آپ کا دو آمد تصنیف آپ نے

حال ہی میں شائع کی ہے۔ جو سیرت الصحابہ کے سلسلہ ہی کی ایک کڑی ہے۔ آپ کو اپنے رفقائے کار کی طرح تصنیف و تالیف کا بہت ستھرا سلیقہ ہے۔ آپ ندوہ کے قدیم طالب علم اور ایم۔ اے ہیں۔۔

مہاجرین حصہ دوم صفحہ ۲۱۸ پر ملاحظہ فرمائیے۔

سیر الصحابہ جلد ششم اس میں عہد صحابہ کی چار اہم ہستیاں حسنین علیہم السلام، امیر معاویہ اور عبد اللہ ابن زبیر کے مفصل حالات۔ از حاجی معین الدین۔ قیمت عہ

عرب کی موجودہ حکومتیں صفحہ ۱۴۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(علامہ شبلی) الفاروق۔ سیرۃ النعمان۔ الغزالی۔ المامون۔ اورنگ زیب عالمگیر۔ مولانا روم۔ شعر العجم صفحہ ۸۳ پر ملاحظہ فرمائیے

(شرر) ابوبکر شبلی۔ ثانی اثنین۔ حسن بن صباح۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ ذالنورین۔ الوالحسنین وغیرہ صفحہ ۹۳ پر ملاحظہ فرمائیے

(امام ابن تیمیہ) اصحاب صفہ۔ ائمہ اسلام۔ سیرۃ امام ابن تیمیہ صفحہ ۱۰۴ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(خواجہ حسن نظامی) تلاش حق۔ مہاتما گاندھی کے حالات صفحہ ۷۹ پر

کرشن بیتی۔ تاریخ مسیح وغیرہ صفحہ ۱۲۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔

حیات نذیر صفحہ ۴۲ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(راشد الخیری) آمنہ کا لال۔ سیدہ کا لال۔ الزہرا۔ وداع ظفر وغیرہ صفحہ ۱۰۳ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(عنایت اللہ دہلوی) تیمور۔ چنگیز خاں۔ صلاح الدین وغیرہ صفحہ ۲۰۸ پر ملاحظہ فرمائیے۔

(مولانا اسلم جیراجپوری) حیات حافظ۔ سیرۃ عمرو بن عاص وغیرہ صفحہ ۲۱۲ پر ملاحظہ فرمائیے۔ حیات فرہاد صفحہ ۱۶۵

(پریم چند) رام چرچا۔ باکمالوں کے درشن وغیرہ صفحہ ۱۲۰ پر ملاحظہ فرمائیے۔

رحمۃ للعالمین قاضی محمد سلیمان صاحب کی مشہور و معروف کتاب۔ سیرۃ پاک کی کتابوں میں بہت ہی مشہور و مقبول ہے۔ حصہ اول قیمت ۱۲/ حصہ دوم عہ۔ حصہ سوم ۱۲/

سیر الصحابہ جلد ہفتم اس میں ۱۵۰ ایسے صحابہ کے حالات ہیں جو فتح مکہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ قیمت عہ

تابعین یعنی چھیانوے اکابر تابعین کے سوانح زندگی اور ان کے اخلاقی۔ علمی۔ اصلاحی اور مجاہدانہ کارناموں کا تفصیلی مرقع۔ قیمت للعہ

سیرت رسول اللہ صلعم پروفیسر سید نواب علی ایم۔ اے نے احادیث و سیر کے قدیم ماخذوں سے نبی کریم صلعم کے حالات بہت محنت سے لکھے ہیں۔ جدید تعلیم یافتہ گروہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت تین روپے (سہ ۳)۔

سیرت مصطفیٰ سلطان جہاں بیگم صاحبہ نے عورتوں کے لئے نبی کریم صلعم کی سیرت مرتب فرمائی ہے۔ یہ سیرت عورتوں اور لڑکیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)۔

پیغمبر صحرا اردو ترجمہ "دی پرافٹ آف دی ڈیزرٹ"۔ اس میں مشہور نو مسلم شیخ خالد لطیف گابا نے پیغمبر کائنات کے حالات لکھے ہیں۔ ہر لفظ سے عشق رسالت کی خوشبو آتی ہے۔ قیمت اردو عہ۔ انگریزی عہ

اسوۂ حسنہ زاد المعاد کا ترجمہ۔ سیرۃ الرسول پر ایک اچھی کتاب۔ مترجمہ مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی۔ قیمت عہ

اسوۂ حسنہ آنحضرت صلعم کے اخلاق پر مولوی احمد عبد اللہ حیدرآبادی کا مقالہ جس پر مولف کو ایک سو روپیہ انعام ملا۔ قیمت صرف ۸ /

رسول عربی آں حضرت صلعم کے ایک سچے مداح سکھ سردار گوربخش سنگھ داد اسنہ آپ

کے حالات لکھے ہیں اس کے ہر لفظ سے آں حضرت صلعم کے ساتھ مصنف کی سچی محبت کا اظہار ہوتا ہے قیمت ۸ر

رسول کریم
آں حضرت صلعم کی سوانح عمری۔ از مولوی حفیظ الرحمٰن قیمت ۱۲ر

سیرت نبوی اور مستشرقین
ڈاکٹر عبدالعلیم پی ایچ۔ ڈی برلن نے مشہور مستشرق ولہاوزن کے لکھے ہوئے مضمون "محمد اور محمدیت" کا اردو ترجمہ کیا ہے اور ساتھ ہی بعض اعتراضات کے معقول جوابات دیئے ہیں۔ قیمت عہ

سیرت خیر البشر
از مولوی محمد علی لاہوری قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

تقریر سیرت
مولوی احمد سعید صاحب دہلوی نے سیرت پاک پر تقریر فرمائی تھی عمدہ کتاب ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

اخلاق النبی
مولوی عبدالرحمٰن دہلوی نے اخلاق نبوی پر مفصل رسالہ لکھا ہے عہ

ولادت سرور عالم (شرر) ۸ر

شجاعت نبوی
حضور صلعم کی شجاعت و بہادری کا مفصل تذکرہ از عبدالوہاب عندلیب۔ قیمت چار آنہ (۴ر)۔

سرور کائنات
مصنفہ دی رائٹ آنریبل سید امیر علی مرحوم۔ مترجمہ منظور احمد قیمت سوا روپیہ (عہ)۔

محبوب خدا
از چودھری افضل حق صاحب سرکار مدینہ کی زندگی کے حالات۔ اس کتاب کا ایک ایک حرف درس حیات ہے اور مسلمانوں میں نیا احساس پیدا کرنے کا کفیل ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)۔

ذکر مبارک ۵ر۔ ذکر حبیب ار۔ ذکر جمیل ۳ر

سوانح چہاردہ معصومین
(مؤلفہ جناب نزق صاحب)

اسوۃ الرسول جلد اول عہ دوم عہ۔ سوم عہ۔

سراج المبین۔ سوانح عمری حضرت علی علیہ السلام ہر دو حصہ عہ

الزہرا	" "	جناب فاطمہ زہرا	عہ ۸ر
سر حسین	" "	حضرت امام حسن ع	عہ ۸ر
ذبح عظیم	" "	حضرت امام حسین ع	عہ
تحفۃ العابدین	" "	امام زین العابدین ع	عہ ۸ر
ماثر باقریہ	" "	امام محمد باقر ع	۱۲ر
آثار جعفریہ	" "	امام جعفر صادق ع	عہ ۸ر
علوم کاظمیہ	" "	امام موسیٰ کاظم ع	عہ
تحفہ رضویہ	" "	امام علی رضا ع	عہ ۸ر
تحفۃ المتقین	" "	امام محمد تقی ع	۱۲ر
سیرۃ النقی	" "	امام علی نقی ع	عہ
العسکری	" "	امام حسن عسکری ع	عہ
در مقصود	" "	سوانح حضرت حجۃ	عہ ۸ر

خلفا کی سوانح عمریاں
الفاروق (مولانا شبلی) صفحہ ۲۸ پر ملاحظہ فرمایئے۔

سیرۃ الصدیق
حضرت ابوبکر رض کی یہ سیرت نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی نے خاص اہتمام سے لکھی ہے صدیق اکبر کے اعلیٰ اخلاق اور آپ کی خدمات اسلامی کا تذکرہ ہے۔ ایمان کو تازہ کر دینے والی ایک مستند اور دلکش کتاب ہے۔ قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

ثانی اثنین
حضرت ابوبکر صدیق رض کے حالات از مولانا شرر۔ قیمت ۶ر

ذی النورین
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حالات از مولانا شرر قیمت دس آنہ (۱۰ر)۔

ابو الحسنین

وہ مولائے کائنات وہ مولا علی مشکل کشا جن کے چہرۂ پاک کو دیکھنا حسب ارشاد نبوی عبادت ہے۔ جو چراغ نبوی سے روشن ہونے والے وہ چراغ ہیں کہ قیامت تک روشن رہیں گے۔ جو ہر مومن مسلم کے دل کا نور اور آنکھوں کا سرور ہیں یہ کتاب ان کے حالات میں ہے۔ از مولانا شرر لکھنوی۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

غازی امان اللہ	[illegible]	چینی مسلمان	[illegible]
سیر علماء	[illegible]	سلاطین قائدین اسلام	[illegible]
حیات سعدی	[illegible]	تذکرہ وقار	[illegible]
ناموس حسین	[illegible]	تذکرہ محسن	[illegible]

ہمایوں نامہ

ہمایوں کی بہن گلبدن بیگم نے فارسی میں لکھا تھا اب اردو ترجمہ کرکے شائع کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

صولت شیر شاہی

سوانح عمری سلطان عادل شیر شاہ سوری قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

غازی مصطفیٰ کمال

از کے۔ اے حمید صاحب بیرسٹرایٹ لار لاہور۔ کتاب بالتصویر ہے اور مصطفیٰ کمال کے حالات پر ایک خاص چیز ہے۔ قیمت ڈھائی روپے (عہ)۔

مصطفیٰ کمال

اور تاریخ ترکی و فلسطین مصنفہ محمد اظہر علی علوی۔ یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے اور بہترین کتاب مانی گئی ہے۔ [illegible]

حیات حافظ رحمت خاں

یہ سوانح عمری دو سو برس بعد مرتب کی گئی ہے۔ حافظ بادشاہ کے حالات پر ڈیڑھ سو برس بعد مرتب کی گئی ہے مصنف کو ایک ہزار روپیہ بطور انعام ملا ہے مصنفہ سید الطاف علی بی۔ اے (علیگ) قیمت [illegible]

سیرت محمد علی

مولانا محمد علی مرحوم کی مفصل و مبسوط سوانح عمری جو رئیس احمد جعفری نے لکھی ہے۔ قیمت تین روپے (سے)۔

سرسید

سرسید احمد خاں مرحوم کی مختصر سوانح عمری۔ از انصار الحق۔ ۵ر

محمد علی صفحہ ۲۲۶ پر دیکھئے۔

ضیاء الدین برنی

عہد تغلق کے نامور مورخ تاریخ فیروز شاہی کے مصنف ضیاء الدین برنی کے حالات زندگی قیمت ۸ر

محمد علی جناح۔ مکمل حالات [illegible]

جمال الدین افغانی

سید جمال الدین افغانی کے حالات زندگی از قاضی عبد الغفار۔ قیمت آٹھ آنہ (۸ر)۔

دو خدائی خدمتگار

خان عبد الغفار خاں اور ان کے بھائی ڈاکٹر خان صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ کے حالات زندگی قیمت ۱۲ر

قاموس المشاہیر

دنیا کے مشہور آدمیوں کے حالات اس کتاب کا ہر لائبریری اور اسکول میں رہنا ضروری ہے قیمت ہر دو حصہ بارہ روپے (۱۲)۔

مہاتما گاندھی کے حالات صفحہ ۹۷ پر

		مسولینی	۵ر
میری کہانی (جواہر لال)	[illegible]	ہٹلر اعظم	[illegible]
رنجیت سنگھ	[illegible]	وارن ہیسٹنگز	[illegible]
امرائے ہنود	[illegible]	ستالوزی	[illegible]
رہنمایان ہند	[illegible]	لارڈ کارنوالس	[illegible]
سوامی دیانند اور ان کی تعلیم	[illegible]	کلائیو	[illegible]
رنجیت سنگھ (نذیر حسین)	[illegible]	ڈوپلے اور کلائیو	۱۲ر
مادھو سنا رحیا	[illegible]	ڈلہوزی	[illegible]
سوامی دیانند	[illegible]	ویلزلی	[illegible]

سفرنامے

ہندوستان ہمیشہ سے دوسری قوموں کے لئے جاذبِ نظر رہا ہے۔ اور یورپ، چین، عرب، ایران سے بڑے بڑے سیاح ہندوستان میں آئے۔ اور ہندوستان کے حالات کو قلمبند کرکے شائع کیا۔ یورپ کی زبانوں میں کثرت سے ہندوستان کے سفرنامے شائع ہوئے ہیں۔ جو عیسائی مشنریوں اور سیاحوں نے مرتب کئے تھے۔ ہندوستان کے قدیم سفرناموں میں مشہور چینی سیاح ہوان سانگ کا سفرنامہ جو بدھ مت کے زمانہ میں ہندوستان میں آیا تھا بہت مشہور سفرنامہ ہے۔ سفرنامے مرتب کرنے کا آغاز انھیں مشہور سفرناموں کے تراجم سے ہوتا ہے جن میں ابن بطوطہ کا سفرنامہ عجائب الاسفار اور وقائع سیاحت برنیر مشہور ہیں۔ یوسف کمبل پوش کا سفرنامہ اردو کے ابتدائی سفرناموں میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں سفیر اودھ (مرتبہ محمد مسیح الدین) بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ سرسید کا سفرنامہ انگلستان اردو سفرناموں میں اپنی عجیب زبان اور طرزِ بیان سے ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور حقیقت میں اردو سفرنامے کی ترتیب بحیثیت فن کے اسی سے شروع ہوتی ہے۔ نقشِ ثانی سرسید کا سفرنامہ پنجاب مرتبہ مولوی اقبال علی ہے۔ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کا سفرنامہ یورپ بھی مشہور رہا ہے۔

آخری دور میں اردو سفرنامے زیادہ تر وہی سفرنامے ہیں جو مسلمان حجاج کے سفرِ حج اور سیاحتِ ممالکِ اسلامیہ پر مشتمل ہیں۔ ان میں مولوی عبدالماجد کا سفرنامہ حجاز اور مولوی الیاس برنی کا صراط الحمید بطور نمونہ پیش کیے جاسکتے ہیں۔

سفرنامہ مولانا محمد حسین آزاد صفحہ ۲۳۷ پر ملاحظہ فرمائیے
سفرنامہ مولانا شبلی 〃 ۲۱۰ 〃 〃 〃
سفرنامہ خواجہ حسن نظامی 〃 ۱۲۴ 〃 〃 〃
〃 مولانا راشد الخیری 〃 ۱۰۵ 〃 〃 〃
〃 مولانا عبدالماجد 〃 ۲۲۴ 〃 〃 〃
〃 قاضی عبدالغفار 〃 ۱۲۹ 〃 〃 〃

سفرنامہ حج مشہور مبلغِ اسلام خواجہ غلام الحسنین مرحوم پانی پتی کا سفرنامہ حج۔ خواجہ صاحب نے جو دیکھا اسے ہر شخص گویا بچشم دیکھ لے۔ حاجیوں کے لئے بہترین رہنما ہے۔ تبلیغی اغراض اور حیات کی رہنمائی اور عوام کی معلومات ان سب باتوں کو خوب پیش نظر رکھ کر لکھا۔ ۱۲ر

صراط الحمید از مولوی الیاس برنی۔ سفرنامہ مقاماتِ مقدسہ واقع عراق شام

فلسطین اور حجاز۔ سفر کے لئے تمام ضروری ہدایات۔ ملک اور شہروں کے حالات۔ قیمت سوا دو روپے (۲؍۴)۔

عراق و ایران از نواب اسد علی خاں بہادر۔ سفرنامہ مقاماتِ مقدسہ عراق شام و حجاز مع تصاویر و نقشہ جات۔ یہ نہایت جامع مفصل اردو زبان میں سفرنامہ ہے۔ قیمت مجلد ۵؍

سفرنامہ امام شافعی امام شافعی رح کے سفر کے واقعات از مولانا مترجمہ قیمت چار آنہ (۴؍)۔

وقائع سیاحت برنیر شاہجہان اور اورنگزیب کے عہد کے مشہور سیاح ڈاکٹر برنیر کے سفرنامے کا اردو ترجمہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنہ (۳؍۸)۔

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس و کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

علمی کتب خانہ

فلسفہ

مولانا عبدالماجد

مولانا عبدالماجد بی۔اے مولوی عبدالقادر صاحب ڈپٹی کلکٹر کے فرزند ہیں۔ آپ ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ گھر میں ابتدائی عربی، فارسی کی تعلیم سے فراغت پاکر سیتاپور ہائی اسکول میں داخل ہوئے۔

انٹرنس پاس کرکے کیننگ کالج لکھنؤ چلے گئے جہاں سے ۱۹۱۲ء میں بی۔اے کیا۔ ایم۔اے کے لئے علی گڑھ گئے لیکن والد کے انتقال کے بعد مطالعہ جاری نہ رکھ سکے اور لکھنؤ چلے آئے۔ لکھنؤ میں سلسلہ تصنیف و تالیف جاری کیا۔ ۱۹۱۷ء میں دارالترجمہ حیدرآباد دکن سے تعلق ہوگیا لیکن کچھ مدت بعد ملازمت ترک کردی۔ اب بھی نظام گورنمنٹ سے ڈیڑھ سو روپے ماہوار پاتے ہیں اور کچھ نہ کچھ ادبی خدمات عثمانیہ یونیورسٹی کی کرتے رہتے ہیں۔

مولانا سیاسیات سے بھی بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور سیاسی حلقوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

آپ کی ادارت میں ہفتہ وار اخبار "صدق" دریاباد ضلع بارہ بنکی سے نکلتا ہے۔ فلسفہ جذبات، فلسفہ اجتماع، فلسفیانہ مضامین وغیرہ ان کی معرکۃ الآرا تصانیف ہیں جن کی وجہ سے ان کی ادبی دنیا میں خاص شہرت ہے۔ مولانا کا مطالعہ فلسفہ بہت عمیق ہے۔ اردو میں فلسفہ کا لٹریچر بہت کم تھا۔ جو ذخیرہ تھا بھی اس میں بیشتر حصہ ترجمہ کا تھا مگر مولانا نے نہایت جانفشانی و قابلیت کے ساتھ اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی۔ اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھیں اور کارآمد کتابوں کا غیر زبانوں سے اردو ترجمہ بھی کیا۔ فلسفیانہ مضامین اور ترجمے کرنے کا ان کو خاص ملکہ ہے۔ ان کے علمی، ادبی اور فلسفیانہ مضامین علمیت اور شخصیت اور اعتدال پسندی میں یکتا ہوتے ہیں۔ ان کی ذات اردو کے لئے باعث فخر ہے اور ان کی تصانیف سے اردو داں پبلک کو خاص فائدے پہنچتے رہتے ہیں۔

چونکہ مولانا نے تصویر کھنچوانے کے متعلق (صفحہ ۸۶ پر) ایک لطیف پیرایہ میں انکار فرمایا ہے۔ اس لئے ہم اس کا عکس ناظرین کی دلچسپی کیلئے پیش کرتے ہیں ؎

"عشق و مزدوری عشرتگہ خسرو کیا خوب　　ہم کو تسلیم نکونامی فرہاد نہیں" "عبدالماجد"

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

مبادی فلسفہ حصہ اول یہ مصنف کے مختلف فلسفیانہ مضامین کا جن کی تعداد چھ ہے مجموعہ ہے۔ مضامین دل چسپ اور ان کا طرز بیان رواں و شگفتہ۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

حصہ دوم یہ مولانا عبد الماجد دریابادی کے سات فلسفیانہ مضامین کا مجموعہ ہے جو نظر ثانی کے بعد اس میں جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ۔ (عہ)۔

فلسفیانہ مضامین مولانا کے فلسفیانہ مضامین کا بہترین مجموعہ قیمت عہ۔

فلسفۂ جذبات اس کتاب میں تمام اہم جذبات انسانی مثلاً غم۔ مسرت۔ غضب شہوت۔ خوف۔ دہشت۔ الفت اور ہمدردی کے فلسفیانہ علل و اسباب۔ ان کے مؤثرات و محرکات و عواقب سے بحث کی گئی ہے۔ از مولانا عبد الماجد۔ قیمت مجلد ۲ عہ۔

فلسفۂ اجتماع اس کتاب میں جماعتوں کی دماغی و نفسیاتی حالت سے بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب اخلاقی حیثیت بھی رکھتی ہے از مولانا عبد الماجد قیمت دو روپے (عـ۲)۔

تصوف اسلام خالص اسلامی تصوف اور قدمائے صوفیہ کے حالات و تصنیفات کا مفصل بیان۔ قیمت عہ۔

فیہ ما فیہ یعنی ملفوظات مولانا روم جو ایک نایاب کتاب تھی۔ مولانا عبد الماجد دریابادی نے مختلف نسخوں سے مقابلہ کر کے اس کو مرتب کیا۔ اور مختلف فلسفیانہ و صوفیانہ مباحث پر مشتمل ہے۔ قیمت دو روپے (عـ۲)۔

سفرنامہ حجاز اس سفرنامہ میں مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے اپنے سفر حجاز کے دل چسپ چشم دید حالات جمع کئے ہیں اور حج و امارت کے متعلق تمام فقہی معلومات و ہدایات کو جمع کر دیا ہے۔ قیمت دو روپے (عـ۲)۔

تاریخ یورپ ترجمہ مولوی عبد الماجد صاحب قیمت مجلد ۔

منطق (استخراجی و استقرائی) تالیف مولوی عبد الماجد صاحب۔ قیمت مجلد ہے۔

مکالمات برکلے عہ پیام امن عہ مثنوی بحر المحبت ۸ر

پروفیسر محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی

پیدائش ۱۸۶۷ء   وفات ۱۹۲۷ء

مرزا صاحب ۱۸۶۷ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بزرگ غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے قلعۂ معلّے سے تعلق رکھتے تھے بعض اہل سیف اور بعض اہل قلم تھے۔ غدر کے بعد آپ کے والد بزرگوار محمد مرزا بیگ صاحب نے سرکار انگریزی کی ملازمت اختیار کر لی اور بزرگوں کے نام اور خاندانی حمیت کو صبر و قناعت کے گوشہ میں بیٹھ کر عزت و آبرو کے ساتھ سنبھالے رکھا۔ والد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب تلاش روزگار میں حیدر آباد چلے گئے اور وہاں نظام کالج میں پروفیسری کے عہدہ پر مامور ہو گئے۔ ان کے گھرانے کی زبان اردوئے معلّے تھی۔

۱۹۱۵ء میں اعلیٰ حضرت حضور نظام نے ان کی علمی و ادبی خدمات کے صلہ میں دو سو روپے ماہوار کا خاص وظیفہ تصنیف و تالیف کے کاموں کو فراغت کے ساتھ انجام دینے کے لئے مرحمت فرمایا۔

۲ر فروری ۱۹۲۷ء کو آپ نے بعارضہ فالج حیدر آباد میں انتقال فرمایا۔

محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی مرحوم ان فاضل روزگار بزرگوں میں تھے جن کے احسانات سے زبان اردو

دادب کسی وقت بھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتے (آپ کے صاحبزادے جناب صفوۃ اللہ بیگ صاحب صوفی نے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)

حکمت عملی	۸/	الاستدلال	۸/
الانسان	۸/	تسہیل البلاغت	۸/
شمع ہدایت	۸/	الفہرست	۲۰۸ صفحہ پر

فلسفہ

مبادی فلسفہ	۱۴/	مبادی علم انسانی	۸/
روح الاجتماع	۸/	ابن رشد	۸/
فلسفہ نفس	۸/	فلسفہ جمال	۸/
آزادی	۸/	فلسفہ اسلام	۸/
تاریخ فلسفہ جدید اول	۸/	اصول فلسفہ ہنود	۸/
" " دوم	۱۲/	مفتاح الفلسفہ	۱۲/
فلسفہ کی پہلی	۴/	ابن رشد و فلسفہ ابن رشد	۱۲/
مسائل فلسفہ	۸/	تاریخ فلسفہ	۸/

مختصر تاریخ فلسفہ یونان ۸/

نفسیات

نفسیات ترغیب	۱۲/	نفسیات خواب	۸/
مبادی نفسیات	۸/	نفسیات فاسدہ	۸/
اصول نفسیات	۱۲/	اساس نفسیات	۱۲/
مبادی علم نفس	۱۲/	جدید نفسیات	۱۲/
نفسیاتی اصول	۱۲/	مقدمہ نفسیات متقابلہ	۸/

تعلیم

نواب مسعود جنگ بہادر سر راس مسعود مرحوم

سر راس مسعود ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے علی گڑھ یونیورسٹی اور نیو کالج آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی۔ حیدرآباد دکن کے جب ڈائرکٹر تعلیمات ہوئے تو آپ ہی کی کوششوں سے عثمانیہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے بعد مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے، وہاں سے مستعفی ہونے کے بعد بھوپال کے وزیر تعلیمات مقرر ہوئے ۱۹۳۷ء میں انتقال فرمایا۔ (بیگم صاحبہ سر راس مسعود نے تصویر مرحمت فرمائی)۔

جاپان اور اس کا تعلیمی نظم و نسق صفحہ ۸۱ پہ
انتخاب زریں صفحہ ۸۵ پر دیکھئے　مخطوط سر سید صفحہ ۳۴ پہ

خواجہ غلام السیدین صاحب
(وزیر تعلیمات جموں و کشمیر)

خواجہ غلام السیدین صاحب سابق پرنسپل ٹریننگ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا اسم گرامی کسی خاص تعارف کا محتاج نہیں ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی آپ کے نانا تھے۔ بی۔ اے کا امتحان مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پاس کرنے کے بعد لیڈز (انگلستان) کی مشہور یونیورسٹی میں داخل ہوگئے۔ اور ۱۹۲۵ء میں ایم۔ اے (ایڈ) کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی ۱۹۲۸ء میں علی گڑھ ٹریننگ کالج کے پرنسپل ہوئے۔ اور آجکل وزیر تعلیمات جموں و کشمیر ہیں۔

اصول تعلیم ۸/　اقبال کا ایجوکیشن فلاسفی صفحہ ۱۶۸ پہ
Education tomorrow no 7
The message of new Education.
Price /8/-　روح تہذیب صفحہ ۲۰۱ پر دیکھئے

فلسفہ تعلیم	۸/	طالب علم کی زندگی	۱۲/
مسلمانوں کی آئندہ تعلیم	۵/	ابتدائی تعلیم کی رام کہانی	۸/
التربیت الاستقلالیہ	۸/	التربیت والتعلیم	۱۲/
تربیت اطفال	۵/	تمدن و معاشرت	۴/
اصلاح تمدن	۶/	مرحوم دہلی کالج	۸/
کامیاب مطالعہ	۱۲/	اسلامی تعلیم کا نظام	۶/

معاشیات

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب

(پرنسپل، جامعہ ملیہ اسلامیہ)

۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ایم۔ اے کیا۔ اور برلن سے ... پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۲۶ء میں جامعہ ملیہ کے پرنسپل ہوئے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب بے نظیر قابلیت کے مالک۔ ایک زبردست، فاضل لیکچرار اور نہایت قابل ہستی ہیں، جامعہ ملیہ کو آپ کی قیادت پر ناز ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے ایثار اور خلوص ہی کی وجہ سے جامعہ نے اتنی ترقی کی۔ ڈاکٹر صاحب ہندوستان کے مشہور ماہرین تعلیم میں سے ہیں۔ اور انتہا سے زیادہ خلیق ہیں۔

معاشیات	عمہ	مبادی معاشیات	۱۲ار
ریاست	صہ	دیانت (ڈرامہ)	۲ر

مولوی محمد الیاس صاحب برنی

(ناظم دارالترجمہ عثمانیہ)

مولانا محمد الیاس برنی ایم۔ اے ملک کے ان قابل قدر فرزندوں میں سے ہیں جن پر کسی قوم کو بجا طور پر ناز ہو سکتا ہے، معاشیات کے متعلق جتنی کتابیں آپ نے لکھی ہیں ہندوستان میں کسی اور نے نہیں لکھیں خاموشی کے ساتھ نہایت ٹھوس خدمات انجام دیتے رہتے ہیں۔ لٹریچر اور ادب کے ایسے ہی لوگ محسن ہوتے ہیں۔ اور ایسے ہی اصحاب کا زور قلم کسی زبان کو بام عروج پر پہنچا سکتا ہے ملک کو ان کی ذات سے بڑے علمی فوائد پہنچنے کی قوی امید ہے

((افسوس باوجود انتہائی کوشش کے آپ کے حالات اور تصویر دستیاب نہ ہو سکی۔ چھ مہینہ کی مسلسل کوشش اور کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد ایک گروپ میں سے

آپ کی تصویر انلارج کرا کر منگائی گئی) ص۱۸ پر دیکھئے

علم المعیشت	صہ	معاشیات ہند	ہے
معیشت الہند	ہے ۱۲ار	اصول معاشیات	للعہ
مقدمہ معاشیات	عہ	برطانوی حکومت ہند	ہے

جذبات فطرت (اشعار کا انتخاب) صفحہ ۱۶۶ پر دیکھئے

معاشی تاریخ ہند اول	عہر	جلد دوم	سعہ
تاریخ معاشیات	ہے	مبادیات	ہے ۲ر
معاشیات (حبیب الرحمن)	ہے	کسب معیشت	۱۲ار
مبادی معاشیات (آغا اشرف)	۱۲ار	سکہ اور شرح تبادلہ	عہ
دنیا کی موجودہ کساد بازاری	۸ر		

سیاسی معلومات کا کتب خانہ

مولانا محمد علی مرحوم

مولانا محمد علی ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عبد العلی خاں صاحب بجنور کے رئیس تھے۔ ۱۸۹۸ء میں علی گڑھ سے بی۔ اے کیا۔ اور اس کے بعد ولایت سے آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ آپ ہی کا قائم کردہ ہے۔ کامریڈ (انگریزی) اور (ہمدرد) اردو کے دو مشہور اخبار جاری کئے تھے۔ جن کے خریداروں میں لارڈ ہارڈنگ بھی تھے۔ مسلم لیگ ۱۹۰۶ء میں بمقام ڈھاکہ قائم ہوئی۔ مولانا ہی کا کام تھا کہ انہوں نے لیگ کے مردہ قالب میں جان ڈالی۔ محمد علی ہمیشہ فخر سے کہتے تھے کہ میں اسلام کا سپاہی ہوں۔ آپ نے ملک کی آزادی کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔

مولانا کے مفصل حالات "سیرت محمد علی" اور "محمد علی"

میں ملاحظہ فرمائیے۔ خدا کرے ہندوستان میں اور کئی ایسے محمد علی پیدا ہو جائیں۔ آمین۔

مصامین محمد علی قیمت ۸ر — سیرت محمد علی
محمد علی مختصر حالات و کلام جوہر صفحہ پر دیکھئے

حالات مہاتما گاندھی صفحہ ۹۷ پر — محمد علی جناح ۸ر
پنڈت جواہر لال — قیمت
مسلمانوں کا روشن مستقبل ۸ر — وفاق ہند عہ
کمپنی کی حکومت عہ — جدید دستور کا خاکہ ۴ر
تاریخ فلسفہ سیاسیات (از محمد مجیب) للعہ
ہم سوراج کیوں چاہتے ہیں ۷ر — سوشیلزم ۸ر
آزادی کی جنگ عہ — انقلابی شرارے ۱۲ر
تاریخ کانگرس ۸ر — مسلمانان ہند کی سیاست ۱۰ر
انقلاب ۱۸۵۷ء عہ — جرمنی کی قومی بیداری عہ
ہمارے افلاس کے اسباب ۱۲ر — غلامی کا انسداد ۱۰ر
راجا پرجا ۱۰ر — نہرو رپورٹ مع تتمہ عہ
کراچی کا تاریخی مقدمہ ۸ر — دنیائے اسلام اور خلافت ۶ر
خلافت اور ہندوستان ۸ر — سیاسی فسانے ۱۲ر

صنعتی اور کاروباری معلومات کا کتب خانہ

زنانہ دستکاری کی کتابیں

جو اپنے اپنے موضوع پر نہایت مفید اور کارآمد کتابیں تسلیم کی گئی ہیں۔

کروشیا عہ — عصمتی کروشیا عہ
عصمتی کشیدہ عہ — گلدستہ کشیدہ عہ
عصمتی دستکاریاں عہ — خواتین کی دستکاریاں ۸ر
موتیوں کا کام عہ — سوئی کا کام عہ
اونی کام عہ — سلمہ ستارے کا کام عہ

تہذیبی کشیدہ عہ

کھانا پکانے کی کتابیں

یہ کھانے پکانے کی کتابیں ہر گھر میں رہنے کے قابل ہیں اور ان کو پڑھنا لڑکیوں کو کامیاب خانہ داری سکھاتا ہے

عصمتی دسترخوان عہ — نعمت خانہ ۱۱ر
بچوں کے کھانے ۸ر — پرہیزی کھانے ۱۰ر
مذاقیہ کھانے ۶ر — مشرقی و مغربی کھانے عہ
عصمتی ہنڈ کلیا ۸ر — بیماروں کے کھانے ۱۰ر
ناشتہ ۱۰ر — ذائقہ ۸ر
دلی کا باورچی خانہ ۱۲ر — بخت ویز ۸ر

سنگھار اور فیشن کی کتابیں

گھر، شوہر اور بیوی دونوں کے لئے ایک جنت ہو جاتا ہے۔ اسے بھی سب اپنی بچیوں کو سکھانا چاہیئے۔ اور یہی مقصد ہے جسے ذیل کی تینوں کتابیں پورا کرتی ہیں۔

سنگھار خانہ عہ — مشاطہ عہ
آرائش جمال عہ

خط لکھنے کی کتابیں

باپ کے خط بیٹی کے نام (جواہر لال) اردو عہ انگریزی عہ
زنانہ خطوط ۷ر — لڑکیوں کی انشا ۱۲ر
تحریر النساء ۱۲ر — تالیف خطوط نویسی عہ
عورتوں کی انشا عہ — انشائے نسواں ۸ر
خطوط شبلی عہ

کاروباری آدمی کا نظام ۴ر
دیہی صنعتیں ۴ر — رموز تجارت عہ
مسلمانوں کی موجودہ صنعت و حرفت و تجارت عہ

روزگار	۸ر	وسائل معاش	
صنعت و حرفت		آسان کاروبار	۸ر
اصول اشتہار سازی		فن شاعری	۸ر

رہبر روزگار — رہبر بولو ...

خزینہ معلومات - تمام معلومات بابت تار - ڈاک - ہوائی جہاز - ٹیلیفون وغیرہ قیمت

شکار - چھوٹے پرندوں سے لے کر ہیبت ناک خونخوار درندوں تک کے شکار کے متعلق ضروری اور انتہائی معلومات بہم پہنچائی ہیں - قیمت مجلد دس روپے

ریڈیو		زینت آلات	
القمر مجلد		عالم حیوانی مجلد	

زراعت

ہندوستان سب سے بڑا زرعی ملک ہے مگر افسوس ہے کہ ہندوستان کے کسان اور کاشتکار سب سے زیادہ غریب مفلس و نادار ہیں۔ ان کی حالت سے باخبر ہونا اور ہندوستان کی زرعی پیداوار کو بڑھانا ہر محب وطن کا فرض ہے۔

کسان - زمانہ قدیم سے اب تک کسان کی حیثیت پر مفید خیالات - اس کی موجودہ تباہی اور اس کے عام افلاس کا نقشہ، اور اس کا علاج - مترجمہ محمود علی خاں جامعی - قیمت انگریزی اردو

ترقی زراعت		کسان کے مطالبات	
علم باغبانی		باغبانی پر ہینڈبک	
رسالہ نباتات		ہندوستان میں زراعت کا مسئلہ	

طب اور حفظان صحت کی معلومات کا کتب خانہ

شمس الاطباء ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم

آپ کے والد حکیم سلطان محمود صاحب انصاری اپنے زمانہ کے نہایت فاضل و حاذق طبیب تھے ۱۸۹۵ء میں ایل - ایم - ایس کا امتحان پاس کیا۔ آپ کی ذہانت و قابلیت سے متاثر ہو کر حکومت نے آپ کی خدمات حاصل کر لیں - اور برطانوی سفیر مقیم ایران کا طبی مشیر مقرر کر کے ایران بھیج دیا - اس کے بعد اعلیٰ حضرت شاہ ایران نے آپ کو اپنا طبی مشیر مقرر فرمایا - ان خدمات کے بعد آپ اپنے وطن لاہور میں واپس آئے اور خدمت فن طب کی غرض سے طبی کتب کی تصنیف و تالیف میں مصروف ہو گئے۔ (آپ کے صاحبزادے جناب محمد محمود صاحب نے حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)۔

مخزن حکمت ۲ جلد		مخزن الادویہ	
مخزن الجواہر		مخزن العلاج	
مخزن المرکبات		منافع الاعضاء	
تاریخ الاطباء			

حکیم محمد کبیر الدین صاحب

(پرنسپل جامعہ طبیہ دہلی)

شیخ پورہ ضلع مونگیر کے رہنے والے طبیہ کالج دہلی میں بغرض تعلیم تشریف لائے۔ پہلے مؤلف کی حیثیت سے رہے اس کے بعد پروفیسر ہو گئے ۱۹۳۵ء میں جامعہ طبیہ قائم کیا۔ صاحب موصوف کی تالیفات و تراجم اور دفتر المسیح کی مطبوعات کو طب قدیم کی نشاۃ الثانیہ میں ایک بلند و بالا درجہ حاصل ہے۔

دفتر المسیح سے اب تک تقریباً ۱۰۰ کتابیں تالیف و ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہیں جو زیادہ تر کورس میں شامل ہیں۔ (حکیم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حالات اور تصویر مرحمت فرمائی)

برہان		افادۂ کبیر	
کلیات ادویہ		شرح اسباب اردو	
بیاض کبیر مجلد		القرابادین	

دفتر المسیح کی مکمل فہرست علیحدہ بھیجی جا سکتی ہے ۔

تصانیف حکیم ماہر دہلوی

علاج الانسان	عہ	محافظ شباب	عہ
بقائے شباب	۸ر	تحفہ شباب	۸ر
اکبر ماہر	۶ر	بیاض ماہر	۶ر

تصانیف حکیم رضوان احمد

ترجمہ شرح اسباب مکمل	للعہ	منافع الاعضا	صہ
طبی لغات	۲۵	ترجمہ کلیات قانون	لعہ
ترجمہ حمیات قانون	سے	ترجمہ موجز القانون	عہ
شرح اسباب عربی	۱۲	ترجمہ طبقات الاطبا	عہ
ترجمہ فردوس الحکمت	صہ		

رفیق النسا (مشہور طبی کتاب) فن طب پر سب سے پہلی کتاب جس میں قصہ کے طور پر طبی معلومات یکجا کر دی گئی ہیں۔ قیمت عہ

صنف نازک (طبی کتاب)	صہ	دوشیزہ	سہ
تدبیر بقائے نسل انسانی	عہ	تجربی فعلیات	عہ
دولہا دلھن	۱۲ر	عملی تشریح	۸ہ
کیمیائے فعلیات	عہ		
قانون مباشرت	عہ	عورت مرد کے تعلقات	عہ
ہدایت نامہ خاوند	۸ر	ہدایت نامہ بیوی	۱۲ر

حفظان صحت کی مفید کتابیں

دیباچہ صحت	للعہ	درازی عمر	۴ر
تندرستی	عہ	قواعد تندرستی	۸ر
حفظ صحت	۱۲ر	بچوں کی پرورش	عہ
درس حیات	سے	ہماری روح کا گھر	عہ
آئین صحت	۱۲ر	اصول حفظان صحت	۴ر
پیدائش سے چار برس تک	۴ر	حمل سے وضع حمل تک	۸ر
پانچ سال سے جوانی تک		شادی سے پہلے	۴ر
شادی کے بعد	۴ر	ہندوستانی گھروں میں تیمارداری	عہ

عورتوں کا کتب خانہ

تصانیف علامہ راشد الخیری صفحہ ۱۰۱ پر　سیرۃ عائشہ ۱۰ر

" مولوی بشیر الدین صاحب " ۹۸ پر　سیرۃ الکبری عہ

بہادر خواتین اسلام	۴ر	خاتون جنت	سے
خادمات خلق	۱۰ر	جمال ہمنشیں	عہ
مختار دلھن	۸ر	پیکر وفا	۸ر
انگلستان کی عورتیں	۶ر	میری داستان حیات	سے
مجالس النسا ۲ حصے	عہ	ہندوستان کی بہادر عورتیں	۸ر
ماہ درخشاں (ناول)	۶ر	گہوارۂ تمدن	۶ر
دختران شمشیر	عہ	جہاں آرا بیگم	۸ر
شہید وفا (افسانے)	عہ	شمع خاموش	۶ر
سرگذشت ہاجرہ	۱۰ر	فطرت نسوانی	عہ
رشک بیگم	۱۵ر	اختر النسا بیگم	۱۲ر
آہ مظلوماں	۱۰ر	حرمان نصیب	۱۰ر
زندگی	عہ	بیگموں کی چھیڑ چھاڑ	۴ر
دلی کا اجڑا ہوا لال قلعہ	۴ر	موتی (قوال)	۱۲ر
رفیق النسا (طبی ناول)	عہ	سرگذشت عروس	عہ
رفیق عروس	۱۰ر	آداب ملاقات	۴ر
عورت کی تربیت	۸ر	معاشرت	عہ
دامن مریم		مسلمان بیبیاں	۵ر
غیرت کی پتلی	۶ر	تعلیم زدہ بیوی	۸ر
لیلی دمشق	۶ر	مولود شریف (حالی)	۲ر
مناجات بیوہ	۲ر	چپ کی داد	۲ر
شکوۂ ہند	۲ر	شکوہ و جواب شکوہ	۴ر
جہانگیر اردو (حالی)	۴ر	حقوق والدین	۳ر
تحفۃ الاخوان	۴ر	خون کی پیاس	عہ
رفیق عروس	۸ر	بیاض سحر	سے
بیوی کے فرائض	۸ر	افسانہ ثریا	عہ

لڑکیوں کا کتب خانہ

ہماری نصف دنیا کی آبادی اس پر موقوف ہے کہ ہماری بچیوں کو شروع ہی سے وہ تعلیم و تربیت دی جائے کہ خاندان کی ناموس، شوہر کے گھر کی آبادی اور خوش حالی، اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت سب کچھ ان کے دل و دماغ میں اس طرح جذب ہو جائے کہ جب انھیں اپنے گھر کی ملکہ بنائے، جب خدا ان کی گود آباد کرے۔ جب تربیت اولاد کے ذریعہ سے سات پیڑی کی بنیاد قائم کرنے کا فرض انھیں انجام دینا ہو تو وہ ان تمام حالات میں اپنے آپ کو ایسا پائیں۔ کہ زندگی کے یہ بھی ان کے لئے معمولی کام ہیں اور دشوار اور کٹھن منزل کو وہ سہولت اور آسانی کے ساتھ طے کر جائیں اور یہ وہ کتابیں ہیں جو اس مقصد عظیم کو پورا کرنے میں کامیاب مشہور اور مقبول ہیں۔

گھر گرہستی

اس کتاب کے ذریعہ امور خانہ داری اور اخلاق و معاشرت کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ کتاب عورتوں اور لڑکیوں کے لیے بیحد مفید ہے۔ از مولوی بشیر حسن صاحب امروہوی قیمت ۱۲ر

چندن ہار	۳ر	آجکل	۳ر
شریف بیٹی	۳ر	آداب ملاقات	۲ر
بدمزاج دلہن	۱۰ر	پھوہڑ نامہ	۱ر
سچے موتی	۷ر	تین بہنوں کی کہانیاں	۳ر
چاند کی بیٹی	۶ر	بچیوں کو دو دو باتیں	۲ر
لخت جگر ہر دو حصہ	۸ر	صالحات	۱ر
انگوٹھی کا راز	۸ر	منازل ترقی	۴ر
بنت الوقت	۸ر	سراب مغرب	۸ر
گلدستۂ عید	۸ر	قلب حزیں	۸ر
گوہر مقصود	۴ر	پیکر وفا	۸ر

صبر کی دیوی	۴ر	آسمان کی پری	۳ر
جمیلہ کی کہانی	۱۳ر	عقیلہ بیگم	۴ر
چاند تارے	۳ر	شمع خاموش	۶ر
روداد قفس	۱۲ر	گرفتار قفس	۴ر
پان کی گلوری	۰ر	نصیحت کا کرن پھول	۸ر
آئینۂ گوش	۸ر	سگھڑ بیٹی	۹ر
شریف بیوی	۳ر	افسانۂ حرم	۸ر
گلستان خاتون	۱ر	دامن مریم	۸ر

لڑکوں کا کتب خانہ

مذہبی کتابیں

سرکار دو عالم	۸ر	سرکار کا دربار	۸ر
ہمارے رسول	۵ر	ہمارے نبی	۳ر
آں حضرت	۴ر	آخری نبی	۲ر
نبیوں کے قصے	۵ر	ہمارا دین	۲ر
چالیس حدیثیں	۲ر	چار یار	۶ر
اچھی باتیں	۴ر	ارکان اسلام	۲ر
عقائد اسلام	۱۰ر	دس جنتی	۵ر
الاسلام	۴ر	الآخرت	۹ر
الایمان	۳ر	التوحید	۵ر
عقائد احمدی	۲ر	معلم الصلوٰۃ	۲ر
سیرت محمدی	۱۲ر	مسائل الصلوٰۃ	۳ر
شمائل محمدیہ	۶ر	قرآن پاک	۸ر
رسول پاک	۸ر	پیام رسول	۳ر
آئمہ علیہم السلام (۱۴ جلدیں) مختصر حالات	۱۱ر		
ہمارے شہید	۶ر	مصطفیٰ کمال	۲ر
سرسید	۵ر	محمد علی	۵ر
مشاہیر ہند	۱ر	شہزادہ عبدالرحمٰن	۲ر
وزیر منصور	۲ر	شیخ ادریس	۲ر

ملنے کا پتہ۔ حالی پبلشنگ ہاؤس کتاب گھر اردو بازار جامع مسجد دہلی

خلیفہ عبدالرحمٰن	۲ر	ابوالحسن	۲ر

مزیدار چھوٹی کہانیاں

ان میں ہر کتاب بڑی ہی پرلطف کہانی ہے مختصر کہانی اور آسان ہونے کی وجہ سے پوری کتاب کو بچہ اپنے شوق سے اور دلچسپی سے بڑی جلدی ختم کرلیتا ہے۔ دلچسپی بڑھانے کے لیے بعض کتابوں میں تصویریں بھی دی گئی ہیں۔

پیاری شہزادی	۲ر	ٹھوڑی تارا ماتھے چاند	۲ر
شہزادی گلنار	۴ر	دیو مالا	۴ر
جگنو کی بلی	۲ر	بچوں کی کہانیاں	۲ر
شیدلا	۳ر	چھیدو	۳ر
انعامی مقابلہ	۳ر	چھوٹا چھپو	۲ر
چنبیلی	۲ر	شاہین خاں	۲ر
ننھی مرغی	۲ر	مرغی اچھیر علی	۲ر
عینو مسلمان	۳ر	سرفروش مسلم	۳ر
شیر غرناطہ	۳ر	سخاوت	۳ر
ذہانت	۳ر	زنجیر عدل	۳ر
امانت	۴ر	نور ہدایت	۴ر
حکایات عرب	۴ر	ارمغان عرب	۴ر
انتقام	۲ر	محنت کا پھل	۴ر
کبڑا شہزادہ	۲ر	ہجرت	۳ر
بلقیس ملکہ سبا	۲ر	غزال	۱۰ر
جادو کا برج	۲ر	تدبیر کی سرزمین	۲ر
بیکاری	۳ر	خالہ بلی کا حج	۳ر
نکی چوہا	۳ر	سوتی ولیس	۲ر
خزانہ	۲ر	مکار لومڑی	۳ر
لومڑی اور بنیا	۳ر	اسلامی کہانیاں	۸ر
اسلامی تاریخی کہانیاں اول	۹ر	تاریخ ہند کی کہانیاں	۳ر
〃 〃 〃 دوم	۶ر	بچوں کی کتاب	۴ر

بچوں کا قاعدہ (طرز جدید)	۴ر	رہنمائے قاعدہ	۲ر
بچوں کا چڑیا گھر	۴ر	نقلی شہزادہ	۴ر

مشاہیر عالم کے مختصر حالات

مسولینی	۵ر	لینن	۴ر
نٹشے	۱۲ر	گیری بالڈی	۱۲ر
ٹالسٹائی	۱۰ر	مہاتما رسکن	۴ر
بیترینی	۱۲ر	نپولین	۸ر
کارل مارکس	۴ر	کولمبس	۸ر
ولیم ٹیل	۸ر	ہٹلر اعظم	۸ر

کہانیاں

ترکوں کی کہانیاں	۴ر	منتخب الحکایات	۸ر
چند پند	۸ر	زرداد	۶ر
شہر شہری	۵ر	لنگڑا ماموں	۲ر
قیدی بشیر	۲ر	ملا دو پیازہ	۴ر
غنچۂ حکمت	۳ر	بانز بیچہ	۴ر
نصیحت کا کرن پھول	۸ر	آویزۂ گوش	۸ر
کیوں اور کس طرح	۶ر	آسمانی دولہا	۱۲ر
پھول باغ (۳ حصے)	۱۳ر	بچوں کی رامائن	۷ر
بچوں کی مہابھارت	۵ر	بچوں کی دنیا	۷ر
علمی پہیلیاں	۸ر	علمی کہانیاں	۸ر
چہیتا بھائی	۸ر	معلم الاطفال (دو حصے)	[illegible]
گائے بیل	۵ر	عقاب	۴ر
گدھے کی سرگزشت	۵ر	مظلوم فرشتہ	۴ر
اوتاروں کے لطیفے	۴ر	تصویر کے تین رخ	۱ر
لال شہزادہ	۲ر	ہندوستانی پہیلیاں	۲ر
محبت کا پھول	۳ر	کام کی باتیں	۴ر
صداقت رسول	۴ر	سونو کا باغ	۱ر

سچا وعدہ ۲ر ضرب الامثال ۸ر
میری تصویروں کی کتاب ۲ر بے وقوف بھالو ار
وینس کا سیاح ۲ر سنیفردوں کا سوداگر ۱۲ر
رستم و سہراب ۱۲ر معلم المبتدی (۲ حصے) ۲ر

خوش خطی

آسان خوش خطی (اول) ۸ر آسان خوش خطی (سوم) ۸ر
〃 〃 (دوم) ۸ر 〃 〃 (چہارم) ۸ر

بچوں کے لئے نظمیں

بچوں کا تحفہ (۲ حصے) ۱۲ر بچوں کی نظمیں ۵ر
بچوں کے اسمٰعیل ۶ر مسدس حالی ۸ر
جواہر ملیہ ۳ر ہندوستان ہمارا ۸ر
بچوں کے گیت ۲ر اچھے گیت ۲ر
تاج گیت ۸ر پھولوں کی ڈالی ۳ر
تل کے لڈو ار بہار کے پھول ۸ر
پان کی گلوری ار مرزا کھچویا ار
پھول باغ ۱۱ر اخلاقی نظمیں ۳ر

ڈرامے

ثریا بیٹا اور دو ڈرامے ۳ر بچوں کا انصاف ۳ر
محنت ۳ر دیانت ۲ر
اسکول کی زندگی ۳ر شریر لڑکا ۳ر
قوم پرست طالب علم ۳ر بے پرواہ ۵ر

دلچسپ معلومات

نئی ایجادیں ۳ر کائنات ۶ر دنیا کے بسنے والے ۶ر
اسی دن میں دنیا کا سفر ۱۰ر بحر جنوبی کا سفر ۸ر
پانچ ہفتہ غبارہ میں ۱۳ر ایورسٹ کی کہانی ۸ر
ایجادات ۱۰ر دنیا کیسے بنی ۶ر سمندر کا عجائب خانہ ۱۲ر
کاریگری ۶ر بادل کے نیچے ۱۲ر نامورانِ سائنس ۱۰ر
دانایانِ فرنگ ۱۰ر تعلیمی کھیل ۶ر تعلیمی تاش ۱۲ر، ۵ر

متفرق کتابیں

آئینۂ غالب

از سید یوسف بخاری۔ غالب کے محاسن کو اس آئینہ میں دیکھئے کہ یہ فلسفی شاعر حیاتِ انسانی کے اہم مسئلہ کو کس طرح سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بالکل نئے زاویۂ نگاہ سے اس طرح مطالعہ کیا گیا ہے کہ سارا کلام آئینہ کی مثال صاف ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

اندھی دنیا

از اختر انصاری۔ یہ افسانے ہمارے اجتماعی زندگی اور اس کے لاعلاج ناسوروں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ یہ افسانے ایک مظلوم لیکن بیدار ہوتی ہوئی انسانیت کی حشر انگیز للکار ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)۔

رسالہ انسان کی خدمت — گاندھی جیون عہ ر

سائنس

مشاہداتِ سائنس

مصنفہ سید محمد عمر حسینی۔ یہ کتاب مصنف کی علمی معلومات اور عملی تجربات کا مرقع ہے۔ اس میں سائنس پر بارہ مختلف مضامین ہیں۔ قیمت عہ۔

نامورانِ سائنس ۱۰ر بجلی کے کرشمے ۱۲ر
جدید معلومات عہ افکارِ عصریہ ۱۲ر
گلدستۂ سائنس ۳ر طبقات الارض ۱۲ر
علم الحروف۔ تحریر کس طرح ایجاد ہوئی۔ از حکیم ماہر دہلوی ۳ر
کنز البلاغت ۱۲ر آداب المضامین (دو حصے) ۱۲ر
ہماری شاعری ۱۲ر تذکرہ کاملان رام پور ۱۲ر
انوار سہیلی ۸ر معراج العروض ۸ر
العروض و القوافی ۱۲ر سیر المتاخرین ۱۰ر
رقعات ابوالفضل ۸ر معیار الاخلاق ۳ر